

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_228357**

UNIVERSAL  
LIBRARY





# Osmania University Library

Call No. 9025.164

Accession No. P12738

Author E. S.

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.



# فتوح السلاطین

یعنی

## شاہنامہ ہند

تصنیف مولانا عصامی

بتصحیح

ڈاکٹر آغا محمدی حسین ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی (لندن)

ڈی لیٹ (پیرس) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن)

آگرہ کالج۔ آگرہ

# السُّلْطَانُ الْهِنْدُ محمد شاہ بن تغلق

مصنفہ ڈاکٹر آغا محمد حمید حسین ایم اے پی بی۔ ایچ ڈی ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Checked 1989.

(۱) تقریظ کتاب قلم حقیقت قلم الخیر بآب مستطاب لوی عبداللہ العماوی دَامَ کَاتِبُہُمْ غَمٌّ فِیہُمْ

رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

فرمایا کہ تاک سنگ اصلی ز آفتاب لعل گرد و در بدخشاں یا عقیق اندکین

شاعر کا تخیل درست ہو یا نہ ہو مگر واقعات کی دنیا میں اس حد تک تو بہر حال درست ہے کہ ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کا اندر جو کاوش کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی ایک کتاب (محمد شاہ بن تغلق) ہے جسے حقیقت میں کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فائدہ الباب کہہ سکتے ہیں ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد کے حسن اہتمام نے اس کی اشاعت سے اہل نظر کے سامنے بحث و تدقیق کا ایک وسیع میدان پیش کر دیا ہے جس میں فاضل موافق کی حقیقت شناسی ہر جگہ پیش پیش ہے۔

ہندوستان اور خصوصاً اردو زبان کو ایسی پر مغز کتاب صدیوں کے بعد نصیب ہوئی ہے اور میری خواہش

ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی مجلس نصاب تاریخ اس جانب متوجہ ہو۔

عبداللہ العماوی۔ رکن مجلس نصاب تاریخ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی  
۸ رجب ۱۳۸۵ھ

## دیباچہ

۱۹۳۳ء کے دوران میں جبکہ میں لندن یونیورسٹی میں سلطان محمد بن تغلق پر تیسری مرتبہ کر رہا تھا مجھے انڈیا آفس کے تعلیمی نسخوں کی فہرست میں فتوح السلاطین کے ایک نسخہ کا ذکر ملا جس میں نے فوراً حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ دو سال پہلے سے وہ نسخہ مدراس یونیورسٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے انڈیا آفس کے لائبریرین ڈاکٹر ایچ۔ این۔ رینڈل جی (Dr. H. N. Randle) سے درخواست کی کہ اسے واپس منگا لیں۔ میری درخواست پر انہوں نے واپس منگا یا بھی لیکن یہ نسخہ مدراس سے اس وقت آیا جب کہ میں اپنا مقالہ ختم کر چکا تھا۔ اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا تھا۔ مگر اسی وقت سے میں نے فتوح السلاطین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس کا بہت سا مضمون مفید اور ضروری سمجھ کر اپنے مقالہ میں شامل کر دیا جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اُس وقت مجھے اس نسخہ کے شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ پہلے میں نے انڈیا آفس سے اجازت حاصل کی اور پھر اسی غرض سے اُس نسخہ کی عکسی تصویر لی۔ وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تو میں نے درخواست کی کہ یہ نسخہ کچھ عرصہ کے لئے آگرہ کالج بھیج دیا جائے جہاں میں اطمینان سے اس کا ترجمہ کر سکوں۔ اور اس کتاب کو شائع بھی کر دوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے میری درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۳۳ء سے میں نے آگرہ کالج میں بہت دور اپنا کام شروع کیا، اور اپنی فہمت کے اوقات کو فتوح السلاطین کے مطالعہ میں صرف کرتا رہا۔ ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت کے بعد اس تعلیمی نسخہ کو میں نے اشاعت کے قابل بنایا ہے اور اب یہ ناظرین کی نظر ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔ میرے نزدیک اس نسخہ کی ایسی اہمیت ہے کہ اگر اسے ہندوستان کا شاہنامہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن تغلق تک کے تاریخی حالات ورج ہیں۔ مکن کے حالات بھی ہیں۔ خصوصاً علاؤ الدین حسن کا گلوبہنی کے۔ واقعہ نگاری

میں جا بجا مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن عہدِ دروغ کوئی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ سلطان محمد کے عہد کی تاریخ میں طنز اور ہجو بہت ہے۔

تاریخ نویسی اور شاعری کے لحاظ سے عصامی کو اگر ہندوستان کا فردوسی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے کلام میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ ایسا دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا دونوں محو ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ لیکچر کے دوران میں عصامی کے اشعار سحر بانی کا کام دیتے ہیں۔ طالب علم بڑے شوق سے سنتے ہیں اور اس طریقہ سے تاریخی واقعات بہت جلد ان کے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ایک اور خوبی یہ ہے کہ واقعات کا تسلسل عصامی نے بڑی ہوشیاری سے کیا ہے، اور برابر قائم رکھا ہے۔ ایک مضمون کو ایک جگہ بیان کرنے کے بعد شاعر بھول بھی نہیں جاتا۔ اور ضرورت کے وقت پھر اسی کی طرف اعادہ کرتا ہے۔ اور جہاں سے سلسلہ بیان چھوڑا تھا وہیں سے پھر اسے شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ اختتام کو پہنچا دیتا ہے۔ عصامی کی زبان میں طلاقت ہے۔ اس کی قلم میں روانی اور کلام میں اثر ہے۔ اس کے خیالات سلجھے ہوئے ہیں۔ اور تاریخ نویسی کا اس کو ملکہ ہے۔ واقعات کی صحیح تاریخیں مسلسل دیتا چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ عصامی کا شاہنامہ سینکڑوں برس کے گزرے ہوئے واقعات میں جان ڈال دیتا ہے اور مرے ہوئے بادشاہوں شہسواروں اور امیروں کو جیسا نسا تازہ بخشا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور ایک خوبی یہ ہے کہ ہر بیان کے آخر میں عصامی کچھ نیا و تشبیہ کرتا ہے۔ یہ نہایت کمال درجہ مؤثر ہے۔ بس پڑھنے ہی سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

تاریخ نویسی میں عصامی کا مقابلہ حسن نظامی صاحب تاریخ الماشر سے اور منہاج ابن سراج صاحب طبقات ناصری سے کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا بعض اعتبار سے اس کا پڑ پڑ بھی جائے گا شاید عصامی کی سنہری مثال کو دیکھ کر ہی جلال الدین حمزہ آذری کو خاندانِ ہمنی کی منظوم تاریخ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ تاریخ جو ہمن نامہ کے نام سے مشہور ہے فتوح السلاطین کو ایک صدی سے زیادہ گزر جانے کے بعد نویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اگرچہ زمانے اور سلسلے کے لحاظ سے اس کا مرتبہ ان کے بعد ہے (عصامی کے بعد

ضیاء الدین برنی کا دور ہے۔ برنی کی تاریخ فیروز شاہی عصامی کی فتوح السلاطین کے سات یا آٹھ سال بعد لکھی گئی۔

میرزا خیال ہے کہ بہت سے مورخوں نے (مثلاً تاریخ برہان ماثر کے مصنف علی بن عمر طبرستان طباطبائی نے) عصامی کی نایاب تصنیف فتوح السلاطین سے فائدہ تو اٹھایا لیکن اعتراف نہیں کیا۔ اس وجہ سے زعصامی کا نام مشہور ہوا اور نہ فتوح السلاطین کا۔ خدا بھلا کرے نظام الدین احمد غنچی اور محمد قاسم فرشتہ کا کہ انہوں نے عصامی کی فتوح السلاطین کا ذکر کر دیا۔ اور اس کا ماخذ ہونا تسلیم کر لیا۔ لیکن تاریخ ہند میں جہاں امیر خسرو کا نام تاقیامت زندہ رہ گیا وہاں عصامی کا نام بھی تابہ باقی رہنے کے قابل ہے۔ اگر فردوسی کا شاہنامہ اور نظامی گنجوی کا خسرو نامہ کے قابل ہیں تو عصامی کی فتوح السلاطین بھی قابل ذکر ہے۔ اور سنخوری میں عصامی کا مرتبہ فردوسی، نظامی اور سعدی کے برابر ہے۔ اسوس اس بات کا ہے کہ ادھر تو دنیا عصامی کو قبول گئی اور ادھر کھڑوں نے فتوح السلاطین کے نسخہ پر اپنا تسلط کر لیا۔ بھلا ہوا انڈیا آفس کے قابل لائبریرین (Dr. H. N. Randle) کا کہ انہوں نے فتوح السلاطین کے اس نسخہ کی حفاظت کی۔ تاہم وہ جا بجا سے کرم خوردہ ہے، اور بہت الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ بعض ورق بھی نہیں ملتے۔ اور بعض جگہ تسلسل نہ وارد تقریباً ۴۷۴ شعر بالکل ہی جاتے رہے۔ عصامی نے ۱۲۰۰۰ شعر لکھے تھے۔ لیکن انڈیا آفس کے نسخہ میں تو مجھے ۱۱۵۲۳ ہی ملے۔ کاتب نے بھی غلطیاں کی ہیں، جنہیں میں نے حتی الامکان درست کر دیا ہے۔

فتوح السلاطین کے مصنف کا نام معلوم نہیں بس اتنا ظاہر ہے کہ عصامی کا تخلص تھا اور خاندانی نام تھا۔ خزینہ گنج الہی کی بنا پر جس میں آٹھویں نویں اور دسویں صدی کے شعر کا تذکرہ ہے اس کا نام خواجہ عبد ملک عصامی لکھا گیا ہے۔ عصامی کا بیان ہے کہ ”میرا ایک بزرگ فخر ملک عصامی بغداد کا وزیر تھا اور بڑے پایہ کا

بدست تھا۔ چند وجہ سے اس نے بغداد سے کنارہ کر کے ہندوستان کا رخ کیا۔  
 یہ شخص ملتان میں آکر مقیم ہوا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بعض تو ملتان میں رہے  
 اور بعض اس کے ہمراہ دہلی چلے گئے۔ دہلی میں اُس وقت سلطان شمس الدین  
 التتمش کا دور تھا۔ جس نے فخر ملک عصامی کا استقبال کیا اور اپنا  
 وزیر بنالیا۔ فتوح السلاطین کا مصنف جو بعد میں عصامی کے نام سے مشہور  
 ہوا اسی عصامی کی نسل سے تھا۔ اس فخر ملک عصامی کا بیٹا صدر الدین  
 (صدر الکرام) سلطان ناصر الدین بن التتمش (۱۲۶۶-۱۲۹۱ء) کے زمانے  
 میں وکیل مقرر ہوا۔ صدر الکرام کا بیٹا عز الدین یا عز الدین سلطان الملک  
 کے زمانے میں سر لشکر مقرر ہوا۔ یہ ہمارے عصامی کا دادا تھا۔ اس کی عمر  
 ۱۲۷۱ء میں ۹۰ برس کی تھی۔ اسی کو سلطان محمد نے جبراً دہلی سے دولت آباد  
 روانہ کیا تھا۔ اس وقت عصامی کی عمر سولہ سال کی تھی اور اسے مجبوراً اپنے دادا  
 کے ساتھ دہلی سے دولت آباد جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی پیدائش  
 ۱۲۱۱ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر چالیس برس کی عمر تک عصامی  
 دکن میں رہا۔ اور یہاں وہ سلطان محمد کے عہد کی بغاوتوں کا مشاہدہ کرتا رہا  
 سلطان کی باتیں اسے بہت ہی تلخ گذرتی تھیں، اور اسے وہ ظالم سمجھتا  
 تھا۔ اس کے ظلم سہتے سہتے اور اس کی زیادتیاں دیکھتے دیکھتے اس کا دل پک  
 گیا تھا اور ایسی افکاروں میں مبتلا ہوا کہ اس کے سر کے بال قبل از وقت سفید  
 ہو گئے، اور اس نے ہندوستان کو چھوڑ دینے کا اور مکہ معظمہ جانے کا مصمم  
 ارادہ کر لیا۔ اس وقت تک عصامی کی شادی نہ ہوئی تھی، اور نہ آپ وہ  
 شادی کرنا ہی چاہتا تھا۔ ایسی صورت میں اولاد کی کوئی امید نہ تھی۔  
 لیکن وہ چاہتا تھا کہ کتاب کی صورت میں اپنی ایک یادگار چھوڑ جائے۔ اسی  
 غرض سے اس نے فتوح السلاطین لکھی۔ جسے پانچ مہینے اور نو دن کی مسلسل  
 محنت کے بعد پورا کیا۔ ۱۲۷۴ء میں لکھنا شروع کیا تھا اور  
 ۱۲۷۵ء رمضان ۱۰



۱۴ مئی ۱۹۴۷ء میں ختم کیا۔

فتوح السلاطین سے پہلے عصامی نے چند کتابیں لکھی تھیں لیکن ان کی کسی نے قدر نہیں کی اور وہ بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ اپنی تصنیفات کے ضائع ہو جانے کے سبب عصامی بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ سست ہو گیا تھا۔ وہ کسی اہل کمال کا متلاشی تھا۔ جو اس کا مربی بن جائے، اور جس کے سایہ میں وہ تصنیف کا بڑا کام انجام دے سکے۔ چچا بڑی کشمکش اور پریشانیوں میں مبتلا تھا۔ اسی گفت میں اُسے ایک مدت گزر گئی۔ آخر ایک روز ایک قاصد نمودار ہوا۔ جس نے عصامی کو یہ خوش خبری سنائی۔ ”عصامی! تیری گفتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ دولت آباد کے قاضی نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔“ عصامی نے بہت بے چینی کے ساتھ قاضی کا نام دریافت کیا۔ قاصد نے کہا کہ ”اس قاضی کا نام بہاؤ الدین ہے۔ اور سلطان علاؤ الدین بہمنی نے اس کو حاجب کا خطاب دے رکھا ہے۔ قاضی فقیر دوست ہے اور اہل علم کا قدردان ہے۔ خود بھی نظم و نشر میں دخل رکھتا ہے۔“ یہ سن کر عصامی بہت خوش ہوا۔ اور بہاروں کی طرح قاضی کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ عصامی کو آستہ دیکھ کر قاضی تعظیماً چند قدم آگے بڑھا۔ اور عصامی کو لے جا کر صدر میں بٹھایا۔ اور بہت خاطر مدارات کی۔ گفت گو شروع ہوئی۔ موقع کو غنیمت جان کر عصامی نے اپنے اشعار سنائے شروع کئے۔ قاضی عصامی کے اشعار سے محظوظ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ”تم جیسے شخص کو بادشاہ کے دربار کی زمیت بننا چاہئے۔“ یہ کہہ کر وہ عصامی کو سلطان علاؤ الدین بہمنی کے دربار میں لے گیا۔ بادشاہ نے عصامی کی قدر کی۔ اور اسے ہندوستان کے بادشاہوں کی منظوم تاریخ لکھنے پر مامور کیا۔ تاریخ کی اس کتاب کا نام فتوح السلاطین رکھا گیا۔ یہی عصامی کی آخری تصنیف ہے جو غارت گری سے بچ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے سلطان علاؤ الدین بہمنی کی سرپرستی

میں تیار کیا گیا تھا جو سلطان محمد سے باغی ہو کر دکن میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔  
اس کا مفصل حال میری کتاب ”سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق“ میں درج ہے۔  
فتوح السلاطین ختم ہو گئی تو عصامی نے مکہ معظمہ کی راہ لی۔ اور پھر کبھی ہندوستان  
کا رخ نہیں کیا۔

فتوح السلاطین میں کیا کیا ہے؟ اور سلطان محمد کے حالات پر اس کے  
ذریعہ کتنی روشنی پڑتی ہے؟ یہ سب باتیں میں نے اس مقالہ میں جو لندن میں چھپ رہا  
ہے مفصل بیان کی ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہے تو فتوح السلاطین کے انگریزی ترجمہ کے  
ساتھ جو شاہنامہ ہند کے نام سے مشہور ہو گا پھر مفصل بیان کی جائیں گی۔

مہدی حسین

آگرہ کالج۔ مئی ۱۹۳۸ء

۱۔ اس کتاب کو جولائی ۱۹۳۷ء میں ہندوستانی اکیڈمی الدہ آباد نے شائع کیا ہے

# فهرست کتاب فتوح السلاطین

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱	توحید باری عز اسمہ	۱	۱۲	ذکر آغاز قلب در ملک عجم و فطرت شدن +	۲۵
۲	نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵	۱۳	ذکر طہور نبوت خاتم النبیین محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین +	۲۶
۳	صفت شب معراج محمد مصطفیٰ علیہ السلام +	۶	۱۴	ذکر قلب ترکان در ملک عجم و التجا بدار اختلاف و ذکر سلطان محمود ابن سبکتگین انار اللہ برہا نهم برسبیل اختصار +	۲۷
۴	مناقب خلفاء اربعہ و شجرہ شیخ الاسلام زین الحق و الشرع والدین و برج سکندربانی علاءالدینا والدین المظفر بہمن شاہ السلطان خدا شد ملکہ	۷	۱۵	ذکر بادشاہان ہندوستان برسبیل ابہام و ایجاز +	۲۸
۵	در شکایت روزگار و اہل ادب آستان شاہ گوید +	۱۲	۱۶	آغاز فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی ابن سبکتگین غازی انار اللہ برہا نهم وفات یافتن سبکتگین و جلوس محمد غزنوی انار اللہ مرقدہا و ما ختن در ملک ہندوستان +	۳۲
۶	در تنبیہ و روش سلوک گوید +	۱۴	۱۷	قصہ استخراج حکما ر ہندوستان و رفتن رسولان ہند و غزنین با جزئیہ بر محمود سبکتگین پیش از نبوت بادشاہی و عہد	۳۳
۷	در فضیلت سخن و فضایل سخنور گوید +	۱۵	۱۸	۱۸	
۸	صفت سعادت خواب دیدن خواب نظامی گنجہ نور اللہ مرقدہ +	۱۶	۱۹	۱۹	
۹	در سبب نظم این کتاب گوید +	۲۰	۲۰	۲۰	
۱۰	در ذکر جمیل تاضی بہار الدین حاجب قصہ گوید +	۲۳	۲۱	۲۱	
۱۱	توحید ثانی مشتمل بذکر سلاطین اصفیہ کہ در کتاب یار و غم کورند برسبیل ایجاز	۲۳			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۹	حیلہ انگین حق مو بد ہندوی	۳۷	۲۸	شرمندگی پنج طعن کہ سلطان محمود غازی انار اللہ برہانہ را از لرزے زدن حسن میزند می شده بود و شکایت کردن سلطان ازاں +	۵۵
۲۰	برائے منات + درخواستن پیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صورت محمود بکتکین را و در یافتن وی +	۳۹	۲۹	وفات یافتن محمود بکتکین و جلوس پسر او محمد محمود ذکر اولاد محمود نور اللہ مقدم بر سبیل ایجاز جلوس سلطان محمد ابن محمود بکتکین و اولاد او طاب تراہم و جل الجنة متواہم	۵۹
۲۱	قصہ عشق سلطان محمود با ایز و سوال اہل حد از سلطان محمود و جواب گفتن +	۴۰	۳۰	بیل کشیدن سران لشکر چشمہا بر محمد شاہ ابن محمود شاہ و حبس کردن و تاج و تخت بمسوداں +	۶۰
۲۲	محمود غزنوی انار اللہ برہانہ وقت بازگشتن از ہندوستان بغزنین + حکایت از مناقب و قتال محمودی +	۴۳	۳۱	گرفتن غزان غزنین را و بعد وہ سال عیادت الدین از ایشان بستد +	۶۵
۲۳	سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود طاب مرقدہ و در یافتن آل ہر سہ چیز را +	۴۶	۳۲	تاختن سلطان غیاث الدین ابن محمد رام در غزنین +	۶۵
۲۴	مستجاب شدن دعا سلطان محمود و غزلباغ و شربت انار خوردن از دست پیر زنی +	۴۹	۳۳	عزیمت نمودن سلطان مغز الدین محمد بارسیم در ہندوستان و فیروزی یافتن او	۶۸
۲۵	حکایت آشتیائے کجشک و دہلیز محمود شاہ غزنی نور اللہ مرقدہ + محدث شدن محمود شاہ غزنی انار اللہ برہانہ در مسجد جامع و پیدا شدن جوئے آب	۵۱	۵۲	پیش او +	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۳۵	جفیدن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت سیوم ۹ در هندوستان و فیروزی یافتن بر هندوان +	۷۱	۳۶	پیوستن چل ترک تازی سوار سلطان معزالدین را در حد سند +	۷۲
۳۶	مصاف کردن پتورا و گویند سلطان معزالدین باریلوم و کشته شدن ایشان +	۷۳	۳۸	محصر کردن سلطان معزالدین کالیور را دیرو آدن و خیرل کالیور بمصالحه بازگشتن +	۷۸
۳۹	بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان با فتح و نصرت با کاهه دوستان و قطب الدین ایک گذاشتن در کسم +	۸۱	۴۰	اشتغال اصحاب غرض در باب قطب الدین ایک پیش سلطان و طلب فرستادن سلطان قطب الدین را	۸۲
۴۱	غزیت نمودن قطب الدین ایک در غزین و شمس الدین التمش را بر هندوستان گذاشتن +	۸۳	۴۲	پنهان کردن سلطان معزالدین قطب ایک را زیر تخت و طلب کردن طالع که در باب او سخنی گفته بودند	۸۶
۴۳	غزیت نمودن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت چهارم هندوستان و فیروزی یافتن بر جیچندرا کس قنوج +	۸۸	۴۴	رسیدن خبر وفات غیاث الدین محمد سام بمعزالدین محمد سام و ملک غورخواله غیاث الدین محمود محمد سام کردن +	۹۳
۴۵	تقتیر و کردن محمد مختیار خلجی از غزین و غزیت کردن او جانب هندوستان و گرفتن او ملک کهنه سله را +	۹۴	۴۶	غزیت نمودن سلطان معزالدین سام جانب خوارزم و بلخ و باز گشتن در حدود هندوستان علیه کردن و شهید شدن او +	۹۷
۴۷	تقتیر ملک تاج الدین یلدر و قطب ایک و ناصر الدین قباچه گوید طلب الله شراهم +	۹۸	۴۸	اختلاف افغان میان یلدر و ایک و منهرم شدن یلدر بسمت کرمان +	۱۰۰
۴۹	خطا کردن ایک از اسپ و شهید شدن در لاهور و ملک گرفتن آراکشا ابن ایک +	۱۰۱			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۵۰	خبر وفات امیر رسیدن شمس الدین التمش و جلوس او بر تخت گاه دلی +	۱۰۳	۵۷	غزیت کردن سلطان شمس الدین در اطراف دلی و مالیدن حصار بایک حکم +	۱۱۵
۵۱	جلبیدن سلطان تاج الدین یلدز از لاهور و غزیت کردن سلطان شمس الدین از دلی بقصد او +	۱۰۴	۵۸	شور انگیزان محمدان در مسجد جامع دلی و تلف شدن ایشان در آن +	۱۱۶
۵۲	مصاف کردن سلطان شمس الدین با سلطان یلدز و اسیر گشتن سلطان یلدز بر دست سلطان شمس الدین +	۱۰۵	۵۹	رو کردن سلطان شمس الدین بلبن خرد را +	۱۱۷
۵۳	روا شدن سلطان شمس الدین از ترای بلقان بقصد قباچه و غرق شدن قباچه در آب +	۱۰۶	۶۰	فرستادن سلطان شمس الدین پسر هتر را در کلفوتی و ضابطه شدن در کلفوتی	۱۱۹
۵۴	ذکر مناقب سلطان شمس الدین التمش و عمارت دلی +	۱۰۷	۶۱	رسیدن خبر وفات ناصر الدین از کلفوتی و شکر کشیدن سلطان شمس الدین در آن دیار +	۱۲۰
۵۵	آمدن سیاح در دلی و آوردن آب زمزم و دادن مژگان شمس الدین و سلطان آل آب در حوض انداختن +	۱۱۰	۶۲	تاختن سلطان شمس الدین التمش در بیهیلیان و امین نگر +	۱۲۱
۵۶	بحث کردن قاضی سعد دلی عماد با قاضی حمید الدین ناگوری در باب سلع و جرم الله احصین	۱۱۲	۶۳	ذکر آمدن فخر الملک بخصامی وزیر بغداد در شهر دلی و وزارت یافتن او +	۱۲۲
			۶۴	وفات یافتن سلطان شمس الدین التمش و زارنده مرقد او +	۱۲۳
			۶۵	مشورت کردن ارکان دولت برائے کار ملک و ملک دادن برکن الدین فیروز شاه +	۱۲۴
			۶۶	جلوس سلطان رکن الدین فیروز شاه ابن سلطان شمس الدین و زارنده مرقد بھما +	۱۲۵
			۶۷	جلوس سلطان رضیة الدین و خسر سلطان شمس الدین التمش +	۱۲۶
			۶۸	جلس شدن سلطان رضیة و کشته شدن یا قوت امیر آغور شاه و شهزاده +	۱۳۰

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۴۹	جلوس مغزالدین بهرام شاه ابن سلطان شمس الدین التمش طاب مقدها + ۱۳۱	۷۸	۱۳۳	کین کردن لشکر دلی در آب سندھ فیروزی یافتن برمنسل + ۱۳۳	۷۹
۵۰	عقد کردن لاطونه رقیه را در بترنده و لشکر کشیدن در دلی + ۱۳۲	۷۹	۱۳۴	صبط کردن سلطان ناصر الدین اطراف اچ و لتمان را + ۱۳۴	۸۰
۵۱	رسیدن خبر جنبش سلطان رضیه بسلطان مغزالدین و لشکر فرستادن سلطان معزالدین به قصد او + ۱۳۳	۸۰	۱۳۵	پسر آمدن در حرم سلطان ناصر الدین و شادی کردن و آذین بستن در شهر و کوسه + ۱۳۵	۸۱
۵۲	لشکر کشیدن سلطان رقیه یار دوم در جانب دلی و منہزم شدن او با شوهر و کشته شدن در حد کیتمل + ۱۳۵	۸۱	۱۳۶	برگشتن بلبن ز راز سلطان ناصر الدین و آگاهی یافتن سلطان و لشکر فرستادن بر او + ۱۳۶	۸۲
۵۳	حبس کردن ارکان دولت سلطان مغزالدین را و ملک بلاء الدین و الدینا مقوض گردانیدن + ۱۳۷	۸۲	۱۳۸	غزیت کین الف خاں جانب لتمان و فیروزی یافتن او بر بیدخواه + ۱۳۸	۸۳
۵۴	جلوس سلطان علاء الدین ابن سلطان رکن الدین فیروز شاه یعنی نبیره سلطان شمس الدین التمش محبوس شدن علاء الدین پسر سلطان رکن الدین فیروز شاه + ۱۳۸	۸۳	۱۵۰	رسیدن الف خاں در حضرت و بعد چندگاه خود را زحمتی رفتن و بدایں بهانه التماس چتر سپید کردن + ۱۵۰	۸۴
۵۵	سلطان رکن الدین فیروز شاه محبوس شدن علاء الدین پسر سلطان رکن الدین فیروز شاه + ۱۳۹	۸۴	۱۵۲	خواستن الف خاں از حضرت شاه چتر سپید + ۱۵۲	۸۵
۵۶	جلوس سلطان ناصر الدین ابن ناصر الدین + ۱۳۹	۸۵	۱۵۱	گرد بستن پسران سلطان ناصر الدین با پسران الف خاں و فرود بردن شهر اوگان از پسران الف خاں + ۱۵۱	۸۶
۵۷	غزیت همی راز سلطان ناصر الدین در حدود اچ و لتمان به قصد دفع منسل و فیروزی یافتن در آن + ۱۴۱	۸۶	۱۵۹	جلوس سلطان غیاث الدین بلبن خود + ۱۵۹	۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۷	پرگشتن طفل در لکھنؤی و فتن ترمتی عزو طفل در لکھنؤی و شکستن او و خابستن در پائے	۹۳	۱۶۰	او و آو یختن در آورده +	۱۶۲
۸۸	روال کردن سلطان غیاث الدین بلبن بہادر را در لکھنؤی و شکستہ آمدن بہادر از لکھنؤی +	۹۵	۱۶۱	غریب سلطان غیاث الدین بلبن جانب لکھنؤی و فیروزی یافتن بر طفل +	۱۶۳
۸۹	بازگشتن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از لکھنؤی و بہر خود بنو خاں را در لکھنؤی گذارشتن +	۹۶	۱۶۵	کیفیت شہید شدن قان ملک عرفت محمد خاں پسر بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ +	۱۶۶
۹۰	را در لکھنؤی گذارشتن +	۹۷	۱۶۸	زحمتی شدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ و فرستادن طلب براے قان ملک +	۱۶۹
۹۱	کیفیت شہید شدن قان ملک عرفت محمد خاں پسر بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ +	۹۸	۱۷۰	غریب کردن قان ملک بر قصد سومرکان و رسیدن سی ہزار منفل و شہید شدن قان ملک با مرا خویش در ہند جا ترا لے +	۱۷۱
۹۲	زحمتی شدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ و فرستادن طلب براے قان ملک +	۹۹	۱۷۱	جلوس سلطان مغز الدین کی قبا و پسر بچرا خاں +	۱۷۲
۹۳	غریب کردن قان ملک بر قصد سومرکان و رسیدن سی ہزار منفل و شہید شدن قان ملک با مرا خویش در ہند جا ترا لے +	۱۰۰	۱۷۱	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۲
۹۴	مصاف دادن قان ملک با منفل و غالب شدن منفل و شکستن ایشان لشکر اسلام را و شہید شدن قان بدست قرونہ +	۱۰۱	۱۷۲	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۳
۹۵	شہادت یافتن محمد خاں یسنی قان شہید علیہ الرحمۃ و الغفران +	۱۰۲	۱۷۳	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۴
۹۶	شہیدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ واقبہ قان شہید در عین زحمت و زیادت شدن زحمت او از غایت حزین پسر +	۱۰۳	۱۷۴	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۵
۹۷	ذکر پشیمان شدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از بروئے عورتے کہ پسر اورا بو سمت قلب کاری کشتہ بود و طلب کردن آن عورت را +	۱۰۴	۱۷۵	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۶
۹۸	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۰۵	۱۷۶	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۷
۹۹	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۰۶	۱۷۷	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۸
۱۰۰	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۰۷	۱۷۸	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۷۹
۱۰۱	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۰۸	۱۷۹	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۸۰
۱۰۲	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۰۹	۱۸۰	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۸۱
۱۰۳	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۱۰	۱۸۱	مقتل شدن سلطان مغز الدین از استیلا نو مسلمان +	۱۸۲



نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۰۱	کشته شدن نو مسلمانان که متولی ملک سلطان بودند با کینمت نظام الدین امیر داد +	۱۸۱	۱۰۹	ملک دادن فیروز خلجی به شمس الدین کیومرث پسر سلطان معز الدین کیقباد و در حیات پدر خود نائب کیومرث شدن و بخطاب شاستی بلوس کردن +	۱۹۹
۱۰۲	رسیدن خبر وفات سلطان عیاض الدین بغرا خاں مقطع کفغونی +	۱۸۳	۱۱۰	کشته شدن سلطان معز الدین کیقباد از دست پسران ترکی گوید +	۲۰۰
۱۰۳	جلوس سلطان ناصر الدین بغرا خاں در کفغونی +	۱۸۴	۱۱۱	محمّد ز بودن ایتیم سرخه با کیومرث در کوشک کیلو کمری و آوردن محمود پسر شاستی خاں کیومرث را و کشته شدن ایتیم سرخه +	۲۰۱
۱۰۴	جنیدن سلطان ناصر الدین از کفغونی بجانب حضرت دہلی حبه الله تعالی +	۱۸۴	۱۱۲	جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاه ضعیفی اماره الله بر بانه +	۲۰۲
۱۰۵	کشته شدن کینخرو پسر خاں شهبه و پشیمان شدن سلطان معز الدین +	۱۹۰	۱۱۳	رسیدن مغل در برابر و عزت ملک خامش خلجی به قصد ایشان و قایم شدن جنگ بازگشتن مغل از آنجا +	۲۰۳
۱۰۶	زهر تمییه کردن نظام الدین امیر داد برائے سلطان معز الدین و در یافتن سلطان در شرب +	۱۹۲	۱۱۴	غریمت سلطان جلال الدین بجانب سندور +	۲۰۴
۱۰۷	قصه آوردن فیروز خلجی بند کرده از بابل و عماد الملک گردانیدن بوبک +	۱۹۵	۱۱۵	ذکر کشته شدن سیدی موله علیه الرحمه والنفران	۲۰۹
۱۰۸	خصومت افتادن فیروز خلجی را با ایتیم سرخه و ایتیم سرخه گوید +	۱۹۶			

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۱۶	ذکر افتادن قحط در شهر دہلی و بلا و آو	۱۲۳	مصاف کردن گرشاسب ملک		
	در عهد سلطان جلال الدین +	۲۱۱	با کاهنان مقطع لاجوره و فیروزی		
۱۱۷	برون آمدن علما و فقرا و دہلی از شهر		یا فتن +	۲۲۳	
	باستقار در نماز گاہ دہلی و بکرین	۱۲۵	ذکر فتح کشک و محضر شدن رام دیو		
	قاضی عالم دیوانہ ہر سہ ہفتہ بود عار		فرد آمدن او با مال از دیوگیر +	۲۲۶	
	استقار خواندن و باریدن	۱۲۶	شنیدن ہیلیم پسر را دیو پسر		
	باران رحمت و باز آمدن خسلق		شدن بد لشکرے کشیدن		
	در خانہ کئے خود +	۲۱۲	او با ترکان +	۲۲۸	
۱۱۸	شکار رفتن سلطان جلال الدین	۱۲۷	پوزش آیین متن رام دیو پیش		
	جانب بل کتارہ +	۲۱۳	گرشاسب ملک و صلح کردن		
۱۱۹	غزیت کردن سلطان جلال الدین		پسر رام دیو ہیکم +	۲۲۹	
	جانب جہان و آوردن بتاں	۱۲۸	نمازہ ردے نمودن گرشاسب		
	و فرو بردن در دروازہ بداول +	۲۱۶	ملک بارائے رام دیو و ملک		
۱۲۰	شکار رفتن سلطان جلال الدین		مرتہ ہم بد موقوف داشتن و		
	جانب ابری و کیون و نقش دادن		باز گشتن +	۲۳۰	
	قاضی عالم مرگ گرشاسب ملک	۱۲۹	رسیدن الانخ در کرہ و خبر		
	برادر زادہ و داد سلطان را +	۲۱۷	جہش سلطان جلال الدین فتن +	۲۳۱	
۱۲۱	در مناقب سلطان جلال الدین	۱۳۰	شہادت یافتن سلطان جلال الدین		
	رحمۃ اللہ علیہ و رواں کردن		در میان گنگ برکشتی بندہ گرشاسب		
	علی گرشاسب را در کرہ +	۲۱۹	ملک نور قبرہ +	۲۳۲	
۱۲۲	غزیت گرشاسب ملک در	۱۳۱	زر ریزی کردن گرشاسب		
	کندن افطار کرہ +	۲۲۱	و بار شدن خلق با او +	۲۳۵	
۱۲۳	غزیت گرشاسب از کرہ در	۱۳۲	گر خیمہ رفتن سمران پادہ در دہلی بادشاہی		
	دیوگیر +	۲۲۲	دادن بقہ خاں کہ پسر جلال الدین بود	۲۳۵	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۳	رسیدن گرشاپ در دلی قافہ	۱۴۵	نامہ فرستادن الف خاں بر اس کے		
	یقین رکن الدین در لستان	۲۳۶	ہمیر و مشورت کردن ہمیر با وزیران		
۱۳۴	ذکر ملک کردن سلطان علاؤ الدین		خویش	۲۶۱	
	محمد شاہ +	۲۳۸	جواب نامہ بنشتن بر اس کے ہمیر		
۱۳۵	جلوس سلطان علاؤ الدین محمد شاہ +	۲۳۹	الف خاں +	۲۶۳	
۱۳۶	غزیت الف خاں و ظفر خاں جانب		ذکر محاصر کردن الف خاں و تختہ پورہ	۲۶۴	
	لٹان و آچہ و اسیر شدن		غزیت سلطان علاؤ الدین بہ قصد		
	پسران سلطان جلال الدین +	۲۴۰	تختہ پورہ و فیروززی یافتن +	۲۶۴	
۱۳۷	غزیت کردن ظفر خاں و لٹان		و گر بلغاک حاجی مولانا در غیبت سلطان		
	و فیروز شدن +	۲۴۱	علاؤ الدین در دہلی +	۲۶۸	
۱۳۸	شکر کشیدن الف خاں نصرت		غزیت کردن سلطان علاؤ الدین		
	در گجرات و فیروززی یافتن +	۲۴۲	بہ قصد چہرہ و فتنہ انگیزتن سلیمان		
۱۳۹	بلغاک کردن نو مسلمانان با		شہ در تلبت +	۲۶۹	
	الف خاں +	۲۴۴	بدگمان شدن سلطان علاؤ الدین		
۱۴۰	رواں کردن ظفر خاں قاصد را با		در باب الف خاں زہر سپردن +	۲۷۲	
	سر مرہ و دامنی بر شاہ مغل بدعوی		بر آوردن سلطان ملک نائب		
	و جنبدین مغل +	۲۴۵	را و در دیو گیر فرستادن +	۲۷۳	
۱۴۱	شنیدن سلطان علاؤ الدین خبر		رسیدن در ہندوستان بر		
	رسیدن ملا عین و در کیلی لشکر گاہ		شکرے ترغی +	۲۷۶	
	کردن +	۲۴۹	رواں شدن ملک احمد مجتہم در گجرات		
۱۴۲	در ذکر مصاف کیلی گوید +	۲۵۲	و گریختن بر اس کے کرن باز دوم		
۱۴۳	شہادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمۃ		و استقامت اسلام در اں دیار	۲۷۷	
	و الفخران +	۲۵۴	و گزشتادن الف خاں از زمان در گجرات		
۱۴۴	غزیت کردن الف خاں و تختہ پورہ یافتن	۲۶۱	رسیدن ملا عین در گجرات و نہر م شدن	۲۷۹	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۵۶	غزیت کردن ملک نائب بجانب	۲۸۱	۱۶۶	ذکر مجلس کردن سلطان علاء الدین	۱۶۶
	تلنگ +		۳۰۵	دربارذاختن شراب و شراب خانها +	۳۰۵
۱۵۷	رسیدن ترغی بار دوم در	۲۸۳	۱۶۷	غزیت کردن سلطان علاء الدین	۱۶۷
	هندوستان +		۳۰۷	در سیوانه و فتح آن +	۳۰۷
۱۵۸	روا شدن ملک نائب بقصد	۲۸۸	۱۶۸	روا شدن ملک نائب مصفا	۱۶۸
	معبر و شکستن تجانه ز راهبری			دادن بالکب اسیر شدن کبک	
	بلال را سه دهور سمند	۲۸۵	۳۱۰	بردست او +	۳۱۰
۱۵۹	پوشتن بلال را سه دهور سمند	۲۸۹	۳۱۳	ذکر کار خیر خضر خاں +	۳۱۳
	بر ملک نائب و راهبری		۱۷۰	نصیحت کردن مادر خضر خاں +	۱۷۰
	معبر که دن +	۲۸۷	۳۱۹	وانسانه گفتن خضر خاں پیش مادر +	۳۱۹
۱۶۰	عذر کردن اباجی منل با ملک	۲۹۱	۳۲۰	حکایت +	۳۲۰
	نائب در حد و معبر و اسیر شدن او +	۲۸۸	۱۷۲	رسیدن تیانه از جانب	۱۷۲
۱۶۱	بدگمان شدن سلطان علاء الدین			دیوگیر و خبر مردن را دیو گفتن	
	بعد گفتن اباجی در باب مصلان			وروا شدن ملک نائب	
	دشستن ایشان +	۲۹۰	۳۲۵	آن طرف	۳۲۵
۱۶۲	مناقب سلطان علاء الدین طلب	۲۹۲	۱۷۳	روا شدن ملک نائب بار دوم	۱۷۳
	مرسته +			در دیوگیر و استقامت اسلام	
۱۶۳	خبر رسید علی بیگ و تر تاگ بر سلطان		۳۲۶	کردن در آن دیار +	۳۲۶
	علاء الدین و نامزد کردن ملک		۱۷۴	روا شدن ملک نائب جانب	۱۷۴
	نانک را بدفع ایشان +	۲۹۳		کپله و بک باو گشتن و در حضرت	
۱۶۴	مصفا کردن ملک آنک با علی بیگ		۳۲۷	دلی غزیت نمودن +	۳۲۷
	و تر تاگ و فیروزی یافتن او +	۲۹۵	۱۷۵	آغاز شدن زحمت سلطان علاء الدین	۱۷۵
۱۶۵	قصه نصیب برن و نمته شدن سلطان			و سپهری شدن ملک او داشته	
	علاء الدین و در راستی کوشش کردن	۲۹۸	۳۲۸	شدن النجان +	۳۲۸

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۱۴۶	برگشتن حیدر وزیرک در گجرات بعد گشتن البنجاں و رواں شدن ملک دینار ششم پیل و بے غرض باز آمدن	۳۳۲	۱۸۳	مشورت کردن نایکان بحجت گشتن ملک نائب و غلبه کردن بشیر بشیر و صالح و منیر و گشتن ایشان ملک نائب را	۳۴۲
۱۴۷	جد کردن خضر خاں در انبر و مهر و از ولولہ عشق بے فرمان بکسرت آمدن و در کالیور محبوس شدن	۳۳۳	۱۸۴	مجلس سلطان قطب الدین فیروز مرقدہ	۳۴۶
۱۴۸	محضر کردن ملک نایب از نقل سلطان و ملک بشهاب الدین عثمان و پانیدن و خود نایب او شدن	۳۳۵	۱۸۵	فرستادن دین سلطان قطب الدین ملک تغلق را بر عین الملک	۳۴۷
۱۴۹	وفات یافتن سلطان علاء الدین نور الدین قبره و جلوس شهاب الدین عمر شاه	۳۳۶	۱۸۶	دو بار بعد از مصالحه و رواں شدن ملک عین الملک در گجرات	۳۴۷
۱۵۰	جلوس سلطان شهاب الدین طاب و کیفیت کور کردن خضر خاں جمل السد انجمنه مشواہ	۳۳۷	۱۸۷	غزیت کردن ملک عین الملک از چنور در گجرات و فیروز یافتن او بر حیدر وزیرک	۳۵۰
۱۵۱	طلب کردن ملک نائب عین الملک را از دیوگیر جامع سلطانان رواں کردن او بقصد حیدر وزیرک + ستیدن عین الملک تلف شدن ملک نایب در حدود چنور و پانجا ماندن	۳۳۸	۱۸۸	جانب دیوگیر برگشتن یک گلهی در دیوگیر و رواں شدن خضر خاں بقصد او و اسیر کردن و حضرت فتادان	۳۵۲
۱۵۲	ذکر کشته شدن ملک نایب و ابتداء کے ملک قطبی	۳۳۹	۱۸۹	اگر تار شدن یک گلهی بردست ال شکر و بردن پیشین خضر خاں	۳۵۳
			۱۹۰	غزیت خضر خاں از دیوگیر بجانب پین	۳۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹۱	کشتہ شدن سلطان قطب الدین	۱۹۷	۳۶۲	بردست خسرو خاں بنفد	
۱۹۲	جلوس خسرو خاں و خطاب ناصر الدین	۱۹۸	۳۶۵	کردن خود را و شاهزادگان را و مادر	
	شہزادگان خداوند شہر را			کشتن و محذومہ جہاں را فی	
	بھیٹا پلے رائیتر کشتن کہ دختر			رام دیو بود	
۱۹۳	برون ملک نضر الدین جو نام آخر بک	۲۰۰	۳۶۶	اسپان خاص و بر پدر خود پیوستن	
۱۹۴	برگشتن ملک غازمی از ناصر الدین	۲۰۱	۳۶۷	پیوستن بیضہ سراں باو	
۱۹۵	پیوستن سمران بر ملک غازمی از			اطراف و راندن لشکر از دیو بالو	
۱۹۶	جانب دہلی و فیروزی یافتن ...	۲۰۲	۳۶۹	جانب دہلی و فیروزی یافتن ...	
	رواں شدن خانخانان بہ قصد تعلق			رواں شدن خانخانان بہ قصد تعلق	
	و مصاف داون تعلق باو در حد			سستی و فیروزی	
	سستی و فیروزی			یافتن	
۳۸۱	غزیت ملک غازمی بقصد				
۳۸۲	تخت گاہ دہلی و مصاف داون				
۳۸۳	بانا ناصر الدین و فیروزی یافتن				
۳۸۴	فیروز شدہ رفتن تعلق در جنگ و خود را				
۳۸۵	رسیدن احمد ایاز بر تعلق و آوردن				
۳۸۶	کلید ہائے حصار +				
۳۸۷	آدن تعلق بر تخت گاہ و قصاص دین				
۳۸۸	بر طائفہ پراو و غیر آں +				
۳۸۹	جلوس سلطان غیاث الدین				
۳۹۰	تعلق شاہ				
۳۹۱	قرار گرفتن ملک غیاث الدین و باز				
۳۹۲	طلب کردن کشیدن بعضی قریات				
۳۹۳	انعام و نقصان کردن از لشکر				
۳۹۴	نامہا خواندہ و امراء و مشائخ ..				
۳۹۵	غزیت کردن الف خاں جانب				
۳۹۶	تلنگ و بلنگ کردن عمرو				
۳۹۷	تلکین				
۳۹۸	بلنگ کردن عمرو تلکین از دروغ				
۳۹۹	پیدا شدن عبید				
۴۰۰	یکایک کویج کردن عمرو تلکین از				
۴۰۱	زیر حصار تلنگ بعد عبد بستان				
۴۰۲	بارائے تلنگ				
۴۰۳	رسدن الف خاں در کوئیکہ و از بحر ابورجا				
۴۰۴	کہ کوئیکہ محصور کردہ بود چشم زدن				

لہ اصل میں "جہانی" نام لکھا ہے دوسری جگہ اسی کتاب میں جہتاپلی لکھا ہوا ہے۔

لہ میں ایک جگہ "جوانا" لکھا ہے لیکن دوسری جگہ "جونا"۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۶	نامہ فرستادن بمیر اور جابر زیندار	۲۱۵	۲۰۸	جلوس محمد شاہ ابن تغلق شاہ +	۲۰۸
	دیو گیر دلعش شدن لشکر ترکمن	۲۱۶		فریب دادن سلطان محمد شاہ ابن تغلق خلق ہندوستان +	۲۰۹
	در کلیان +	۳۸۹		باغین سلطان محمد تغلق ہم در آغاز ملک در کلان در فرسور +	۳۱۰
۲۰۷	رسیدن محمود خان در دہلی و بار دادن سلطان تغلق و سیاست فرمودن بر طائفہ بغات +	۳۹۰	۳۱۱	ذکر برگشتن بہار الدین گرشاپ غریت کردن احمدیاز از ہجرات در دیو گیر دلعش کشی کردن بقصد گرشاپ +	۳۱۱
۲۰۸	غریت کردن الخ خاں بار دوم در تلنگ و فتح کردن تلنگ بودن +	۳۹۱	۳۱۲	ذکر فتح تلنگ و فرو آمدن رستے لردیو +	۳۹۱
۲۰۹	تاختن الخ خاں از تلنگ در جاج نگر +	۳۹۲	۳۱۳	رسیدن شیر منل با افواج منل در ہندوستان و مصاف دادن گرشاپ و ظفر یفتن بفتح منل +	۳۹۳
۲۱۰	رسیدن شیر منل با افواج منل در ہندوستان و مصاف دادن گرشاپ و ظفر یفتن بفتح منل +	۳۹۳	۳۱۴	روان کردن شادی را اور ہجرات دکشتہ شدن او بر دست پیران کہ لباس زنان پاکے کوب و سرود گویاں از درون حصار بیرون آمدن بندر	۳۹۸
۲۱۱	رسیدن شیر منل با افواج منل در ہندوستان و مصاف دادن گرشاپ و ظفر یفتن بفتح منل +	۳۹۳	۳۱۵	غریت بہرام خان بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ	۴۰۲
۲۱۲	روان کردن شادی را اور ہجرات دکشتہ شدن او بر دست پیران کہ لباس زنان پاکے کوب و سرود گویاں از درون حصار بیرون آمدن بندر	۳۹۸	۳۱۶	از آمدن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ از کھنوجی و شہید شدن کوٹک خان پورہ	۴۰۶
۲۱۳	غریت بہرام خان بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ	۴۰۲	۳۱۷	از دولت آباد و فرستادن احمدیاز برائے کپنلہ و رسیدن یکایک در گومتہ	۴۰۳
۲۱۴	از آمدن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ از کھنوجی و شہید شدن کوٹک خان پورہ	۴۰۶	۳۱۸	شکستہ رفتن کپنلہ و بہار الدین در حصار مندرگ و فتح شدن مندرگ	۴۱۵
۲۱۵	از کھنوجی و شہید شدن کوٹک خان پورہ	۴۰۶	۳۱۹	غریت رفتن بہار الدین گرشاپ از ہندرگ در حدود و پورہ سمند واسیر شدن او	۴۱۶
۲۱۶	از کھنوجی و شہید شدن کوٹک خان پورہ	۴۰۶	۳۲۰	غریت کردن محمد شاہ ابن تغلق جہانب کذہیانہ و فتح آں +	۴۱۷
۲۱۷	از کھنوجی و شہید شدن کوٹک خان پورہ	۴۰۶	۳۲۱	غریت کردن محمد شاہ ابن تغلق شاہ از دولت آباد و دہلی و مصاف کردن	۴۱۹

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۳۲۵	غریمت نمودن سلطان محمد ابن تغلق شاه	۳۳۴	۳۲۵	ذکر قتل کردن سپه سالار اعزّه الیه	۳۳۱
	در ملتان بقصد کشلیخان فیروزی			عصامی در تلبست	۳۳۱
	یافتن +	۳۲۰	۳۳۵	سبب اول از اسباب خرابی شهر	
۳۲۶	مکتوب فرستادن کشلیخان بر		۳۲۵	دلی	
	سلطان محمد شاه	۳۲۱	۳۳۶	سبب دوم متضمن فتح بتدعان	
۳۲۷	جواب نامه سلطان کشلیخان	۳۲۱		شهر دلی +	۳۳۶
۳۲۸	نافرود شدن لاله بهادر و لاله کرگ		۳۳۷	سبب سیم متضمن ذکر تمبیل	
	در بومهنی و بایز که کشته کشلیخان		۳۳۷	شیخ الاسلام نظام الحق والدین	۳۳۷
	دو چهار خوردن و رسیدن		۳۳۸	ذکر آبا و اونی دیوگر متضمن ذکر جمیل	
	سلطان محمود در ملتان +	۳۲۲		شیخ الحق برهان الملک والدین +	۳۳۹
۳۲۹	مصافح کردن سلطان محمد شاه		۳۳۹	ذکر سیم دس و آهمن و چرم +	۳۳۹
	ابن تغلق شاه با کشلیخان +	۳۲۳	۳۴۰	ذکر مبدل شدن غریبت	
۳۳۰	شفاعت کردن شیخ الاسلام			دولت آباد بعشرت متضمن ذکر جمیل	
	رکن الحق والدین علیه الرحمه			زینت سجاد و شیخ شیخ زین الحق	
	در باب اهل یاست +	۳۲۷		والدین	۳۴۲
۳۳۱	غریمت کردن محمد شاه ابن تغلق		۳۴۱	رسیدن تره شیرین در هندوستان	۳۴۳
	از ملتان بدیس بلور رسیدن		۳۴۲	فرستادن سلطان محمد شاه ابن تغلق	
	خبر گرفته شدن پوره از کفوتی +	۳۲۸		در کوه قراجل بریت تلف شدن	
۳۳۲	رسیدن سلطان محمد شاه ابن		۳۴۷	خلق	
	تغلق شاه بعد فتح کشلیخان در		۳۴۲	ذکر برگشتن سید جلال در معبر و	
	دلی و شادی کردن +	۳۲۹		علاحد شدن از شنگه و غریبت	
۳۳۳	آغاز ظلم سلطان محمد شاه ابن			سلطان محمد شاه ابن تغلق شاه	
	تغلق شاه در شهر دلی در واد کردن			جانب تلنگ	۳۴۹
	خلق وردیو گیر	۳۳۰	۳۴۳	ذکر برگشتن شاه و پلچند روهل جو برین	۳۵۱



نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
۲۴۵	رسیدن سلطان محمد دهلوی و	۲۵۸	غزیت کردن قلیغ خاں از دیوگیر		
	تلف کردن بقیسه خلق	۲۵۱	بقصد علی شته جانب دهار ورو		
۲۴۶	قصد برگشتن عین الدین داهرو	۲۵۲	بدر بطریق سازیدن	۲۴۲	
۲۴۷	مصاف کردن عین الدین با شاهر	۲۵۹	تسک افتادن مرعلی شته را		
	ابن قلیغ شاه	۲۵۳	از دهار ورو محصر شدن او در حصار		
۲۴۸	برگشتن نصرت خاں و بدر		بدر	۲۴۶	
	از اشتغال خورم	۲۵۵	اما خواستن علی شته از قلیغ خاں		
۲۴۹	شکر کشیدن قلیغ خاں بقصد		و فتح شدن حصار بدر	۲۴۷	
	نصرت خاں +	۲۵۶	تافتن خاں اعظم النجاشی ابن		
۲۵۰	مصاف قلیغ خاں با لشکر نصرت خاں		قلیغ خاں در چاند گره و شمش		
	و فیروزی یافتن قلیغ خاں	۲۵۷	و ادین نفسدان دوبار +	۲۴۸	
۲۵۱	فرو آمدن نصرت خاں از حصار	۲۶۲	رسیدن فرمان سلطان بر		
	بدر باناں	۲۶۰	قلیغ خاں بر اے روان کردن		
۲۵۲	غزیت قلیغ خاں از بدر در کوگیل	۲۶۱	خلق دیوگیر و دهسلی	۲۴۹	
۲۵۳	دگر برگشتن علی شاه و تقوی طغر خانی +	۲۶۳	اذکر غزیت کردن النجاشی حاکم دهلوی		
۲۵۴	غزیت کردن علی شته بقصد سکر	۲۶۸	رسیدن عالم ملک و دیوگیر	۲۵۰	
۲۵۵	مصاف کردن علی شته با خشم سکر		برگشتن قاضی جلال مبارک جوینال		
	و فیروزی یافتن +	۲۶۸	در زمین برو و از بیدادی	۲۵۱	
۲۵۶	بازگشتن علی شته از سکر و چهر آورد	۲۶۵	یکامک زدن برو و بر شکر مقبل		
	و دهار و کت گهر کردن	۲۶۹	و شکسته رفتن مقبل	۲۵۲	
۲۵۷	رسیدن خبر برگشتن علی شته بسطان	۲۶۶	مصاف کردن عزیز خاں با لشکر		
	محمد بن قلیغ شاه و فرستادن		بروده و کشته شدن او	۲۵۳	
	افواج از شهر و سلی	۲۶۷	غزیت کردن لشکر بروده در دهلوی		
	و رسا الله تعالی	۲۷۱	و محصر شدن کنهات +	۲۵۶	

نمبر شمار	مضمون	صفحه	نمبر شمار	مضمون	صفحه
	جانب مندبول وال گذاری کردن کیر	۵۵۲	۳۲۵	ذکر و تفسیر این کتاب متضمن مدحت	۵۶۷
	و مفسدان دیگر			خان اعظم سکندر خاں دام عالیاً	
۳۱۳	رسیدن قاسد قاضی سیف و عرضدا	۵۵۶	۳۲۶	صفت ملک هندوستان متضمن مدحت	
	اطاعت آوردن	۵۵۳		سلطان علاء الدین خلجی نور اللہ مرقدہ	
۳۱۴	پیوستن قاضی سیف و حضرت جمال بنیاد	۵۵۴	۵۶۸	وزیرت محمد شاه بن تغلق شاه	
۳۱۵	عبره کردن رایات علی از آب کمرته و			ذکر گشتن غنی شحمه بارگاه و عا جگشتن	
	رسیدن عراقش ناراین و محضر شدن		۳۲۷	سلطان محمد بن تغلق شاه از دست	
	حصار مندبول -	۵۵۶		طغی سه سال و زوال ملک او	۵۷۱
	شیخون زون لشکر زائن و لشکر منصور		۳۲۸	دعائے دولت خلیفه برحق علاء الدین	
	و منہزم شدن لشکر زائن	۵۵۸		والد دنیا ابوالنظر بہمن شاه سلطان	۵۷۳
۳۱۷	رسیدن شاهزادہ معظم ظفر خاں		۳۲۹	ذکر در کیفیت تصنیف و شقت مصنف	۵۷۶
	بیائے بوس شاه -	۵۵۹	۳۳۰	ذکر در استیضات تصنیف و	
۳۱۸	ذکر در آدختین لشکر منصور و حصار			غرض مصنف -	۵۷۷
	مندبول	۵۶۰	۳۳۱	ذکر در وجہ جوہر معانی و خطاب	
۳۱۹	عزیمت رایات علی و سیمتین بوجہ شکار	۵۶۱	۵۷۸	این کتاب	
۳۲۰	عزیمت رایات علی جانب سکر و گبرگ	۵۶۲		مختتم این کتاب متضمن نکو پیش نفس	
۳۲۱	آمدن قیرخان از کوبر بہ نیت غدر و		۵۸۰	وامید واری از حضرت کردگار	
	منہزم شدن او	۵۶۳			
۳۲۲	جنش رایات علی جانب کلکیان و				
	پیوستن سکندر خاں بہرت شاه جمال بنیاد	۵۶۴			
۳۲۳	مصاف دادن سکندر خاں با				
	قیرخان ایرشدن قیرخان بر دست او	۵۶۵			
۳۲۴	عزیمت رایات علی از کلکیان و				
	فتح کردن حصار -	۵۶۶			

## توحید باری عزاسمه

<p>بنام خداوند مردود جهان          مردان نام که آغاز ازان نام شد          ز هر خار کان نام سر نام نیست          منتهی سمان چه چو کیسه و قلم          ازان نام که اعتقادش نیست          همگی برای مردان و شناس          کسی کو ز ابر قلم دست داد          خدای که از حکم او شد روان          و کرنی چه قدرت که دست و پیر          هم از جنبش تو گشت کفک تشنه          همه خالق همه وجود آیت          ز حکمت بر شش روز که در شکار          و کرخواستی صد هزار و چنین          چک دم زدن اشکار آمدی</p>	<p>کنند اینده اما که کار آنگدن          در اینجا هم کارش مرا چو هم شد          بسویش گران غم ز خدایت          کند بر سر نامش رستم          بکبر و جهان افتد دمن هفت          یکی و دل خود نهانی قیاس          چو کیسه قلم چون نیا به چاد          بروی ورق خانه ناتوان          بر آرد زنی بر محببت صریح          سواد و باطن جهان گشت غاش          همه جسم از او در و چو آیت          بگویم در حق نام نه خدای          در دایق سپهر دلب طر زین          و انجسم و مرغزار آید</p>
--	---



## توحید باری عز اسمہ

۱ M 2.F. ۱۲

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

- ۲۱ کندہر جیہ خواہد کس آگاہ نیست  
خرد را دریں رہ گذر گاہ نیست
- ۲۲ حکیمان دریں راہ نعل فلکند  
چہ قدرت کہ در قدرتش ہم زند
- ۲۳ بسے شمع ز آتش برافروختند  
چو پروانہ بود ندیر سوختند
- ۲۴ چہ خونہا کزین جہت وجواب شد  
کسے را کم ایں دجلہ پایاب شد

- ۲۵ شنیدم کہ روزی بروزی قدیم  
بتاثیر تقدیر رب العظیم
- ۲۶ یکے برپے مارپے می سپرد  
بسے سواراں بند رفتن ببرد
- ۲۷ چو شد خواجہ تندرونزد مار  
بزد بر سر مار چوبے سہ چار
- ۲۸ چو بشت گشت چوبے کہ سر کوب بود  
دو شد زندہ کرے کہ در چوب بود
- ۲۹ گزید آنگہ آن خواجہ راختہ مار  
زمانے برآمد ز ہر دود مار
- ۳۰ خرد گفت چوں مار پُر زہر بود  
سندوگر برو خواجہ در قہر بود
- ۳۱ وزاں زخم کر خواجہ آن مار خرد  
رداست از بجای بردنش پذیرد
- ۳۲ یکے گفت از او مسکین چہ زاد  
کہ در راہ مارا فلکنی سر نہاد
- ۳۳ وزاں کرم آسودہ در مغر چوب  
چہ آمد کہ جاں داد ہنگام کوب
- ۳۴ چو در بینی اے تیز بین ہر نفس  
بہ بینی ہماں کت نمایند بس
- ۳۵ چہ دانی کہ بر ہر کس و نا کسے  
چہ سود و زیاں آید از ہر خسے
- ۳۶ یکے از خسے کہ در روشن چراغ  
ہماں خس بخشیم دگر کردہ داغ
- ۳۷ خدا کے کہ سود و زیاں آفرید  
گئے نوش و گدیش از و شد پدید
- ۳۸ ہمو مور را کام از نیش داد  
ہو نیش در کام ماراں نہاد

۳۹ کسے راجہ زہرہ دریں ماجرا کہ گوید حدیثے پگون و چرا

۴۰	ہمہ چیز را خدا نازاں آفرید	کہ مقدار ہر جو ہر آید پدید
۴۱	بہر سینہ بہاد خوف و درجا	کہ ایں دل خراش آنداں جانفزا
۴۲	بہشت و جہنم مہیا از دست	ہمہ مومن و گنہگار از دست
۴۳	فراز آفرید و نشیب آفرید	بریں خاک نہ دخمہ عالمی کشید
۴۴	گناہ و عبادت عذاب و کرم	حیات و ممات و وجود و عدم
۴۵	شب و روز و مہر و صبح و شام	گل و خار و کوہ و کہو و صید و دام
۴۶	ہماں آتش و آب و ہم خاک و باد	ہماں درد و درمان و ہم ظلم و داد
۴۷	چہ زیبا چہ زشت و چہ پری چہ دیو	چہ درخشش مسکین چہ گہاں خدیو
۴۸	ز تاثیر حکش ہماں ہر چہ ہست	سرے کو کہ از زیر چو کاغذ رست
۴۹	ہمہ یک بیک زیر فرمان اوست	چہ ادا پار و دشمن چہ اقبال دوست
۵۰	و گرد و ستے را کند پائے بند	و گرد و شمنے را کند سر بلبند
۵۱ F. ۱۶	ہمہ محض داد است بیداد نیست	و گرمی کشد جائے فریاد نیست
۵۲	یکے را ز دوزخ برد و بہشت	یکے را ز کعبہ کشد و در کشت
۵۳	جزا و کس نداند کہ یک مشت خاک	چرا کہ با وجہ ست کہ درمغاک
۵۴	ہر آں قطرہ آبے کہ ریزد ہوا	ہر آں ذرہ خاکے کہ گیرد نما
۵۵	بود خازن رزق جاں آدرے	مہوکل برو نیز فرماں برے
۵۶	گہے خاک را ز زندہ دار و ز آب	کند کہ ہم آں آب گیتی خراب
۵۷	ہمہ عاجزیم او چو راند قضا	چہ برا دلیا و چہ برا نبیا
۵۸	کسے را ورین پایگہ دست نیست	و گر بہت بجز عاجزی بہت نیست

۵۹	ز تقدیر او ہر دو عالم نگر	چو یک رشتہ سرسری بادوسر
۶۰	بسے جست دہم تفکر بسیج	سر رشتہ زین رشتہ بیج بیج
۶۱	ہم آخر برشتہ سرا فکندماند	سر رشتہ گم دید پابندماند
۶۲	نگرازمو الید تقدیر اوست	عقول از مجاہدین زنجیر اوست
۶۳	ہماں بہ کہ ہر چیز کا یہ پیش	بدانی ز دانا و بینائے خویش
۶۴	و گرنے تبرسم کہ چوں عاقلان	جدامانی از صحبت عاقلان
۶۵	ز پاپوشش و عجز و غدر و نیاز	نوازش از ان شاو عاجز نواز
۶۶	نماند ز ما بریکے حال کس	ہمو بود و باشد ہمو ہست و بس

۶۷	جہاں سر بسر از نو و تا کہن	یکے قطرہ آمد ز دریائے کن
۶۸	ازاں قطرہ شد از سکتاں ماک	چو بد قطرہ آب یک ذرہ خاک
۶۹	از درج مسکوں بقدر و قیاس	چہ چیز است اوم و ایزد شناس
۷۰	درد آدمی را چہ عرض و یہ طول	کہ گوید شنایش نہی بوالفضل
۷۱	عظمی جواد قلم برگرفت	ز فکرش بدل آتشے در گرفت
۷۲	ز حیرت فرو ماند یکبارگی	کہ چوں راند آنجا سبکبارگی
۷۳	نہ دستے کہ اندر نخستین درق	بجا آور و حق بتوحید حق
۷۴	نہ قدرت کہ سرنامہ بے نام او	نویسد کہ و اما نداز گفت و گو
۷۵	کند گزنا مشن تہی نامہ را	شکست آورد گرد ہنگامہ را
۷۶	ضرورت کی تیغ غدر آخستہ	سپر قول پشیناں ساختہ
۷۷	فرو گفت ازین چنڈ بیتے سلیم	چو توحید پاک است گویم سقیم



۷۸	چہ دانم من این نامہ کروم سیاہ	کہ نزدش عبادت بود یا گناہ
۷۹	خدا یا چو تو رفیق دادی نخست	زبانم بہ تحقیق گرداں درست
۸۰	کہ این نامہ خوش خوش بیاں برم	بنام تو زیں کو جبکہ بگذرم
۸۱	دراں دم کہ یک جرعه باقی بود	ہماں بہ کہ ذکر تو ساقی بود
۸۲	چو خستم بیا مرزاں خاک را	شسعیم کن آن سید پاک را

## نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۳	محمدؐ کہ مقصود عالم ہموست	گرامی تر از نوحؑ و آدمؑ ہموست
۸۴	نخستیں گل گلشن کائنات	کہ بشگفت از باد صبح نجات
۸۵	شب خلقت از نور او نورست	با صحابہ تحقیق روشن ترست
۸۶	ہم از نور او صبح خلقت دمید	ہم از خلق او باد رحمت وزید
۸۷ F.	شد از نقل اعجاز کامل نصاب	شہنشاہ تعلیم فقرش خطاب
۸۸	عنایت کن فوج افلاکیاں	شفاعت کن زمرہ خاکیاں
۸۹	شیخہ انبیاء زبدہ کاینات	کہ باشد جہاں را طغیان نجات
۹۰	بہوئے کہ نفسی ز نند انبیا	ہمو آستنی گوید از بہر ما
۹۱	ہمو ہست مقصود از آن وایں	وگر نہ ہباست آسمان وزیں
۹۲	کس ایں راز خود چوں تواند نہفت	کہ خود گفت ایزد چو لولاک گفت
۹۳	طاہیک ہمہ داخل فوج او	ہگذشت از ہمہ علویاں اوچ او

## صفتِ شبِ معراجِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام

۹۴	بیک شبِ عنان داد بندیز را	رہا کرد ایں خاکِ خونمیز را
۹۵	شد از خاکِ پایش فلک سربلند	ز جویانِ زمین خاک بر سر فلکند
۹۶	لایک شد از دیدش جانِ فشان	کو اکب سعادتِ تارِ شش کنان
۹۷	گرفته بحالِ جبر نیایش رکاب	کہ ناگاہ ازو نیز شد در حجاب
۹۸	بزد چون گذشت از نہم نردبان	سراپردہ زان سوئی کون و مکان
۹۹	بگرداند چوں یک دوسہ بارگی	سوئے لامکانِ مانت یکبارگی
۱۰۰	کشادہ در محو دید بے پردہ دار	دروں تر جو در رفت دادند بار
۱۰۱	نخلوتِ گرِ خاص بشتا فتنہ	محلّے خوشش از فضل حق یافتہ
۱۰۲	چو بشنید بے شک درود و سلام	یقین آنگہ شد با خدا ہم کلام
۱۰۳	شدہ جائمہ ہوشِ او چاک چاک	چو در گوش کرد آن مقالاتِ پاک
۱۰۴	ہم از جرعہٴ اولیں مست شد	چو سیراب تر کردش از دست شد
۱۰۵	عنایت در آمد عنانش گرفت	طیبِ کرم نبضِ جاننش گرفت
۱۰۶	بہ ہوش آمد الحق بید آنچہ دید	بگویشش خود احکام یک یک شنید
۱۰۷	چہ امر و چہ نہی و چہ صوم و صلوات	چہ ذکر و چہ فکر و چہ حج و زکوٰۃ
۱۰۸	قسم آمد آن جملہ احکامِ پاک	کیے آنکہ گوید با حجابِ خاک
۱۰۹	دوم آنکہ مستور دارد مدام	بہ سیوم مخیر بود و السلام
۱۱۰	نیازش در آن حضرت بے نیاز	در رحمت از بہرہا کردہ باز
۱۱۱	ہمہ مغفرت بہرہا خواستہ	ہمہ یافتہ آنچہ دا خواستہ
۱۱۲	چو باز آمد آن سرورِ انبیا	نخلوت گہ از حضرت کبریا

- ۱۱۳ نختیں چوزد دست بر مظهره  
بجنبش بدآن مظهره یکسرہ
- ۱۱۴ پس آنکہ بہ بستر چو پسو بود  
ہنوز اسے عجب بسترش گرم بود
- ۱۱۵ ہماں شب شد ایں راز شکل عیاں  
ابا عایشہ مادر مومناں
- ۱۱۶ دگر روز کیں گنبد لا جورد  
در خور می بر جہاں باز کرد
- ۱۱۷ بعد خور می از شب تاں بکاست  
با تخم ہمہ حال شب گفت راست
- ۱۱۸ ابو بکر اول ایں راز گفت  
پس آنکہ با صحاب خود باز گفت
- ۱۱۹ چو ایں مرد خوش بیاراں رسید  
تو گوئی صبا بر لساتیں وزید
- ۱۲۰ ندارد دریں رہ مجال محال  
کہ در سخت قدرت گنجی محال
- ۱۲۱ دل مومن ایں قصہ راستد گوا  
گو اید دگر منطق مصطفیٰ

یابل دل ایں ماجرا درک است

و راز دشتکے کافر و بیشک است

۱۲۲

۶۱۸ مناقب خلفائے اربعہ و شجرہ شیعہ الاسلام زین الحق و الشمرع  
والدین و مدح سکندر ثانی علاؤ الدین و الدین ابو طغرل بہمن شاہ سلطانی

- ۱۲۳ ابو بکر صدیق و عادل عمر  
ہماں دوشیزہ عثمان علی شیر نر
- ۱۲۴ شریعت یکے خانہ شد استوار  
در چار رکن آدماں ہر چار
- ۱۲۵ بصدق و بعدل و بشرم و نبرد  
کسے نیست برتر ازیں چار مرد
- ۱۲۶ چو اوصافِ شان گفت توان تمام  
ہماں بہ کہ بر حکم خیر الکلام
- ۱۲۷ کم مختصر ہم بریں یک سخن  
کہ موصوفِ قرآن است ہر چار تن
- ۱۲۸ ہنر آفریں باد بر خاکِ شان  
بسے مزودہ بر روضہ پاکِ شان
- ۱۲۹ علی جو ازیں کارواں خرت برد  
یکے خرقہ بر پیر بصری سپرد
- ۱۳۰ حن جوں سفر کرد ازیں کوچ گاہ  
شرف یافت از و عبد واحد کلاہ

نوٹ می تھی: کے کے فیضیہ ملازمین

۱۳۱	رسید از جوہر فضیل عیاض	کہ شد تازہ از بوئے خلقش ریاض
۱۳۲	وزو خرقة برپورا دہم رسید	ملک داراں حلقہ دیر کشید
۱۳۳	از ویافت آن خواجہ مرعشی	حدیقہ بصد فرحت و دلخوشی
۱۳۴	پس آنکہ بصدق ارادت برود	بسیرہ کہ تعریفش از بصرہ بود
۱۳۵	وزاں پس خواجہ علو کس عرب	بدینور نسبت کند در نسب
۱۳۶	وزو خواجہ اسحاق چشتی نژاد	ببر در کشید آن باس مراد
۱۳۷	پس آن خرقة بواجہ حشمت یافت	کہ خوش برشت و ملائک یافت
۱۳۸	محمد کہ ادنی از چہشت بود	ز سودا و خوش کرد از آن مایہ سود
۱۳۹	وزو یوسف آن پیر چشتی گرفت	چو روحش ہوائے بہشتی گرفت
۱۴۰	وزو یافت آن قطب چشتی برشت	کہ بود است سود و مقبول چشت
۱۴۱	وزو یافت آن اشرف الدین شریف	کہ شد رندی نسبت آن حریف
۱۴۲	وزو یافت ہارونی عثمان بہر	در آورد آن خلعت خوش بہر
۱۴۳	وزو دیر آن خرقة عمدہ بعید	معین الدین آن پیر منجری کشید
۱۴۴	وزو یافت آن قطب دین بختیار	کہ ادنی دکاکیش خواند دیار
۱۴۵	وزو کرد در بر ملاز ملک	فرید الحق آن شاہ ملک سلوک
۱۴۶	وزو یافتہ خواجہ مانطام	بصد عزت آن خلعت احترام
۱۴۷	پس آن خواجہ برہان دین غریب	چو گرفت آن خرقة کامل نصیب
۱۴۸	بزمین الحق آن پیر بر جادہ داد	کہ داند ہمواد سجادہ داد
۱۴۹	زہے خرقة کلاں دیر برایں کرام	رسید از محمد علیہ السلام
۱۵۰	بہر دل کراں خرقة بونہ گرفت	دو عالم بیک تار موی گرفت

شیر دل خسرو نیک نام	از آن خرقه دارد نصیب تمام	۱۵۱
کز تازه شد عهد اسفند یار	سرافراز دوران یک کارگار	۱۵۲
ز عدش هوای جهاں معتدل	بعیدش ز بیداد و دران نخل	۱۵۳
روان ملایک از تازه گشت	چو از نه فلک صیت عدش گذشت	۱۵۴
کند سرکشان جهاں را اسیر	جواں بخت شایسته که از لرزای پیر	۱۵۵
ظفر پیش رو فتح شد بر پیش	بهر سو که خیمه زده لشکرش	۱۵۶
فلک کرد در دم ز گردن جدا	سری را که ادخواست از تن جدا	۱۵۷
کشید آسمان گردش در دوال	ستاره را که او کرد قید خیال	۱۵۸ E ۱۹
به فیروز جنگی نشانه شده	بد هر دورنگی یگانه شده	۱۵۹
که آسوده در عهد او داد خواه	علاء الدین آن شاه گیتی پناه	۱۶۰
از آن تیشش بوالمظفر شد دست	ظفر خاں ز صلبش مقطر شد دست	۱۶۱
که هم بهمنی است و هم بهمن است	دو صد لشکر از قوت یکتا است	۱۶۲
فلک را از احسان پر آوازه کرد	جهاں را به داد و دهش تازه کرد	۱۶۳
جهاںگیر تر تیغش از آفتاب	محیط جهاں شد سیاهش چو آب	۱۶۴
پتو راں و سافرا سیاب آنچه کرد	از ایرانیان هر چه زداد از نبرد	۱۶۵
به گیتی ز نو شیر و ان هر چه ماند	فریدون ز داد و دهش هر چه ماند	۱۶۶
شکوهی که در نام کاموس بود	فتوحی که در تیغ کاؤس بود	۱۶۷
زبیرن به ارمین زمین هر چه زاد	به مازندران آنچه رستم کشاد	۱۶۸
بجام آخ کیخسرو نیوید	سخن کاں سکندر ز هاتف شنید	۱۶۹
ز کود زو گویو آخ زادار شکفت	هنر کاں ز رستم سیاوش گرفت	۱۷۰
بهت ز دهر آخچه حاتم ببرد	هر آن پیکه در کار باجم فشرود	۱۷۱
به هندو به چین و برنگ و بروس	جهاں فتح اسکندر فیلقوس	۱۷۲
دل بهمن و زور اسفند یار	نیو گام کیس جستن و کار زار	۱۷۳

۱۷۴	ہم ہست درشاہِ آخر زمان	و لے دین احمد زیادتِ برآں
۱۷۵	اگر کرو بیداریے روزگار	کہ بردستِ متحاک دادایں دیار
۱۷۶	ز پامالِ افواجِ متحاکیاں	برآورد گردانِ تنِ خاکیاں
۱۷۷	پیشش باہ در کشورِ دیوگیر	برآرد زمون بہر سو نفسیہ
۱۷۸	ز خونِ مسلمان توحید خواں	دگر بارہ طوفانِ شد اندر جہاں
۱۷۹	دراں حالت اگے خسرو نامور	تو بستی بہ پیکارِ دشمنِ مکر
۱۸۰	کشیدی یکے تیغ چوں اژدہا	سرازد گردنِ خصمِ کردی جدا
۱۸۱	بہ نیزہ نہادی سیر بد سگال	بہ کردی ہمہ شکر شش پائمال
۱۸۲	جہاندمی از دجورِ تسلیم را	رہانیدی از ظلمِ تسلیم را
۱۸۳	اسیرانِ دشت و اسیرانِ کوه	تو آزاد کردی گروہاں گردود
۱۸۴	بدیں دست گیری خلقِ خدا	کہد این زبانِ شکر گویم ترا
۱۸۵	مگر آنکہ تاجاں بود بہر نفس	سرایم ہمیں بدحتِ شاہِ دلس
۱۸۶	ازیں پس جہاں را جہاں خسروا	سخن جز بدحتِ بود ناروا
۱۸۷	شنائے تو شد فرضِ بر خاص عام	خصوصاً کہ بر مردِ صاحبِ کلام
۱۸۸	خردمند چوں دست بالا گرفت	و عایتِ رو در زبانِ ناگرفت
۱۸۹	زبانِ ترا چو طفل از سخنِ کرد راست	اگر جز شنایتِ بگوید خطا است
۱۹۰	چو در خطا شود دستِ کوک دست	ہماں بہ شنایتِ نویدِ نخست
۱۹۱	مرا ہست رازی دریں کاروبار	بگویم اگر شہ و ہد زینہار
۱۹۲	شنیدم چو فردوسی ہوشمند	در اوراقِ شہنامہ شد نقش بند
۱۹۳	پس از یاریِ حضرتِ کبریا	مد یافت از روضہِ مصطفیٰ

۱۹۲	چو باخود در آمد به گفت و شنید	بسے یاری از شاه غزین رسید
۱۹۵	شب در روز محمود از حال او	بگروے بصد آرزو بست و جو
۱۹۴۲۰	به هر خطه پاس دشن داشته	دشتم یک زمان نیز نگذاشته
۱۹۶	چو فردوسی این روز بازار یافت	دل شاه ممد و درین کار یافت
۱۹۸	به صد خورمی خامه را بر گرفت	رو کندن کان گوهر گرفت
۱۹۹	تواریخ ایران و توران نخست	ز پیران تاریخ داں با حبست
۲۰۰	نہانی کیے مجلے ساز کرد	دل خویش با طبع ہمزاد کرد
۲۰۱	پس آنکے کیے نامہ خوش بنشت	بیار است آتشکدہ چون بہشت
۲۰۲	گرد ہے کراں بوستان گل چیند	بفردوسی اعلیش نسبت کند
۲۰۳	عجب مہر در ملک مقصود زد	بر دسکے از نام محمود زد
۲۰۴	اگر شہ بفردوسی تیر ہوش	ہم از رائے آں حکم صرف گوشت
۲۰۵	بداد از خزائن زیر پیل بار	ہم آخر شد اندر جہاں شرمسار
۲۰۶	شنیدم کراں نامہ مقصودے	ز درگاہ شہ بود اقلیم رہے
۲۰۷	چو مقصود شاعر بدامن ندید	فقاہی ترش از عطایش خرید
۲۰۸	نہ امر دز محمود بیسم بجائے	نہ فردوسی آں گنج گوہر کشای
۲۰۹	جہاں نامہ بیسم کہ در روزگار	بماند است از نام شاں یادگار
۲۱۰	جہاں تاکہ باقی است اندر جہاں	بہ شہنامہ باقی است نام شہاں
۲۱۱	رہے ہم یزداد چو توفیق یافت	ز نعت نبی راہ تحقیق یافت
۲۱۲	کنوں خواہد از این دو کار و اں	دل شاہ بر حال خود مہرباں
۲۱۳	اگر لطف شہ دست گیرد مرا	بہ آہی خود پذیرد مرا
۲۱۴	ز تاریخ شاہان ہندوستان	ز گارم کیے نامہ چوں بوستان
۲۱۵	موشخ بطغرائے شاہش کنم	بہر کشور آں نگاہ راہش کنم

۲۱۶	چو ایں نامہ گرد بنامت تمام	شود و منتشر در ہمہ خاص عام
۲۱۷	کشاید نقایع بنامت جہاں	بد غزینیں بر بندش زہند و تاش
۲۱۸	ازیں نامہ اسے خسرو کا مراں	بداد و دانائی را ز نہاں
۲۱۹	کہ مقصود من نیست جز اتباع	نہ رے خواہم از شہ نہ وجہ نفع
۲۲۰	کہ خسرو بخواند چنداں دہد	کہ ناخواستہ ابر نیسان دہد
۲۲۱	و گر مدح شاہ مظفر ششم	کہ اسلام را دخرید از ستم
۲۲۲	خدا یا بجای خدائی خویش	بصدق دل احمد است کیش
۲۲۳	ازیں گفتگو هست مقصود من	بمقصد رساناد معبود من
۲۲۴	بداں دم کہ محمود زد با ایاں	باوقات فردوسی سحر ساز
۲۲۵	ز شہنامہ تا هست بیتے بکار	در آفاق تا فیض دارد قرار
۲۲۶	ابا دین احمد تخت کیاں	جہاندار را داری اندر جہاں

## در شکایت روزگار و اہل ادب و آستان شاہ گوید

۲۲۷	شہا پیش ازیں عالم دوں پرست	اگر بودے یدوں کہ امر در ہست
۲۲۸	نہ گشتے تیکے مرد صاحب ہنر	دریں عالم بے وفا نامور
۲۲۹	نہ شہنامہ نے خمسہ گشتے تمیاں	نہ دیوانے از کفہ ہماستان
۲۳۰	و گر یک ہنر مند پیدا شدے	ز غوغا و جہاں شیدا شدے
۲۳۱	درینجا جہاں جملہ قلاب شد	بہ بازار ادا صدق نایاب شد
۲۳۲	ہمیں یک سخن در جہاں راست	کز اہل سخن راستی خاستہ است
۲۳۳	کسے را کہ امروز جنبہ زباں	ہموں ہست بس ذو فنون زباں
۲۳۴	گروہے بر آئین پا داشتی	نہ بر جنگ ثابت نہ بر آشتی



۲۳۵	بصد لاجہ یک حرفہ حاصل کنند	بہر جمع ز اس حرف لافے زنند
۲۳۶	برائند از عربہ باد را	بشاگردی آرند استاد را
۲۳۷	چو زہری شوند از بکامے رسند	چو سنگے شوند از بجامے رسند
۲۳۸	نماندہ دریں عالم عیب جوی	نمرد کم تمیزان بسیار گوی
۲۳۹	ز کثر طبعی خود بہر فصل و باب	بزند از سر و اس حرف صواب
۲۴۰	بابیات بے شک رواں شک کنند	رقہہائے شاکستہ را حک کنند
۲۴۱	ندارند از لفظ و معنی خبر	نہ از ہیچ وزنہ درایشاں اثر
۲۴۲	حکم در نظامی و خسرو شوند	وگر کس نصیحت کند نشنوند
۲۴۳	کہ آزا بگویند ازین بہتر است	کہ ایں را بگویند از خود است
۲۴۴	بزدیک خود ہر یکے بوعلی است	ہمیں خود پرستیدن از غافل است
۲۴۵	اگر بعد و درے یکے ہوشمند	پدید آید از دہر ناداں پسند
۲۴۶	بصد عربہ وقتش اتر کنند	بزخم زباں گوہر شش بشکنند
۲۴۷	ضرورت ز غوغائی ایں ایلہاں	ہنر ہا خود انا بماند نہاں
۲۴۸	ہماں گنج پیمائے گنجہ نژاد	چہ خوش گفت چوں وقت دیدہ کشاد
۲۴۹	مشارع گرانمایہ دارم بے	نیارم بروں تا بخوید کسے
۲۵۰	خریدار دُر چوں صدق دیدہ دوست	بدیں کا سدھی در نشاید فروخت
۲۵۱	چو بازار باشند پراز شیشہ گر	کند جوہری مہر و رُج گہر
۲۵۲	ازین خیرہ چشمان تیرہ ضمیر	بجز ترک صحبت نہ بیم گزیر
۲۵۳	بسادم یکے خلوتے چند گاہ	کہ مہمان ایں کشورم چند راہ
۲۵۴	گزدکان ایں نامہ شہ پسند	بہر ہند و ستاں ماندہ ام شہر بند
۲۵۵	سفر دارم اندر سرائے دیگر	مرا بہرست در سر ہوائے دیگر
۲۵۶	نہم سرورائی کار کاں در سرست	دہم جاں دراں رہ کہ جاں پرست

۲۵۷	ہپایاں رساںم چوں این نامہ را	سبک بشکنم گرم ہنگامہ را
۲۵۸	در اتمام این نامہ دلپذیر	کہ شد عزم کوچ مرا راہ گیر
۲۵۹	پس از فرزتوفیق پروردگار	مدد خواہسم از حضرت شہرباہ

## در تنبیہ و روش سلوک گوید

۲۶۰	دریں لڑہ کہ در گفتگو مانده ام	ز ست اعتقادی فرو مانده ام
۲۶۱	چو مرغ خاں دریں مرغزار آیدیم	دریں مزرعہ دانہ خور آیدیم
۲۶۲	چہ دانکہ آدم چو آن دانہ دید	بہ نقد بہشتش روانے خرید
۲۶۳	اگر طاعتش را کس نم التزام	چنین دانہ بر مانگر د حرام
۲۶۴	بہ ما شکر واجب شکایت کنیم	بکفران نعت رعایت کنیم
۲۶۵	نباشیم خرسند از ایچ چیز	بخوان گر چہ سلوئی و من است نیز
۲۶۶	بگوئیم کوثرہ و ترب کو	ہمہ سال زیں ساں گر نفیم خو
۲۶۷	عصائی شب و روز بیگاہ گاہ	ہمی باشش شاگرد و پیش شاہ
۲۶۸	ز خوان شہاں می طلب ریزہ ناں	ز زنبیل درویش ہر دو جہاں
۲۶۹	چو ناموسیاں چند ازیں ننگ نام	ربا بندہ می باشش از خاص و عام
۲۷۰-۲۷۲	ز بہر ادب کہ ادیبے طلب	ادب کہ بیاموز از بے ادب
۲۷۱	ترا ہر چہ گفت آن نشاید مکن	و زیں ہر چہ نیکو نیاید مکن
۲۷۲	زمن نیستی گرد عالم بگرد	ہپائے تجارت جہاں می نوردد
۲۷۳	کہ در ہر قدم مزد رنجت دہند	چہ دم ز اسرار رنجت دہند
۲۷۴	سزد پاچہ بیرون خلوت نہی	یکے بند بر پائے شہوت نہی

۲۷۵	بہ بندی و دو گوش و دو چشم و دو لب	شوی شاد و در غم غمیں در طرب
۲۷۶	نہ گوئی بجز ذکر و رایتج کوئے	بخوئی بجز صنع و رایج روی
۲۷۷	و گرنے خطر با است در ہر خطر	زباں تیز زاید خطر در خطر
۲۷۸	تو با ہوش بگذریں مفتخو اس	کہ آساں در آئی بازند راں
۲۷۹	کنی گردیں راہ کنج اختیار	بمقصد رسی و شوی کامگار
۲۸۰	زرا ہے کہ دور افتی از راہ راست	ترا گرد آں راہ گشتن خطا است
۲۸۱	چوم دواں کیے گرد گیتی بر آئی	چو بیوہ زناں چند در کلبہ جای
۲۸۲	زہر گلشنے گیسو تازہ گلے	زہر سہ تجھے چاشنی کن ملے
۲۸۳	مگر با حریفے شوی ہم نشیں	کہ ریزد بجام تو دنیا و دیں
۲۸۴	دگر آئی از اہل صحبت ستوہ	کن ز خاطر تیل خلوت بکوہ
۲۸۵	یکے خلوتے کن بخاطر دروں	کہ تا جاں بود ز دنیا ئی بروں
۲۸۶	عجب نے گزایدوں دریں روی	کہ دایم مقیم و مسافر شوی
۲۸۷	ترا خلوتے ہر گزر گہ بود	تو در خلوت و پائے در رہ بود
۲۸۸	چیپے راست زیر و زبہ پیشیں پس	بہ بینی ہمیں صنع و ادار بس

## در فضیلت سخن و فضائل سخنور گوید

۲۸۹	سخن ہیں کہ ترکیب شد از سہ حرف	کہ گاہ بیانست ہر یک شگرف
۲۹۰	سرش را زبیں تاکہ تاج آمدست	خرد بردر شش با خراج آمدست
۲۹۱	مکر تاز خا بست شاہ سخوں	شد از قاف تا قاف گاہ سخوں
۲۹۲	زنوں تار کا پ فلک سا اوست	زنوں تابنوں در تہ پانچ اوست
۲۹۳	شنیدم سخا بود اول سخن	و فواں پس بتا شیر تعلیل کن
۲۹۴	در نقش سخا حرف علت قناد	قضا آخر کن بجایش نہاد
۲۹۵	نہنیدم ز اہل سخن ایں سخن	کہ آمد سخن در دریا کے کن

دزد و دزدان شدیم آن ہم ایس	سخن آمد از آسماں بر زمیں	۲۹۶
ز انسان و حیوان ہم افراق است	سخن کن زبانِ خرد مطلق است	۲۹۷
شد از یاده گفتن زگاواں فرد	و گرنه بسے مردم یاد دگو	۲۹۸
چه داند کس بہر من است یا سرش	چو گادار بود مرد نادان خوش	۲۹۹
نہ از مرد نادان ہزار را دعا	زدانام را بہ یکے ناسزا	۳۰۰
ہمان است دل آن گر با گل است	دلے را کہ ذوق سخن چاہل است	۳۰۱
سخن سچ سنجیدہ دیگر بود	جہانے اگر بر سخنور بود	۳۰۲
بچوگان مسنی در از انجمن	سخن گوئی چالاک گوئے سخن	۳۰۳
ہمیں طبع موزوں است دیگر بہت	اگر جای اندر جہاں کیما است	۳۰۴
ہفتہ بہر طبع چالاک داں	و آب حیات است در خاک داں	۳۰۵
ہمیں نظم خوش بہت و دیگر وبال	و گرد جہان است سحر حلال	۳۰۶
ہمیں در زبان سخن آوراں است	فونے مجرب گر اندر جہاں است	۳۰۷
چہ موزوں تراست نظم از خوشتر	خرد را اگر نہ خوش و خوشتر	۳۰۸
سخن گفتش نا ملائم بود	سخن گوئی تاجی و قاکم بود	۳۰۹
شود قیمتی بچو و در میسیم	سخن چوں سخن گوئے گردیم	۳۱۰
یکے دل نواز است یکے جانفر است	عزل گر چہ از عشق شمع از شاست	۳۱۱
کہ جملہ مصاریع او باروی است	دل جان من بہر شوقی بہت	۳۱۲
دو عالم کہ بند میان دو حرف	بجز شوقی بہر طریق شگرف	۳۱۳
بہ شعرے یکے یا سہ مطلع خوشگوار	گر وہے کہ در شاعری دم زند	۳۱۴
تیار و دریں باب داتا شکے	غزل را نسا زند آلا یکے	۳۱۵
بود ہر یکے مطلع خوشگوار	دلے گر بود شوقی صد ہزار	۳۱۶
بتاں را در وہم ستو دن توں	خوش آمد در وحدت خرداں	۳۱۷
کہ آید درو معنی ہر دو چیز	ز شعر و غزل زان شد این فن عزیز	۳۱۸

۳۱۹ دریں فن کہ جانِ جہا نے فرود  
کسے پیشتر از نظامی نہ بود

۳۲۰ بداند مردانِ صاحبِ ہنر  
کہ کس بعد از وہم نیاید دگر

## صفتِ سعادتِ خواب ویدن حواجہ نظامی گنجی نور اللہ مقده

۳۲۱	شبے چوں شبِ قدر بل روزِ عید	ستارہ چو خورشید یک یک بدید
۳۲۲	فلک کردہ در ہا یاسپ باز	قنبار کشادہ دوکان نیاز
۳۲۳	ہمہ بے دلاں جانِ نویافتہ	ز چشمانِ شانِ خواب بستافتہ
۳۲۴	ہمہ بستر عاشقان غرقِ آب	بصد نازِ خوابانِ نازکِ خواب
۳۲۵	اگر عاشقی دلِ دہ و جاں بباز	چہ اندر حقیقت یہ اندر محباز
۳۲۶	چو رفتی قدم داری از نردبان	بد گیر قدم نیز رفتن تو اس
۳۲۷	دگر ہر دو خواہی کہ یکدم ردی	سلامت ازین نردبان کم ردی
۳۲۸	تومی سنجِ جاں ورتراز و می عشق	کہ خود راست آئی جو سنگ و عشق
۳۲۹	سخن ترک بخش تا کجا تا خستم	کجا بود مہرہ کجا تا خستم
۳۳۰	ز اوصافِ اس شب فتادم کجا	کہ دوا ماندم از گفتنِ محبہ
۳۳۱	ز چو شب کہ از زیبِ چمنِ جہاں	بے بود خوشتر ز روز وصال
۳۳۲	فلک را بہر شام در انتظار	نیک دیدہ گردنہ راں نہر
۳۳۳	کہ اس شب گویا ایس شام را	راہ اندر رو بہ ایام را
۳۳۴	سن اس شب کیے مجلسے کرد ساز	حرِ یغم دلِ ست و ساقی بنا ساز
۳۳۵	دل از ہر دو عالم بہر داخستہ	نیایش گری در و جاں سامتہ
۳۳۶	کہ یارب گناہ من از حد گذشت	جہاں دود آہم ز فرقد گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے تنبیہ ملاحظہ ہو

کہ خوشی می پریم در ہوائے گناہ  
 نیامد ز سن اینچ کارِ درست  
 شکستہ تر از تو بہائی خودم  
 شود آتشیں جلد اجڑائے خاک  
 بود خواب گاہم بہنگام خواب  
 ز خاکم کنند شش عذابے شدید  
 کہ امید بست از دلم بارِ خویش  
 جوابے جزا قرارِ تقصیرِ حیثیت  
 ہنوزم امید از درِ کبریاست  
 پذیرندہ عذرِ ہر خاص و عام  
 کہ مہائی خود را فرزوں تر شمار  
 روا نم تو بر نفس فیروز کن  
 و زان حال جز حق کم آگہ کسے  
 زباں ناطق اللہ اللہ بساند  
 :لم بود بادیدہ ہمدم ہنوز  
 سوئے جامہ خوابم ربودن گرفت  
 چو بستم نظر از سیاہ و سپید  
 سنو تر از خاک تیر آفتاب  
 گرفتہ بہر کج کینے قسار  
 نشستہ در و مردماں رد برد  
 کہ بااد بر آرم زمانے نفس  
 بر آئین مردان بیدار مغز  
 ز دیش عیاں جملہ سیائے ہوش  
 علیکے شبندم بر فتنے تمام  
 چو فرمود بنشین ششم رداں

۳۳۵ ندانم چہ مرغم دریں دامگاہ  
 ۳۳۸ بسے تو بہ کردم شکستہ نخست  
 ۳۳۹ کنوں عاجز از دستِ نفسِ بدم  
 ۳۴۰ بر اہل عذاب ارجہ اندر مغاک  
 ۳۴۱ زمینے کہ باشد سزائے عذاب  
 ۳۴۲ و راز آتش آید گناہے پدید  
 ۳۴۳ چناں در ہر اسم ز کردارِ خویش  
 ۳۴۴ چو پرسندم از کارِ تدبیرِ حیثیت  
 ۳۴۵ ولیکن چو یکاں بخون در جاست  
 ۳۴۶ خدایا تو سستی بہر صبح و شام  
 ۳۴۷ گناہم فرزوں شد گراں ہر شمار  
 ۳۴۸ تو آہ مرا عصیت سوز کن  
 ۳۴۹ در آں شب مناجات کردم بسے  
 ۳۵۰ زباری دوشتم بسے خون فشانہ  
 ۳۵۱ چو نیچے گذشت آں شب دلفروز  
 ۳۵۲ و زان پس دوشتم غمِ دن گرفت  
 ۳۵۳ بیالیں نہادم سرے با امید  
 ۳۵۴ نیچے یہماں خانہ دیدم خواب  
 ۳۵۵ مسافر و رو آمد بے شمار  
 ۳۵۶ بگشتم در آں خانہ ہر چار سو  
 ۳۵۷ نشد خاطر مایل اینچ کسب  
 ۳۵۸ چو بسیار گشتم در آں جای فقر  
 ۳۵۹ یکے پر دیدم نشستہ خموش  
 ۳۶۰ بر فتنے پیشش بگشتم سلام  
 ۳۶۱ ستادم بتعظیم ادیک زماں

۳۶۲	زمانے چوڑیں باجو اور گدشت	نہ از دے نہ از من سخن زاده گشت
۳۶۳	من آنگہ کشادم زباں با ادب	ز صبحے بہر سیدم اسرار شب
۳۶۴	کہ پیر ارچہ نامی کد امی کسی	دریں مرحلہ از کب می رسی
۳۶۵	چو بشنید خذیدہ گفت ایوواں	چو مید انیم چہند پر سی نشان
۳۶۶	شب و روز با تو منم ہمیشیں	بنیادیش در جہا ط خود بہیں
۳۶۷	کہ روز و شب تو منم و یا کیست	بہر غم تر یار و غمخوار کیست
۳۶۸	بارشاد آں پیر آموزگار	چو اندیشہ کردم دراں روزگار
۳۶۹	پیش از غمہ اوقات درد و درد	جز از غمہ اوقات من خوش بود
۳۷۰	ندامم کہ آں پیر گنجہ سرشت	در اں وقت کایات غمہ نبشت
۳۷۱	سر خامہ راتاچہ تیرنگ داد	کہ در ہر قسم گنج سحر ہباد
۳۷۲	ز باخش کلید در ہر فن	دلش آمد اسرار را منحرف نے
۳۷۳	ز شیریں زبانی ہلک سخن	چو او خسروے نامداز ملک کن
۳۷۴	چو لیلی سخنہا شش موز و شہ	براں لیلی آفاق مجنوں شدہ
۳۷۵	تکم چون پئے ہفت پیکر گرفت	چو ہیرام ہر ہفت کشور گرفت
۳۷۶	یکے نامہ خوش نبشت از دمی	نوحہ بظفرائے اسکندری
۳۷۷	گر آں نامہ دیدی سکندر بخواب	سوئے آب حیواں نکردی شتاب
۳۷۸	چو دریافتم آں کنایت کہ رفت	بعذر آدم ز اں جنابت کہ رفت
۳۷۹	بیاخاستم سر فلندم بیائی	بگفتم کہ لے پیر شکل کشائی
۳۸۰	گرت زد و نشاخت ایں نابعیر	بدیں ناسپاسی تو عدم پذیر
۳۸۱	پس آنگہ سرم را از پایہ گرفت	طریق کہ مانہ از سرم گرفت
۳۸۲	سرم را در آورده اند رکنار	بلقہا کہ بادی چو سن کا مگار
۳۸۳	ازیں خورمی خواہم از سر بر رفت	بہ بیداریم از سر افسر بر رفت
۳۸۴	نظر چوں کشادم اندم در حریف	نہ مجلس بجایانستم نے حریف
۳۸۵	بے ریزم از دیدہ با جو کہ آب	شبے آں چنان شب نیم بخواب
۳۸۶	پس آنگہ لبش از دیش ساختم	بہاں خمسہ را پیش انداختم

۳۸۷ چو شغول نظم ز غامی شدم بصد عصمت اینک عصای شدم

## در سبب نظم این کتاب گوید

۳۸۸	من و دل شبی ہر دو یکدل شدم	ز دریا طلبگار ساحل شدم
۳۸۹	از بن بحر غم کس کم آمد کراں	چہ تدبیر ساحل گرفتن تو اں
۳۹۰	دلم گفت کاخ چراغ غم خوری	ہماں تہ غم ایں جہاں کم خوری
۳۹۱	رہ عافیت گیر اگر عاقبتی	زمن بشنوائیں پند اگر قابلی
۳۹۲	نخستیں زہند وستان رخت بند	میانرا بغرم حرم سخت بند
۳۹۳	خرا ماں نہ سربراہ حجاز	کز اں رہ حقیقت رہی از مجاز
۳۹۴	ز گفتار دل تازہ شد جان من	جوارح در آمد بفرمان من
۳۹۵	شدم ساختہ تازا قصائے ہند	سوئے کعبہ گردم مراحل پسند
۳۹۶	طبیعت بدامان من چنگ زد	بہ قار و درۂ عزم من سنگ زد
۳۹۷	بگفتا کہ ہند وستان جا کو تست	ولادت گہ جد و اُم بائی تست
۳۹۸	مسافر شکاری شوی زیں دیار	ولیکن درو یادگارے گذار
۳۹۹	چو اجداد تو بردشت از جہاں	از ایشان تو ماندی دریں کارواں
۴۰۰	چو کردی تو ہم در سفر رائے خویش	برو بر پئے حد و آماے خویش
۴۰۱	بگفتم مرا بیچ فرزندی نیست	کسم جز تو لے طبع پابندیست
۴۰۲	دزیریں پس ز زن خواشن منکرم	ہم از خانہ آراستن منکرم
۴۰۳	وگر با کینزے بہ خلوت روم	پئے دفع خوفاً شو شہوت دوم
۴۰۴	چنان تند شب بیز را غم بشے	کہ ماہے گزیرم ز شیریں بے
۴۰۵	روم سوئی باز در ہر مہے	بہ بندم دل خود بد لیر مہے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



۴۰۶	ایک ماہ دارم یکے سیم پر	میں دیکر آرم بہ ماہے دگر
۴۰۷	ہاں تا نگردم اسیر عیاں	بیادرنیا یم دریں خشک سال
۴۰۸	خصوصاً دریں دور آخر زماں	کہ جز فتنہ کم زاید اندر جہاں
۴۰۹	بہ نہ یکے زاید آہستہ	چودہ سالہ شد گرد آہر سنے
۴۱۰	طبیعت چو گرفت من گوش داشت	بدور سخن جام خود ہوش داشت
۴۱۱	بگفتا کہ فرزند من براہی	ازیں کشور آنگہ عزیمت نمائی
۴۱۲	بہ بحر رحم دارم افزودن صفت	کہ از ہر صفت زائد افزودن خلعت
۴۱۳	بہ یک دم بزایم ہزاراں پسر	زہر یک یکے نفوذ شائستہ تر
۴۱۴	بقای ہمہ تا بہ بخشش بود	فرزندہ ہر یک چو گوہر بود
۴۱۵	ز گفتم تو گذر کہ آزار ست	وگر بگذری نیز نگذار ست
۴۱۶	من و دل شنیدیم این باجرا	ز تقریر طبع خزان کشا
۴۱۷	بگفتم دلاچیت سوداے تو	چہ گویم دریں مشورت رائے تو
۴۱۸	مراد دل چو با طبع و مساز دید	چو من مذہب طبع من برگزید
۴۱۹	من و طبع دل ہر سہ بر خاستیم	بخلوت یکے مجلس آراستیم
۴۲۰	دریں مصلحت بستہ ہر یک کر	موافق شدہ در ہمہ سیر و شہر
۴۲۱	کہ یک گنج گوہر بدست آوریم	بہ ہندش گزاریم و پس بگزیم
۴۲۲	و تم گفت گاہ مروصا بہنر	جہانے ز گفتار تو بہرہ ور
۴۲۳	نخست آنچہ گفتی تو از یاد رفت	سواد و دیوانت بہر یاد رفت
۴۲۴	چو شنید طبع من این باجرا	بگفت از زر شد منم کمیا
۴۲۵	اگر رفت نطق منم بر قرار	نغمے در خور چونکہ داری کجا
۴۲۶	بخلوت یکے مجلسه خوش بساز	طلب کن حریفہ طبیعت نواز
۴۲۷	کہ گردت بر آید ہر صبح و شام	شود جملہ مطلوبت از دوی تمام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸ من و دل باندیم از گفت و گوئی  
شب در دزشتیم در جست و جوی  
۴۲۹ که یاجم از ان گونه موزوں حریف  
کز گرد آسوده طبع ظریف

## در ذکر جمیل قاضی

### بہاء الدین حاجب قصہ گوید

ندیدم کیے مرد صاحب صفا	در یغادرین خشک سال سخا	۴۳۰
کند طبع مجروح را مر سہ	کہ گردِ طریقاں بر آید دئے	۴۳۱
چہ مطلوب داری ازین جست و جوی	بگوید کہ چونی درین گفت و گوئی	۴۳۲
شود کنج پیکار کنجے در وں	اگر صاحب فکر سائے فزوں	۴۳۳
نشستہ بکنج از پئے چلبستی	نہ پرسد کسے کا و فلاں کہستی	۴۳۴
پئے مکر می داشت در استظار	مرا طبع من در چنیں روزگار	۴۳۵
نظر داشتیم در سپاہ و سپید	کشادیم بہر سوئے چشم امید	۴۳۶
در خویشی از کہ بکشا یدم	کہ بخت از کہ امیں طرف آیدم	۴۳۷
رسد و ر لطف از کہ امیں طرف	وز و با و عیش از کہ امیں طرف	۴۳۸
درین شب سخن از کہ زاید مرا	کہ بر مکر می رہ نمساید مرا	۴۳۹
یکے قاصدے با داداں پگاہ	دریں بروہ ام کز پس کینہ ماہ	۴۴۰
دعا گفت پس گشت گرد سرم	در آمد بصد خو ر می از ورم	۴۴۱
کہ جاں پرورد نکشامی رسی	بہر سیدمش کز کجای رسی	۴۴۲
طرب کن کزین پس شدم یار تو	بگفتا ستم بخت بیدار تو	۴۴۳
رسم بر تو اسے گوہر ارجمند	بفرمان آن قاضی چو شمند	۴۴۴
رہائی دہ از اندوہ کا خیم	بگفتم بگو نام آن قاضیم	۴۴۵
ہمہ تن زبان و دل و چشم و گوش	بگفتا کہ باو الحق اس تیز ہوش	۴۴۶
شہش حاجب قصہ کردہ خطاب	بہر قصہ چوں دیدر ایش صواب	۴۴۷
ہم نظم و نثر شش طبیعت پذیر	جنیش بدر آفتابش ضمیر	۴۴۸

بر آید بگرد و فقیراں مدام	۲۴۹
چرا و صانع قاضی شنیدم بخت	۲۵۰
بماندم درین آرزو یک نفس	۲۵۱
مرا بخت دستے گرفت آنکے	۲۵۲
بر نعم برالو انش اسید وار	۲۵۳
در دل تر شدم دیدش بخطر	۲۵۴
مرا دید چوں قاضی نیک نام	۲۵۵
بقید بشارت مرا بنده کرد	۲۵۶
مرا دست بگرفت شد عذر خواه	۲۵۷
نشستم چوں رد بر و بکدگر	۲۵۸
بمقرر بر او ناز و شد جان من	۲۵۹
چنان خوش حریفی که بستم بخت	۲۶۰
بیا آنچہ داری ز گنج هنر	۲۶۱
بصد عیش و ریش آں دو فنون	۲۶۲
ز ریش چو خوش ایتم فال خویش	۲۶۳
بگفتا چنین بلبے خوش نوا	۲۶۴
چنین مرغ عیفت است دین مرا	۲۶۵
منزلے چنین بلبے لاله زار	۲۶۶
مرا برد آنکے بدرنگاه شاه	۲۶۷
ازین کارش ایند جزا نمیداد	۲۶۸
بکوشد خلاص اسیراں مدام	
قرار از دل من برون برد وخت	
که یاکم بیالو بس اودست رس	
نموده برالو انش یک سر پے	
نه در باں برالو انش نے پرده دار	
در کمرهاں اینچنین حق بتر	
قدم زد بتعظیم من چسند گام	
چه گویم مرا تاج شرمندہ کرد	
نقائے تیغیں کرد در صدر گاه	
بر او یکم از حال ماضی خبر	
هوا ی خوشی یافت نیشان من	
چو در یافت گفتم کنون وقت است	
بیان گنج داری ز ابر گیسو	
ز گفتار خود شعر خواندم فزون	
بگفتم بر تو قصه حال خویش	
بگفتا اگر فردوس باشد منز	
چنین طوطی جس ہندوستان	
نباشد مگر مجلس شہر یار	
رسانید تیرہ شبے را بہار	
دل شاہ او مدد و خیر باد	

توحید ثانی مشتمل بذکر سلاطین ماضیہ  
کہ در کتب سیرہ مذکورند بر سبیل ایجاز

خداوند کشور دہ تاج بخش      کز دست آخر خسروال درویش

یکے را از آرد و گردون ز خاک	۴۶۰
چو شاکر بناسیم تخطا آورد	۴۶۱
یکے طالعے را کند پادشاه	۴۶۲
جهانزادہ در فرخندگی	۴۶۳
کہ مجروح را نوش و دریاں ہد	۴۶۴
کہ گرد خداوندش آشکار	۴۶۵
کہ مقصود از و شاه کونین بود	۴۶۶
کرد گشت آئین شاہی عیاں	۴۶۷
کہ کردند باژدہا ہر دو جنگ	۴۶۸
کہ اسباب عالم از و شد تمام	۴۶۹
و ہد ملک جسم را بعتماکیاں	۴۷۰
فریدون کشد زار و خاک را	۴۷۱
ز نور و دم ریزدش خون بکس	۴۷۲
کہ تور و سلم را کشد زار زار	۴۷۳
ہم آخرد ہد تاج و تختش بباد	۴۷۴
بہ ایراں زمینش کن شاہ نو	۴۷۵
قرارے دہد اندراں تخت گاہ	۴۷۶
سیار درواں کاویانی درفش	۴۷۷
کشاند ز شمشیرش افزایاب	۴۷۸
بمہر اسب تخت کیاں بسپر	۴۷۹
کند چند گاہ ہمیش فیروز بخت	۴۸۰
دہد ملک ایراں زمین را قرار	۴۸۱
چنے فتح عالم سیار د کلید	۴۸۲
کہ بد و خیر بہمن در کشای	۴۸۳
سیار و ہد و تلج و تخت شمال	۴۸۴
یکے را بر آرد و گردون ز خاک	۴۸۵
بصد نعمتش ماہمی پرورد	۴۸۶
و راز طاعتش سر تباہیم ما	۴۸۷
و گر سرور آریم در بستگی	۴۸۸
بفرماں دو عہد فرماں دہد	۴۸۹
چو درخواست آں پاک پروردگار	۴۹۰
تخت آدم آرد و اندر وجود	۴۹۱
وزر کیومرث آمد اندر جہاں	۴۹۲
پس آورد مہورث و پس ہشنگ	۴۹۳
بہ جسم داد آنگہ جہانزادام	۴۹۴
چرخا ہد کہ غول ریزد از خاکیاں	۴۹۵
و گرد دست گیر و کف خاک را	۴۹۶
بہ ایرج و ہد ملک ایراں زمین	۴۹۷
کند پس منوچہر را کا مگار	۴۹۸
ازاں پس و ہد ملک بر کیقباد	۴۹۹
وزاں پس بہ تخت جہانزادہ	۵۰۰
ہم آخرد و پس از چند گاہ	۵۰۱
پس آنگہ بکاؤس ز زمینہ کفش	۵۰۲
پس اختر ز کیخسرو آرد بتاب	۵۰۳
پس آنگاہ اور ابغارے برد	۵۰۴
بگشتاب آنگہ و ہد تاج و تخت	۵۰۵
ز گشتاب آنگہ با سفندیار	۵۰۶
وزاں پس بہ بہمن بعد بعد	۵۰۷
و ہد بعد از اں ملک را مرہامی	۵۰۸
بدراب بدہد از اں پس جہاں	۵۰۹

۴۹۵	زدار اب یک مروید اکند	جانش دہ نام دار اکند
۴۹۶	کشاند مراور اہم از شکرش	دوسر ہنگ بر خاک آرد سرش
۴۹۷	پس آراید آفاق را چون عروس	از اقبال اسکندر فیلقوس
۴۹۸	بگرداندش در سیاہ و سپید	کند خنجرش را چو تا بندہ شید
۴۹۹	جہانرا کشد زیر فرمان او	کند تازہ عالم بدوران او
۵۰۰	مراوراد ہد شاہی بگرد بر	پیشش بہ بندہ شاہان مکر
۵۰۱	ہم آخر سرش را بجاک آورد	گرامی تنش در مخاک آورد

## ذکر آغاز تغلب در ملک بم وقطرت شدن

۵۰۲	سکندر چو زین کو چکر برگزشت	بساط اطاعت جہان در نوشت
۵۰۳	تغلب گزیدہ بہر جا کہ مرد	کسے مر کسے را اطاعت نکرد
۵۰۴	شمشیر ہر یک مقامے گرفت	بہ داد و بہیداد نامے گرفت
۵۰۵	یکے ش بہر تختگا بنشت	بہر تخت صاحب کلاہی بنشت
۵۰۶	چو قیصر بروم دچو خاقان چین	شدہ ضبط ہر مزبان ہر زمین
۵۰۷	چو آن یزدورد و چو بہرام گور	گرفتند ہر یک زینے بزور
۵۰۸	چو ہرمز چو پرویز شیر و یہ ہم	بہر سو بر آوردہ شاہے علم
۵۰۹	چو بہرام چو چین چو نو شیروان	گرفتند ہر یک بزور سے جہان
۵۱۰	لشمناسہ کم دیدہ ام یک تم	مگر قصہ خسروان محسم
۵۱۱	گروہے ز ترکاں گروہی مغاں	بایران و توران شدہ کامراں
۵۱۲	جہان فرینیدہ در ہر دو قوم	خصوصت فگندہ ہمیشہ ز شوم
۵۱۳	اگر آپ جیوں بنودے میان	شدی دہم دہم جیوں از خون شاں
۵۱۴	بے بہر دنیا بخور و دند خون	ہم آخر شدند از جفا یشتن بون

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

- ۵۱۵ نہو دست چون قوت دین شان  
فرزون بود ہر روز شب کین شان  
۵۱۶ زیشت فریدوں دو فرزند زاد  
جہاں طرفہ گیتی درایشان نہاد  
۵۱۷ کہ عمریت گردوں لگل دادشان  
ہنوز است آن کین دراد لاویشان

## ذکر ظہور نبوت خاتم النبیین محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

- ۵۱۸ چون نبوت باقبال حسد سید  
سرایت دین بفرقد رسید  
۵۱۹ یکے مرد پیدا شد از کشورے  
جہاں جملہ بگرفتہ بے لشکرے  
۵۲۰ سیاہ ملک داغش شد تمام  
رسیدہ زبان موحّد بکلام  
۵۲۱ بزو سنگہ دین بہر درست  
رخ دہراں عظمت کفر شست  
۵۲۲ علمہا ش از صدق عالم گرفت  
رہ راست بگرفت محکم گرفت  
۵۲۳ اگر شد جہانے بدانیشش او  
یکے حبّہ کم نامد از کیشش او  
۵۲۴ اگرچہ غاند جہان برقرار  
بود در جہان شرع او پایدار  
۵۲۵ پس از دوحی ابو بکر دانگہ عمر  
پس آنگاہ عثمان و اس شیر نر  
۵۲۶ روداد انصاف نگذاشتند  
جہاں شرع احمد یادداشتند  
۵۲۷ دوزان پس بگیتی بے فتنہ زاد  
بے سر بجاگ از تغلب فتاد  
۵۲۸ جہان فریبندہ کرد انجیم کرد  
ز ہر دو دمانے بر آورد کرد  
۵۲۹ چہ شاہاں کہ آماج تیرش شدند  
بے تنگ چشماں اسیرش شدید  
۵۳۰ بر آئکس نیاید عتاب جہاں  
کہ فارغ بود از حساب جہاں  
۵۳۱ چو در راو این دامگاہ سہراں  
بشد خاک سر باحتاج آذراں  
۵۳۲ بقول نبی داشت آنگہ جہان  
خلافت مقرر بہ عباسیان

نوٹ کی قسرتع نے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۳ چود و خلافت بہ ہاروں رسید  
۵۳۴ از اولاد ہاروں چہاروں گذشت  
جہاں باز بر رسم قانون رسید  
بیسے مرد و معنی پدیدار گشت

ذکر تعجبِ تہ کاں در ملکِ بسم والتجاہدار الخلافہ و ذکر سلطان

محمود ابن سبکتگین امار اللہ بر ماہم بر سیل اختصار

۵۳۵ بدوران عباسیاں گرچہ باز  
۵۳۶ ہم آخز شنیدم پس از چند گاہ  
۵۳۷ سر از آل عباس کم تافتند  
۵۳۸ سعادت پوشیدار و دولت رفیق  
۵۳۹ ز ترکاں شہانے کہ بر خاستند  
۵۴۰ یکے خسرو از آل ترکاں بزاد  
۵۴۱ یکے چہار ترکیش در زیر تاج  
۵۴۲ بظاہر ہمہ سیل او با یاز  
۵۴۳ اگر پیش از دہر کس از خسرواں  
۵۴۴ ازین کشور خوش پس از ترک نماز  
۵۴۵ یکے صلح کردی بہ پیل و بہال  
۵۴۶ کسے دل نہ بستے دریں مرغزا  
۵۴۷ نمکدے کسے معبد سو منات  
۵۴۸ نگشتے دریں کشور آرام گیر  
۵۴۹ نمکدے سے بیخ ہند و زبن  
۵۵۰ ولے بند گانش چناں تا خفتند  
۵۵۱ جہاں تابود اندرین بوم دہر  
۵۵۲ من تو کہ لے مرد و فرخندہ را می  
بگردند ترکاں یکے ترک تاز  
باسلام بستند ہر یک پناہ  
زدار الخلافہ ششے یافتند  
شد از کین ترکاں مخالف حریف  
بداد و دہش عالم آراستند  
کہ حق ملکست دین و دنیا شد داد  
پلا سے نہاں کردہ زیر دواج  
بباطن مبارز عشق محباز  
سپاہے سوئی ہند گردی رواں  
نگشتے سوئے کشور خویش باز  
یکے خواستے دخترے با جمال  
نہ کس بر کشادہ دزے یا حصار  
نراندے کس از خون ہند و فرات  
نماندہی دریں گلشن دلپذیر  
نہ بنیاد تجا نہاں کہن  
کہ بنیاد ہند و بر اندختند  
نماقبال محمود با شد اثر  
دریں کشور اعرو ز گیریم جای

۵۵۳	گئے جائی تہ خانہ مسجد کنیم	کہ اذ نور زآر ہا بس کنیم
۵۵۴	کنم از تغلب کینز و غلام	زن و بچہ ہندواں را ادا م
۵۵۵	یقین آنکہ آثار اقبال اوست	سخن این ست بس ان کہ گفت گوشت
۵۵۶	کہ امروز شکرش بجا آوریم	بفر داز کفران قفایش خوریم
۵۵۷	ہر آن کار کاں دی درین خانہ شد	بہ امروز آن جملہ افسانہ شد
۵۵۸	تو امروز کارے کہ رانی بکام	بفر داهم افسانہ گردی تمام
۵۵۹	مراست در سہر فسانہ بے	دریں ساز دارم ترانہ بے
۵۶۰	چو کس نشنود با کہ گویم بگو	مگر بادل مست و افسانہ جو
۵۶۱	۱۴۳۰ حباب بقا تانے باقی ست	ہمو شد حرفیم ہوساتی ست
۵۶۲	مراست از غم دلبرے جاں نواز	شے ہمو زلفش سیاہ و دماز
۵۶۳	بیاساتی اشب حرفیم تو می	کہ افسانہ من تو خوش بشنوی
۵۶۴	من افسانہ گویم تو خوش گوش دار	چو دور و طرب در رسد ہوش دار

## ذکر بادشاہان ہندوستان بر سبیل ابہام و ایجاز

۵۶۵	بیاد اے عرب زادہ ہندی مر	ازاں فارس یہائے ہندی نیست
۵۶۶	چہ داری ز شاہان ہندی خبر	نخستیں دریں نامہ کن مختصر
۵۶۷	گویش ز شاہان والا تبار	ز تائید تو فیت پرور و گار
۵۶۸	ز غزنین اباکامہ دوستاں	نخستیں کہ آمد بہ ہندوستان
۵۶۹	دریں کشور بیت پرستی شعار	نخستیں کہ اسلام گردا آشکار
۵۷۰	کہ زد تیغ ہندی بہ ہندوستان	کہ ایں بوم را کرد چوں بوستان
۵۷۱	بنام کہ خواندند خطبہ نخست	کہ زد سک کہ بر مہر شاہی دست
۵۷۲	کہ بکشاد ایں حصنہا محصین	ز تیغ کہ شد سرخ روئی زمین



- ۵۷۳ که بگذشت چون باد از آب بسند  
 ۵۷۴ که در مولتان و لها ورت باخت  
 ۵۷۵ که بکند چنان سمنات  
 ۵۷۶ پتهور که آورد اندر کسند  
 ۵۷۷ بد او که بگرفت آغان کار  
 ۵۷۸ که حبیب الی را در خراسان فروخت  
 ۵۷۹ که جمشید را کشت در چند دال  
 ۵۸۰ بهال شهر دلی بد در قدیم  
 ۵۸۱ پس آنگه زدلی سپه را که راند  
 ۵۸۲ که بگرفت مندل که به در پتهور  
 ۵۸۳ چون گنگ آب شمشیر که موج راند  
 ۵۸۴ که بگرفت که بنو قی و اس بهار  
 ۵۸۵ که بگرفت مانکپور و آل کره  
 ۵۸۶ اودهر را که مالید تهرمت بهم  
 ۵۸۷ که جالور و سیوانه را فتح کرد  
 ۵۸۸ بچتو و مند و دور و کالیور  
 ۵۸۹ خنیش که زد خیمه در دویو گیر  
 ۵۹۰ که بگرفت از دور باز و تلنگ  
 ۵۹۱ که بگرفت کوتی و گنتی نخست  
 ۵۹۲ بهر که زد تیغ چون آفتاب  
 که زد آتش کینه در خاک هند  
 که اعلام اسلام را بر فراخت  
 که زد تیغ در کشور گجرات  
 که در دوده هند و آتش فلند  
 در آن شهر اول که شد شهریار  
 که گویند را در ترایس بسوخت  
 که آورد دیگر میرا در دوال  
 بعهد که شد شهنشاه عظیم  
 که خون تا بدریای قلمزم فشانند  
 و زان پس بدست که دادند دور  
 که لشکر خردشال بقونج راند  
 که داد این دست رس روزگار  
 به هند و که زد قلبها تحیره  
 که افراخت از فتح و نصرت علم  
 که از آل هند و بر آورد گرد  
 که داد از علمها تحی اسلام نور  
 بدست که شد رای معبر اسیر  
 که بگرفت جاجانگر تا به بنگ  
 که شمشیر در آب دریا به شست  
 به تیغ که بد گوهر فتح باب

۵۹۳	بہ ہندوستان ملک ثابت کہ اند	یہ نیکی دریں ملک نام کہ ماند
۵۹۴	کے شش دانگ مل برآمد عدل	بکیتی کہ نگذاشت دانگے زبذل
۵۹۵	کہ در مجلس عمر سر مست بود	کہ در دور خود ہوشیار می نمود
۵۹۶	بغلط کر ایغ زور و زگار	کہ اخفہ بگرفت بے کارزار
۵۹۷	دہد گرم فرصت ایام دہوں	دہم یک یک از کنج خاطر دہوں
۵۹۸	الا اے خردمند افسانہ جوئی	دے گوشت کن حال افسانہ گوئی
۵۹۹	مراہست در سر خیالے عجب	چہ صبح و چہ شام و چہ روز و چہ شب
۶۰۰	کہ یکبار در گوشتیں کار آگہاں	فر و غوا تم افسانہائے شہاں
۶۰۱	وے سر گراں از خمائر عجم	نیاید بروں زان گرانہی دہم
۶۰۲	بیاسا قیادوری از سر خسم آرد	کز ان دور دور افتد از سر خمار
۶۰۳	بدہ تا خمائر از طرف بشکنم	یکے سنگ بر شیشہ دہم زخم

## آغاز فتوح السلاطین از ولادت سلطان محمود غزنوی

### ابن سبکتگین غازی انار شد بر ہا نهم

۶۰۴	در افسانہ آیم بفرسندگی	دہم مردگانہ سرا از زندگی
۶۰۵	گویم کہ اول در این مرز دوم	کہ آمد بغیر دژی شاہ روم
۶۰۶	شنیدم ز پیران بیدار مغز	ترکیب موزوں و تقریر لغز
۶۰۷	کہ تاریخ ہجرت بوقت سعید	چو بر سہ صد و شصت یک رسید
۶۰۸	ہماں شاہ غزنین کہ محمود را	پدر آمد بے بیشک و بے خطا
۶۰۹	نشے بد ز ترکان مالک زقاب	کہ ناشد دریں وزن ناپصوبا
۶۱۰	کہ بد خاتم ملک را ادنیس	کہ ناشد بگویند اسبکتگین
۶۱۱	نشے شاہ بر تخت گوہر نگار	بخواب اندروں بودہ شہر یار

۶۱۲	گر دید در خواب آں ہوشمند	کہ از سخن قصرش درخت بلند
۶۱۳	یکایک بر آورد سرنا گہاں	بیا سود در سایہ او جہاں
۶۱۴	سراسر بباغ جہاں سایہ کرد	ز باز اہ گیتی فروشانہ کرد
۶۱۵	جہاں شب ز آبتیان حرم	کہ بودند در حکم شاہ مجسم
۶۱۶	یکے زاد اندر دل شب پسر	کز و گشت روشن جہاں سرسبز
۶۱۷	دراں شب شدہ اجتماع سعود	شنیدم کہ شب روز عاشور بود
۶۱۸	چو شد روز آں شاہ فراں روا	طلب کرد اہلحاب تعبیر را
۶۱۹	نہاں خواب ووشیں بدیشان گفت	وز ایشان کی حرف از اں کم نہفت
۶۲۰	یکے بخردی ز اں گردہ سعود	کہ دانا ترا از اہل تعبیر بود
۶۲۱	زباں در دعا شہنشاہ کشاد	بگفتا کہ شاہ تا بد شاہ باد
۶۲۲	توئی خواب خوش دید شاہ جہاں	و یلے چنین است تعبیر آں
۶۲۳	کہ شہزادہ کو شب دوش زاد	در عیش براہل گیتی کشاد
۶۲۴	جہاں را بگیرد بخوب اختر می	نشانہ شود در جہاں پروری
۶۲۵	بدست آورد ہفت اقلیم را	کند تازہ گلزار استلیم را
۶۲۶	بخشیت کند قصد اقلیم ہند	سیاہش رواں بگذر دز آب سند
۶۲۷	ز غوہاں کفار راند فرات	کند بہت بختانہ سومنات
۶۲۸	از اں پس گشت تیغ تہر از نیام	اقالیم دیگر بگیرد تمام
۶۲۹	بدین خواب زانگوہ دوش زاد	شہنشاہ آفاق را مرزہ باد
۶۳۰	چو تعبیر شنید شاہ گشت	فروغ فراغش ز فرقد گشت
۶۳۱	دراں پس بدال پر دوشینہ زاد	جہاں شاہ غزنیں و ترک نشاد
۶۳۲	بخوب اختر می کرد محمود نام	لقب خواند او را پس آنکہ نظام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۳۴۳۲	ابوالقاسم شکر دکنیت خدیو	نجد ام فرمود پس شاہ بنو
۶۳۳	کہ باجد شہزادہ را پروردند	بہ بیمار داریش زحمت برند
۶۳۵	چو بگذشت از سال ادبیت چار	زہر فن بیمار استش کردگار
۶۳۶	بہر جا کہ مشکل از و گشت حل	خطابش پدرا کرد سیف الدول
۶۳۷	فرستادوش اندر خراسان	بفرماں روانی دران روزگار

## وفات یافتن سکتگین و جلوس محمد شاہ غزنوی نارائند مرقد ہما و تاختن در ملک ہندوستان

۶۳۸	چو بر سر صد افروز شداد ہفت	مہ چند دیگر زیادت ہرفت
۶۳۹	ہمای شاہ غزنویں ز عالم گذشت	بغزین شہنشاہ محمود گشت
۶۴۰	رقیبان در گاہ برخاستند	یکے بار گاہے بیمار استند
۶۴۱	دراں بار کہ تخت زرین زدند	سراپردہ زان سوی پرویں زدند
۶۴۲	پوشید محمد تاج و دواج	وزان پس بر آمد براں تخت عاج
۶۴۳	کمر بست پیشش بہر جامہ	ہوا خواہ او گشت ہر داورے
۶۴۴	نقیباں گرفتند بانگے بلند	حسود اندراں بار جانشہ سپند
۶۴۵	خدائیش چو بہر جہاں پرورے	فرستاد در عالم شش درے
۶۴۶	بہر رسم دین پروری ساز کرد	در کمر مت بہر جہاں باز کرد

نوٹ کی تشریح کے سے نیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۷	شنیدم ہمال آل شیر مرد	سوئی ہند آہنگ کفار کرد
۶۴۸	یکایک در آمد ہند وستان	شدش کار بر کامیہ دوستاں
۶۴۹	بنیک حملہ افواج ہند و شکست	فتادش ہماں را ہی جیال ست
۶۵۰	مرا در اورا قصائی غزین برود	بد لال بازار برودہ سپرد
۶۵۱	شنیدم بفرمان فرمانروا	ہشتاد وینا ر جیال را
۶۵۲	مقیمان بازار بفرود خستند	ہشتاد وینا ر جیال را
۶۵۳	نہ سہ صد فرد دل شد چو ہشتاد و ہفت	۳۸۱ شہنشاہ در کشور بلخ رفت
۶۵۴	چو افتادش آل شہر و کشور بہت	در آن تختگاہ یک دوسا نشست
۶۵۵	سراسر بالمید ملک ہرات	وزاں پس سپہ راند در گوجرات

## قصہ استخراج حکمائی ہندوستان و رفتن رسولان ہند در غزین با جزیرہ محمود سبکتگین پیش از نوبت باد ہی نہد

۶۵۶	حکایت شنیدم بنقلہ صحیح	انزال را دیان امین و فصیح
۶۵۷	کہ در دور ماضی بہ ہندوستان	کشاوند و فتر ہمہ موبدال
۶۵۸	بسے غرض کردند چوں در شمار	چنین آمد از غرض شان شکار
۶۵۹	کہ محمود نامے بفرزین بنزد	چنانکہ ادا دودہ شش مرزودہ داد
۶۶۰	دوریں وقت آل طفل دہ سالہ گشت	کہ نورش ز اقصائی عالم گذشت
۶۶۱	چنین است در طالع سعدا و	کہ شاہی چو ادا کم بود بعدا و
۶۶۲	سپاہی کشد سوئی ہندوستان	در آید بہ گلگشت این بوستان
۶۶۳	بگیرد ہمہ کشور گوجرات	کند بہت بخانہ سومنات

نوٹ کی تشریح کے لئے حمیدہ صاحبہ

۶۶۴	گر قندچوں موبداں زان شمار	۶۶۴	دلیچے چنیں اندراں روزگار
۶۶۵	برقند بر کشور آرا کی خویش	۶۶۵	بگفتند این قصہ بر رخ خویش
۶۶۶	چو جیال کورائے آں عہد بود	۶۶۶	ازاں موبداں اس حکایت شنود
۶۶۷	وزیران خود را بجلوت نشانند	۶۶۷	برایشاں ہمیں قصہ را بازخوانند
۶۶۸	دزیراں چو زین حال آگہ شدند	۶۶۸	دریں کار بار آرا کورائے زدند
۶۶۹	بگفتند کورائے ہندوستان	۶۶۹	بروہند باد از تو این بوستان
۶۷۰	دہن کردہ باید باوند خسام	۶۷۰	کہ در پختگی کم شود کدہ رام
۶۷۱	شنیدیم کال طفل ترکی نژاد	۶۷۱	دریں سہ بدہ سالی سر نہاد
۶۷۲	اگر رائے بابا بے گنج و مال	۶۷۲	رسولاں فرستد براں خود سال
۶۷۳	یکے عہد نامہ بخواد ازو	۶۷۳	کہ در ہند چوں تازداں نام جو
۶۷۴	شود مضبوط کشور گجرات	۶۷۴	بگیر و منعم خانہ سوسنات
۶۷۵	کنہ شرط کو بعد آں ترکستاز	۶۷۵	دہد ہندواں را بہت ہند باز
۶۷۶	بدیں شرط پذیرد این جزیرا	۶۷۶	وگرنے فرستد بمال مال
۶۷۷	چو جیال رائے وزیراں شنید	۶۷۷	ہمیں رائے را از دل جہاں گزید
۶۷۸	رسولاں فرستاد و بسیار مال	۶۷۸	براں شاہ فرخندہ و خرد سال
۶۷۹	رسولاں بغیرنیں چو بشتافتند	۶۷۹	بہاں روز شہزادہ را یافتند
۶۸۰	بدیدند کال کو دکن کا مراں	۶۸۰	ہمیں کرد باز می ابا گو دکان
۶۸۱	برقند پیشش بصد قورمی	۶۸۱	نہادند پیشش سر می بر زمین
۶۸۲	کشیدند پیشش بدایا تہام	۶۸۲	بگفتند کالے خسرو نیک نام
۶۸۳	بغیرنیں زمیند وستان می ریم	۶۸۳	بغزوے از بوستان می ریم
۶۸۴	فرستاد ما شاہ ہند وستان	۶۸۴	بر ایوانت امی خسرو کا مراں
۶۸۵	چنیں گفت کال شاہ روشن ضمیر	۶۸۵	ہدایاے سن از کرم نہ پذیر
۶۸۶	بشرط کہ چوں شاہ غریب شو می	۶۸۶	زنی مہر بے کہ خسرو می

۶۸۷	بتازی ہمہ کشور گجرات	بدست تو افتد بت سونات
۶۸۸	زروپیل دگو ہر تھامی ترا	ہاں سنگ پارہ سپاری با
۶۸۹	چو محموداں قصہ را گردو کش	پذیرفت مال آں شیر تیز پوش
۶۹۰	بگفتا پذیر فتم از راسے ہند	ہاں شرط کو راست خاطر پسند
۶۹۱	وزاں پس رسولان ہند و ستاں	بگشتند در کشور خود رواں
۶۹۲	چو زیں باہرا چند گاہے گذشت	بجائے بدر شاہ محمود گشت
۶۹۳	سوئی کشور ہند کشید	با قطار عجمرات سر کشید
۶۹۴	ششیدم در افسانہا کی کہن	کہ برکت دہ بختا نہا کی کہن
۶۹۵	ز بنجا نہا بس عینیت گرفت	چہاں ماند از ان گنہا در شکفت
۶۹۶	بدستش قتا و آں بت ہند و	کہ معبد بدش ملک ہند و ستاں
۶۹۷	ہاں کہنہ ز تار بندان پیر	بر رفتد بر شاہ جبریہ پذیر
۶۹۸	بروند بر خسرو کا مرگاہ	زربیکراں گوہر بے شمار
۶۹۹	ہاں شرط شہ را بدادند یاد	کہ خسرو بغزین دراں سر نہاد
۷۰۰	شہ از شرط گشتن چو فرخ ندید	بغیر رضا پیچ یا سخ ندید
۷۰۱	بگفتا چو کردیم شرطی نخست	کنوں گشتن از شرط بنودوست
۷۰۲	چو خورشید فرو بر آید بلند	بریدہ از من آں سنگ را بلی گزند
۷۰۳	پس ز پیش شہ باہزاراں نیاز	با و طان خود جملہ گشتند باز
۷۰۴	وزاں پس در اندیشہ افتاد شاہ	کہ کارش عجب شد ویران گاہ
۷۰۵	ہل گشت اس خسرو تیز پوش	کہ گرت دہم شاں شویم بت فروش
۷۰۶	بفرود کہستان جام ہلاک	بر آرد سر باز بالین خاک

- ۷۰۷ من از بت فروشی شوم عام و فاش  
 ۷۰۸ و گردن ہم آں بت مرا خاص و عام  
 ۷۰۹ قدم چوں تو اس زد دریں طرفه راه  
 ۷۱۰ پس از فکر بسیار شاه جهان  
 ۷۱۱ دگر روز کرد اسن آسمان  
 ۷۱۲ بفرموده سومات ہنود  
 ۷۱۳ چو آں بت پرستان ز نار دار  
 ۷۱۴ بر آں قوم قبول یکسر دہند  
 ۷۱۵ بر اس تا شود و عدہ مافنا  
 ۷۱۶ بگفت این دبر تحت زربار داد  
 ۷۱۷ رسیدند بروعدہ آں ہندو  
 ۷۱۸ پس از پوزش و مدحت شہریار  
 ۷۱۹ بفرمایں کاس بت بیا رند زود  
 ۷۲۰ بکن تازہ آں عہد دیرین خویش  
 ۷۲۱ چو بشنید این قصہ خندید شاہ  
 ۷۲۲ بتے را کہ از من طالب می کنید  
 ۷۲۳ بخور دید با برگ آں بت تمام  
 ۷۲۴ ازیں پس شمار است معبد شکم  
 ۷۲۵ چو نو مید گشتند آں گمراہاں  
 ۷۲۶ شستند در ماتم آں صنم  
 ۷۲۷ چو زین قصہ بگذشت عہد دراز  
 ز بت ساختن آرزیت تراش  
 بخوانند محمود بد عہد نام  
 کہ غول از عقب دارم و پیش چاہ  
 یکے را می خوش زد و چکار آگماں  
 بر آورد و سر معبد ہندو  
 بسوزند و سازند از اس چو نہ زود  
 در آیند اید رہن گام بار  
 ہماں چو نہ با برگ شان در دہند  
 شود راست آں عہد دیرینہ ما  
 چپ و راست او بخت دولت ستا  
 بگردند یا بوس شاہ چہاں  
 بگفتند کاس شاہ و الاتبار  
 سیارند سنگے بشتہ ہنود  
 کہ شاہ نگو نامی در است کیش  
 بگفتا کہ لے قوم گم کردہ راہ  
 بسے بہر آں بت شنب می کنید  
 کون بگذرید از تمنائے خام  
 شکم را پرستید جائے صنم  
 برفتند از پیش شاہ چہاں  
 در دیدند بعضے ز غصہ شکم  
 یکے موبدے حیلہ کرد ساز



## حیلہ انگنختن مو بد ہندوی برائے منات

۷۲۸	شہنیدم کہ از شہر آماج دار	فرد بردیک سنگے آں نابکار
۷۲۹	نکر وہ ازیں حال کس را خبر	نہفت این حکایت ز جنس بشر
۷۳۰	بیاورد گو سالہ خورد سال	ہمی پرورش داد آں بدسگال
۷۳۱	ہما بخاکہ سنگے فرد بردہ بود	طلسمے درو تعبہ کردہ بود
۷۳۲	در اینجا فلندے جو می چند سیر	دزاں جو ہی گرد گو سالہ سیر
۷۳۳	چنان عادے گشت گو سالہ را	کہ ہر صبح از خانہ گردے رہا
۷۳۴	بجائی کہ آں سنگ بودست نہاں	خود از خانہ گو سالہ رفتے دواں
۷۳۵	رسیک بد بنا لش آں بت پرست	جوے در کہ چوب دستی بدست
۷۳۶	چرا ایندی آں جو درال حال گاہ	دزاں پس بگردی سوئی خانہ راہ
۷۳۷	چو زیں ماجرا چند گاہے گذشت	برہمن کیے صبح در خندہ گشت
۷۳۸	پیر سید ہمسایہ کیں خندہ چست	خصوصاً بوقتے کہ باید گریست
۷۳۹	ہما تم نشستہ ہمہ گوجرات	شدہ محو آں معبد ما منات
۷۴۰	برہمن چو سرکوب ہمسایہ دید	بگفتہ تاکہ غم رفت شاہی رسید
۷۴۱	گذشت آنکہ در کشور گوجرات	بدے ماتم از فرقت آں منات
۷۴۲	بخواب اندر مگفت و دش آں صنم	کزیں پس مخور ہیچ اند وہ غم
۷۴۳ E۳۵	تراہست گو سالہ خانہ در	رہا کن مرا در ابو قت سحر
۷۴۴	تو ہم جمع کن بت پرستان تمام	بہر سو کہ اومی رود می خرام
۷۴۵	بہر جا کہ گو سالہ بود زیں	منم زیر آں خاک عورت کزیں
۷۴۶	چو ہمسایہ این قصہ را گوش کرد	عتاب خصومت فراموش کرد

- ۴۶ بگفتا کہ بشتاب ای خوش چہر  
۴۷ پس آن گاہ آں ہر دو ناپاک کیش  
۴۸ بگفتند این قصہ در آن بخت  
۴۹ کشادہ گو سالہ چوں شد وواں  
۵۰ ہی رفت گو سالہ در حال گاہ  
۵۱ چو گو سالہ بابت پرستار رسید  
۵۲ زمیں را بوسید از بہر جو  
۵۳ ہما سنازمیں یک دو گز کاقتند  
۵۴ کشیدند آں سنگ از مناک  
۵۵ پس آن گاہ از آں دشت کشتند باز  
۵۶ بستند آں بہر چار سوی  
۵۷ چو شد شہر آراستہ سر بسر  
۵۸ بہر خانہ شد شور در گوجرات  
۵۹ شنیدم چو محمود فرخندہ را می  
۶۰ بدست آمد اورا بت سومنات  
۶۱ دگر بردور غنیں آں بت تمام  
۶۲ کہ آں معبد کفر را بشکنند  
۶۳ پس آن گاہ یکے را برند از چار  
۶۴ دو م را برند آں گردہ سواد  
۶۵ سیوم پارہ را در مدینہ برند  
۶۶ چہارم برالوان دار انحرہم  
۶۷ شنیدم ہر نزدیک آں روز گاہ
- نہ سر دریں کار تعبیل تر  
برفتند سوئی زبرگان خویش  
بیکیا شدہ ہر کجا برہمن  
پیش بر گرفتند آں گمراہاں  
گردہ ہے بد بنالہ گم کردہ راہ  
بجائے کہ ہر روز جو می چوید  
دویدند آں زمرہ یادہ رو  
یکے سنگ زان کاقتن یافتند  
سہ بار از گلابش بشتند پاک  
بگردند ہر سوی کے بزم ساز  
بر آمد نوائے طرب کو بکوی  
بدیبا گرفتند دیوار و در  
منات اندراں روز شد سومنات  
بہند وستان شد عریمت گری  
ازاں پارہ سوخت در گوجرات  
وزاں پس بگفت آں شہر نیکنام  
ہماں سنگ را چار قسمت کنند  
فرد پیش در گاہ آں شہر پار  
پیش در مسجد جمعہ زدو  
بجاک دیر و فتنہ آتش بسپند  
سیارند مر خاک تیرہ حرم  
زدارا مخالفہ چنے شہر پار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹	بیاد یکے خلعتِ خسرواں	دلِ شہ از اس فرود شد باتواں
۷۰	کزاں پیشتر این مدبر شہے	زوار الحلافہ بنودست گئے
۷۱	ہم آخر شنیدم چو شاہِ جہاں	مدیافت از فرعیبایاں
۷۲	سہ را ند و ملکِ خراساں گرفت	بہ نیز و کی اقبال گہاں گرفت
۷۳	ہزارے دودر شکرش گشت پیل	بچشمِ صد جاہش افگند نیل
۷۴	غلامان جنگی و خنجر گزار	برد جمع آمد ہزارے چار
۷۵	ز کشتی بچھوں پے سخت بست	بے فوج ایران و توران شکست
۷۶	عجم را بہ نیروئے دیں ضبط کرد	منظرِ نشکس برد و زبرد
۷۷	خراسان و خوارزم و ہندوستان	شد از عدل اوتازہ چو بوستان
۷۸	جہاں جملہ گرفت آن شیر مرد	ہم آخرازیں کو چکے کوچ کرد

## در خواستِ پیغمبرِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

### صورتِ محمود سبکتگین را و دریافتِ رمی

۷۹	شنیدم کہ چوں خاتمِ انبیاء	نیروئے اکرام و خونِ خدا
۸۰	ز گیتی بر انداخت عزمی ولات	نماندہ تے در جہاں جزنات
۸۱	نشے با جہاں آفریں در ہنفت	مناسبات بسیار کرد بغفت
۸۲	کہ جملہ بتا ترا نیروئے دیں	بر انداختم از بساطِ زمین
۸۳	نماند از بتاں در جہاں جزنات	کہ شد سببِ کشور گجرات
۸۴	دلہم بہر قلعش مشوش بماند	کہ یک معبدِ اہل آتش بماند
۸۵	چو آن ذکر در فکرِ احمد گذشت	ہماں محفلِ وحیش نمود گشت

- ۷۸۶ در آمد شتابندہ روح الایں کہ بد پیک در گاہ روح آفریں  
 ۷۸۷ بفرمان حق گفت بر مصطفیٰ ز بعد سلام و درود خدا  
 ۷۸۸ کہ بعد از تو شاہے ز اہل کرام ہم از اتان تو محمود نام  
 ۷۸۹ پدید آیدے زبدہ کائنات ہویش کند خانہ سوسنات  
 ۷۹۰ چو این وحی را جبرئیل ایں رسانید بر احمد پاک دیں  
 ۷۹۱ شنیدم کہ احمد مناجات کرد کہ یارب مرا روحی آں شیر مرد  
 ۷۹۲ ہم امرو ز قدرت خود غامی روانم ز نور رخس بر فرمای  
 ۷۹۳ شنیدم ہماں نقطہ محمود را نمودند مر سدرہ انبیا  
 ۷۹۴ دعا کرد پیغمبر ادر اچو دید کہ یارب جہا زابدودہ کلید  
 ۷۹۵ ہم آخر پس از صد اند سال شنیدم کہ محمود میوں خصال  
 ۷۹۶ جہا نگیر شد تاخت در گوجرات  
 یر انداخت آن معبد گوجرات

## قصہ عشق سلطان محمود با یاز و سوال اہل حسد از سلطان محمود و جواب گفتن

- ۷۹۶ ہر آن سر کہ بنو سراں ساز عشق جوے ہم نیز دیبازار عشق

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

و ازین دانه صیاد افتد بدام	بے خواجه از عشق گرد غلام	۷۹۸
سختش هر که آمد درین دام اسیر	درین ره یکے شد فقیر و امیر	۷۹۹
درین بزم صوفی کشد دُر و طاس	درین ملک پوشند شاهان و پلاس	۸۰۰
بشیر را درین مرحله رونق داد	ملایک ازین رشته در چه فتاد	۸۰۱
نباشد ملک هر که زین چه برنست	نباشد بشیر هر که زین ره بروست	۸۰۲
برونست از کاروان بشیر	کسے کو درین راه نهیاد و سر	۸۰۳
کشد خواجه چون ناله بار غلام	درین کاروان بی که هر صبح و شام	۸۰۴
که محمود عاشق چو شد بر ایاز	شنیدم ز افسانه گویان راز	۸۰۵
ببهرش در آمد پدر اگندگی	دل گشت شاییش بر بندگی	۸۰۶
غلامی بسته گشته فرمانروا	بملکش شده دیگرے پادشاه	۸۰۷
دران بزم بهشیاری می نمود	شهنشہ چو از زمره صحو بود	۸۰۸
حقیقت کمر بسته پیش ایاز	مجاز آشفته بود گردن فراز	۸۰۹
برونق از بگشته باز از ملک	بظاہر شب در روز در کار ملک	۸۱۰
همیشه حریف خجسته ایاز	بباطن همی بود در بزم راز	۸۱۱
جز این کار در روزگار نش نمود	نہاں جز دم عشق کارش نبود	۸۱۲
ز حالات شه عشق اظهار گشت	بریں گویند چوں چند گاه گزشت	۸۱۳
حسد کردید ایمان دود و دست	زمانه بر آنس که آئین دوست	۸۱۴
درین ره ملک را ملامت رسد	شده حاسداں ہر طرف و حسد	۸۱۵
دگر گفت جادو و جادیتہ است ایاز	یکے بودہ عشقش برون از مجاز	۸۱۶
ملا مت کن زمره مقبلاں	ہم آخر گرد ہے از ان بیدلاں	۸۱۷
بگفتد کاکے شاہ گیتی پناہ	یکے روز رفتند در پیش شاہ	۸۱۸
مسلم ترا گشت ملک و لا	تو می بیشک از زمره اولیاء	۸۱۹
یکے شبہ بر شہ کنیم آشکار	اگر زینہارے دہد شہر یار	۸۲۰
بگفتا نشاید درین در ز رنگ	چو شنید آن شاہ فیروز جنگ	۸۲۱
کہ لے مغر زمره عاتلاں	وز ان پس بگفتد آن بیدلاں	۸۲۲

۸۲۳	بہ بیگانہ چوں میکنی عدل و داد	ترا این غلط راست گو چوں قتاد
۸۲۴	کہ داری چنان مرحمت بر ایاز	کہ کم پرسی از حال صحاب راز
۸۲۵	خصوصاً کہ در حق شہزادگان	کہ ہستند ثابت چو ازادگان
۸۲۶	نہ بنم عشرے ز مہر ایاز	ترا در دل اسے شاہ گردن فراز
۸۲۷	چو این نکتہ در ذہن ماجا بداد	ضرورت ازین دہن بیرون قتاد
۸۲۸	چو بشنید رشہ این سخن زان گروہ	دلش زین سوال خطاشہ ستوہ
۸۲۹	پس آنگہ بدل گفت از کج راز	کہ در راز خوشتر حدیث ایاز
۸۳۰	ہماں بہ بریں شبہ ناصواب	کنایت میں قوم گویم جواب
۸۳۱	وزاں پس بفرمود شاو جہاں	کہ فردا گویم جواب شہنا
۸۳۲	دگر روز کز طاق فیروزہ رنگ	ز رانشا نہ شاہ فلک بے رنگ
۸۳۳	زوار الخلافہ شہ نامدار	چو خوشید باکو کہ شد سوار
۸۳۴	شکار افگناں یکد فرنگ رفت	بہر جا کہ صید از دلش سنگ رفت
۸۳۵	شنیدم دے در کر پوہ ستاد	بہ پیش یکے کار وانی قتاد
۸۳۶	بفرمود تا ابراہیم گزین	کہ بد پور خروشہ راستیں
۸۳۷	براند سوک کارواں خوش راست	بہر سکہ این کارواں از کجاست
۸۳۸	بفرمان شہ ابراہیم دلیر	بر رفت دنگر اندراں کار دیر
۸۳۹	بہر سید پس از یکے کارواں	کہ ایں کارواں از کجاست رداں
۸۴۰	بگفتش ہماں سارواں بے رنگ	کہ ایں کارواں آمد از ملک نگ
۸۴۱	وزاں پس سبک بازگشت ابراہیم	عنان داد بر سمت شاہ کریم
۸۴۲	خبر داد رشہ را زان کارواں	بگفت انچہ بشنید از سارواں
۸۴۳	دگر بارہ گفتش شہ ناجوے	کہ در کارواں بار دیگر جوے
۸۴۴	بکن باز پرسی کہ ایں کارواں	کجائی رود با جوے گراں
۸۴۵	شنیدم دگر بارہ ہم ابراہیم	کمر بستہ بر حکم شاہ کریم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۴۶	نیک کاروانے پر سید باز	۸۴۶	کہ زیں کارواں شد کچا عہ ساز
۸۴۷	کجائی ز رو زیں دیار گزیں	۸۴۷	سفر دار و اندر کد امیں زیں
۸۴۸	پس آں کاروانے پیور خدیو	۸۴۸	بگفتا کہ داریم عہد ہم ہر یو
۸۴۹	وگر بارہ شہزادہ بر شہ دوید	۸۴۹	بگفت انجہ از کاروانے شنید
۸۵۰	بگفتش سیوم بار شاہ جہاں	۸۵۰	کہ بر رس چہ خشت در کارواں
۸۵۱	سیوم بار شہزادہ راستیں	۸۵۱	بفرمان صفت دایر روئے زیں
۸۵۲	سوئے کارواں رفت آمد تباب	۸۵۲	بشاہ جہاں گفت یکسر جواب
۸۵۳	بار چہارم شہ راستیں	۸۵۳	نظر کردہ سوئے ایاز گزیں
۸۵۴	ایاز گزیں ہم از اں یک نظر	۸۵۴	شد آگہ ز حکم شہ نامور
۸۵۵	وزاں پس سوی کارواں شد روں	۸۵۵	پیر سید از صاحب کارواں
۸۵۶	ز خلق و ز رخت و ز نفع و ز ضر	۸۵۶	چو آگاہ شد از ہمہ خیر و شر
۸۵۷	خبر داد بر شاہ عالم رواں	۸۵۷	ز آغاز و انجام آں کارواں
۸۵۸	چو بشنید از خسرو نیک نام	۸۵۸	رخ آورده سوئی ہاں قوم خام
۸۵۹	کہ کردند از شہ سوال سقیم	۸۵۹	بدیشاں بفرمود شاہ کریم
۸۶۰	کہ معلوم شد حال شہزادگان	۸۶۰	زیر سیدین قصہ کارواں
۸۶۱	یقین شد کہ نزدیک اہل یقین	۸۶۱	منزلے گرم ہست ایاز گزیں
۸۶۲	شنیدم از اں زمرۃ ماصواب	۸۶۲	بریں گوئے فرمود خسرو جواب

مستجاب شدن دعا سلطان محمود غزنوی ناراض رہا

وقت بازگشتن از ہندوستان بغزنیں

۱۶۳ شنیدم چو محمود کشور کشای بغزنیں شد از ہند رعت گرای

۸۶۴	یکے گمر ہے ہم ز اقصائے ہند	پیش آمدش در نواحی سند
۸۶۵	بلغتا کہ من رہبر ماحرم	دریں کار اکتی عجیب حرم
۸۶۶	مراگر شہنشاہ فرماں دہ	بفر قسم کلاہ دلاکت تہد
۸۶۷	بنفزیں سپہ را برا ہے برم	کہ را ہے دو ماہہ بجا ہے برم
۸۶۸	چو خسرو از اں ہندوی زرق ساز	رہے دید بر قطع را و دراز
۸۶۹	شنیدم ہاں مرد گمراہ را	کہ چوں غول بردا وزرہ شاہ را
۸۷۰	بنفرو دآں خسرو نامور	کہ افواج شہ را بلو در اہر
۸۷۱	عرض چوں سپہ چند منزل گذشت	بیفتا دشت کر بیک تیرہ دشت
۸۷۲	ہمہ دشت انگیز مردم شکار	گیا ہی نہ رستہ در و جز کہ خار
۸۷۳	چہاں در چہاں غار در غار بود	کراں تاکراں دشت دکہسار بود
۸۷۴	سراپے کہ پایاں ادکس ندید	نہ دروے گئے ایچ مردم رسید
۸۷۵	دراں دشت جان آوری بود کم	بجز غول و بانڈ دہائے دژم
۸۷۶	زطوفان لوح اندراں تیرہ دشت	زمین گستر از آب نمناک گشت
۸۷۷	شنیدم ز بے آبی دہے رہی	سپہ گشت نو میدا ز رو بہی
۸۷۸	ہاں رہبر گمرہ و عشوہ گر	بیاید بہ پیش شہ نامور
۸۷۹	بلغتا کہ نیجا قریب است آب	بفرما کہ لشکر پر اند شتاب
۸۸۰	بدیں عشوہ یک روز یک شب تمام	ہی برداں غول ہاموں خرام
۸۸۱	دگر روز لشکر بجا می رسید	کہ ہر سوچی جز کہ بلائے ندید
۸۸۲	نہ آجے پدید آمد آسجا نہ راہ	شد از تشنگی خستہ جملہ سپاہ
۸۸۳	دراں پس شنیدم کہ فرمان روا	طلب کرداں غول گمراہ را
۸۸۴	بپر سید از اں غول عشوہ گرامی	کہ در دل چہ بودت ازین عشوہ
۸۸۵	کہ مارا چنیں یاوہ انداختی	بتار ارج ماخیلہ ساختی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



۱۱۶	چو شنید ہند و ز شاہ این سخن	بگفتا کہ اس شاہ فرخندہ فن
۱۱۷	یقین آنکہ بر امتقام منات	کمر بستہ از کشور گوجرات
۱۱۸	۱۱۸۴۳۹	زاید فرستم بار بقا
۱۱۹	بے حیلہ کردم کہ در عین راہ	بغفلت زخم تیغ بفرق شاہ
۱۲۰	چو دیدم کہ من بالوائے نامور	بزود خصومت نیا بم ظفر
۱۲۱	بدین حیلہ کردم سپاہت ہلاک	ز بے آبی شاہ سپردم نجاک
۱۲۲	چو بر نیت خود شرم کارگار	کنون خواہم کش تو خواہی گذار
۱۲۳	چو زان رہبر گرہ و غول خوی	شنید این حکایت شبہ ناجوی
۱۲۴	بفرمود تا خون اور بختند	بشارخ مغیلاش آویختند
۱۲۵	پس آنکہ بفرمود شاہ جہاں	بکشورکشان و کار آگاہاں
۱۲۶	کہ امر و زخمیم ہی جائیم	ہمہ بدر حق نیایش سکینم
۱۲۷	مگر راہ آبے بگرد عیاں	کہ لشکر زبے آبی آمد بجاں
۱۲۸	چو با سرکشان شاہ این قصہ راند	دراں روز شکر ہما نجا ماند
۱۲۹	چو آن روز تا خوش تہائی گذشت	ہماں دشت چون شت طلائع گشت
۱۳۰	جہاں گشت تاریک چوں پیر زان	دراں تیرگی گم شد آں دشت و ران
۱۳۱	شہنشاہ اندر دل شب نجات	رہ و آب از حضرت حق خواست
۱۳۲	دراں شب بر ایوان پروردگار	نیایش چیاں کرد آں شہر یار
۱۳۳	کہ از سمت کعبہ دراں تیرہ دشت	یکے روشنائی پدیدار گشت
۱۳۴	ازاں روشنی ماند شد در شگفت	پس ز لطف ہادی قیاس گرفت
۱۳۵	ہما دم سہراں سپہ را بخواند	سپہ سمت آں روشنائی برانند
۱۳۶	سپہ چوں از انجا بیلے گذشت	یکے رود بارے پدیدار گشت
۱۳۷	سپہ سوئے آں رود آہنگ کرد	وزاں رود خلق آب سیراب خورد

۹۰۸ چو آسودہ شد خلق تشنه جگر  
۹۰۹ از اس رود چوں یک دویسے گذشت

۹۱۰ در اس راه آں شاہ اختر سعید  
۹۱۱ بے ہر کہ بند د لے برخدا

### حکایت از مناقب و محامد محمودی

۹۱۲ شنیدم کہ محمود پیر ہینر گار  
۹۱۳ در اس شب مراد را نمی برد خواب  
۹۱۴ بدل گفت تا آدم یاد خویش  
۹۱۵ مگر گشت آزرده از من د لے  
۹۱۶ کہ خواہم بنیاد دویا سے گذشت  
۹۱۷ پس از فکر بسیار فرمود شاہ  
۹۱۸ کہ کس گرد بر گرد ایوان من  
۹۱۹ بہ پیشم بیارید اورا شتاب  
۹۲۰ بفراں دویند خاصان شاہ  
۹۲۱ دگر بارہ خسرو بتاکید شاہ  
۹۲۲ بدان تا بگوئید بار دگر  
۹۲۳ شنیدم فرستادگان خدیو  
۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰  
۹۲۵ ہم آخر بیک مسجدے در سجود  
۹۲۶ بدیند نالاں یکے کندہ پیر  
۹۲۷ کہ یارب ز محمود دادم ستان

۹۰۸ سپہ را ندزاں حرسہ پیشتر  
۹۰۹ یکے شاہر ہے پیدار گشت  
۹۱۰ ہمیز اندتا سہ بغزین کشید  
۹۱۱ رہا راست یابد بہر دوسرا

۱۰ اصل نسخہ من اس جگہ شعر ۹۰۷ مکرر لکھ دیا ہے جو نہ ہونا چاہیے

- ۹۲۸ چو دیند خاصانِ شہ زال را  
 ۹۲۹ بصد حیلہ بردند اور ابہ شاہ  
 ۹۳۰ مگر کوزہ آب بردست داشت  
 ۹۳۱ بگفتش کہ برگوی اے کندہ پیر  
 ۹۳۲ پس آنکہ بشہ گفت آں پیر زن  
 ۹۳۳ دو پورچواں داشتیم در جہاں  
 ۹۳۴ شنیدیم بکابل اسیر آمدند  
 ۹۳۵ بچہدی چو تو خسروے دادگر  
 ۹۳۶ گر امر دزائے شاہ فیروز فن  
 ۹۳۷ بفرد از خم جنگ در دامنست  
 ۹۳۸ کہ در عہد تو ہر دو پورچواں  
 ۹۳۹ چو شنید شہ بقصہ پیر زن  
 ۹۴۰ کہ در عہد من ایچنین بیوہ  
 ۹۴۱ بصد زور و زاری بگرد ہلاک  
 ۹۴۲ چو فرد از ند جنگ در دامنست  
 ۹۴۳ چو این قصہ شہ گفت باخود نہاں  
 ۹۴۴ کہ شہ داشت بردست یک کوزہ آب  
 ۹۴۵ از اں کوزہ شہ دست کوتاہ کرد  
 ۹۴۶ چو ز اں کوزہ آب شہ داشت دست  
 ۹۴۷ کہ تا زال را کم رسا نم بکام  
 ۹۴۸ بگفت آنکہ آں شاہ روشن ضمیر
- بگفتندی خواندنت پادشا  
 سوئے زال چوں کہ ذخیرہ نگاہ  
 کہ در کار اں زال خاطر گماشت  
 کہ از دست کیست این خروشن و نیر  
 کہ شاہا ہم از تست فریاد من  
 کہ بد ہر یکے فخر کار آگہاں  
 بدست مغاں دستگیر آمدند  
 زمین رفتہ یکبارہ ہر دو پسر  
 نکوشی خلاص اسیران من  
 کشم چوئی از دیدہ پیرا منت  
 بزندان کابل سپردند جاں  
 بدل گفت صدو ای بر ملک من  
 بہ جز غم ندارد و گر شیوہ  
 ز سوز دلش آتش افتد سناک  
 چگونہ من این زال را خوش کنم  
 رسید ایچنین ام ز کار آگہاں  
 ہی خواست تا نوشد از اشتاب  
 خورده کیے قطرہ ز اں آب سرد  
 کیے نیستے در دل خود بہست  
 ز لال خنک باد بر من حرام  
 کہ در کلبہ خود در دکنندہ پیر

تیسرہ برآوردشکر کشید	شنیدم چو غور سر ز غور نہ کشید	۹۴۹
ز غزنین بکابل روان شد چو باد	بکار یہاں پیر زن دل نہ ہاد	۹۵۰
پئے فتح دزد کرد پیدار ہے	شنیدم کہ رفت دس پیش ہو	۹۵۱
ہمی رخت خون مغاں بیدین	چو شد فتح آں حصن کابل تیغ	۹۵۲
کہ دست آورد اہل زنداں تمام	بفرود پس خبر و نیکنام	۹۵۳
کہ بر زند اصحاب کابل بزور	پسے بندی از اہل غزنین و غور	۹۵۴
کشید نذر بنجر ز بنجر پیش	بفرمان آں خسرو شاد و کیش	۹۵۵
چو نوبت با بنا بویہ رسید	شہ از ہر یکے قصہ می شنید	۹۵۶
بصد خور می ہر یکے را نواخت	تقریر شاں شاہ شازا شناخت	۹۵۷
کلاہ شرف بر سر شاں نہند	بگفتا کہ خلعت بدیشاں دہند	۹۵۸
شنیدم بریدن بفرمود بند	دگر بنیایاں را ہم آں دیو بند	۹۵۹
ز رو جامہ فرمود آزاد کرد	وزاں پس بہر یک طفیل دومرد	۹۶۰
ز کابل بغزین سپید اند شاہ	دگر دوزہم بامداداں لیکاہ	۹۶۱
بہم شہر از دیافت برگ دلوا	بغزین در آمد چو فرما خردا	۹۶۲
ز راہ گرم اندراں روزگار	شنیدم کہ باکو گمہ شہر یار	۹۶۳
جو پیش در آمد مرا در انجواند	سوخی خانہ پیر زن ز خوش رائد	۹۶۴
پس آنگاہ دستے بیایش بر د	دو پور جو از ابدستش سپرد	۹۶۵
چو آسود می از ردی ہر دو جواں	بگفتا کہ اسے مادر مہرباں	۹۶۶
کہ غن مرا تشنگی آب کرد	بدست خود دم دہ یکے آب سرد	۹۶۷
مرا کرد تھنہ جگر آب گرم	نہشش نہ خوردم مگر آب گرم	۹۶۸
رہائی زخم یا نستم ہو بھوی	زردیت مرا کرد حق سرخ روی	۹۶۹
بصد شوق اندر بہر شاں کشید	چو آل زال ردی جواناں بدید	۹۷۰
گرفتہ دو پور جواں در کنار	دعائی سہی گفت بر شہر یار	۹۷۱

۹۶۲۳۲۱	چو شہ رابے مدح و تعظیم کرد	کے کوڑہ دادش پر از آب ہر د
۹۶۳	چو شہ نور دآب از کف پیر زن	سوئے قصر خود را ندہ با انجن
۹۶۴	دراں پس شنیدم شہ پاک دیں	بریدے بفرمود بر در تعین
۹۶۵	ہماں تابو دہر در شش مستقیم	خسید ز ایوان شاہ کریم
۹۶۶	رسد گر با یوان شہ داد خواہ	رساند خبر زود بر سمیع شاہ
۹۶۷	شد اُن روز ایں رسم ہر یوم دہر	کہ باشد شہانرا بریدے ہر
۹۶۸	نبودست از ایں پیش رسم برید	شد ایں رسم ز اں شاہ عادل پدید
۹۶۹	نہ امروز اں شاہ بیغم نہ ز اں	وزیں تفعہ شد رسید و اند سال
۹۷۰	ہمیں تفعہ ماند دست در روزگار	کہ فردا بود مہر دہر شہریار
۹۷۱	تو ہم گریام روزگارے کنی	بفر دہو محسود کوئے زنی

## سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود

### طاب مرقدہ و در یافتن آل ہر سہ چیز را

۹۸۲	شنیدم ز پیران افسانہ گوی	کہ محمود اں خسرو نامجوی
۹۸۳	بے خواست از حضرت کردگار	کہ گرد دہر و ایں سہ چیز آشکار
۹۸۴	یکے آنکہ داند شہ پاک دیں	کہ پور تگین ہست او با یقین
۹۸۵	دوم آنکہ اں فخر جہند شہاں	بدوزخ رود یا بہشت از جہاں
۹۸۶	سیوم آنکہ میندہی را بخواب	چو دو سال اں خسرو کامیاب
۹۸۷	دریں جست و جو ماند لیل دہاد	کہ گرد دہر و ایں سہ چیز آشکار

زیادت براں دود و دیگر گزشت	ہم آخر چودہ سال کی گزشت	۹۸۸
نشستہ بد آن خسرو نیکنام	شنیدم یکے روز ہنگام شام	۹۸۹
وے بیکہ آورد قرآش شاہ	گر شمع زریں دریں بار گاہ	۹۹۰
کہ بیکہ چرا آمدی اے فلاں	از و باز پر سید شاہ جہاں	۹۹۱
بگفتا کہ اے شاہ کشور کشای	چو شنید قرآش بعد از دعای	۹۹۲
ہمیں شمع افزہ خستہ آشکار	ہمی آدم بردر شہر یار	۹۹۳
نقیصہ مرا گفت اشناء راہ	رسیدم چو نزدیک ایوان شاہ	۹۹۴
بجی خداوند عرش عظیم	کہ اے شمع افزہ شاہ کریم	۹۹۵
کہ در سبقت امر و ز دارم غم	دے پیشیں من دارایں شمع زر	۹۹۶
بہر شمع بر شاہ فرخندہ فن	چو حل گردایں مشکل سبق من	۹۹۷
بنام خدا داد کیہ قسم	مرا چونکہ آن عالم محترم	۹۹۸
بگفتسم بیا انجہ داری بہیں	جگہ تم من از حکم آن پاک دین	۹۹۹
بیاوردن آتش بیگہ فتاد	مرا زیں سبب اے جہاندار داد	۱۰۰۰
ز تقریر قرآش در گوش کرد	چو آن قصہ آن شاہ گیتی خورد	۱۰۰۱
بہ پیشیں ہماں عالم دیں بہر	ہماں دم بگفتش کہ ایں شمع زر	۱۰۰۲
بخشیدت ایں شمع زریں امیر	گویش کہ اے مرد درشتن ضمیر	۱۰۰۳
کہ دادت بانعام فرماں روا	سناں انجہ خواہی کنی شمع را	۱۰۰۴
چو در راہ حق کشیم رہنوں	ترا نیز آزاد کردم کنوں	۱۰۰۵
براہ خدا کر دہ ذلے چنیں	شنیدم چو آن شاہ ردے زمین	۱۰۰۶
ہماں شب رسول امیں را بخواب	بدید آں سرافراز مالک رقاب	۱۰۰۷
بگفتا کہ اے شاہ فرماں روا	بخواب اندر شش دیدیوں مصطفیٰ	۱۰۰۸
سزاوار فردوس کشور یکے	تو کی ہست پور تمکین بیشکے	۱۰۰۹

۱۰۱۰	بشیر عم شہر دے چناں کردہ	کہ دنیا و دیں دست آوردہ
۱۰۱۱	مجنور غم کزیں پس خدا یارست	تفاد قدر محمد رکارتست
۱۰۱۲	بلے ہر کہ افروخت شیخ سنا	شود و شنش از رموز قضا
۱۰۱۳	خدایش بخود آشنائی دہاد	وزود ہر اراد شنائی دہاد

## تشنہ رسیدن سلطان محمود در باغے

### و شربت انار خوردن از دست پیرزنی

۱۰۱۴	شنیدم کی روز آں شہر یار	بہر افرس راند عزم شکار
۱۰۱۵	شکار افگناں چند فرسخ گذشت	آہی گردان دار و در کوہ و دشت
۱۰۱۶	کیے آہو سے غاست از پیش شاہ	جد گشت خسرو ز خیل و سپاہ
۱۰۱۷	بد بنال آہو چو شیران ز	فرس گرم راند آں شہ نامور
۱۰۱۸	یسے راند بر قصید آہو شتاب	ہم آخر براں صید شد دست یاب
۱۰۱۹	شنیدم چونزد یک آہو رسید	ز ترکش کیے لدمہ بر کشید
۱۰۲۰	چناں بر سرش زد کہ از سر گذشت	ز پریکاں دو تا بزمیں دوز گشت
۱۰۲۱	ز مرکب فرود آمد آں شیر مرد	بنام خدا صید را فوج کرد
۱۰۲۲	دزاں پس ازاں جائیہ گشت باز	سوئے لشکر خویش شد رخسار
۱۰۲۳	شتاب آہنچناں راند آں شاہ راد	کہ از سمت لشکر پریشان قناد
۱۰۲۴	شنیدم کہ مرکب چناں راندہ بود	کہ ہم شاہ ہم مرکبش ماندہ بود
۱۰۲۵	رخ شہر گرفت آں کامیاب	ضرورت ہمیر اند مرکب شتاب
۱۰۲۶	شنیدم کہ از تشنگی خون شاہ	ہمہ آب شد اندراں صید گاہ

۱۰۲۶	ہم آخر بیک بوستانے رسید	کہ یک پیرزن بدوش شستہ دید
۱۰۲۸	باگوش کہ اے مادر مہرباں	یکے قطرہ آبے بے لقمہ چکاں
۱۰۲۹	مرازدور یاب اے پیرزن	کہ از تشنگی آب ش بخون من
۱۰۳۰	بدو گفت آن زال کا می شہریار	بکن مہر یکدم کز آب انار
۱۰۳۱	یکے شربت خوش بیارم ترا	دزیں سوختن باز دارم ترا
۱۰۳۲	بگفت ایں دبستان اندر چمن	انارے پیادہ آں پیرزن
۱۰۳۳	بفشر و آنار را در قدح	ز شربت بر آلودہ یک سرقدح
۱۰۳۴	و عا گفت بدو دست خمر و سپرد	شستہ آنرا بسیکدم بخورد
۱۰۳۵	قدح باز دوش شہ کامیاب	بگفتا یکے دیگر آور شتاب
۱۰۳۶	قدح بستہ از دست شہ پیرزن	دزاں پس نتا ہاں شد اندر چمن
۱۰۳۷	شنیدم چو از پیش شہ رفت زال	ہمی گفت خمر و نہاں با خیال
۱۰۳۸	کہ بودے مرا کاش باغی چنین	کہ نازش دہد شربت انگلیں
۱۰۳۹	غرض چونکہ بار دیگر از چمن	انارے پیادہ آں پیرزن
۱۰۴۰	بفشر و شربت بسا غرقتا ند	مگر نیمہ جام خالی بماند
۱۰۴۱	شہنشہ عجب کردزاں ماجرا	بخورد آنکہ آں شربت ناب را
۱۰۴۲	دگر بارہ گفتش شہ نامور	کہ آوری یکے شربت خوش دگر
۱۰۴۳	دگر بارہ ہم نیمہ پر گشت جام	بحیرت چو نوشید آنرا تمام
۱۰۴۴	بہاں پیرزن گفت پس مرزباں	کہ بود سبت در بان آں بوستان
۱۰۴۵	چہ حال ست کز شربت بار تر	چو بارہ سختیں دوبار دگر
۱۰۴۶	قدح پر گشت ای جو انحر دزن	بگو مہر ایں ماجرا پیش من
۱۰۴۷	بدو پیرزن گفت کا می شہریار	یقین داں کہ فرماں دہاں دیار



۱۰۴۸	تنگاگر باغ دهمقال شد بست	از آن شربت نازنقصاں شد دست
۱۰۴۹	چو بشنید شه شد نهانی نخل	پس آن زال را گفت ای ساد دل
۱۰۵۰	که یک ناز دیگر زبستان بیار	با فشار دشر بت بدستم سپار
۱۰۵۱	چو از پیش شه در چمن رفت زال	نبالید شه بر در ذوالجلال
۱۰۵۲	بصد عذر بنهاد سر بر زمین	بصد عجز گفت آن شه پاک دین
۱۰۵۳	که ای عالم غیب و دانای از	پذیرنده عذر ابل نیا ز
۱۰۵۴	چو تائب شدم عذرین در پذیر	بجویم ز خلق کرم و انگب
۱۰۵۵	مرا که باتن بود حباں قردین	دللم تا بود با خود بهنشین
۱۰۵۶	بر اسباب دهمقال دین بوم و بر	ندارم دگر باره هرگز منتظر
۱۰۵۷	چو شه گشت تائب هماں پیر زن	بیاورد یک ناز تر از چمن
۱۰۵۸	بغیشد دگر گشت بن غرمتام	چو بار نخستین برآمد جام
۱۰۵۹	قدح چو نمک پر شد بخسرو سیرد	نهنشده بصد شکر آنرا بخورد
۱۰۶۰	شنیدم از آن پس شه نیک بخت	سوی شهر از آنجا فرس ماند سخت
۱۰۶۱	بشهر آمدوزان پس آن شیر مرد	بر اسباب دهمقال تمنا کرد
۱۰۶۲	ز عدش هجاں جمله گلزار گشت	ده دشر شد هر جا کوه و دشت
۱۰۶۳	بیادش حریفان بزم صبح	گرفتند هر صبح جامے فتوح
۱۰۶۴	بیایا قیام بیادش مرا	رواں ده یک شربت جانفز
۱۰۶۵	درین شکی تازه ام کن ز سر	چو محمود زان شد بت ناز تر

حکایت اشیانه کنخشک و دلیله

محمود شاه غزنی نورالهدی مرسته

چنینم خبر داد دهمقال پیر ۱۰۶۶ که از غزنی آن شاه روشن ضمیر

بقتصد حصار سیسہ رانده بود	۱۰۶۶
ششم ماہ چون فتح شد آن حصار	۱۰۶۸
شنیدم چو پرست فرستش شاه	۱۰۶۹
نظم کرد بر بارگاه اسیر	۱۰۶۰ F. ۴۴
در آن آسمیاں بفضیہ چند دید	۱۰۶۱
سبکتر فرود آمد از بارگاه	۱۰۶۲
چو شنید شہ کرد آنجا مقام	۱۰۶۳
چو گنجشک ازاں بفضیہ چو زہ کشید	۱۰۶۴
چو پیراں شد آن چو زہ پرواز کرد	۱۰۶۵
سیسہ رانده در حد غزنین رسید	۱۰۶۶
چنین آید از شاہ روشن ضمیر	۱۰۶۷
بشش ماہ پرانش ماندہ بود	
دسامہ پئے کوچ نزد شہریار	
ز بہر فردا نشستن بارگاہ	
درودیدہ گنجشک حنائہ گیر	
ازاں کار فرانش دست کشید	
رسانید این بقعہ در سمع شاہ	
ہمی بود تا پختہ شد بفضیہ خام	
ہمی بود تا بال و پر بر دمسید	
از آنجا پئے کوچ شد ساز کرد	
علما را دوسرہ باختر کشید	
کہ برزیر دستاں بود دستگیر	

## محدث شدن محمود شاہ غزنی انار اللہ برہانہ

## در مسجد جامع و پیداشدن جوئی آپیش او

شنیدم کہ محمود فرخندہ راے	۱۰۶۸
بیک جمعہ در مسجد جمعہ بود	۱۰۶۹
در آن حال ناگہ شکستش وضو	۱۰۸۰
بہر گفت بہر وضو گرز جای	۱۰۸۱
کہ بودست از خاصگان خدای	
بکار عبادت مدد می نمود	
فسردہ شد آن خسرو تازہ رو	
بخیرم اذین جمع طاعت گرامی	

۱۰۸۲	نہ مسجد شتا بندہ بیرون روم	نہ شرمندگی زار و درہم شوم
۱۰۸۳	کہ جو بندہ خستہ کہ محسود را	مگر گشت آہرینے رہ نہا
۱۰۸۴	کہ در مسجد جمعہ خدث بگشت	از آئین پرہیز گاراں گذشت
۱۰۸۵	اگر خود بزم مسجد وضو	زمن اہل دانش بت بند رو
۱۰۸۶	و گر بجے وضو آیم اندر نماز	ہمی بسندم خالق بے نیاز
۱۰۸۷	دیں کار حیراں پوشد شہریار	ز قدرت خداوند پروردگار
۱۰۸۸	پیشش کیے جوئی آبے کشاد	وضو کرد و روئے شہنشاہ راد
۱۰۸۹	غازی داکرد با سومان	ز مسجد سوئے خانہ شد بعد از ازاں
۱۰۹۰	ہمی گشت شکر خدا بے شمار	کہ شد پردہ پوشش دراں روزگار
۱۰۹۱	بدادش ز جوئے گرم آبروی	اہیں داستاں فاش شد سولہوی
۱۰۹۲	شہیدم ز گردنگان جہاں	کہ آں جو ہنوز ست بمسجد رواں

شرمندگی پنج طعن کہ سلطان محمود غازی انا اللہ برہانہ را

از راسخ زدن حسن بمیندی شد بود و شکایت کردین سلطان ازاں

۱۰۹۳	شنیدم کہ محمود فرخندہ کیش	یکے روز در آخر ملک خویش
۱۰۹۴	طلب کرد بمیندی نیو را	کہ بود است دستور فرمانروا
۱۰۹۵	بگستا کہ در مدت ملک من	مدار جہاں از تو بود ای حسن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ لاحقہ ہو

۱۰۹۶	بود تار و اقی مدور بسای	نیز وزیرے چو تو پختہ رای
۱۰۹۷	ہمیشہ زد می پیش من را می خوب	برایت گرفتہ شمال و جنوب
۱۰۹۸	بارشاد اقبال و نیردے رای	خطایت کم افتاد جز پنج جای
۱۰۹۹	نیکے آں کہ اسے مرد در دشمن ضمیر	بدستم چو شد شاہ کا بل اسیر
۱۱۰۰	تو گفتی بسا زار آں شاہ را	فرستند و پیدا کنند شش بہا
۱۱۰۱	ازاں را می گفت آمد ای را می زن	مذمت بر آ باد احد ادمن
۱۱۰۲	دوم آنکہ چوں شاہ اقلیم غور	ز سر دور افگند و غوا می زور
۱۱۰۳	بر او انجم آمد اطاعت گرا	تو بر تخت زریں نشاند می مرا
۱۱۰۴ F. ۴۵	ز تاج و دو احبسم بیاراستی	وزاں پس چو مشاطہ بر خاستی
۱۱۰۵	دردن خواندی آں خسرو غور را	بکرستی شاہانہ دادیش جا
۱۱۰۶	ابا جائید سادہ آں بادشاہ	چو مرداں در آمد دراں بارگاہ
۱۱۰۷	پس از بانی بوسم بکرستی نشست	دلم در تفکر چنین نقش بست
۱۱۰۸	کہ گوئی منم چوں عود سے بہ تحت	بکرستی ہم آں شاہ فیروز بہ تحت
۱۱۰۹	سیوم آنکہ چوں جامہ آں پیر زن	ہمہ نقش بستہ بطور محی من
۱۱۱۰	بیاد و بر من دراں روزگار	تو گفتی مرا کامی شہ کامگار
۱۱۱۱	بگو پیش دلال جامہ نہت	یکے را بدہ نقد قیمت دہند
۱۱۱۲	ہم آخر چو شد آگہ آں پیر زن	ز رشتی مضمون فرمان من
۱۱۱۳	بر بجد آں کندہ پیر کہن	دراں پس بخر یک گفت اس سخن
۱۱۱۴	کہ ایں جامہ را بر در شہریار	کشیدم بر آئین و رسم نثار
۱۱۱۵	کنوں بہ کہ بر دوسے من و ازند	بہائے اندازم کہ قیمت کنند
۱۱۱۶	بگفت ایں و از پیش من جامہ برد	شنیدم ہمہ در زیاں را سپرد
۱۱۱۷	وزاں جامہ موزہا کے زناں	بگردند آں در زیاں در زمان

ہاں موزہ پوشیدہ آں پیروزان	۱۱۱۸
ہمہ روز گشتے بہ بازار ہا	۱۱۱۹
نیامد بر ایوانم آں پیرزن	۱۱۲۰
چہارم در آں روز کا می مرد کار	۱۱۲۱
در اشناورہ ناہساں شب قتاد	۱۱۲۲
من تو رسیدیم در گلشن	۱۱۲۳
منت گفتم مشبہیں جا لیم	۱۱۲۴
تو گفستی نشاید خداوند گاہ	۱۱۲۵
ندائی تو من روئے کم تا فتم	۱۱۲۶
چو شد روز آں مرد روشن ضمیر	۱۱۲۷
بر ایوانم آمد بہنگام بار	۱۱۲۸
وزاں پس زباں در نکایت کشاد	۱۱۲۹
اگر دوش در کلمہ بڑاں فقیر	۱۱۳۰
چہ کم گشتے از عقل و ہشیاریت	۱۱۳۱
بلغفت ایں بہاد در رہ قدم	۱۱۳۲
بے جستش تا مرمت کستم	۱۱۳۳
بہیج سبیل آں جہاں دیدہ مرد	۱۱۳۴
وگر پنجہم آنست ای ہوشمند	۱۱۳۵
بیاد و دوا من طلب کردے	۱۱۳۶
زومی راجو ناغوش در آں روزگار	۱۱۳۷
ز رایت مراجوں قتادیں خطا	۱۱۳۸
فتاحی ترش زان عطا یم خرید	۱۱۳۹
سراسر منقش بطعراے سن	
وزاں پس طلب کردش بارہا	
اہانت بے شد بطعراے سن	
ہمی آدم من زدشت شکار	
بروحی جہاں راہ ظلمت کشاد	
کہ بد سا لکے رادرو مسکن	
بہستان در دیش خمیہ ز نیم	
بکنج فقیراں کسند خواب گاہ	
بہ غفلت سوئے شہرستان فتم	
کہ بود است در آں گلشن آرام گیر	
سدام و دعایم بگفت آشکار	
بلغفت کہ اے شاہ فرخ نژاد	
ہمی گشتے از لطف آرام گیر	
چون نقصاں شدی از جہانداریت	
بماندم من آزرده شرمندہ ہم	
بپیش ترا بس مذمت کنم	
باقبال من التفاتے نہ کرد	
چو شہنامہ فردوسی نقشبند	
تو دادن ندادی مرا بے بوی	
کہ زر بایدش داد یک پیل بار	
دل شاعر آزرده شد زان عطا	
عطاے مراد راہانت کشید	

۱۱۴۰	جہاں تاکہ باقی ست در ہر دیار	ازاں را نمی ناخوش منم شہر یار
۱۱۴۱	حن چوں ز محمود کشور کشا	سر اسر نیوشید این قصہ را
۱۱۴۲	دعا و ثنا گفت مر شہر یار	وزاں پس بگفت ای خداوندگار
۱۱۴۳	بر انسانست نسیان مرکب بدم	گپے پنچہ را ہم فند راے خام
۱۱۴۴	نیفتد ہمہ عمر کس را صواب	نہ ہموارہ ریزد ہوا دُر تاب
۱۱۴۵	بدین معصیت بندہ ما خود نیست	کہ را یک فزون و خطا اند کے است
۱۱۴۶	سخا بہ خرد مند در بیج کار	کند غفلتے در ہمہ روزگار
۱۱۴۷	چو نصیحتش رود لیک حکم خدای	نبردہ شود مردم بختہ رای
۱۱۴۸	چو بشنید این قصہ شہ از حسن	پذیرفت عذرتش در اں بجن
۱۱۴۹	بگفتش پس آنگاہ فرما نردا	کت افزوں صواب ست و اندک خطا
۱۱۵۰	طفیل صوابت خطایت تمام	بخشیدم ای صاحب نیکنام
۱۱۵۱	در اں روز و سورت و فرمانردا	شنیدم بگردند با ہم صفا
۱۱۵۲	ہم آخر کشیدند سر در نقاب	ببروند با خود خطا و صواب
۱۱۵۳	خدا ہر دور از شکر گاری دہاد	کہ بودند ہموارہ در عدل و داد

## وفات یافتن محمود سیکتگین و جلوس سپہا و محمد رسول ذکر

اولادِ محمد نور اللہ مرقدہم بر سیلِ یجاز

۱۱۵۴	شنیدم چو محمد فیر دز فر	جہاں دیدہ در ضبط خود سر بر
۱۱۵۵	بشکر خدا ندید پرور و دگار	ہمی بود مشغول سیل و نہار
۱۱۵۶	ز تابخ چوں چار صد سال گشت	زیادت ہراں بیت و یک برگذشت

۱۱۵۷	شدہ سی و شش سال ز عہد شاہ	کہ خالی شد از ذات او تخت گاہ
۱۱۵۸	سفر کرد ازیں خاکدان فنا	کمر بستہ در عزم ملک بستا
۱۱۵۹	بلے ہر کہ شد در جہاں آشکار	ہمین است را پیش سر اسخام کار
۱۱۶۰	وے ہر کہ از فقر بخت بلند	دریں مزرعہ تنسم نیکی نکلند
۱۱۶۱	خورد بزر گلزار و فرخندگی	بود مرگ اور جو شتر از زندگی
۱۱۶۲	سفر چوں کند زیں کہن خاکدان	ز زنداں زند خمیہ در بوستان
۱۱۶۳	تن خاکشن از پاک گرد تمام	روان عزم زش بہ صبح و شام
۱۱۶۴	بمرفان جنت بود ہم نفس	چو مرغ چمن کو محبت از نقص
۱۱۶۵	بود سامنیش حور و صبا طہور	حریفش ملک در سرے سرور
۱۱۶۶	چو مستی کہ یاد آرد از دوستاں	بہر دم بگوید دراں بوستاں
۱۱۶۷	بیاساقیا از مسرا حی راز	مرادہ کیے ساغری جہاں نواز
۱۱۶۸	کہ انتم زمستی بروں زیں چمن	بگلزار و دیگر بگیہم وطن
۱۱۶۹	چو محمود ازیں ملک شد در سفر	دریں کارواں ماند از و شش پیر
۱۱۷۰	ازاں شش کیے بود عبدالرشید	کہ شہزادہ بود اختر سعید
۱۱۷۱	دوم ابرہیم و سیوم اسمعیل	کہ بودند در راہ دانش دلیل
۱۱۷۲	چہارم ہماں نصر محمود بود	دگر چہم آل شاہ مسعود بود
۱۱۷۳	ششم پور سلطان محمد کہ بخت	ز بعد پدر شانداور ابہ تخت

جلوس سلطان محمد بن محمود سبکتگین و اولاد

اوطاب تراہم و جعل الخیمہ متواہم  
شنیدم چو محمود نت از جہاں بیک جا شدہ جملہ کاراگماں

۱۱۷۴

چنین دادشاں روحو در اتفاق	چو مسعود بود است اندر عراق	۱۱۵۴۲
دگر روز سرشکاراں سر بسر	کہ باشد محمد بجائے پدر	۱۱۶۶
کے تخت فیروزہ آراستند	بہ ہنگام بانگ دہل غاستند	۱۱۶۶
پیشکش شدہ جملہ خدمت گرا	براں تخت شانند شہزادہ را	۱۱۶۸
خیزیں حکایت بہ مسعود رفت	محمد چو بر تخت مسعود رفت	۱۱۶۹
کہ گم گشت در گرداؤن رواق	شنیدم سپاہ کشید از عراق	۱۱۸۰
چو آل قہر را اہل غزینہ شنید	خردشاں در اقصای غزینہ سید	۱۱۸۱
نہانی کیے کار پر داختند	سران سپہ انجمن ساختند	۱۱۸۲
کہ مسعود در ملک شاکستہ تر	شنیدم کہ گفتند باہم گد	۱۱۸۳
نہ بنیسم در وی رہ عدل داد	اگرچہ مسعود ز محمود ذرا د	۱۱۸۴
بلج قناعت صبورش کینم	ہماں بہ کزین ملک دوش کینم	۱۱۸۵
بے ملک مسعود را بر کشیم	رواں میل در پیشم اور کشیم	۱۱۸۶
بہر خرم خویش آتش زدند	سراں چوں چنین را آتش زدند	۱۱۸۶
فرستاد ہر یک نہانی نود	وزاں پس بہ مسعود فیروز مند	۱۱۸۸
نظر داشتہ جملہ بر راہ تو	کہ ما یم جہلمہ ہوا خواہ تو	۱۱۸۹
بفرق تو ہمہ ایسم شاہی ہم	بیاز و دکت ملک غزینہ ہم	۱۱۹۰
سپہ سو غزینہ سبکتر کشید	بمسعود چوں ایں حکایت رسید	۱۱۹۱
چونزدیک غزینہ در آمد سپاہ		
ہماں قوم برگشتہ بر تخت گاہ		۱۱۹۲

میل کشیدن سراں لشکر ہتہا محمد شاہ ابن محمود شاہ

وحس کردن و تاج و تخت بمسعود اداں



۱۱۹۳	بچشم محمد کشیدند سیل	پسش سب کزدند بقال قیل
۱۱۹۴	وزاں پس ز غزین بر دای مدد	ہوا خواہ مسعود سرکش شدند
۱۱۹۵	برابر ہر دند تاج و دوداج	ابا خدمتی و نثار خراج
۱۱۹۶	بگردند یا بوس مسعود نیو	کہ بودست فرزند گہاں خلد
۱۱۹۷	نہا دند تاجش بسرور زماں	نثارش ہر دند ہر یک دال
۱۱۹۸	فرواں جو اہر بر سہم نثار	فتاندند بفرق آں شہر یار
۱۱۹۹	پیشش نہا دند سر بر زمین	ستادند اندر یار و یمن
۱۲۰۰	گذشتہ بد از مرگ شہم ہفت ماہ	کہ مسعود مسعود شد بادشاہ
۱۲۰۱	شدہ ناصر الدین مراد القب	کہ بود است را دکیانی نسب
۱۲۰۲	بعیدش شنیدم کہ سلجوقیان	نہ غزین سہ کرت سیاہی کراں
۱۲۰۳	کشیدند بر قصد این شہر یار	شکستند از لشکرش ہر سہ بار
۱۲۰۴	بیار چہارم ہم آں قوم شوم	کشیدند لشکر در اں مرز بوم
۱۲۰۵	در اں بار ہر دو سپہ تاسہ روز	ہمی بود با ہمدگر کیسہ دوز
۱۲۰۶	بروز چہارم ز سلجوقیان	بہ پیچید مسعود سرکش عنان
۱۲۰۷	شکستہ سر سوت غزین نہاد	ہمہ نکبتش دست دشمن قتاد
۱۲۰۸	ز غزین ہاں سال آں سر فراز	بہند و ستان شد پے ترک تاز
۱۲۰۹	بہ غزین رہا کرد مسعود را	کہ بودی سپر شاہ مسعود را
۱۲۱۰	چو بنمود فوجش بس مر حلہ	شنیدم کہ در حد مار می کلہ
۱۲۱۱	ہاں قوم کش داد تاج دگمیں	کشیدہ یکے روز شمشیر کیں
۱۲۱۲	بغفلت رواں خون اور بختند	یکے فستہ دیگر انگینختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۲۱۳	چو مستودیل بعد نه سال تحت	تهی کرد و در خاک ادا برد و رخت
۱۲۱۴	محمد تاجری کله حبس بود	از ادا حبس او را کشیدند زود
۱۲۱۵	وگر بر نهسا و نذاجش بسر	ببستند هر یک پیشش کمر
۱۲۱۶	چو بگذشت ازاں ماجرا چار ماه	سیر راند نمود و از محنتگاه
۱۲۱۷	کمر بست یکسر بکین پدر	بدادش خدای مخالف ظفر
۱۲۱۸	گرفت و بکشتش در آن حبلگاه	نه تنها که با آن کرده تباه
۱۲۱۹	که از خدر کشتند مستود را	محمد بگردند فرمانروا
۱۲۲۰	چو مود و دونهای کوشان بر فشانند	بنه سال جانی پدر ملک راند
۱۲۲۱	وزاں پس ازین کار و ادا رفت برد	کلید جهان دیگر ادا را سپرد
۱۲۲۲	پس از و حو علی و محمد به تخت	بشکرت نشستند از ویرنجت
۱۲۲۳	علی بود فرزند مستود را	محمد پسر بود مود و در ا
۱۲۲۴	علی و محمد در آن تختگاه	بشکرت چو راندند ملکه دو ماه
۱۲۲۵	شنیدیم کی روز سرشکاران	ز شاهی بگردند مغزول نشان
۱۲۲۶	سپردند خاتم به عبدالرشید	که بد پور محمود و اختم سعید
۱۲۲۷	چو از در ملکش برآمد و سال	بکشتش هم آن طفل بد سگال
۱۲۲۸	که سرشکر عهده مستود بود	غلامی ز خدام محمد بود
۱۲۲۹	به عز بنین همو گشت فرماں روا	چهل روز چو رفت ازین ماجرا
۱۲۳۰	غلامان محمود فیس روز فر	یکایک مر او را بریدند سر
۱۲۳۱	سپردند خاتم بغیر رخ نژاد	که بد پور مستود محمد زاد
۱۲۳۲	چو از عهده او هفت سال گذشت	مر او را شنیدیم که قو لچ گشت
۱۲۳۳	بدان ز رحمت او از جهان خیر برد	مالک بدست برادر سپرد
۱۲۳۴	شنیدیم همال آبریم ننگ	که بد پور مستود فیروز جنگ
۱۲۳۵	ابا شاه سلجوقیاں مسلح کرد	کم افتاد با کس مر او را بنزد

۱۲۳۶	پسری خوش داشت دختر چهل	شبه بود گردن کش و شیر دل
۱۲۳۷	همه دختران را بسا دات داد	همه کشور و شهر از دودشاد
۱۲۳۸	بغزین چهل سال ملکه براند	هم آخر خدایش ازین ملک خواند
۱۲۳۹	چوشت ابرهیم از جهان بود نشت	علاء الدول بعد از دوشد تخت
۱۲۴۰	که بودی پسر مهتر آن شاه را	که بر آل سلجوق بد بادشا
۱۲۴۱	مرآن شاه را نام مستود بود	کریم هم از آل محمود بود
۱۲۴۲	مگر سنجار بن ملک شاه را	بغزین همو گشت فرماں روا
۱۲۴۳	یکه خواهری بود در حسن طاق	که نامش بخواند مهید عراق
۱۲۴۴	شنیدم بعد ملک ابرهیم	که بود است شاه سلیم و کریم
۱۲۴۵	چو شد سلجوقیان نفاق	بمستود دادند مهید عراق
۱۲۴۶	علاء الدول چون در آن تنگگاه	بنیروئی اقبال شد بادشاه
۱۲۴۷	همی راند ملکه چو شبنم ادا گاه	زاکر ایم او شاگرد آزاد گاه
۱۲۴۸	برآمد چو از ملک او هفده سال	پنه جست در سایه ذوالجمال
۱۲۴۹	چو مستود ازین کار دواش راند	دو پور جهانگیر از دوی بماند
۱۲۴۹	یکه ارسلان ابن مستود زاد	که بعد از پدر تاج بر سر نهاد
۱۲۵۰	دوم بود بهرام گوکب پیتاق	که مستود زادش بهبه عراق
۱۲۵۱	بغزین چو شد ارسلان شهریار	شنیدم بر آیین خود روزگار
۱۲۵۲	سیان ارسلان و بهرام شاه	خلانے قتاد اندراں تختگاه
۱۲۵۳	شنیدم که بهرام مستود راد	بسوی نیانگان خود سر نهاد
۱۲۵۴	سیوم روز در ملک سلجوقیان	رسید از برادر شکایت کناں
۱۲۵۵	همان سنجار بن ملک شاه نیو	که بود ست سلجوقیان را خدیو
۱۲۵۶	رواں کرد بر قصد غزین سپاه	بکیس خواهی چهره بهرام شاه
۱۲۵۷	همان ارسلان کرد با او مصیبت	بسی حمله آورد بر کوہ قات
۱۲۵۸	هم آخر چو کارش در آید تنگ	بی قیادت قاروره او بسنگ
۱۲۵۹	عنان داد از آن حرب که در نرسد	چو فیروز شد سنجار کامگار
۱۲۶۰		

پس آنکہ باقطار خود سر نہاد	ہماں ملک غزنیں بہ بہرام داد	۱۲۶۱
دو سال و سہ روز و دو سہ ہفتا	اسکال شینیدم دران شہنشاہ	۱۲۶۲
شد از یاری بخت کشور خلیہ	پس از دے دران ملک بہرام نو	۱۲۶۳
کہ بودند احدا و اس شہر یار	بروگشتہ سبجو قیاں جملہ یار	۱۲۶۴
مدد ہم بہ سبجو قیاں می نمود	سوئے مادر از اہل سلجوق بود	۱۲۶۵
ز ابناء محمود و فرخ نژاد	ز سوئے پدر بود اس شاہ راد	۱۲۶۶
عزیمت بقصد کسے کم نمود	شینیدم کہ شاہے کم آزار بود	۱۲۶۷
فتورے بلکش پدیدار گشت	چو یک قرن افراد ز ہمیش گشت	۱۲۶۸
بغزنیں پئے قصدش آو رزور	شینیدم یکے لشکر اہل غور	۱۲۶۹
کہ او را برادر بدے سام راد	علاؤ الدین اس شاہ غوری نژاد	۱۲۷۰
شینیدم پوشکر بغزنیں براند	خطابش جہانے جہاں سوز خواند	۱۲۷۱
رواں کرد از ہر دیش سپاہ	بسرحد آں بوم بہرام شاہ	۱۲۷۲
میان دو لشکر مصافعہ گشت	دو لشکر یکے روز ہم دست گشت	۱۲۷۳
کہ بد پور بہرام فیہ وزمند	دراں جنگ دولت شد دیوبند	۱۲۷۴
بے سر برید آنکے سر نہاد	یکے تیر غور و وزمر کب فتاد	۱۲۷۵
بغارت شدہ غوری چہ دست	ازاں واقعہ شاہ غزنیں شکست	۱۲۷۶
بغزنیں شدہ غوریاں گیتہ خواہ	بہ ہندوستان رفت بہرام شاہ	۱۲۷۷
وزاں پس ز غزنیں بشتند باز	بگردند یک ہفتہ ترک تاز	۱۲۷۸
کہ غوری ز غزنیں عنان تاب گشت	چو بشنید بہرام اس سرگذشت	۱۲۷۹
دگر بار شد ضابطہ آں بلاد	ز لاہور سر سوئے غزنیں نہاد	۱۲۸۰
چہل سال بگذشت وہ مہ تمام	چو از عہد آں خسرو نیک نام	۱۲۸۱
کلید ممالک بخسرو سپرو	شینیدم کز اس کار دواں تخت برد	۱۲۸۲

۱۲۸۳	ملک خسرو آں ترک غزنیں نژاد	کہ بود است از آل محمود راد
۱۲۸۴	بہ غزنیں ہمو گشت فرماں روا	بعہدش جہاں یافت بگنوا
۱۲۸۵	شنیدم کہ در آخر ملک او	بغزنیں غزاں گشت پیکار جو

## گر رفتن غزاں غزنیں را و بعد دہ

F. ۵۰

## سال غیاث الدین ازیشاں بستہ

۱۲۸۶	بہ غزنیں یکایک غزاں تاخستہ	چو خسرو ملک بودنا ساختہ
۱۲۸۷	بہ ہندوستان رفت نادادہنگ	گر رفتند غزنیں غزاں بوزنگ
۱۲۸۸	یہ لاهور چوں آمد آں سر فرزند	در آنجا کیے تختگاہ کرد ساز
۱۲۸۹	برآمد چو از ملک او ہفدہ سال	سفر کردہ زیں عالم دون خصال
۱۲۹۰	بجایش پس گشت فرماں روا	کہ ہم نام بد خسرو راد را
۱۲۹۱	ہمی راند ملکہ در آں تخت گاہ	ملک خسروش خواند خلیع سیاہ
۱۲۹۲	غزاں چوں بغزنیں در آں روزگار	گر رفتند دہ سال و نہ مہ قرار

## تاختن سلطان غیاث الدین ابن محمد سام و غزنیں

۱۲۹۳	غیاث الدین شاہ غوری نژاد	کہ بد پور و فرخندہ سام راد
۱۲۹۴	چو بعد از پدر گشت صفدار غور	شنیدم سوئی غزنیں در دوزور
۱۲۹۵	سپاہ و غزاں را بیک ہوش گشت	چو افتاد آں تخت گاہش بہت
۱۲۹۶	مغز دین آں خسرو نامور	کہ مر سام را بود کہتر سپہ
۱۲۹۷	غیاث الدین اورا بغزنیں گذشت	سپاہی بگردش چو پرویں گذشت
۱۲۹۸	کہ نادر و بروے کسے ترک تاز	بگشتش مکر بہت ہر شہر فراز

نوٹ کی تشریح کے لئے عنایتاً ملاحظہ ہو۔

نیاز رده مورچی ہم از راه او	شدہ شہر و کشور ہوا خواہ او	۱۲۹۹
چو محمود بر تخت غزنیں نشست	بر شصت و نہ دہانصد آں چہرہ ست	۱۳۰۰
سیاہش ز غزنیں عمان از گشت	ز عیش و بچش سال کامل گذشت	۱۳۰۱
ہمی گرد گلاشت این ہستان	خروستان درآمد بہند وستان	۱۳۰۲
ہمیں قصہ چیمت نہ ہند و شنید	چو در نہر والہ سیاہش رسید	۱۳۰۳
ز اقصای غزنیں سوئی غور رفت	پس آنکہ از انجا فرامید لغت	۱۳۰۴
چنان شد بغزنیں سکونت پذیر	معز دین آں خسرو ہند گیر	۱۳۰۵
ز قنوج در سمت گجرات راند	کر از ان ہند وستان را بخواند	۱۳۰۶
صف نیل راند آنچنان در نہر د	ابا شاہ غزنیں مصافعے کرد	۱۳۰۷
رسیدند چوں وحشی دیدہ دم	کہ اسپان افواج غزنیں تمام	۱۳۰۸
فلک پنج شاں جملہ بر باد داد	در افواج ترکاں شکستے فتاد	۱۳۰۹
نہادند سر سوئی قطار غیش	با تہیہ دیدار اتباع خویش	۱۳۱۰
در اقصای لاہور چوں در رسید	معز دین آں شاہ اختر سعید	۱۳۱۱
کہ بدتر کے از آں محمود شاہ	بلاہور خسرو ملک بود شاہ	۱۳۱۲
بدوراہ پیکار خسرو ندید	بلاہور چوں شاہ غزنیں رسید	۱۳۱۳
مطیعانہ با او در آورد	فرستاد پیلے بدست پس	۱۳۱۴
دامہ ز دوراہ غزنیں گرفت	چو پیل و سپر شاہ غزنیں گرفت	۱۳۱۵
در اقطاع لاہور یکسر رسید	دگر تہل لشکر ز غزنیں کشید	۱۳۱۶
بیک مہ شد آنجا سکونت پذیر	ملک خسرو آمد بدستش اسیر	۱۳۱۷
بگش کر بست ہر جا کہ مرد	نواحی لاہور را مضبوط کرد	۱۳۱۸
وز آنجا سوئی ہند آورد زور	فرستاد خسرو ملک را بغور	۱۳۱۹
مکر بست بر قصد این ہستان	دگر بارہ آمد بہند وستان	۱۳۲۰

۱۳۲۱	دریں بار بر سمت ہا کسی فتاد	رخ کرت اولیں ٹرک داد
۱۳۲۲ F.	شنیدم چو رایان ہند این خبر	شنیدند بستند در کیں کمر
۱۳۲۳	پتہ پور از اجیمیر لشکر کشید	بسے اہل ہندش بیاری رسید
۱۳۲۴	ز دہلی بہ پیوست گو بند رائے	بفوج پتہ پور آئی لشکر کشائے
۱۳۲۵	وگر جملہ رایان ہندی دیار	شدہ ساختہ از پئے کارزار
۱۳۲۶	بہر دند حد تر این سپاہ	صف غوریان را اگر رفتند راہ
۱۳۲۷	صف ترک چوں در تر این رسید	دو لشکر پر خاش خنجر کشید
۱۳۲۸	ازاں سوئی آں ہندوان دلیر	نکردند در ساز پیکار دیر
۱۳۲۹	پتہ پور شدہ بشت پیلے سوار	گرفتہ بقلب سپہ خود قرار
۱۳۳۰	بیشش ستادہ یکے فوج بیل	خروشائ و جوشائ ترا زرو نیل
۱۳۳۱	مقدم ہماں چیرہ گو بند بود	کہ بد چیرہ تر از تمام ہنود
۱۳۳۲	چپ در است شاں قومی از ہندو	کہ کم بود در دفترے نام شاں
۱۳۳۳	دزاں جانب افواج تر کاں تمام	نشستہ بر اسپان گیتی خرام
۱۳۳۴	چپ در است لشکر سرائی سپاہ	قرار می گرفتہ بفرمان شاہ
۱۳۳۵	چو از ہر دو جانب صف آر استند	حریف از دو جانب ہی خواستند
۱۳۳۶	شنیدم خود آں خسرو چیرہ دست	خروشید و جوشید چوں شیر مست
۱۳۳۷	نہ در پیل دید و نہ در پیلان	یکے حملہ آورد بر ہندواں
۱۳۳۸	شنیدم بدستش یکے نیزہ بود	چو خورد اند خسرو بقصد ہنود
۱۳۳۹	خروشائ سوئے فوج گو بند راند	بسے خون ہند و در انجا فشانند
۱۳۴۰	چو گو بند را دید آں ناچار	دراں فوج بر پشت پیلے سوار
۱۳۴۱	برا کیغنت رخسائ بل صفت شکن	بزدنیزہ گو بند را بردہن
۱۳۴۲	شنیدم کزاں زخم آں شیر مست	چو گو بند را چہار دندان شکست

ہاں چیرہ گو بند پر خاشاک گر	۱۳۴۳
چناں بازو شش شد زوین نگار	۱۳۴۴
نیکے خلجی بود نزد یک شاہ	۱۳۴۵
دوید درواں در جنابش گرفت	۱۳۴۶
چو شکر در آل حال شد را بدید	۱۳۴۷
با فواج ترکان شکستے فتاد	۱۳۴۸
وگر بارہ شہ چوں زمیند و ستاں	۱۳۴۹
در آمد بلاہور شہر مسندہ دار	۱۳۵۰
شنیدم ہی یک دو آنجا بماند	۱۳۵۱
چو در غزنین آمد شہ شہ زہ زور	۱۳۵۲
ہاں خسرو ترک را با پسر	۱۳۵۳
مسافر شد آن خسرو خوشخصال	۱۳۵۴
ہموشم اولاد محسن بود	۱۳۵۵
شد آن روز از گردش آسمان	۱۳۵۶
بر انداخت زوین بر آں شیراز	
کہ از اسب افتاد آں شہ پار	
چو شہ را چناں دید در لرگاہ	
کشیدش بروں بر طریق شکفت	
عنان را بعزم نہر میت کشید	
سوئی ملک خود ہر یکے سر نہاد	
شکستے سوئی با خیر شد رواں	
در آنجا بسے سہ کرد استوار	
پس آنگہ بغزنین زلاہور راند	
نہدی فرستاد در ملک غور	
کشید از خشم آں نامور	
کہ در خسرومی بدہ و چار سال	
محیط اکرم سعدین جو بود	
ز اولاد محسن و خالی جہاں	

## عزیمت نمودن سلطان مغرالہ بن محمد بارسیم

### در ہندوستان فیروزی یافتن او برایشان

شنیدم ز دفتر کشایان ہند	۱۳۵۷
معز دین آل غوری ہند گیر	۱۳۵۸ F. ۵۲
بجواب اندروں دید آں شیرست	۱۳۵۹
ہمی گفت کایں را بگیر ای جواں	۱۳۶۰
کہ چوں گشت دولت زرایان ہند	
بہتے بود در خواب خوش بر سر یہ	
یکے پیر مردی کلید می بدست	
وزیر برکش ملک ہندوستان	



گماں بردسام است آں پیر مرد	۱۳۶۱
چو بیدار شد شہ کسے را نگفت	۱۳۶۲
پس آں خواب ہم خویش تبخیر کرد	۱۳۶۳
پس آنکہ سران سپہ را بخواند	۱۳۶۴
یکے را مٹی زد ہجو کار آگہاں	۱۳۶۵
وزاں پس گفت کہ امی دوستاں	۱۳۶۶
سراں حملہ پیش نہادند سر	۱۳۶۷
وگرہ چنین گفت دہقان پیر	۱۳۶۸
کہ چون شاہ غزنین ز غزنین دوبار	۱۳۶۹
دراں وقت در ملک ہندوستان	۱۳۷۰
شہانزادہ بقتوح بد تخت گاہ	۱۳۷۱
دو کرت چو در ہند خسرو تباخت	۱۳۷۲
گر نزاں سوئی ملک خود ہر دوبار	۱۳۷۳
یکے روز غلطیدہ بر بسترے	۱۳۷۴
تفکر ہی کرد با خود بے	۱۳۷۵
رسید و سر ملک ہندوستان	۱۳۷۶
مگس گر نشست بروئی و سرش	۱۳۷۷
چو فکر نہانیش از جد گذشت	۱۳۷۸
بپرسید کامی شاہ اقلیم گیر	۱۳۷۹
دنے شد کہ چوں مردم بے رفیق	۱۳۸۰
بدل نچہ داری بمن باز گوی	۱۳۸۱
ز مادر چو شنید این قصہ شاہ	۱۳۸۲
چو راز دل از من تو در خواستی	۱۳۸۳
کہ در خواب این فرزد اظہار کرد	
ہمی داشت این راز را در ہفت	
دل خویش برگشتہ پیر کرد	
برایاں بے گوہر دزد فتاند	
کہ بر رائے ہندی زندا گہاں	
ببا پیشدن رُو بہندوستان	
بفرمانش بستند ہر یک کمر	
یکے قصہ نغز و خاطر پذیر	
سپہ راند بر قصد ہندی دیار	
کہ آمد روح تراز بوستان	
و رورائے بچیت صاحب کلاہ	
بیکبار ہم بخت با او نساخت	
ز ہندوستان رفت آں شہریار	
ببالین مادر نہادہ سرے	
بجز مادرش بر سرش کم گے	
بخاطر ہی خورد حسرت نہاں	
براندے از دہرباں مادرش	
ز فکرش دل مادر آگاہ گشت	
چہ فکر است کاں می کنی در ضمیر	
بد ریاے اندیشہ ماندی غریق	
بہامون اندیشہ تنہا پیوے	
بگفتا کہ اے مادر نیک خواہ	
نہ بینم گریزی بجز راستی	

۱۳۸۴	گلویم کنوں باتو اسرار دل	کہ دامن ندائے تو آزار دل
۱۳۸۵	پس آنکہ زباں در شکایت کشاد	بنفیس فلک را ہی کر دیاد
۱۳۸۶	بگفتا کہ در ملک ہندوستان	بر اندم سیاهی دو کرت گر اں
۱۳۸۷	گر زباں بشہر آدم ہر دوبارہ	بود زیں قبل خاطر م در فگار
۱۳۸۸	چو مادر شنید این سخن از پسر	بگفتا بد اں شاہ فرخندہ فر
۱۳۸۹	کہ شاہا سرت تا ابد سبز باد	بدست خدا ملک عالم دہاد
۱۳۹۰	یکے پند از مادر خود نشنو	چو معقول بینی پذیرندہ شو
۱۳۹۱	بکارے کہ دل بندی ای کامیاب	سر از کوشش و سعی اں برتا
۱۳۹۲	دو بارت اگر بخت نو مید کرد	دو صد بار دیگر تو جویندہ گرد
۱۳۹۳	نہ بینی کہ صد بار در ہر نفس	ز روئے تو گرمی برانم گس
۱۳۹۴	دو صد بار دیگر بر آوردہ پیش	گس آید از بہر مقصود خویش
۱۳۹۵	چہ گفتند خوش خاک شوندگان	کہ بر زرد دست جویندگان
۱۳۹۶ F.۵۲	چو ایں پند سرور مادر شنید	دگر بارہ خاطر بہندش کشید
۱۳۹۷	بہ سخن نشست و خواند کشاد	بہر مرد نقدی بمقدار داد
۱۳۹۸	یلے چار بودند در لشکرش	کہ بودند در سہ کشتی ہمسرش
۱۳۹۹	شدہ پیر و خدمت خسرو اں	بہنگام پیکار ہر یک جواں
۱۴۰۰	یکے خرمیل اں صفدر نامور	دوم چیرہ خرمند فرخندہ فر
۱۴۰۱	سیوم البہ صفدار کاموس زور	چہارم مشکبہ ز پیران غور
۱۴۰۲	تہ حکم ہر یک سیاہی گراں	جہاں گشتہ ہر یک گراں تا گراں
۱۴۰۳	دگر بندگان شہر کامگار	کہ شد ہر یکے بعد از شہر یار
۱۴۰۴	یکے تاج دیں یلہ ز اں مردوراد	کہ شد بعد شہ شاہ غزین بلاد

۱۴۰۵ دگر آں قباچہ کہ درمولتاں شہنشاہ شد بعد شاہ جہاں  
۱۴۰۶ دگر چسپیرہ آلتتمش نامور کہ بد بندہ قطب فرزانہ فر

جنیدین سلطان معزالدین محمد بن سہم کرت سیوم؟

در ہندوستان و فیروزی یافتن بر ہندوستان

۱۴۰۷	ملک قطب دین ایک از بندگاں	یکے بد ز خاصان شاہ جہاں
۱۴۰۸	گفتے شہنشاہ جملہ اسرا و خویش	بخلوت جزا کس بودی بہ پیش
۱۴۰۹	بفرمود سروسر و مراد را بر از	کہ مارا اہوا سے سرا فتاد باز
۱۴۱۰	دو بار از اقالیم ہندوستان	دوڑم آدیم اندریں بوستان
۱۴۱۱	ولیکن دریں بار دارم امید	کہ گردش تیرہ روز سپید
۱۴۱۲	بتائید حق فطرت غوریان	رو در است در ملک ہندوستان
۱۴۱۳	دگر آئکہ انواع اسپان ما	نمیدہ گئے ہیبت پسیل را
۱۴۱۴	چو از پیل اسپان مامی رنند	ضرورت سواران ماہر کنند
۱۴۱۵	بفرمائی تا چند پیلے چو کوہ	بسازند از چوب و گل باشکوہ
۱۴۱۶	وزاں پس سپہ جملہ گرد سوار	پوشد ہمہ آلبت کارزار
۱۴۱۷	دراں معین میداں در آید تمام	بتازد ہیونان کیتی سہرام
۱۴۱۸	چو با پیل اسپان ماغو کنند	سواران ما دروغاں شکند

نوٹ کی تشریح کے لئے تھیمہلاحظہ ہو۔

۱۴۱۹	چنان کہ دایک کہ فرمود شاہ	دگر روز از انجا رواں شد سپاہ
۱۴۲۰	ہمی راند لشکر آہنگ ہند	چو آمد بہ نزدیک اقصائے ہند

## پیوستن چہل ترک تازی سوار سلطان

### مغیرالدین را در حدّ ہند

۱۴۲۱	چہل ترک چالاک تازی سوار	یکے روز پیوست بر شہر یار
۱۴۲۲	بکار و غما ہر یکے رستے	تیر ہر یکے باد پا ادا ہے
۱۴۲۳	پرسید شاں خسرو روزگار	کہ ہاں می رسید از کد میں دیار
۱۴۲۴	کجا عزم دارید ازیں بوم و بر	چہ دارید در دل غرض زین سفر
۱۴۲۵	یکے مرد ز یک ازاں چہل گراز	دعا گفت بر خسرو و سر فراز
۱۴۲۶	وزاں پس بگفت احوالہ روزگار	چہل ترک مایم از یک دیار
۱۴۲۷	ہم از ملک ترکیسم و ترکی نژاد	یکے فتنہ مارا در اں ملک زاد
۱۴۲۸	ازاں حادثہ اے شہ نادر	تنامی بہشتیم خیل و تبار
۱۴۲۹	سہ از کشور خویش بیزدیم	کہ در عزم فال ہمایوں زدیم
۱۴۳۰ Feb	کہ گشتیم مخصوص پاؤس شاہ	بود بعد ازیں بخت مانیک خواہ
۱۴۳۱	چو شنید شہ قصہ حال شاں	بفرمود خلعت ابا مال شاں
۱۴۳۲	بے داد شاں دل شہ نیک نام	پس آنکہ رواں کرد با خود تمام
۱۴۳۳	ہمی راند لشکر شہ ہوشیار	نعمت گرایندہ از ہر دیار
۱۴۳۴	چو از حدّ اقصائے ملتان گذشت	باجمیر ایں ماہر افاش گشت

۱۲۳۵	دلیکن کر از ہرہ اندر دیار	ز نیم پتھور اکندر آشکار
۱۲۳۶	شندیم پتھورائے مغرورائے	چو در باب خود دید عین خدائے
۱۲۳۷	بیکبار بر ترک منصور گشت	بر آنگونہ زان فتح مغرور گشت
۱۲۳۸	کہ از اینج کس التفاتے نکرد	یہ نزدش در آفاق کم ماند مرد
۱۲۳۹	بعد تر این چو لشکر رسید	ہمہ عام و خاص این حکایت شنید
۱۲۴۰	نمی گفت کس این خبر پیش رائے	کہ مغرور بود آں سر اسیمہ رائے
۱۲۴۱	ہم آخر چو لشکر در آمد بہ تنگ	سر اسیمہ شد خلق بے صبر و تنگ
۱۲۴۲	بلوئش پتھور ایکے از زماں	بگفت این حکایت نزدش کناں
۱۲۴۳	کہ اسے رائے اقلیم ہندوستان	یہوشید راز و زبانشہ دوستان
۱۲۴۴	شندیم ہماں ترک بے شرم وار	کہ روافات از رائی در کار زار
۱۲۴۵	دگر بارہ آمد دریں بوم و بر	ہینگند ہر جانبے شور و شر
۱۲۴۶	پتھور اچو این قصہ را کرد گوش	بخندید خوش در آمد بچوش
۱۲۴۷	بفرمود تا تخت بندی زر ز	بسا زند بہر شہ نامور
۱۲۴۸	گرایں بار آن ترک آشفتمے	چو با ما بگردن خصوصت گرایے
۱۲۴۹	بدست آدم زندہ ہنگام جنگ	با تخت بندی ہم بے درنگ
۱۲۵۰	چو آمد بنزد یک افواج ترک	مگر نسبت ہندو بتاراج ترک
۱۲۵۱	پتھور ابرو زردی کے بارگاہ	یہ پیرانش خیمہ سازد سپاہ

مصاف کردن پتھور اگو بند با سلطان

مغل الدین بارسیم و شہ شدن ایشان

۱۲۵۲ دگر دزد کشہ خنجر گزار غمان داد ہندو و شہ در فرار

دو شکر تاد نذر روی دشت	۱۲۵۳
بیکسوئی آن ہندوی چہرہ دست	۱۲۵۴
بقلب اندروں خود بقیضو پے	۱۲۵۵
ہماں چہرہ گو بندک تا بکار	۱۲۵۶
مقدم شدہ باہمہ خیل خویش	۱۲۵۷
بدست چپش بھولہ شد جاجی گیر	۱۲۵۸
بدستہ زاول سوئی دست راست	۱۲۵۹
دگر جانب آن شاہ ہند و شکار	۱۲۶۰
بقلب سپہ خود شد آراکھیر	۱۲۶۱
مقدم شدہ خربک دیوبند	۱۲۶۲
مکلبہ ستادہ سوئی مسیرہ	۱۲۶۳
کہیں گروہ خرمیل فیروز جنگ	۱۲۶۴
پس قلب لشکر یک آماج دار	۱۲۶۵
ہماں قطب دیں ایک یک سپاہ	۱۲۶۶ F. ۵۵
خود آمد بنزدیک خسرو ستاد	۱۲۶۷
شنیدیم دریں بار با شہر یار	۱۲۶۸
ہمہ زیر پولاد آہن نہاں	۱۲۶۹
چو شد از دو سو شکر آراستہ	۱۲۷۰
ہماں چہرہ گو بند غرق غور	۱۲۷۱
یکے فوج پیلان پولاد پوشش	۱۲۷۲
یکایک چوہر فوج خربک زدند	۱۲۷۳
سپر اور آور دھر یک بردے	۱۲۷۴
غبار از ہم طاق گردوں گزشت	
بہ پیشش یکے فوج پیلان مست	
ہمہ ہندوی چہرہ در فوج وے	
کہ بشکست دندان او شہر یار	
ستاد از پتھر ایک آماج پیش	
کہ بدہشتہ رائے یعنی وزیر	
پے افشرد گردی ز سیدال نجاست	
صف آراستند از ہمیں دیسار	
بگردش ہمہ فوج فرماں پذیر	
سوئے میمنہ الکہ ہو نمند	
کہ بد در ہمہ کار مردی سرہ	
کہ بد آہنیں دست دیولاد جنگ	
بفرمان خسرو گرفتہ قرار	
بیاراست ہر سو بفرمان شاہ	
یکے آتشے برشتہ بباد	
رسیدہ سوار ی صدوسی ہزار	
ہیونان شاں غرق برگستوان	
ز جولاں شاں گرد بر خاصہ	
بجنبید چوں مردم نامہ صبور	
بہ پیش صف ادوواں باخروش	
بے دہل و بوق و طاسک زدند	
بجنبید از انجا دریاں ہائی ہوئے	

۱۴۷۵	گفتا بیا ران چالاک شست	که بر پیلانان بر آرنند دست
۱۴۷۶	چو عجز و خند پیلانے سه چار	سر اسر صفت پیل شد در فرار
۱۴۷۷	شنیدم صفت پیل چوں باز گشت	بزد کوس جز بک ز پیلان گذشت
۱۴۷۸	چو شه دید فوج عدد در فرار	بفرمود تا از یمن دلبار
۱۴۷۹	بجینند کیسر سران سپاه	بتازند با لشکر کینه خواه
۱۴۸۰	خود از قلب جنید با سرکشان	همه نیزه و تیر و تخبه کشان
۱۴۸۱	چو بند و بدید ایچین رسد تیغ	زمیت شده صفت بصف در گریز
۱۴۸۲	صفت ترک شد چیره زان دست برد	که هند و عمان در عزیمت کشید
۱۴۸۳	همه سر فرزان بر آورده تیغ	بر اندند برهند و او بید تیغ
۱۴۸۴	سپه باز سرور غنیمت نهاد	همه رخت بردست ترکاں نقاد
۱۴۸۵	پتھور اهاں رائے تسلیم گیر	بدست سپه زنده آمد اسیر
۱۴۸۶	سروش را بریدند شیران غور	بر دند پس بر شیه شتر زه زور
۱۴۸۷	بافتاد گوشت در حبه بگاہ	سروش را بر دند در پیش شاه
۱۴۸۸	گرفتند و بست زنجیر فیصل	خودشان و جو شان ترا زد و نیل
۱۴۸۹	بے ہندوی اسپ تازی نژاد	در آن تاختن دست ترکاں نقاد
۱۴۹۰	بے خیمه و اسپ دژین سوار	گرفت اہل لشکر دران شتر شور
۱۴۹۱	بے ہند دال را بریدند سر	نمودند دستے دران بوم در
۱۴۹۲	شنیدم ہماں روز را جمیر را	گرفت ترکاں کشور کشا
۱۴۹۳	مغز دین آن شاہ غوری نژاد	در اطراف اجمیر دستہ نهاد
۱۴۹۴	چنان راند در ہر طرف باشکوه	کز ان سہم جنید ہر جا کہ کوه
۱۴۹۵	نواحی اجمیر چوں ضبط کرد	زاد طان ہند و بر آورد گرد

۱۴۹۶	ہمیں گفت شکر کی برون از قیاس	چنیں آید از مرد و ایند شمناس
۱۴۹۷	شندیم سراں رلیکے روز خواند	بے زردمان ہر یک فشاند
۱۴۹۸	رقیبان در گاہ برخاستند	یکے جشن گاہے بیاراستند
۱۴۹۹	در آمد یکے سانبان بلند	کہ بر بام خورشید سایہ فلکند
۱۵۰۰	بست آدیں بہر چار سومی	نشستند را شکر آں کو بکوی
۱۵۰۱	بیک منہستہ داد طرب داد شاہ	نہ بدلیک غافل ز شکر آتہ
۱۵۰۲	بلے ہر کہ شکرے بجا آورد	ز گیتی بدوران خود بر خورد
۱۵۰۳	شندیم حو افواج ہند و شکست	بے ہندواں زندہ آمد بدست
۱۵۰۴ F. ۵۶	پرسیدہ آں ہندواں از شکست	کہ آں فوجہا کو کہ مارا گرفت
۱۵۰۵	ہمہ سبز پوشان چابک سوار	تہ ہر یکے تو کسے را ہوار
۱۵۰۶	چو شنید این قصہ اہل سپاہ	برفتند در حضرت پادشاہ
۱۵۰۷	بگفتند این قصہ بر شہر یار	برو پیش از ان گشتہ بود آشکار
۱۵۰۸	بدانست کہیں نصرت از ایندوست	کز افلاک بر شاہراں وارد است
۱۵۰۹	زباں کرد وقت آں شہ کارگار	بشکر خداوند پروردگار
۱۵۱۰	مباش ای خردمند فرخندہ رائے	ہمہ حال غافل ز شکر خدائی
۱۵۱۱	ملکہ کن کز آمیزش ما و طیں	چہ نغز آفریت جہاں آفریں
۱۵۱۲	نخستین ز حیوانت مخلوق کرد	پس از گاہ ناطق بگشتی و مرد
۱۵۱۳	ز حیواں ناطق چو مرد آفرید	پس از جملہ مرداں ترا برگزید
۱۵۱۴	ز دین محمد ترا بہرہ داد	در لطف بر جان پاکت کشاد
۱۵۱۵	گیتی ترا داد فسر ماں دی	ہمہ شہر و کشور ترا شد ہی
۱۵۱۶	نگوئی اگر شکر پروردگار	ترا چون ظفر باشد ای شہر یار
۱۵۱۷	کہ دمہ زن و مرد و شاہ و گدا	فریضہ است کہ گویند شکر خدا
۱۵۱۸	کسے کو سرا د شکر نیر داکشید	ہمہ نعمتش سر بنقصان کشید
۱۵۱۹	باند ز خوش گنہہ یاران بہ	کہ ہر حال مر بندہ را شکر بہ



۱۵۲۰	وگر مفلسی نیز شکر می گوئی	که منعم شوی ہم دریں جستجوی
۱۵۲۱	وگر منعی شکر حق می گذار	که نعمت فزوں گردد و پایدار
۱۵۲۲	بصحت بگو شکر تا پیچ درد	نه بینی بد هراس خورد مند مرد
۱۵۲۳	وگر در دیندی ہیں است دوا	ندیدم جز این در جہاں کیسیا
۱۵۲۴	توگر نعت شکر در یافتی	ز کفران نعمت سر می یافتی
۱۵۲۵	نگوی بجز شکر ہر روز و شب	ز گفتار دیگر بہ بندمی و لب
۱۵۲۶	فریضہ است بر جملہ شکر خدا	خصوصاً کہ بر منعم و بادشاہ
۱۵۲۷	شنیدم ز شاہان و از منعمان	چو حق دادشاں دست رس مہمان
۱۵۲۸	فزوں چار کس گفت شکر خدا	دو منعم دو سلطان کشور کشا
۱۵۲۹	ز شاہان یکے شاہ غنہیں نژاد	کہ نامش سبخوانند محمود را د
۱۵۳۰	وگر غوری آں شاہ والا نسب	کہ آمد معز دین اورا لقب
۱۵۳۱	ز منعم یکے معز و یکجی دگر	کہ بودند از لطف و احسان سمر
۱۵۳۲	برفتند اگر زین جہاں ہر چہار	بود نام شان در جہاں پایدار
۱۵۳۳	مرا اگر بد دست بر باد شاں	بہر صبح تو شستم مے عاشقان
۱۵۳۴	میم شکر حق نقل نام کرام	دریں میہاں خانہ باشد مدام
۱۵۳۵	بہر صبح گویم ز تقیر و روح	کہ گاہ نشاطست وقت صبح
۱۵۳۶	بیاساقیا جام اسرار دہ	مرا تو بہ از کوئی خستار دہ
۱۵۳۷	چنان کن کہ از مستی آں شراب	ندانم گر آفاق گردد خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

# محصر کردن مغزالدین کالیور را و بیرون آمدن خنجر کالیور بمصالحه بازگشتن

مغز دین آل شاه در یاشم	۱۵۳۸
چو فیروز شد بر سپاه همد	۱۵۳۹
سپه را نزد جانب کالیور	۱۵۴۰ F. 40
چو در کالیو آمد آن شهر یار	۱۵۴۱
بخوز دند دشت زافواج شاه	۱۵۴۲
بگفتند کین لشکر بیکراں	۱۵۴۳
پنهان او گویند را سحر برید	۱۵۴۴
مبادا که قصد کند بر حصار	۱۵۴۵
هناں را سئو گو بود در کالیور	۱۵۴۶
همی بود در روز و شب غرق غم	۱۵۴۷
همه اهل در سر بعبشت کشید	۱۵۴۸
بهر جا که همد و بر آیین خویش	۱۵۴۹
بگردند جتنی درون حصار	۱۵۵۰
مگر رانے را دخنترے بکر بود	۱۵۵۱
شکست بیک غمزه افواج صبر	۱۵۵۲
برآمد چو زین فتنه ماه سه چار	۱۵۵۳
همه غرق زیر زمهر تابانے	۱۵۵۴
که در راه حق بود ثابت قدم	
دگر روز از اینجا عزیمت نمود	
بے پر تبسم دلے پر سرور	
نزد کس ز همد و بیرون از حصار	
که دیدند عالم شده پر سپاه	
که بشکست افواج همد و شان	
بیک حمله صفها نمان برورید	
زیناد همد و بر آورد دمار	
دلش شد ز بے طاقتی ناصبور	
حصارش چو کشتی و دریا ششم	
مگر همد و آن را دعبید رسید	
رعایت همی کرد و بدین خویش	
درون همه زار و بیرون فگار	
که نورمه از حسن ادمیغ نزد	
بکر دے به کیا راناراج صبر	
یکے طرفه زاد از روزگار	
در آمد بعد غرضی پیش رانے	

۱۵۵۵	شنیدم در اس روز عشرت کنان	ابا شصت ہفتاد سہیں تنان
۱۵۵۶	بتغیم بوسید پائے پدر	نہ تنہا کہ با گلر حنان دگر
۱۵۵۷	بگشتند کامی رائے اختر سعید	چو امرو ز مار راست روز وعید
۱۵۵۸	پدر پنجہ انجہ ہر سال مر سوم است	لیکن انجہ رسم بردہم ما است
۱۵۵۹	پدر پنجہ ز دختر شنید این سخن	بگفت اسے گرامی تر از جان من
۱۵۶۰	چو آمد تو قیدی بستان ہند	یقین است ہر سال ریا این ہند
۱۵۶۱	خرا بے دیارے بد ختر دہند	کیے تاج زریں بفرقش نہند
۱۵۶۲	ولیکن تو اسال معذور دار	کہ معزولم از ضبط ملک دیار
۱۵۶۳	دریں بوم و بود دیگرے باد شاست	ز بیش مرا خانہ زندان سمرات
۱۵۶۴	چو در ملک من دیگرے بہت شاہ	سبغ دلی از من خراجے خواہ
۱۵۶۵	دگر خواہی از وی خواہ این خراج	کہ شد جمع بروی ہمہ سادو باج
۱۵۶۶	چو دختر شنید این خبر از پدر	بروں آمد از حصن بازب و فر
۱۵۶۷	بفرقش کیے تاج گوہر نگار	نشستہ بیکما اشقر راہوار
۱۵۶۸	بدنبال او تازینان فرزوں	ہمہ کردہ تلمیق بغمرہ نسوں
۱۵۶۹	شدہ ہر یکے برہیوناں سوار	یکایک بروں آمدند از حصار
۱۵۷۰	ز افواج ترکاں برآمدند و دش	بہر جہتہ خوں درآمد جوش
۱۵۷۱	دیدند ترکاں لبوئے حصار	کمر بستہ ہر یک پے کار زار
۱۵۷۲	بدیدند فوج زمیں تنان	ز زلفین ہر یک کند افکنان
۱۵۷۳	ز غمرہ ہمہ نادرک دتبع زن	ہمہ آہوان لایک فگن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بل گشت بامہر شاں حملہ کیں	چو دیدند تیر کاں سپاہے چیں	۱۵۷۴
بر وند شاں بر شہ نیک نام	نگندند شمشیر بادرنیام	۱۵۷۵
چو در رو محوشہ دیدند در سجود	ہماں دختر رائے در پیش بود	۱۵۷۶
بگفت آنکہ امی شاہ رو محو زیں	دعا گفت شہ را بصد آفریں	۱۵۷۷
وعید لیت امروز در ملک ہند	کہ از حد دریامی تا آب سند	۱۵۷۸
بنور دہشت سندان باد و ستاں	بامروز ریاں ہند و ستاں	۱۵۷۹
بسر ہائی شاں تلج ز زیں نہند	بسے گنج مرو ختراں را دہند	۱۵۸۰
طلب کردم از را محو سوم خویش	من امروز بر عادت بوم خویش	۱۵۸۱
حوالہ مرا کرد بر شہر یار	چو مغرول شد را محو از دیار	۱۵۸۲
چو زان نازنین ای حکایت شنید	شنیدم ہماں شاہ اتر سعید	۱۵۸۳
کہ چیزے کہ می خواہی از من بخواہ	عجب کرد خندید فرمود شاہ	۱۵۸۴
خواہم ز تو جز کہ ملک پدر	شکر بگفت امی شہ نامور	۱۵۸۵
نبہ پیش تر کش ز زیر حصار	ازیں کشور و بوم دستے تدار	۱۵۸۶
ببخشید ست آنچہ جستی بن	چو بشنید شہ گفت کامی ست بن	۱۵۸۷
بود رسم و آیین کفار و دور	بشرطے کہ در قلعہ کالیہور	۱۵۸۸
رسم صنم خانہارا گزند	کیے مسجد آنجا بر آرم بلبند	۱۵۸۹
وزاں پس خرامید سو محو حصار	پذیرفت فرمان شہ آن نگار	۱۵۹۰
ز فرمان شہ را محو چارہ ندید	پدر را بگفت آنچہ از شہ شنید	۱۵۹۱
بماند ایں حکایت با فسانہا	رضا داد بر قلعہ تیغنا ہا	۱۵۹۲
بناشد کیے مسجد محو حصار	بفرمان خسرو در راں روز گاہ	۱۵۹۳
بہست و ہماں ملک بخشید شاہ		
و گر روز از آنجا رواں شد سپاہ		۱۵۹۴

# بازگشتن سلطان مغرالدین محمد بن بک از هندوستان بافتح و نصرت با کامه دوستان قطب الدین ایبک گزشتن و کهر

برای پانصد نفر دوا دهمشت	چو از سال تابانچ پانصد گزشت	۱۵۹۵
حشبهائے اسلام منصور شد	پتھور او گو بند مقهور شد	۱۵۹۶
بزد کو سے و راه غزنیں گرفت	چو هندوستان شاه غزنیں گرفت	۱۵۹۷
بهندوستان کرد فرما نردا	همان قطب دیں ایبک را درا	۱۵۹۸
کز انجا توان تاخت در هر دیار	بکهرام بگذاشت آن شهر یار	۱۵۹۹
باقطارع کجرات در می گذشت	شنیدم که خسرو که باز گشت	۱۶۰۰
نشهنشاه را آمد اندر نظر	یکے حصن محکم در آن ره گذر	۱۶۰۱
درو کرده بسیار هندو مقام	شد آن حصن را اهرن داره نام	۱۶۰۲
پئے فتح آن حصن کم دید راه	در آن قلعه ما ہے پیر محمد شاه	۱۶۰۳
از اطراف شد جمع فوجی گراں	هم آنر شنیدم که از هندوستان	۱۶۰۴
گرفتند اسلامیاں راز بوں	شے هندوستان از درون دیو بوں	۱۶۰۵
بے ترک را جامه دروغ زدند	در آن شب ز غفلت شانوں زدند	۱۶۰۶
و اگر دوزا انجا تهاشی نمود	چو شد دید زانگونه مکر هنود	۱۶۰۷
سپاهش زرنج سفر آرمید	پس از چند گاه بغزنیں رسید	۱۶۰۸
بکوند یاد از خدا خواندگان	نشستند کجا حیدر اماندگان	۱۶۰۹
در آفاق ازین هر دو آزاد کیست	کسے خنده می زد کسے می گریست	۱۶۱۰
همی شد درین جنت پر قصور	بیک خانه ما تم بیک خانه سوز	۱۶۱۱
بهندوستان دیگر می شد شهید	یکے باغینست بغزنیں رسید	۱۶۱۲ F. ۵۹
که این را دوا دهمستی آنرا خمار	ندانم جز این شیوه روزگار	۱۶۱۳
کس این بزم را کم رسیدت بنور	چو در بزم ایام گردانست دور	۱۶۱۴

۱۶۱۵ بیاب قیابادہ در جام کن مرا بے غم از دور ایام کن  
 ۱۶۱۶ کہ گیرم زستی جہانے دگر ز غم خامہ درد داستانے دگر

## اشتغال صحا غرض در باب قطب الدین ایک پیش سلطان و طلب ستاد سلطان قطب دین را

۱۶۱۶ ہاں قطب دیں ایک نامدار کہ در ہند بگذاشت شہر یار  
 ۱۶۱۸ جو اقطاع کہہ ام مضبوط دید بنزد کوس سر سومی میرٹھ کشید  
 ۱۶۱۹ بہ پشت فرس فتح کرد آں حصار بیک ہفتہ ضبط کرد آں دیار  
 ۱۶۲۰ ہمیر اندکائے در آں بوم و ہر ہمی کہ دہر روز فتحے دگر  
 ۱۶۲۱ دگر روز لشکر زمیرٹھ کشید سیوم روز در حصن دہلی رسید  
 ۱۶۲۲ رو آں فتح کرد آں حصار بلند رسانید مگر ہاں را گزند  
 ۱۶۲۳ کتہر ہمہ شد بفسدان او ہمہ آں سر آمد بر ایوان او  
 ۱۶۲۴ چو بگذشت ازیں ماجا ایک سال بسے گردن آورد اندر دواں  
 ۱۶۲۵ بہر روز اقطاع او میفرود اطاعت بدو ہر کسے می نمود  
 ۱۶۲۶ چو شد جمع بردی فراد آں سپاہ بر و غدر کردند اہل سپاہ  
 ۱۶۲۷ کہ قطب دیں ارشاہ آفاق گشت بروستان شہ آفاق گشت  
 ۱۶۲۸ چنان گشت مغرور از دور زر کہ بہتر ز خود کس نداند دگر  
 ۱۶۲۹ باغند بسیار است و دروغ زندنش بر شاہ شیرش چو دروغ  
 ۱۶۳۰ چو شد شاہ از قطب دیں بدگماں فرستاد پیکے پئے استخاں

۱۶۳۱	بدگفت مرقطب دیں را بگویی	کہ لے مرد فرزند و نیکوخی
۱۶۳۲	مجھے است مارا دریں بوم و بر	کہ نتواں بانگ سپہ بر دسر
۱۶۳۳	در انجا کیے مرد بخیر و گذار	کہ در کار با باشد او ہوشیار
۱۶۳۴	تو باشد کہ ایدر در آئی شتاب	نباید کنی غفلت ای کامیاب
۱۶۳۵	چو آن پیک بر قطب ایک رسید	دزد بدگمانی خسرو شنید
۱۶۳۶	رواں کرد بازش بدرگاہ شاہ	بدگفت کاہی پیک حضرت پناہ
۱۶۳۷	ز ایدر سبک سوئی شہ باز گرد	شتاباں رہی کا مدی می نور
۱۶۳۸	بیایاں رسانی چو راہ دراز	زمن بوس پانچو شہ سرفراز
۱۶۳۹	ازاں پس بگوزانم دعا	ز بعد دعا گو بفرماں روا
۱۶۴۰	کہ ہست ایک بت بندہ نیکوخواہ	نگردد ز درگاہ تو سچ گاہ
۱۶۴۱	چو ایک رواں کرد آں پیک را	کہ بود آمدہ از دریا د شاہ
۱۶۴۲	پس از ہفتہ خود ہماں مرد کار	رواں شد سوئی حضرت شہیار

## غزیمت نمودن قطب الدین ایک در غزنیں و شمس الدین التمش را بہ ہندوستان گذاشتن

۱۶۴۳	یکے بندہ ترک با احترام	کہ التمش آں بندہ را بود نام
۱۶۴۴	سہے بود در حالت کارزار	خردست ز زیرک بہر کار و بار
۱۶۴۵	محلے گرفتہ بدرگاہ شاہ	زودہ چشم از دی سران سپاہ
۱۶۴۶	ملک قطب دیں ایک دست سوی	کہ میوں سیر بود فرخندہ خوی
۱۶۴۷	چو در سمت غزنیں علم بفراشت	ہمورا بہندوستان برگاشت
۱۶۴۸	ہمی راند خود با سپاہ گراں	بر آہنگ پا پوشش شاہ جہاں
۱۶۴۹	چو در اہرن دارہ آمد سپاہ	لبشورید ہندو شدہ کی نہ خواہ

دو فرسنگ پیش آمدند از حصار	چو بودند چیرہ در اں روزگار	۱۶۵۰
کہ بود دست سفیری کہ ترک دماز	ہماں قطب دیں ایک سرفراز	۱۶۵۱
زمانے عثمان فرس بر کشید	چو از دور افواج ہند و بدید	۱۶۵۲
کہ بود دست شیرے بدشت و غا	طلب کرد یاران ہمدست را	۱۶۵۳
نمائیم دستے دریں انجمن	بگفتا کہ اے ہمعنا مان من	۱۶۵۴
یکایک بتازیم چوں شیرست	ز آرایش صف بدریم دست	۱۶۵۵
پس آنگاہ قصد زرشاں کنیم	بیکدم صف ہندواں بشکنیم	۱۶۵۶
بر آورد تکبیر و مرکب جہاند	بگفت ایں دبرست ہند و براند	۱۶۵۷
بہر جاسرے زندہ آمد بدست	صف ہندواں ہم یک ہوشگت	۱۶۵۸
فلکند در حصن ہند و خل	پیایے رسیدند توکانِ میل	۱۶۵۹
کہ بد فتح ششاں ناصرو بختیار	گر گفتند بر پشت اسپ آل حصار	۱۶۶۰
جہاں ماند از اں چرگی در شگفت	چو قطب دیں آں دز بیکسر گرفت	۱۶۶۱
بہ پیسید اسباباں در تمام	بروزے دوسہ کرد آسخی مقام	۱۶۶۲
بر آورد شاہِ فلک سر بریں	دگر روز کز قبہ نیلگوں	۱۶۶۳
یکے فوج لشکر برد و اگذاشت	یکے را ز خویشاں در آنجا گذاشت	۱۶۶۴
رہی نویشت دوزی می فشاند	سپہ خود بر آہنگ غزنیں براند	۱۶۶۵
بغار می تمامی سپہ در کشید	شنیدیم چو نزدیک غزنیں رسید	۱۶۶۶
سوئی شہر غزنیں خراسید لغت	از اں غار خود یک سوارہ بر رفت	۱۶۶۷
پہلست آسماں چادر ز رنگار	چو شب شد بخلو متکہ روزگار	۱۶۶۸
شدہ ملک سلطان شب ملک روز	بخلوت درآمد شہر نیم روز	۱۶۶۹
شدہ عالم پیہ از سرجواں	پُر از مشک شد حقہ آسمان	۱۶۷۰
وزیر می کہ بود است اور اقرب	بغزنیں درآمد ملک قطبیں	۱۶۷۱
کہ ادرا کیے دوست فرزانیافت	نخیں سوئی خانہ اوشاقت	۱۶۷۲



۱۶۶۳ چوپیش درش آمد آں نامور  
۱۶۶۴ رقیباں بگفتند دستور را  
بگفتار قیباں کنندش خبر  
کہ آمد سوارے بر ایوان ما

۱۶

۱۶۶۵ بتجلیات آں مرد عجلت گرامی  
۱۶۶۶ چو دستور دانا شنید این خبر  
۱۶۶۷ شد از دیدن ایک اندر شگفت  
۱۶۶۸ پس آنکہ دے ہر دو در پیش در  
۱۶۶۹ بر اندند ازاں پس بدر گاہ شاہ  
۱۶۷۰ رسید چوں بر در شہ فراز  
۱۶۷۱ ملک قطب دیں را بر ایوان نشاند  
۱۶۷۲ چو در پیش شد آمد آں مرد را د  
۱۶۷۳ F. ۶۱ پس آنکہ بگفت آں وزیر امیں  
۱۶۷۴ اگر شاہ را بے گہ آزر وہ ام  
۱۶۷۵ یکے آنکہ ایک پیش در است  
۱۶۷۶ دوم اہرن وارہ را بخت کرد  
۱۶۷۷ دزاں پس بدر گاہ شاہ آمد است  
۱۶۷۸ چو شنید شہ این سخن از وزیر  
۱۶۷۹ پس آنکہ بگفت ایک کامیاب  
۱۶۹۰ دوید آنکہ آں صاحب خوب را می  
۱۶۹۱ بہ نواب پر داند بر شہ رساند  
۱۶۹۲ چو ایک بیخ شاہ عالم بدید  
۱۶۹۳ بعد آرزو کرد پا بوس شاہ  
ہمی خواند احو صاحب خیمہ رای  
بروں آمد از خانہ تعجب تر  
بصد فرحت آنکہ کنارش گرفت  
بگفتند احوال خود مختصر  
بہ ہر اہی آں ہر دو مردان راہ  
وزیر نکو خلق مہماں نواز  
بگلخ اندرون خود خرا ماں براند  
زبان دعا بعد خدمت کشاد  
کہ امی خسر و جملہ روئے زمین  
دو مشدہ بیکبار آزر وہ ام  
کہ از بندگان شہ کشور است  
ہماں مرد فیروز بخت نبرد  
بصد عاجز می عذر خواہ آمد است  
شگفت از طرب شاہ روشن ضمیر  
درون سرا پرده آید شتاب  
ز پیش شہنشاہ کشور کشای  
ملک قطب میں بر اردوں تر بخواند  
زمین بوسہ داد آنکہ در وید  
پس آنکہ آں بندہ نیک خواہ

بیفگند در پائے فرماں روا	کلید و زاهرین داره را	۱۶۹۲
بے دارم ایدر میان سپاه	بگفتا جز این خدستے بهر شاه	۱۶۹۵
نہاں کردہ ام ای شیہ کامگار	سپر را ازینجا سہ فرسنگ ار	۱۶۹۶
کہ اسے مرد ممت از کار آگہاں	چو بشنید فرمود شاه جہاں	۱۶۹۷
جہاں خواستن کار بہ ناکس نہت	مرا ذات تو از ہدایا بس است	۱۶۹۸
سہ خلعت بفرمود در گیناں	پس انگہ بد و خسرو کامراں	۱۶۹۹

## پہنا کردن سلطان مغال دین ایک زیر تخت

### و طلب کردن طایفہ کہ در بآو سخن گفتہ بودند

در آن شب زفت از ہر شہریار	شنیدم ہماں ایک ہوشیار	۱۶۰۰
بگفتند احوال با یک دگر	ہمہ شب شہ و ایک نامور	۱۶۰۱
بہ ایک کہ گرد و نہاں زیر تخت	چو شد روز گفت آن شہ نیک بخت	۱۶۰۲
براں تخت با خورمی بار داد	خود آنگاہ ہم اول باداد	۱۶۰۳
کہ گفتند در باب ایک سخن	طلب کرد آن قوم رو باہ فن	۱۶۰۴
رسیدند پیش شہ کامگار	شنیدم چو آن زمرہ نابکار	۱۶۰۵
کہ اسے زمرہ نابکار و نژند	بدایشاں بگفت آن شہ ہوشمند	۱۶۰۶
دہید از سر راستی خط بخوں	چہ گوئید در باب ایک کنوں	۱۶۰۷
تا بد سر از حکم و فرمان ما	کہ اگر ایک آید بر ایوان ما	۱۶۰۸
در آرید ہر یک و ریں شہ طسر	بود خون ہر یک ہباؤ ہدر	۱۶۰۹
شنیدند دادند خط ناگزیر	چو آن قوم از شاہ روشن ضمیر	۱۶۱۰
کہ ایک بروں آید از زیر تخت	وزاں پس بگفت آن شہ نیک بخت	۱۶۱۱
و عا و ثنا گفت شہ را محزون	بفرمان شہ ایک آمد بردون	۱۶۱۲
بدیدند اہل یسار و یکس	بعصہ حذر بہناد سر بر نہیں	۱۶۱۳

۱۶۱۴	ہاں قوم ازاں حال حیراں شدند	ز خط وادون خود پشیمان شدند
۱۶۱۵	قلم چوں ہیا سود در شیطاں	چہ سود از پشیمانی الا ضرر
۱۶۱۶	غرض بعد ازاں گفت فرماں روا	کہ خونی بریزند آں قوم را
۱۶۱۷	دراں حال آں ایک مرد را	بصد عذر در پائے شہ سر نہاد
۱۶۱۸	بلگفتا کہ اسے شاہ فرخندہ فن	بکن جان این قوم انعام من
۱۶۱۹ F. ۴۲	کہ ایشان بجا نام بدی کرده اند	دل شاہ را نیز آزرده اند
۱۶۲۰	ہاں بہ کہ از خوشاں بگذری	کہ شاہ جہاں بخش و جاں پوری
۱۶۲۱	شنیدم چو دید آں سرفراز را	کہ ایک سہراںد شفاعت ہنرا
۱۶۲۲	بخشید جانہا مراں قوم را	بفرمود گردن زغر نہیں جدا
۱۶۲۳	بایک بفرمود پس شہر یار	کہ اسے سرکش پختہ و ہوشیار
۱۶۲۴	ہمیں نقطہ بر بارگے بنشین	رہ راست لشکر گہ خود گزین
۱۶۲۵	چو فردا کشد سر زکوہ آفتاب	ابا لشکر خود باید رشتاب
۱۶۲۶	دگر روز کایں گنبد دیر پلے	شد از روی غور شد پردہ کشای
۱۶۲۷	بر آوردہ شاہ فلک تیغ تیز	بشد لشکر اختر اندر گریز
۱۶۲۸	بارکان دولت بفرمود شاہ	کہ ہر یک پیادہ نور و ندر راہ
۱۶۲۹	ہمہ خدمتے بہر ایک برند	بتعظیم او جملہ پے افشہرند
۱۶۳۰	چو شد روز ایک بہ حضرت رسید	ہاں اخترش سر بگردوں کشید
۱۶۳۱	ہمہ سرفرازاں بفرمان شاہ	پیادہ دو فرسخ بریدند راہ
۱۶۳۲	چو در شہر آمد ہمہ در رکاب	دویدند تا و نیاید عتاب
۱۶۳۳	چو در حضرت شاہ ایک رسید	شہنشاہ ز حجاب حصرت شیند
۱۶۳۴	بفرمود کایں فخر کار آگہاں	سواراں در آید بکاخ شہاں
۱۶۳۵	فروداید از اسب بفر پیش تخت	بر آئیں شاہاں فیروز بخت

۱۷۳۶	چو ایک زجبابیں مژدہ یافت	سوار دروں سراب شتافت
۱۷۳۷	زفرمان خسرو گریزے ندید	بیاد فردو چون بحضرت رسید
۱۷۳۸	شہنش کرد تعظیم بر پائی خاست	دوید ایک انگہ سوئی شتافت
۱۷۳۹	ہوسید پاشہ کنارش گرفت	سراسر بزر از نثارش گرفت
۱۷۴۰	دزاں پس شہنشہ برآمد بخت	بکری شست ایک نیک بخت
۱۷۴۱	شہنش دسدم گرم پرسی نمود	بسے تخت حرست بکری نمود
۱۷۴۲	بفرمود شہ تا بشہر و دیار	پہ بندند آذین لموک و کبار
۱۷۴۳	شدہ ایک دشاہ مجلس فردز	بگردند ہر دوسرے چند روز
۱۷۴۴	دزاں پس بفرمود شاہ جہاں	کہ ایک رود ہم بہند و ستاں
۱۷۴۵	بسے خلعتش دادہ شاہ کریم	بسے خورد سو گندہ اسے عظیم
۱۷۴۶	کہ گر جملہ عالم شود یک زبان	نگردم ز ایک گے بد گساں

## عنایت نمودن سلطان مخدوم محمد ابن بام کرت چہارم بہندستان فیروزی یافتن بر سپند را قنوج

۱۷۴۷	چو بر پانصد افرو دسالے نوہ	ہو اسے بہاراں شد اندر رسد
۱۷۴۸	خرامید ہریک سوئی بوستان	شہ غزنیں آمد بہند و ستاں
۱۷۴۹	چو بشنید ایک کہ شاہ سعید	دگر بارہ در ہند لشکر کشید
۱۷۵۰	ز کھرام آورد ویردں سپاہ	در اشناورہ گردیاں بس شاہ
۱۷۵۱	ز خرچ سپاہ و ز دخل دیار	ہمہ یک بیک گفت بر شہ دیار
۱۷۵۲	بسے خدمتش پیش خسرو کشید	بسے آفرینش ز خسرو رسید
۱۷۵۳	دزاں پس بہ شہ گفت اس نیکو	کہ اقبالت ای شاہ گیتی پناہ
۱۷۵۴	بسے دگر رقم نہند و ستاں	بسے خار گندم ازیں بوستان

۱۶۵۵۶۲	ولیکن باندست یک کہنہ خاد	کہ آمدن از جسم دریں مرغزار
۱۶۵۶	ہماں را کی قنوج کشور کشا	کہ نامش بخوانند چیچند رائے
۱۶۵۶	کیے لشکرے دارد آں نابکار	کہ بگنشت از حد حصہ و شمار
۱۶۵۸	بسے پیل دارد چو البرز کوہ	مہیا بسے لشکر با شکر کوہ
۱۶۵۹	ز اقصائے دریا و تاحد سند	بہ پیشش کمر بستہ رایان ہند
۱۶۶۰	ز رایان ہند وہمہ برتر است	سر جملہ رایاں ہمہ افسر است
۱۶۶۱	اگر خیزد آں خار ازین بوستان	شود ملک مالمک ہند و ستان
۱۶۶۲	چو ریایات اعلیٰ باید رسید	سبب باید انکوں بقصد شکر کشید
۱۶۶۳	دریں بارش ہا سقد مہنم	کز اقبال شہ شکرش بشکنم
۱۶۶۴	ہمیں شاہ عالم تماشا کند	کہ ایک چہ جلدی در انجا کند
۱۶۶۵	چو ایں قصہ خسرو ز ایک شنید	برد آفریں کرد و رایش گزید
۱۶۶۶	دگر دوز کز پردہ نیلگوں	عروس جہاں تاب آمد بروں
۱۶۶۶	شنیدم شہ دایک نیک خواہ	بقنوج رانند یکسر سپاہ
۱۶۶۸	چو در حدیث دال شکر رسید	ز قنوج چیچند لشکر کشید
۱۶۶۹	شنیدم کہ آں یک ریاست کیش	بیک منزل از شہ ہی فیت پیش
۱۶۷۰	بجند دال چو در رسید آں ہنگ	کہ ہوا رہ بود است فیر در جنگ
۱۶۷۱	یکے برہمن آمد اوراہہ پیشش	بگفتش بگو قصہ رائے خویشش
۱۶۷۲	سران سپہ کو د شکر کجاست	جہاں رائے ایں بوم و کشور کجاست
۱۶۷۳	پس آں برہمن داد اورا خبر	بہ پیشش بصد عجز بہاد سر
۱۶۷۴	بلغتا کہ اسے ترک ہند د شکار	از نیجا سپاہست دو فرسنگ دار
۱۶۷۵	دور و زاست چیچند کشور کشائے	بصحرائے آمد سکونت گراہی
۱۶۷۶	و عیدست در ملک ہند و ستان	سہ روز می در گہمت باقی ازاں
۱۶۷۶	بگستہ ہندوی (شہ) ہی بسا	ہمہ مست (عیش) اند و غرق نشاط

۱۶۶۸	چنال اند مشغول نوش عمار	کزیں شاں نیابی کی ہوشیار
۱۶۶۹	چو ایک زہند و شنید این خبر	طلب کرد اصحاب را سر بسر
۱۶۷۰	دزاں پس بگفتا کہ ای سرکشاں	نماند کسی در جہاں جادواں
۱۶۷۱	مگر آنکہ نامے برد از غمنا	چو رستم نہد سر بکار و غنا
۱۶۷۲	یک امروز اگر دل پہچا نہید	مرا گاد بیگاہ یار می وہید
۱۶۷۳	زافواج ہند و بر آریم گرد	بکوشیم از جاں بکار و نبرد
۱۶۷۴	ز کفار خالی نسیم این دیار	بر آریم از گلشن ہند خار
۱۶۷۵	بفرقہ علیہائے اسلام را	رسا نیم چوں لشکر مصطفیٰ
۱۶۷۶	چو مردواں بہمت بر آریم نام	بدنیا و عجبی بلیہم کام
۱۶۷۷	شنیدم چو ایک بسر شکران	بگرداں نصیحت پڑوش مکران
۱۶۷۸	ہاں چیرہ آئتمش سر فراز	کہ بد محرم خاص ایک برادر
۱۶۷۹	کیے ترک بودست اختر سعید	کہ ایک بفرمان شاہش خرید
۱۶۸۰	بہ پیش شہنشاہ باکو کہراں	ز وہ تیغہا پہنچو کند آوراں
۱۶۹۱	شہش بار بادادہ تشریف خاص	کہ بودے بہر معرکہ در قعاص
۱۶۹۲	پسر خواندہ ایک مراں ترک را	بدادش خط عشق فرما نردا
۱۶۹۳ F. ۶۲	عجب بندہ کز لطف پروردگار	شد آزاد پیش اند خداوندگار
۱۶۹۴	غرض آنکہ چوں ایک چیرہ دست	بجائے کہ پیش آمدہ بہت پرست
۱۶۹۵	ابا لشکر خویش چوں پاستاں	بگفت از نصیحت یزدوستاں
۱۶۹۶	شنیدم کہ آئتمش دیو بند	بگفتا بصفہ دار فیروز مند

۱۷۹۷	کہ امر دزمائیم و دشت نبرد	ز افواج ہند و بر آریم گرد
۱۷۹۸	چو شیراں ز پیلان نتائیم سر	چو پیراں بہ بندیم در کیں کمر
۱۷۹۹	تجارتیم ہر اسے ہندوستان	بلکہ ہم اطراف آپ ہستان
۱۸۰۰	در اوطان کفار آتش ز نیم	دریں ملک اسلام ظاہر نیم
۱۸۰۱	چو بر ایک التمشاں قصہ گفت	دل ایک از عیش چوں گل شگفت
۱۸۰۲	و گر سرکشاں ہم دریں کار سر	نہا دند پس ایسک نامور
۱۸۰۳	فرس راند از انجا برسم غزا	ہمی رفت کہ پوہ گہ باشنا
۱۸۰۴	خوشاں جو فروج ہند رسید	سپاہش ہمہ تیغہا بر کشید
۱۸۰۵	بر افواج ہند دیکے ہوز و ند	بے تیغ برودے ہند و زند
۱۸۰۶	یکے لحظہ ترکان ہند و شکار	صفت ہند را ہجو مردان کار
۱۸۰۷	نداوند فرصت دریاں دشت کیں	شگستند شاں از یسار و یسین
۱۸۰۸	شنیدم کہاں رانی ہندی دیا	چناں گشت گم اندراں کارزار
۱۸۰۹	کہ کس باز گم گفت از دوس نشان	گر بے سپر گشت در کشتگاں
۱۸۱۰	ز ہند و کسے زندہ ز انجا زنت	بہر سوئی ترکان خواہید یافت
۱۸۱۱	بکشتند از ہند و اں خاص عام	گر فتنہ اسباب ہند و تمام
۱۸۱۲	بدست آمدہ مفصل و اند پیل	ز دہ لشکر ہند قبل و حیل
۱۸۱۳	ز اسباب ہندی یہ گویم کہ چند	گر فتنہ ترکان فیروز مند
۱۸۱۴	دریاں شب ہما نجا فرو آمدند	نوشے دسا ز رود آدرند
۱۸۱۵	و گر روز صفہ از غوری رسید	سبکدستی ایک یک شنید
۱۸۱۶	وزاں چیرگی ماند اندر شگفت	بصد آفریں در کنارش گرفت

۱۸۱۶	وزاں پس بد خلعتِ خالص داد	بدستش کیے پوسہ ز اخلاص داد
۱۸۱۸	بالمش رادو دیگر سہراں	بفرمود تشریف شاہ جہاں
۱۸۱۹	دگر روز شہ ایک راد را	بگفت اے سہرا فر از کشور کشا
۱۸۲۰	جو دستے بتاراج ہند و تراست	ہمی تازہ ہر سو کہ جسد و تراست
۱۸۲۱	شکستے صف را کی دایان ہند	مخوڑ غم از کشور کشا یان ہند
۱۸۲۲	سہرا سہمی گیر این مرز بوم	دما رکے بر آوڑز گفت ر شوم
۱۸۲۳	چو با ایک این گفت فرمان روا	بگفت ایکش بعد مدح و دعا
۱۸۲۴	کہ از من چہ کار آید ای شہ یار	چہ خیر و زو دستم گمہ کار نوار
۱۸۲۵	کیے بندہ ام ہم ز خند ام شاہ	در لطفت شہ کرد امیر سپاہ
۱۸۲۶	ہم از قوت شاہیشتا فتم	کہ بر فوج ہند و طفیر یا فتم
۱۸۲۷	ہر آن کار کاہد ز دستم درست	ہمہ یو تو ظل را یات تست
۱۸۲۸	و گرنے مرادست نیست آنچنان	کہ بر فوج مورے شوم کامل
۱۸۲۹	وزاں پس معز دین آپ شاہ راد	بایک کیے خلعت خاص داد
۱۸۳۰	بہند و ستاں جای خویش گذشت	وزاں پس سوئی غزین ہنگشت
۱۸۳۱	پس از چند گاہے در آن گنگاہ	نزد لے بفرمود و رایت شاہ
۱۸۳۲	ز غزین شہیدم کہ سالے سہ چار	نخستین آں خسرو کامگار
۱۸۳۳	وزاں پس سپہ جانب طوس ماند	در اقصائے آں ملک ساو ماند
۱۸۳۴	دیار خس و ناہنجی طوس	شد از عدلش آراستہ یوں عودس
۱۸۳۵	بہر مہ در اطراف آں مرغزار	بکروی ز قبائل تازہ شکار
۱۸۳۶	بمالیدی اقصائے آں بوم و بو	گرفتے بہر عزم شہرے دگر
۱۸۳۷	سہرا کشاں را کشیدی بام	رسانیدی اصحاب دین را بکام



# رسیدن خبر وفات غیاث الدین محمد مسام بمصر الدین محمد مسام و ملک بنحو الہ غیاث الدین محمود محمد مسام کردن

۱۸۳۸	یکے روز شہ بود با صد فراغ	کہ از کشور غور آمد لا غ
۱۸۳۹	بصد خستگی گردیا بوس شاه	یکے نامہ پس کرد عنوان سیاہ
۱۸۴۰	ز حجاب بگذشت نزدیک برد	بدست شہنشاہ کراں سپرد
۱۸۴۱	ز دستش جو بستہ شد از دست شاه	کہ عنوان آن دید کیسر سیاہ
۱۸۴۲	بدست خود از نگاہ آن شاه راد	چو آشفتنکای مہر نامہ کشاد
۱۸۴۳	ہمی خواند از دیدہ خون فشاند	چو مقصود مضمون آن نامہ خواند
۱۸۴۴	قبلا کرد جاسہ بر آرد وہ آہ	بہنگندہ برخاک از سر کلاہ
۱۸۴۵	بہیقتا دگر یاں بخاک از سر برد	ہمہیگفت ہر دم بشور و نفیر
۱۸۴۶	کہ باز دستہ اقبال جام شکست	فلک دوستم را کنون دست بست
۱۸۴۷	غیاث الدین آن شاہ عالم نماند	بہ عالم بجز جانے ماتم نماند
۱۸۴۸	تہی ماند بے ذات او تخت غور	کنون سامیان را بود ز روز و ر
۱۸۴۹	و گیتی سفر کرد آن پور سام	کہ بود است درد و دواں پور سام
۱۸۵۰	دل شاہ غور نبین دریاں روز گار	بمرگ برادر چہاں شد دگار
۱۸۵۱	کہ یکت ہفتہ بر خلق تنہو دروی	پس از ہفتہ آن شہ نامہ جوی
۱۸۵۲	دواں کرد شکر براہنگ غور	فرد شہانداں کشہر و بوم شور
۱۸۵۳	بمجمود داداں برد بوم را	کہ بودے پسر شاہ مرعوم را
۱۸۵۴	غیاث الدین اور القہ کرد شاہ	کہ دید شش سزاوار تخت دکلاہ
۱۸۵۵	بگفتش کہ از حدیث فرات	ترا کردہ ام مرزباں تا ہرات

ہمیں گیسر کا مے دریں بوم دہر	۱۸۵۶
پس آن ناصر الدین سلجوق را	۱۸۵۷
دراں عہد بسیر و ملک فرات	۱۸۵۸
وزاں پس خداوند اقبال زور	۱۸۵۹
ہمیں کوش دروداںچوں پدر	
کہ بد پور خواہر مراں بادشا	
کہ درخت بہش دید نور نجات	
در آمد بغرنیں با قطار غور	

## قصہ در کردن محمد بختیار خلی از غزنین و غنیمت کے دن او جانب ہندوستان و گرفتاری او ملک لکھنؤ سے را

شنیدم زمرغان آں بوستان	۱۸۶۰
بہ نیردے نصرت بسے ترک تاز	۱۸۶۱
بفرمود تا عرض لشکر کنند	۱۸۶۲
ہماں تاج الدن یلدر کا مگار	۱۸۶۳
ہماں عارض لشکر شاہ بود	۱۸۶۴
رہے کرد پید کہ ہر خاص عام	۱۸۶۵
ز وقت سحر تا نماز دگر	۱۸۶۶
چو فارغ شد از لشکر بمشاہ	۱۸۶۷
بفرمود بستن دفا تر تمام	۱۸۶۸
ازاں پس کہ بستند ہر دفرے	۱۸۶۹
محمد ہماں سرکش بختیار	۱۸۷۰
چو پس آمد آں سرکش نا مجوی	۱۸۷۱
کہ بیکہ رسیدات سرشکرے	۱۸۷۲
کہ چوں شاہ غزنین ز ہندوستان	
بدولت سوئی کھٹکے گشت باز	
یکے سائبانے بصر از دند	
کہ بودست پسرخواندہ شہ پاد	
بفرمان خسرو اطاعت نمود	
بیک روز در عرض آید تمام	
بعض آمد افواج شہ سر بسر	
پس آن گاہ آں یلدر ددں شکار	
کہ در عرض آمد عسا کر تمام	
پس آمد کر صاحب لشکرے	
کہ بودست صفدار خلی تباد	
بگفتند یلدر دزرا حال ادوی	
ببستند ہر جا کہ بد دفرے	

۱۸۶۳	چگومی تو در بابش ای سرفراز	کنیم از پیش دفتر محید باز
۱۸۶۴	چو بنشیند نگردد در شوم گشت	مرا جش زگر می آتش گذشت
۱۸۶۵	بلغتنا چنین کس که در عرض ہم	موافق نباشد مراد چشم
۱۸۶۶	ہاں بہ کہ در سال دفتر کشند	بنامش رواں خطر رود در کشند
۱۸۶۷	شنیدم ہاں لحظہ اہل قلم	بفرمان شہزادہ مختشم
۱۸۶۸	خطر د کشیدند بر نام او	چو مردود شد آن میل نامجو
۱۸۶۹	ز غرض ہم ہاں روز با خیل خویش	بروں آمد و راہ بگرفت پیش
۱۸۷۰	ز رخ آورد در سمت ہندوستان	شنیدم چو آمد دریں بوستان
۱۸۷۱	ہمینو است آن صفد پاکیز	بچو تو گرد و عزمی گزین
۱۸۷۲	کند چاکرے رائے جے سنگدرا	بکرے دران دز شود بادشاہ
۱۸۷۳	ہم آخر دل ادا زیں را می گشت	دگر گوئہ اینکست را کی درست
۱۸۷۴	یکایک ز جھتور مرکب جہاند	سوئے کشور گور یکسر براند
۱۸۷۵	دراقصائے لکھنوی آن سرفراز	یکایک در آمد پے ترک و تاز
۱۸۷۶	شنیدم بر آئین سودا گراں	کہ گردند گیتی کراں تا کراں
۱۸۷۷	محمد در آمد دران بوم و بر	برزدند در کہسبہ این خبر
۱۸۷۸	کہ سودا گرے آمد از سیستان	بیاد و بس زخت قیمت کراں
۱۸۷۹	بسے اسب تا تار و دیار چین	نہائیں فروں دارد از ہر زمین
۱۸۸۰	ہاں لکھنویہ اس خبر چوین شنود	کہ صفد ار آل جملہ افسیم بود
۱۸۹۱	ہاں لحظہ از قصر خود شد سوار	بداں تا خرو بخنے از ہر دیار
۱۸۹۲	خبر نے کہ میں عالم عشوہ گر	نہفت است سودا کی دیگر کسر

۱۸۹۳	غرض چون بروں آمد از تفراری	سوئے کارواں شد عزیمت گرای
۱۸۹۴	شنیدم چو در کارواں در رسید	محمد بہ پیش نفایس کشید
۱۸۹۵	نخستین یکے تعبیه کردہ بود	بیاراں از اں ہوا اشارت نمود
۱۸۹۶	بدان قادر آیند از ہر طرف	بسازند مرہند و انرا ہدف
۱۸۹۷	چو ترکان بہند و نہادند دست	ہیفتاد در فوج ہند و شکست
۱۸۹۸	گردے بماندند در گرد رائے	بگشتند با ترک و حشت گرای
۱۸۹۹	زمانے بکردند با خصم جنگ	دراں جنگ شد یک زمانے درنگ
۱۹۰۰	ہم آخر دلیسران خلجی نژاد	بگردند یک حملہ چوں تند باد
۱۹۰۱	چو گشتند آں چند ہند و سوار	اسٹیر آمد آں رائے بر بختیار
۱۹۰۲	محمد در اں ملک شد بادشاہ	جد اگانہ لکاش شدہ تنہا گاہ
۱۹۰۳	شنیدم ز لکھنؤتی ادنا بیس	عیان کرد اسلام آں پاک دین
۱۹۰۴	بنیروئے اسلام دیاری بخت	فراواں بدست آمدہ تاج و تخت
۱۹۰۵	بلے ہر کرا بخت یار سی دہد	بد ہر شش خدا کا مکاری دہد
۱۹۰۶	دلے ہر کرا چشم ہمت کشاد	بر اسباب گیتی نظر کم فساد
۱۹۰۷	چو در عقل اورا کسائے بود	محبس و دریں راہ فالے بود
۱۹۰۸	نجا کے کہ دستے زندہ نشود	ہمہ کار با لیش میسر شود
۱۹۰۹	بدانش ندم مرغ دولت مدام	زندگام دایم بسحر کے کام
۱۹۱۰	بیاتا چمر دان آزاد رو	ردم اندریں کارواں بے گرد
۱۹۱۱	بسوزیم اسباب عالم تمام	بسازیم با فزونیہ و السلام
۱۹۱۲	دریں رہہ برانیم قلاش وار	گرد و اہم از غم روزگار
۱۹۱۳	خوریم انجیم داریم خم کم خوریم	گزین رہہ برا ز باغ عالم خوریم
۱۹۱۴	چوستان دریں باغ ہر بختیم	ز نیم اندر لے کماشتا قدم

چو گل از دم صبح خداں شویم	چو ست از تماشائی بستان شویم	۱۹۱۵
کہ در قصد ما آسمان و زمین است	بگویم ہنگام عشرت ہمیں است	۱۹۱۶ F. ۶۰
زمین جُرحہ و آسمان جام ساز	بیاسا قیادہ یکے دور راز	۱۹۱۶
رود فرق از آسمان تا زمین	مئے دہ کہ از ساغر اولیں	۱۹۱۸

## عزیمت دین سلطان معز دین مہجور از مہلج و با گشتن در دہندون میل کردن شہید شدن او

با قطار غزنین ہی راند کام	شنیدم معز دین آں پور کام	۱۹۱۹
ز غزنین دگر بارہ شکر کشید	چو تار بج در شمشد دیک رسید	۱۹۲۰
چو زین قصہ ماہی سہ چار گذشت	تجو از مہ رفت و سبک باز گشت	۱۹۲۱
ز ترکان کافر بے خون نشانند	سوئے بلخ شکر ز غزنین ماند	۱۹۲۲
ہم آخر براں طایفہ صلح کرد	شنیدم بے گشت شاں در بند	۱۹۲۳
ہم از حد اقصائی ایں بوستان	وز انجاد آمد بہ ہند و ستان	۱۹۲۴
چو در منزل شوم و تنگ رسید	سپہ را بر آہنگ غزنین کشید	۱۹۲۵
بزد بر سر شہ گہ بار تیغ	یکایک بکے تلخ بے بید ریغ	۱۹۲۶
کہ سر سوئے گلزار جنت کشید	چنان شاہ راز مہ کاری رسید	۱۹۲۷
شد از لشکرش عالمے پائال	بغزین شہ راند سی و دو سال	۱۹۲۸
ہمہ ہند از دودار سلیم شد	شانخوان او ہفت اقلیم شد	۱۹۲۹
بقوت صحیح و بہت سلیم	شہ بود الحق سلیم دگر کم	۱۹۳۰

ہم عمر اور دفت اندر نہ بد	ہزارے دوپیل زیاں جمع کرد	۱۹۳۱
پرسید از خازن را استدکار	شنیدم کہ روزی ہاں شہر یار	۱۹۳۲
چہ موجود داری می مرادہ خبر	کہ اندر خزانہ ز رخ و گہر	۱۹۳۳
کہ بد اسم او اسمعیل امیں	ہاں خازن آنکہ بشاہ گزین	۱۹۳۴
گذشت ست کار نقد از شمار	بگفتا کہ اسے خسرو کامگار	۱۹۳۵
کہ از ہر گزیش دارد بہا	یکے روز سنجید الماس را	۱۹۳۶
بغیر از زر و گوہر شاہوار	میںے پانصد آند فزدں بر ہزار	۱۹۳۷
نقد و گرہم بریں کن قیاس	تو پس اسے شہنشاہ گوہر شناس	۱۹۳۸
بے کار از دے برآمد شگفت	ہمہ حال گر چہ جہا نرا گرفت	۱۹۳۹
کہ غم یک جو بودش بدست	ہم ازیں کار دال رخت بست	۱۹۴۰ F. ۶۸
کہ از دار فانی سفر باز گشت	ز ششصد و سادو چاندل گذشت	۱۹۴۱
نمردست ہر کو بدینگو نہ مرد	ز گیتی بجز نام نیسکی نہ برد	۱۹۴۲
بانے دگر مجلس آراست ست	تو گوئی گزین بزم کہ خاست ست	۱۹۴۳
بیادش بگوید بہر بوم و بر	بہر ج کہ صاحب دے ہر سحر	۱۹۴۴
کہ شد باد از نافہ مشک بیز	بیاسا قیامے باغ بریز	۱۹۴۵
ہاں بہ بودست در لالہ زار	بوفتے چنیں مردم ہو شیار	۱۹۴۶

قصہ مملکت تاج الدین یلدرز و قطب الدین ایبک

و ناصر الدین قباچک و بیطاب اللہ شراہم

چنیں گفت پیرانہ سرے کہ چوں شاہ غنیں بشد زیں سرے ۱۹۴۷

۱۹۴۸	ملک تاج دیں یلدرز آل مردکار	کہ بودست پسرخوانده شہر یار
۱۹۴۹	بطغلی خریدش سپہ دار راد	دز آل پس بدوخت ایک بداد
۱۹۵۰	سپہ دار راچوں بنودست پس	شنیدم چنیں بودشہ را پس
۱۹۵۱	کہ خودچوں بردخت ازیں کوچگاہ	ہماں یلدرز یل بودجائے شاہ
۱۹۵۲	ولیکن بریں را کھی یا راں بنود	نہاں ہر سرے شورشے می نمود
۱۹۵۳	ہم آخر جو سفدار در پردہ شد	جہاں رادل از مرگش زردہ شد
۱۹۵۴	پس از ماتم دگریہ کار آگہاں	بیلدر بدادند تخت شہاں
۱۹۵۵	شنیدم کچھو دفسر مال ردا	کہ پوری برادر بدے شاہ را
۱۹۵۶	بنشدند قصہ پس از شور و شر	کہ اے وارث ملک غزنیں وغر
۱۹۵۷	شہنشتہ از یک رداں خوش اند	کنوں تخت فی شاہ خالی بماند
۱۹۵۸	توچوں وارثے اندر یں تخت گاہ	بفرما کہ بر سر کہ گیر دکلاہ
۱۹۵۹	سراں جملہ چشمہ برہ مانده اند	بامتد فرماں شہر مانده اند
۱۹۶۰	زر راہ گرم امیں سخن را جواب	بیاید کہ ایدر فرستی شتاب
۱۹۶۱	نعمیات الدین آل شاہ محمود را	کہ بودست در غور فرمانرواے
۱۹۶۲	چو برخواند امیں قصہ دلپذیر	بفرمود تا در چکا ند دبیر
۱۹۶۳	جوابے نویسد براہل سپاہ	کہ یلدر بغزنیں بود یاد شاہ
۱۹۶۴	بگردیم آزاد آل شاہ را	بداد میکش آل فسر و گاہ را
۱۹۶۵	ہماں قطب دیں یک راد را	بلاہور گردیم فسر مال ردا
۱۹۶۶	بداں تا کند ضبط ہندوستان	کند باغستانی در آل بوستان
۱۹۶۷	شنیدم چو ز آل شاہ اختر سعید	بغزنیں بلاہور فرماں رسید
۱۹۶۸	بفرماں آل شاہ فیروز بخت	بلاہور ایک برآمد بہ تخت
۱۹۶۹	بغزنیں چو شاہان غوری نژاد	ہماں تاج دیں تاج بر سر نہاد
۱۹۷۰	قباجہ بلتاں برآمد بہ تخت	کہ بد بندہ شاہ فیروز بخت
۱۹۷۱	ہماں شمس دیں در بدادوں بماند	بفرماں ایک ہماں ملک راند
۱۹۷۲	دراں دود فرخندہ ہر باد شاہ	ہمی راند ملکہ بہر تخت گاہ

کہ ناگاہ دوران بر آئیں خویش  
رسانید در لذت نوش نیش

۱۹۷۳

## اختلاف افقادن میان یلندر و ایک

۴۹

### و منہم نرم شدن یلندر بسمت کرمان

ہاں ایک دیکڑ شہر یار	شنیدم جو بگشت سیالے رجاہ	۱۹۷۴
شدہ ہر دو با ہم خصومت گزین	کشیدند با یکدگر تیغ کین	۱۹۷۵
کہ بودند شاہان کشور خدیو	در اقصائی پنجاب آں ہر دینو	۱۹۷۶
زلاہور دیگر فرس بر جہاند	یکے شکر از شہر غزنیں بلند	۱۹۷۷
زخوں غرق کردند آں بوم دہر	مصافے بکردند با یکدگر	۱۹۷۸
کہ طوفانے ازخوں برا نگیختند	چناں خوں در آں حر بگر نگیختند	۱۹۷۹
کہ خیزد زلاہور و غزنیں دوی	بکوشید ہر یک بے خصودی	۱۹۸۰
خصومت گری از میان گم شود	یکے را دو کشور ستم شود	۱۹۸۱
ز یلندر در آں دشت برگشت بخت	شنیدم ہم آخر پس جنگ سخت	۱۹۸۲
براہ فرار شش عزیمت فتاد	چو افواج اودر نہر نیمت فتاد	۱۹۸۳
دژم دار مخمور حیراں برفت	از انجا بکرمایں گریزاں برفت	۱۹۸۴
چو فیروز شد اندراں کارزار	ہماں قطب دیں ایک نامدار	۱۹۸۵
رداں شد ز پنجاب در تخت گاہ	پس از غارت بنگہ کیستہ خواہ	۱۹۸۶
بر آئین شاہان فیروز بخت	در آمد بہ غزنیں بر آمد بہ بخت	۱۹۸۷
چو برگشت از دولت تیز گام	چہل روز آسنا ہی راند کام	۱۹۸۸
باہین خواہی خصم شکر کشید	ز کرتاں ہماں یلندر زیل رسید	۱۹۸۹
ہماں ملک رفتہ بدست آورد	بد اں تاب دشمن شکست آورد	۱۹۹۰
بجز عطف ایک گریزی ندید	شنیدم کہ ناگہ بغزنیں رسید	۱۹۹۱



۱۹۹۲	برائے ہے کہ آنرا ہمہ خاص عام	بخواند ہی سنگ سوراخ نام
۱۹۹۳	نیار دگدگشتن درو لشکرے	مگر یک سواری دیکہ شقرے
۱۹۹۴	ہاں ایک بیل دران راہ رفت	بلاہور یکسر خراسید تفت
۱۹۹۵	دگر بارہ یلڈر زیار می بخت	بدار الخلافہ برآمد بخت
۱۹۹۶	ہمی راند ملکہ دران تھنگاہ	ہمی گفت ہر لحظہ شکر آہ

## خطا کردن ایک از اسپ و ہید شدن

## در لاہور و ملک گرفتن آرامش ابن ایک

۱۹۹۷	شیندم ہاں ایک دیوبند	بلاہور چوں شد سکونت پسند
۱۹۹۸	در لطف براہل دانش کشاد	کسے راز یک لک درم کم نداد
۱۹۹۹	ہمی راند ملکہ دران مرد و بر	تے ملک غزنین خمارشیں بسر
۲۰۰۰	بہر روز گشتے زمش کو سوار	گئے غم میدان دگاہے شکار
۲۰۰۱	زچو لگاش فرسودہ گوئی زمیں	تہی گشتہ از صید روئی زمیں
۲۰۰۲	چو بگداشت ازیں قصہ سالو سار	دگر مہرزد سکے روزگار
۲۰۰۳	کے روز آں سرکش نامور	بمیدان ہی رفت بعد از سحر
۲۰۰۴	شیندم کہ چوں دولت از دی بگشت	بکوتے و باغیت گراں می گذشت
۲۰۰۵	زبوتے و باغیت و باغش بسخت	یکے آتش از بہر خود بر فروخت
۲۰۰۶	بگفت ازیں کو و باغیت گراں	بگسیدند در کوئی دیگر مکان
۲۰۰۷	بگفت این وزا سنا شاہاں گشت	بمیدان معہود و مساز گشت
۲۰۰۸	عواناں بکوتے و باغیت گراں	رسانید فرمان شاہ جہاں
۲۰۰۹ F. ۷۰	کزیں کو چہ بنیاد ہا بر کنسید	سکونت بسر کوئی دیگر کنید
۲۰۱۰	مگر بد دران کوئی بیجا صلاں	یکے نامرادے ز صاحبلاں

دباغت ہی داد مفس خویش	گرفتہ دباغت گرمی را بہ پیش	۲۰۱۱
شدش روشن از حکم شاہ جہاں	بگوشش چو افتاد بانگ عواں	۲۰۱۲
بہ بینی کہ حکمش بیایاں رسد	بگفتا کہ چوں شدہ زمیڈاں رسد	۲۰۱۳
مدارید بہودہ مار از کار	چو دارم فرمت دریں کار دیار	۲۰۱۴
اثر ہائے انفساں ظہار گشت	ازیں گفت و گو چوں وساعت گشت	۲۰۱۵
زمیڈاں رسیدند خلقے دواں	شنیدم ہماں دم تا ساعت کناں	۲۰۱۶
بگو باختن دست چو گان کشید	بگفتہ شدہ چوں بکیداں رسید	۲۰۱۷
ہی بردگوار حرلیفاں فروں	ہی تاخت مرکب بمیداں فروں	۲۰۱۸
خطا کرد از مرکب را ہوار	چو شد نوبت ماندن شہ یار	۲۰۱۹
بماندہ کیے پائے شدہ در رکاب	بجست از ہنش خشت کیش تافت	۲۰۲۰
گرامی تنش جاں باز د سپرد	تن شدہ دراں تہلکہ گشت خورد	۲۰۲۱
ز حالات بتواں گرفتہ دلین	بلے چوں درآید اداں رحیل	۲۰۲۲
شود ملکش از ملک گیتی تمام	سخت آنکہ حرصش فریڈم	۲۰۲۳
طلبکار ملک دگر ہم بود	ازاں ملک خرسندیش کم بود	۲۰۲۴
بیازار داز زور و مال دواں	دگر آنکہ دباہائے دلختگان	۲۰۲۵
بگردند فنش برسم شہاں	غرض چونکہ ایک برفت از جہاں	۲۰۲۶
کہ بود پسر شاہ را با لیک قیس	شنیدم کہ آرام شاہ گزین	۲۰۲۷
نداوشش دے فرصتے روزگار	پس از شدہ بلا ہور شد شہ یار	۲۰۲۸
تہی شد دگر بار تخت شہاں	سر چند روزے برفت از جہاں	۲۰۲۹
کہ شد بے مزاج سم چناں بوم و بر	شنیدم چو ملیدر شنید این خبر	۲۰۳۰
نواحی لاہور را ضبط کرد	سپاہے فرستاد آل شیر مرد	۲۰۳۱
فرستاد یک چتر گو ہر نگار	وزاں پس باہتیش نامدار	۲۰۳۲
کہ اچو مرد داناںی روشن ضمیر	بنشستہ بران نامہ دلپذیر	۲۰۳۳
جہاںگیر با کامہ دوستاں	تو ملکہ ہمیراں بہ ہندوستان	۲۰۳۴
دراں حد ششم ہائی جد ماست	نواحی لاہور در حد ماست	۲۰۳۵

۲۰۳۶	تو باید کہ ایدر نیاری سیاہ	ہاں سو بسازی کیے تخت گاہ
۲۰۳۷	برانی سپہ تابدریائے شور	بکیری ہمہ ملک سند و بزد
۲۰۳۸	شنیدم کہ یلدر سوئی شمس دیں	فرستاد چتری و فضا چنیں
۲۰۳۹	رضا داد التمش کامیاب	رفیقانہ بنوشت برومی جواب
۲۰۴۰	ہمی بود ثابت بچہ کے کہ نسبت	بسرحد یلدر نیا لود دوست
۲۰۴۱	شنیدم بنزدیک آں روزگار	عیان کرو بچے دگر روزگار
۲۰۴۲	زخوارزم فوجے بغزینیں رسید	یکایک دریاں تختگاہ سر کشید
۲۰۴۳	کیے شور در شہر ناگہ قتاد	تو گوئی کہ آتش بجگہ قتاد
۲۰۴۴	جو پروای پیکان یلدر ندید	ز غزینیں سر اندر نہر میت کشید
۲۰۴۵	رہ سنگ سورخ آں شہر یار	بلو مور آمد سرا سیمہ دار
۲۰۴۶	ہمی بود سالے دراں بوم دبر	کہ ناگہ ز دایام مہرے دگر

## خبر وفات ایک رسیدن بہ شمس الدین

### التمش جلوس او پر تخت گاہ دہلی

۲۰۴۷	چو شنید آں شمس دین نہنگ	کہ بہاد سر ایک تیز جنگ
۲۰۴۸	کیے ہفتہ در ماتم او نشست	ہمی زوز افسوس دستے بدست
۲۰۴۹	بسے رنج از دید ہاجوئی خوں	دگر روز دوسا بنانے بروں
۲۰۵۰	سپہ از بد اوں بدلی کشید	بیک ہفتہ در قصد خود رسید
۲۰۵۱	شنیدم کہ دہلی دراں روزگار	کیے بود از پر گناہ دیار
۲۰۵۲	گر بچے درو ساکن از موبداں	کہ بودند عبا و ہندوستان
۲۰۵۳ F. ۷۱	ملک شمس دیں چوں بران رسید	سواوش ہمہ عشرت انگیز دید
۲۰۵۴	بسے حصن را و صف بشنیدہ بود	فزون تر از ان دید کش می شنود
۲۰۵۵	شنیدم در اقصائی ہند	ہاں جاگہ گشت خاطر پسند
۲۰۵۶	در و کرد بر رسم شاہاں جلوس	سراں کردہ در عیش پاپوس

چپ راست خسرو دران پاکیگا	۲۰۵۷
برآمد دو چتر سفید و سیاه	
بدان تابکیه و سیاه و سپید	۲۰۵۸
بلکیتی خود برز باغ اُسید	
جلوسش دران تختگاه و سعود	۲۰۵۹
یقین دال که درش شند بفت بود	
شنیدم که آن خسرو هند گیر	۲۰۶۰
دران ناحیه شد سکونت پذیر	
ازان روز باز آن رباط نعیم	۲۰۶۱
شد از فرشته تختگاه و عظیم	

## جنیدین سلطان تاج الدین یلدر از لاهور و عزیمت کردن سلطان شمس الدین از دہلی بہ قصد

کیے روز پیلے در آمد چو باد	۲۰۶۲
برایوان شہ اول بامداد	
ببر و ند حجاب اور ابہ پیش	۲۰۶۳
بپرسید از شاه فرخندہ کیش	
کہ ہاں از کجائی رسی اسے فلاں	۲۰۶۴
چہ داری خبر از ملوک جہاں	
چو بشنید پیک از لب شہ یار	۲۰۶۵
حدیثے چو ماہ معین خوشگوار	
بتعظم شہ بر زمین سر نہاد	۲۰۶۶
دعا گفت و آنکہ زباں بر کشاد	
بگفتا کہ اے شاہ ہند و ستاں	۲۰۶۷
ہمی آیم از جانب مولتاں	
تباہیہ بکلتاں ست بر جانی خویش	۲۰۶۸
نہ سیلے پس دار دہنے بہ پیش	
زخوار از میان تاج یلدر شکست	۲۰۶۹
ہمہ ملک غزنیں بر فتنہ زدست	
ز غزنیں شکستہ پر سہم فرار	۲۰۷۰
بلا ہور آمد سر اسیمہ دار	
سیاہش کہ در حد لاهور بود	۲۰۷۱
بدل دادن شاں حرمت نمود	
دز آنجا کنوں شکر اس سو بر اند	۲۰۷۲
بقصد دیار تو مرکب جہاند	
را کہ روشن من در آیتنا می راہ	۲۰۷۳
باہستگی می بر اند سیاہ	
چو بشنید این قصہ را نفس دیں	۲۰۷۴
طلب کرد لشکر کشان گزین	
ہماں روز مہار از خزانہ کشاد	۲۰۷۵
باہل سپہ مال مسعود داد	
سپہ را کہ روز بہر دس کشید	۲۰۷۶
خروش سپاہش بگردوں رسید	
ہمی را نہ منزل بہ منزل حنم	۲۰۷۷
ہوا خواہ او جملہ خیل و خدم	

سہ فرہنگ زانجامہ ورا شنید	چو لشکر بخت تر آین رسید	۲۰۴۸
چو شنید آں یلدر از خاص عالم	سپہ کرد ہم در تر آین مقام	۲۰۴۹ F. ۴۲
بر آہنگ پیکار شکر کشید	کہ شمس الدین اندر تر آین رسید	۲۰۵۰
بدان تا شود بر عدو دست یاب	شنیدم سپہ را ند یلدر شتاب	۲۰۵۱
بر آورد یک گوی ز رین زجیب	دگر در زین چرخ کودک فریب	۲۰۵۲
ستادند در بیشہ رود برد	دو لشکر رسیدند از ہر دو سو	۲۰۵۳

مصار کردن سلطان شمس الدین با سلطان یلدر زامہ

گشتن سلطان یلدر بر دست سلطان شمس الدین

بر آں شاہ ہندوستان شمس الدین	فرستاد یلدر ز سولے گزین	۲۰۵۴
بدو گفت کان شمس الدین را بگویی	کہ لے مراد شکر کش و نا مجویی	۲۰۵۵
تو دانی کہ تسلیم ہندوستان	کہ امر و دروے تو داری مکار	۲۰۵۶
بشاہی ہندو من فراخور ترم	کہ بر جائے پور شہ دارم	۲۰۵۷
اگر قطب ایک زمین سر بتافت	بغزین بر آئی خلوت شتافت	۲۰۵۸
بغلغت رسانید مارا گزند	ہم آخر سر اندر نہر بیت فلند	۲۰۵۹
شنیدی کہ ایام باد چہ کرد	تو ہم گزیدہ خاکسل از ما کرد	۲۰۶۰
منم جائے فرزند شاہ عجم	کہ ہم خشکہ دارم دہم چشم	۲۰۶۱
تو خود بندہ بندگان شہی	ز اقبال من ہم فکر آگہی	۲۰۶۲
اگر بندگان نیاگان من	بتا بند گردن ز فرمان من	۲۰۶۳
سز دگر برایشال برانم سپاہ	ادب شال کنم ہم بہ شمشیر شاہ	۲۰۶۴
ولیکن ترا اسے خرد مند مرو	نشاید کہ باما شوی ہم نبرد	۲۰۶۵
اگر زیر کی سر بفسد ماں در کار	مکن تیرہ بوخیشتن روزگار	۲۰۶۶

۲۰۹۶	وگرنے ہم اکٹوں دریں انجمن	بہ بنی تماشائے افواج سن
۲۰۹۸	چشمیں الہیں قصہ راگوش داشت	نشد طیر چوں قوتِ ہوش داشت
۲۰۹۹	بنیگند از روی و حشمت نقاب	بنرمی فرستاد بروی جواب
۲۱۰۰	فرستادہ را گفت شہ را بگویی	کہ امی شاہ شہزادہ نامجوی
۲۱۰۱	تو دانی کہ امروز ملک جہاں	کسے راست کو بیش از آرد تو اس
۲۱۰۲	گذشت آنکہ نبطش بمیراث بود	فلک دیر شد کیں مرسم رلود
۲۱۰۳	وگرنے بغزنیں دریں روزگار	ہم از آل ترکاں سرود شہریار
۲۱۰۴	نشاید درو شاہ خوار زم و غور	وگر آنکہ ملکہ بکسید و بزور
۲۱۰۵	چو ملک جہاں در تغلب فتاد	جہاں جملہ سرور تغلب نہاد
۲۱۰۶	بگیری جہاں بمیراث و لاف	مگر آنکہ تیغے زنے در مصاف
۲۱۰۷	چہ خوشش گفت آن بخر دہوشمند	در اوراقِ جسمہ پوشد نقشبند
۲۱۰۸	دو شیر گرسنہ است دیک راں گو	کباب آنکسے راست کور است زور
۲۱۰۹	وگر آنکہ گفتیم اے شیر مرد	نشاید کہ با من شوی ہم نبرد
۲۱۱۰	من اول بقصدت نراند مہ سپاہ	تو کردی بقصدم دریں ملک راہ
۲۱۱۱	تو خود عہد بستی در آغاز کار	سپردی بمن چہ گویہ ز کار
۲۱۱۲	ہم آخر شکستی ز خوار میاں	بقصد دیارم بہ بستی میاں
۲۱۱۳	شکستی جہاں عہد دیرین خویش	چہیں ناید از مردم سادہ کیش
۲۱۱۴	گرت بود دستے بکار و غا	چرا کشور خویش مگردی رہا
۲۱۱۵ F. ۷۳	من این عہد خود کم شکستہ ہنوز	تو گشتی در اقطاع من کینہ توز
۲۱۱۶	بیار انجہ داری ز صلح و ز جنگ	کہ در ہر دو کارم نیایی درنگ
۲۱۱۷	اگر صلح تنہا بہ میداں در آمی	پے آشتی شاد و خندان در آمی
۲۱۱۸	ازیں سوی من ہم ہمیداں رسم	بیک تن خرامان شاداں رسم

بگیریم من یکدگر را کنار	۲۱۱۹
دگر خود نداری دیں کار را می	۲۱۲۰
کسے را که دادار بخشد ظفر	۲۱۲۱
دراں کس که برگردد امر و زنجنت	۲۱۲۲
چو بر یلذزاین قصه آں پیر گفت	۲۱۲۳
چنان غول وحشت بر وشتن ز راه	۲۱۲۴
نه در میمنه دید و نه سیره	۲۱۲۵
ازاں حمله دارای هندوستان	۲۱۲۶
هم آخر چو آں تعبیه دید حنام	۲۱۲۷
بر آمد خرد شے ز هندی درائے	۲۱۲۸
چنان را ند افواج هندوستان	۲۱۲۹
شنیدم کز اں حمله هائے درشت	۲۱۳۰
دراں پس پیچیدیم بر دوعال	۲۱۳۱
به سال تاجاں بود بر قرار	۲۱۳۲
چو یلذز سر اندر نیریت نهاد	۲۱۳۳
گروه بدنبال او کیں گرا	۲۱۳۴
فرد آمد از اسپ و شد در نماز	۲۱۳۵
گرفتند او را در اں مرغزار	۲۱۳۶
دریں روز بسیار مرد گزیں	۲۱۳۷
شده لشکر هند در ترک تار	۲۱۳۸
من اندکسے را بدل خار خار	
بزن کوس در قلب میداں درای	
بنصرت نهند تاج زریں به سر	
بلک عدم بایدشش بر درخت	
یکے حرف از اں دستاں کم نهفت	
بنزد کوس فرمود جنبه سپاه	
سپه را بنزد بر سپه یکسره	
بجنبه چوں سر و می از بوستان	
بگفتا که لشکر بجنبه تمام	
دم ترک مجبوس شد هم بنائے	
که پیچید افواج یلذز عناں	
سواراں یلذز نمودند لیست	
تولا هور من سو می هندوستان	
فرستیم بر یکدگر یادگار	
شنیدم که در حد با نسی قتاد	
چو یلذز رساں دید آں قوم را	
رسیدند کز دان گردن فراز	
اسیرانه بردند بر شہر یار	
به پوست در لشکر شمشیر	
دراں تا ختن گشته بابرگ ساز	

رشد سلطان شمس الدین از تر این بملتان  
بقصد قباچه و غرق شدن قباچه در آب

۲۱۳۹	چنیں فتح چوں شمس دین ادوید	بے شکر ایزد بجا آورید
۲۱۴۰	بفرمود تا یلدر چیسرہ را	نہند آہنیں بند بردست و پا
۲۱۴۱	درا انجا بہ شہر بد آؤں برند	بدست عوانان در لبس برند
۲۱۴۲	دراں پس سپہ برتر آین کشید	بہ قصدن قباچہ بلمتاں رسید
۲۱۴۳	چونزدیک راوی در آمد سپاہ	بلمتاں رسید این حکایت بشاہ
۲۱۴۴	قباچہ بجز جنگ چارہ ندید	زلمتاں سپہ حملہ بیرون کشید
۲۱۴۵	چو موجود شد حملہ ساز نبرد	بہر جا کہ بد زور قے جمع کرد
۲۱۴۶	ہمی خواست تا بگذرد رود آب	مصافے دہد باشہ کامیاب
۲۱۴۷	دگر روز بر زور قے شد سوار	سپہ گفت عبرہ کند جو تبار
۲۱۴۸	زمانہ کیے لعبت انخب نمود	ہماں زور قے کا نذر دشاہ بود
۲۱۴۹	رواں غرق شد اندراں جو تبار	ہمیں است بے شیوہ روزگار
۲۱۵۰	جہان انداری تو کارے دگر	مگر ہر زمانے شکارے دگر
۲۱۵۱	کیے را کئی غرق در جوئے آب	کیے را کشتی تشنہ اندر سراب
۲۱۵۲ F. ۷۲	کہ از دست ایں زخت آنرا بری	کہ از تیغ ایں فرق آں پروری
۲۱۵۳	کہ از ماتم ایں گمنی سوراو	کہ از ظلمت آں دہی نوراد
۲۱۵۴	غرض چوں قباچہ در آں روزگار	بتقدیر شد غرق در جو تبار
۲۱۵۵	شنیدم تمامی سراں سپاہ	چو دیدم شد غرق در جوئے شاہ
۲۱۵۶	دل انجانباں او بپرداختند	ہمیں قلعہ را سختہ ساختند
۲۱۵۷	دگر روز آں سختہ آزمولتاں	بروند بر شاہ ہند دستاں
۲۱۵۸	دل شاہ از یک جہت شاہ گشت	کہ بے زحمے خصم بباد گشت
۲۱۵۹	دگر وہ درم شد چو کارا کہاں	کہ روزے بر دہم سترید جہاں
۲۱۶۰	ہمہ خاک لمتاں دلاہور ہم	جو گرفت آں شاہ دریا حتم
۲۱۶۱	کیے مہ در آں شہر ہائے عظیم	ہمہ کار ہاگردچوں مستقیم



۲۱۶۲	دزاں پس کیے از سران سپاہ	بلاہور و ملتان رہا کردہ شاہ
۲۱۶۳	ہماں گشت سرحد ہندوستان	شنیدم دگر روز شاہ جہاں
۲۱۶۴	رنج آورد در جانب تخت گاہ	ہمی راند منزل بن منزل سپاہ
۲۱۶۵	چو در شہر آمد شہ تازہ رو	بستند اذین بہر چار سو
۲۱۶۶	ہمہ شہر و کشور چنان گشت شاد	کہ کس نام غم را نیاورد یاد
۲۱۶۷	دوسہ روز خلق چہ روز و چہ شب	نبودند یک لمحہ ہم در طرب
۲۱۶۸	بشام و سحر می کشیدند جام	بنام ہماں خسرو نیک نام
۲۱۶۹	بلے شہ چو در عدل و احسان شود	ہوخواہ او جملہ گہساں شود

## ذکر مناقب سلطان الدین التمش و عمار دہلی

۲۱۷۰	بشننامہ آں پیر طوسی سرشت	بہرہ و استانی کہ نورم نبشت
۲۱۷۱	اگرچہ کند وصف بسیار چیز	کند بیشتر وصف اس چار چیز
۲۱۷۲	ز شاہاں فریدوں و گے را دام	ستاید بسی و بہت ہی تمام
۲۱۷۳	کند وصف رستم ز گردن کشاں	ز اسب و سلیخ و ز بر بریاں
۲۱۷۴	بلے ہرچہ مقبول ایزد بود	ہمہ وصف او بر زبانہا رود
۲۱۷۵	و گر نصرتے نبود از کردگار	کجا با فریدوں بود بخت یار
۲۱۷۶	چو ندید خلفہ را یزدکارواں	چہ رستم چہ خوش و چہ بر بریاں
۲۱۷۷	غرض جو نیکہ خورشید روی زمین	شہ التمش آں شمس نیا وین
۲۱۷۸	بدلی چنان تخت گاہے بناخت	سپاہش در اقصا آں ملک تاخت
۲۱۷۹	دراں شہر یک رونق شد پدید	بلے لذتے با شد اندر جہید
۲۱۸۰	بے سیدان صحیح النسب	رسیدند روی ملک عرب
۲۱۸۱	بے کاسبان خراساں زمین	بے نقشبندان اقلیم چین

بے زاد و عابد از ہر بلاد	بے عالمانِ سخن را نثراد	۲۱۸۲
ز ہر شہر ہر اصلِ سیمیں بران	ز ہر ملک ہر جنسِ صنعتِ گراں	۲۱۸۳
جو ہر فرد و شاہِ بردن ز قیاس	بے ناقدانِ جو ہر شناس	۲۱۸۴
بے اہل دانش ز ہر مزدبوم	حکیمانِ یونانِ طبیبانِ روم	۲۱۸۵
چو پروانہ بر نورِ شمع آمدند	دراں شہر فرخندہ جمع آمدند	۲۱۸۶
دیارِ شش ہمہ دارا تسلیم شد	یکے کعبہ ہفت آفتاب تسلیم شد	۲۱۸۷
رسانید ریاتِ دیں را بہا	شنیدم کہ بنائے آں تختِ نگاہ	۲۱۸۸ F. ۷۵
فرد تر ز جسم و بہت بلند	شہے بود صاحبِ دل و ہوشمند	۲۱۸۹
ہمیش اختر شاہ مسعود بود	ہمیش طالع شاہ محمود بود	۲۱۹۰
کز دگشت در رشکِ بلخ جناب	چو در ہند آراست شہرِ چنان	۲۱۹۱
بردنش یکے حوضِ آغا ز کرد	دور مسجدے جاسے ساز کرد	۲۱۹۲
کہ بد آبش از چشمہ آفتاب	شد آں حوض را حوضِ شمس خطاب	۲۱۹۳
گرفتہ چو طوبی لغز دس جا	منارہ دران مسجد با صفا	۲۱۹۴
موصول داشت از دود او ہر منش	بر آورد حصنے بہ پیرانش	۲۱۹۵
مکر بست آں نایب کاہگار	شب دروز ہم خود دران کار و بار	۲۱۹۶

آمدن سلاج در ملی آوزان ز مزم و ادن مرطان  
شمس الدین و ن آں دے حوض اندا تن

۲۱۹۷ یکے روز آں شاہ ایزد شناس کز دگشت در ہند کعبہ اس

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۹۸	ہمی گشت در گرد و عرض جدید	کہ ناگہ کیے مرد حاجی رسید
۲۱۹۹	کیے شیشہ پر آب زمزم بہت	خود از ساغر عشق مست است
۲۲۰۰	سلام و دعا گفت بر شاہ راد	بتحفہ جہاں شیشہ دستش بداد
۲۲۰۱	شہش کردہ تعظیم و بنواختش	چو اہل نظر بود بشناختش
۲۲۰۲	فرود آمد از اسب و پایش گرفت	خرد زان تو وضع شد اندر شگفت
۲۲۰۳	ہماں مرد ستیاہ روشن ضمیر	چو دید اخترش را سعادت پذیر
۲۲۰۴	دگر بار گفتش کہ اسے شہریار	تو بادی بہند و ستاں کا مرگاہ
۲۲۰۵	سبک پیشہ از گوش شیشہ بکش	وزیں شیشہ جام سعادت بخش
۲۲۰۶	شہش گفت کاسی عاشق پاکباز	مراہست در دل کیے طرفہ راز
۲۲۰۷	دلہ گوید ایں آب تنہا مخور	کہ تنہا خور آمد ز سگ ہم بتر
۲۲۰۸	بسرچشمہ روضی زہر شش تمام	کہ گرد و نصیب ہمہ خاص عام
۲۲۰۹	نداری چو خورشید اگر گرم ناں	جہاں را زہر آب کن میہماں
۲۲۱۰	چو حاجی ز غازی شنید ایں سخن	پذیرفت از اں شاہ فرخندہ فن
۲۲۱۱	نشہ آنکہ سر شیشہ را بر کشاد	گذر گاہ روح مقطر کشاد
۲۲۱۲	تمامی بسرچشمہ در رختش	ابا آب اں عرض آسینختش
۲۲۱۳	نمی کاں در اں شیشہ باقی بماند	ببرو بہ بنیاد مسجد نہاد
۲۲۱۴	عجب کرد ستیاہ ایں شیر مرد	کہ بے خلق یک قطرہ آبے بخورد
۲۲۱۵	شہانے کہ در سر از پیہا نہند	بدستش بگین دو عالم دہند
۲۲۱۶	بہر جای کہ مرد گرچہ گداست	در اں چارہ دیوار خود یادداشت
۲۲۱۷	چو در ملک خود عدل و احسان کند	مقاسمش خدا با نفع رفواں کند
۲۲۱۸	بیات نام زہر دستاں خوریم	مگر جان ز دستاں گیتی پریم

وگر پیش با عرض کوثر نهند	اگر دست ما آب حیاں دهند	۲۲۱۹
و بال است اگر بے ظریفان غویم	حراست اگر بے حریفان غویم	۲۲۲۰
اسیران غم را نجاتی بده	بیاساتی آب حیا تے بده	۲۲۲۱
دگر جوعه ماند بر ما بسیار	نخیں بدست حریفان سپار	۲۲۲۲

بحث کردن قاضی سعد قاضی عماد با قاضی حمید الدین  
 ناگوری در با سماع جمہرہ السلام الجمعین

F. ۷۶

که صاحب ولایت بدو پار سا	شنیدم که در عهد آں بادشاہ	۲۲۲۳
نہ خالی کہ با حاضری در رسید	ز ناگور صاحب دے در رسید	۲۲۲۴
سماعے شنیدے بہر روز و شب	حمید الدین آں مرد را بد لقب	۲۲۲۵
کہ کم آمدے از سرش نے فرو	چنان ست گشتے ز دور سرود	۲۲۲۶
بر کفے پئے دیدن شہر یار	و گر بعد دورے شدے ہوشیار	۲۲۲۷
نظر از جانش بیاراستے	بتعظیم او شاہ بر خاستے	۲۲۲۸
محلے گرفتہ بر شہر یار	دو مفتی مگر اندراں روزگار	۲۲۲۹
ہم اصحاب علم و ہم اہل جہاد	یکے را لقب سعد و دیگر عماد	۲۲۳۰
بہ سختی کشی بہ زروین ستے	باشکہ کشتی ہر یکے بہینے	۲۲۳۱
کہ اے صاحب شرع فرما زوا	یکے روز گفتہ مر شاہ را	۲۲۳۲
بگیرد دریں سخت گہ رفعتے	درین است در عهد تو بدعتے	۲۲۳۳
کہ آمد ز ناگو در تخت گاہ	حمید الدین آں صاحب خالقہ	۲۲۳۴
کہ خلقش کمر بست در اتباع	شروعے چنان کرد اندر سماع	۲۲۳۵
بجز شے کہ ایں فتنہ ساز و فرو	ہمہ شہر پر فتنہ شد از سرود	۲۲۳۶
بگفتا کہ اے مفتیان کہن	چو خسرو از نشان شنید ایں سخن	۲۲۳۷
کزین کار باز آید آں پیرود	چہ تدبیر باید دریں کار کرد	۲۲۳۸

ز سودے تو گرم بازار دیں	بگفتہ کامی شاہ غمخوار دیں	۲۲۳۹
بفرما کہ خواند آں مرد را	چو ایزد ترا کرد نسر ماں روا	۲۲۴۰
چو شایہ ز تخت کیاں بر چرخ	بشیرے کہ چوں آید ایدر مخیز	۲۲۴۱
چو بنشائیش ندریں بار جا	بگو تا کشید بہ پہلوئے ما	۲۲۴۲
بخوانیم نص و حدیثے سہ چار	ز منع یعنی براں سر و کار	۲۲۴۳
نیار دزدن پیش ما پیش دم	چو در بحث ملزم شود لاجرم	۲۲۴۴
ز سرستی عشقش آید فرود	ضرورت کند توبہ از سرود	۲۲۴۵
پذیرفت آں خسرو دین پناہ	ازیشاں چو ایں قصہ بشنید شاہ	۲۲۴۶
برقص آمد از نعمت عند لیب	وگر روز کاں غمچہائے مطیب	۲۲۴۷
فرستاد بر قاضی راست کیش	شہنشہ کیے راز خاصان خویش	۲۲۴۸
کہ شد محضے اندرین بار گاہ	بداں تا بخواند بدر گاہ شاہ	۲۲۴۹
در آمد چو در محبس شہر یار	ہمہ حال آں قاضی ہوشیار	۲۲۵۰
فرد آمد از تخت و اندر دود	شہ شریقیوں روئے قاضی بدید	۲۲۵۱
ابا خویشین ہم نشین ساختش	بصد غم و اکرام بنواختش	۲۲۵۲
زبان را بہ پوزشش گری بر کشاد	بے بوسہ بردست قاضی بداد	۲۲۵۳
دزاں پس کیے جاں دوہم گریں	ازیں حال اہل غرض شد ہمیں	۲۲۵۴
ہمہ خلق بر گفت ادا داشت گوش	رخ آورد بر قاضی تیر ہوش	۲۲۵۵
شنیدہ کہ سامع بینم کہ گیت	بر سید حکم تغنی کہ چست	۲۲۵۶
مباح ست بر سامع اہل حال	حرام ست بر سامع اہل قال	۲۲۵۷
کیے قصہ طرفہ قاضی بخواند	ہمہ حال چوں صاحب قال ماند	۲۲۵۸
و عا گفت بر شاہ و روی زمین	رخ آورد بر خسرو پاک زمین	۲۲۵۹
بہ خدا و اندر کیے خانقاہ	بگفتا کہ یکشب چہل مرد راہ	۲۲۶۰
در آن جمع من بودم و شاہ ہم	سماعے بگردند تا صبح دم	۲۲۶۱
ہمی کردم آں قوم را اتباع	ولیکن شہامن برقص و ساراع	۲۲۶۲

۲۲۶۳	تو خود طفل بودی در اس روزگار	و لے آں مثبت بود اقبال یار
۲۲۶۴	ہمہ شب سر شمع بے گفست کس	بریدی بمقرض ای خوش نفس
۲۲۶۵	در اس شب ترا ملک سہنگوں	بداوند زان چاکری عارفان
۲۲۶۶	ضہن شاہ را آں شب آمد بیاد	بصد عذر دریائے قاضی فتاد
۲۲۶۷	حریفان از اس حال حیران شدند	زمستی آں دور غلطان شدند
۲۲۶۸	فتادند دریائے قاضی تمام	رہا کرد دعوائے ماضی تمام
۲۲۶۹	پس آنکہ بگفتند سعد و عماد	کہ دعویٰ بہر ہاں شود استفاد
۲۲۷۰	شنیدم من از پیر صاحب سماع	کہ دارد بستان حق اتباع
۲۲۷۱	کہ یک خادمے بود محمود نام	کہ اد بود قتال قاضی مدام
۲۲۷۲	بدو گفت قاضی کہ ہاں امی جان	دریں دیو خانہ فسونے بجان
۲۲۷۳	بفرمان قاضی ہماں مزد راہ	فرود گفت قوے در اس بنرگاہ
۲۲۷۴	برقص آمد آں قاضی ملک حال	نہی راند حالے چو اہل کمال
۲۲۷۵	بسے خار و آتش پے انتہاں	گفتند دریائے قاضی رواں
۲۲۷۶	از اس حال قاضی خبر ہم نہ داشت	در ان ذوق از خار ہاں نہ داشت
۲۲۷۷	معنی پس از ساعتے شد خموش	ہاں قاضی از مستی آمد بہوش
۲۲۷۸	گرفت آنکہ دست سعد و عماد	بتعظیم و تکریم شاہ کرد شاد
۲۲۷۹	پس آنگاہ از مجلس شہ نجاست	عصارا طلب کرد و علیس خوا
۲۲۸۰	ہماں روز شاہ برد در خانقاہ	کیکے دعوتے دادہ شد عذر خواہ
۲۲۸۱	چو پرداختند از شراب و طعام	عراق آمد اندر نوا بعد شام
۲۲۸۲	منفی بر آہنگ جان کرد ساز	دل اہل دل آمد اندر گداز
۲۲۸۳	ہم آغانیکارا پچنناں در گرفت	کہ عاشق دل خود ز جاں بر گرفت
۲۲۸۴	اثر کرد احوال خاصاں بعام	برقص آمدہ اہل مجلس تمام
۲۲۸۵	شنیدم درے بستہ تا صبحگاہ	بکر دندرقصے در اس خانقاہ

۲۲۸۶	چو شد مطرب از بانگ نو ذن خموش	زمستی ہمہ مجلس آمد بہوش
۲۲۸۷	گروہے بعزم نماز عشا	بیاختاست زان مجلس جانفرا
۲۲۸۸	کشاوند یکسر در خالقہ	بدیدند شب رفت و شد صبح گاہ
۲۲۸۹	ازان حال ماند اندر عجب	کہ تا چشم بر ہم زنی رفت شب
۲۲۹۰	چہ بودست بہوش مجلس تمام	کس کم خبر داشت از صبح و شام
۲۲۹۱	فسونے دل انگیز آمد سرور	دے عشق آمیز آمد سرور
۲۲۹۲	شنیدم گروہے بہند و ستاں	بگردند در دشت صید افغان
۲۲۹۳	چو آہو بہ بند دین مرغزار	بر آئین طرفہ کنند شکار
۲۲۹۴	سرودے بگویند مستش کنند	یکے بند بر پاود مستش کنند
۲۲۹۵	ز آہو چو آہو شود صبر و ہوش	سر اسیمہ بر جائے انداموش
۲۲۹۶	در آیتداں قوم از ہر طرف	کنند شش خدنگ بلار اہد
۲۲۹۷	کہ آماج سازندش از رسم تیر	کنند آنگہ زندہ یکسر اسیر
۲۲۹۸	چو حیوان دشتی ز آواز تر	بدینساں کہ گفتم شود بے خبر
۲۲۹۹	ندام چہ دل دارد آں آدمی	کہ بے بہرہ باشد از حظے چین
۲۳۰۰	بیاسا قیام رواں کن چورود	کہ در جنبش آرد و مارا سرود
۲۳۰۱	بر آہنگ بر بطن ہی وہ شراب	بکن خانہ عقل یکسر خراب

عزیمت کردن سلطان شمس الدین در اطراف

دہلی و مالیدن حصار ہائے محکم

۲۳۰۲	چو افواج آن خسرو نیک نام	گرفتند اقصائے دہلی تمام
۲۳۰۳	دوہہ مصن محکم مقرر بمسند	دراں حصہا شہ چشم خود براند

نوٹ: کی شرح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

پس از یک مہرشل زیا کرد و دو	نخستین بزد خیمہ در کالیور	۲۳۰۴
دران دز را کرد یک مرد کار	چو بگرفت شاہ کریم آن حصہ	۲۳۰۵
چو در شہر آمد پس از یک ماہ	وزان باروان شد سوئی تختگاہ	۲۳۰۶
کہ کم بدجای حصن در ہیچ دور	سپہ راند در جانب ز بہر دور	۲۳۰۷
سوئے تختگاہ راند ز اسجا حشم	چو شہ را بدست آمد آن حصن ہم	۲۳۰۸
بر دو فوج از سر کشاں و انداخت	دران حصن را دت عرض اگداشت	۲۳۰۹
نہ تنہا کہ با فتح و نصرت رسید	چو رایات اعلیٰ بکفرت رسید	۲۳۱۰
ہمہ شہر و کشور شدش نیکخواہ	ہمی کرد ترتیب ملک و سپاہ	۲۳۱۱
کہ آگاہ بود از اصول و فردغ	ہمی کرد در عہد و احسان خردغ	۲۳۱۲
گر آنکش الہام گفتے براز	نگشتے بہر کشورے عدم ساز	۲۳۱۳
بقوت گرفتے سراسر جہاں	و گرنے اگر خواستے تیکن ماں	۲۳۱۴
غم خلق خوردے برائے خدا	چو در عالم دیگرش بود رائے	۲۳۱۵
چہ اندر فراغ و چہ اندر شغب	دلش بود مشغول حق روز و شب	۲۳۱۶
یکے فتنہ زاد از روزگار	شنیدم کہ در عہد آن شہریار	۲۳۱۷

شورایکین تخت ملحدان مسجد جامع

دہلی و تلف شدن ایشان دران

۲۳۱۸ بشہ اندرون قوسے از ملحدان در آمد ہر سویگان دوگان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



۲۳۱۲ زالف)

بملک خدا داده خرسند بود

شب و روز شکر نعم می فرزند



۲۳۱۹	یکے روز آں قوم جنبش نمود	شنیدم کہ آں روز آدینہ بود
۲۳۲۰	چو در مسجد جمعہ آں لحدال	رسیدند گردند شورے عیان
۲۳۲۱	نہی خواستند خیسان دہر	کہ شہ را کشند و بگیرند شہر
۲۳۲۲	بارشاد روز بدو بخت شوم	کشیدند تیغے میان ہجوم
۲۳۲۳	بگردند خستہ تنے چند را	دریدند پیراہنے چند را
۲۳۲۴	ہماندم شنیدم کہ از ہر طرف	شدہ خلق در قصدشان صوف
۲۳۲۵	دریدند تنہائے شاں را بہ تیغ	بریدند سرہائے شاں بیدریغ
۲۳۲۶	فروشت آں شور و غوغا تمام	نماز سے ادا کرد ہر خاص عام
۲۳۲۷	دراں پس ز مسجد بگشتند باز	با دواٹان مایوت بعد از نماز

## رد کردن سلطان شمس الدین بلبن خرد را

۲۳۲۸	شنیدم کہ یک روز تجا پیش	رسیدند بر شاہ روسے زمیں
۲۳۲۹	زہر جنس اشیا آں بوم دہر	کشیدند پیش شہ نامور
۲۳۳۰	متاعے کہ می گردشہ اختیار	مہندس می کرد بر شہ شمار
۲۳۳۱	شنیدم چہل بندہ ترک نیز	کشیدند پیش شہ با تمیز
۲۳۳۲	ازاں چہل گنہ کرد و شہر یاد	مگر بندہ بود نسریں عذار
۲۳۳۳	چو شہ دید اندر پردہ بال او	بشد آگہ از گوہر آل و
۲۳۳۴	بداں ترک را بلبن خرد نام	کہ بود اندر جو ہر حستہ نام
۲۳۳۵	بدل گفت شہ کیں چنین بیکرے	شود عاقبت صاحب افسرے
۲۳۳۶	نباید چنین کس دریں شہ نگاہ	بلکہ نشاید دو صاحب کلاہ
۲۳۳۷	ہمہ حال رد کردش آں شہر یاد	بتجار بسپردش صاحب بار
۲۳۳۸	کمال جنبیدی وزیر کیگزین	کہ بود است ہم عاقل و ہم امین

۲۳۳۹	شنیدم کہ اں قوم آں ترکاں	خرید از پے شاہِ فرزندِ ادا
۲۳۴۰	چو برونش بہ پیش نشہ سرفراز	نشہ از بال اودر عجب ماند باز
۲۳۴۱	بدل گفت اں را کہ پروردگار	بگرد از پے مملکت آشکار
۲۳۴۲	دو صد بارش ارر دکن آونی	باقبال ادم در آید کمی
۲۳۴۳	بفرمود پس شاہ گیتی پناہ	کہ اورا سیارند در پایگاہ
۲۳۴۴	بدان تاشب روز سرگین کشد	ہمہ رنج اسپان گرگین کشد
۲۳۴۵	ہمی کرد خدمت در اں پایگاہ	بفرمان شاہ جہاں چند گاہ
۲۳۴۶	یکے روز ترکان حضرت تمام	بگفتند بر خسر و نیک نام
۲۳۴۷	کہ شاہا چو دولت بترکان رسید	سر رایت شاں بکیواں رسید
۲۳۴۸	کنون حیث باشند دریں تختگاہ	کہ ترکے کند خدمت پایگاہ
۲۳۴۹	چو ایں بقتہ خسر و رضا شنید	ہماں روزش از پایگاہ برشید
۲۳۵۰	بفرمود و نحواری اشکرہ	شنیدم کہ اں گوہرے یکسرہ
۲۳۵۱	باز اریک روز خوش می گذشت	یکے فرزدہ اورا پدیدار گشت
۲۳۵۲	مگر کوز پیرے ز اہل نظر	ہمی گفت ششمہ در اں رگند
۲۳۵۳	کہ در یک دو گانے ہمہ ملک بند	دریں رہ کرامی شود دلہند
۲۳۵۴	شنیدم چو اں مرزدہ بکین رسید	نکہ گرد در کسبہ دانگے ندید
۲۳۵۵	دواں رفت در خانہ تدبیر کرد	بیاورد و ادشس ہماں پیر مرد
۲۳۵۶	دو گانی چو افتاد بر دست پیر	بفتقا کلید ہمالک بگیہ
۲۳۵۷	بستست ہمہ ملک ہندوستان	سیر ویم اے مرد صاحب قراں
۲۳۵۸	دزاں پس ز نحواری اشکرہ	کشیدش شہنشہ بروں یکسرہ
۲۳۵۹	پس آنگہ بگردش امیر شکار	کہ دیدشش قوی زیرک ہوشیار
۲۳۶۰	شد اں مرد زیرک پس از چند گاہ	مقرّب تر از جملہ خاصان شاہ

۲۳۶۱ ہم آخر شنیدم کہ ان نامور بے ملک راندا ندیں بوم و بر

## فرستادن سلطان شمس الدین سپہر مہتر را در لکھنوتی و ضابطہ شدن در لکھنوتی

۲۳۶۲	چو شہ گشت ضابطہ در اقصائی ہند	ز دریا بہالید تا آب ہند
۲۳۶۳	یکے بود مہتر بدایں شاہ را	شہش در اودھ کرد فرما زودا
۲۳۶۴	شنیدم چو شاہش زد ہلی براند	مراد در القب ناصر الدین بچواند
۲۳۶۵	یکے چتر تعلقش بسر بر نہاد	بر آئین شاہانش خلعت بداد
۲۳۶۶	ہماں ناصر الدین روشن ضمیر	چو اندر اودھ شد سکونت پذیر
۲۳۶۷	ہمی راند ملکے چو شہزادگان	ہمی داد دستے باندا دگان
۲۳۶۸	ہمہ سر کشاں را بہالیکو شش	فرود شاندر اقصائی کشور خروش
۲۳۶۹	غیاث الدین اورا اطاعت نمود	کہ در کشور گور صفا در بود
۲۳۷۰	یکے سر کشے بود خلیجی نیراد	ہمہ زربشہزادہ ہر سال داد
۲۳۷۱	شنیدم کہ سائے ببرد گزید	سپہ ناصر الدین بقصدش کشید
۲۳۷۲	چو بشنید ظمعی کہ آمد سپاہ	شنیدم نزد حشے از پور شاہ
۲۳۷۳	در اقصائے کشور مصافت بداد	ہم آخر بقو جہش شکستہ فتاد
۲۳۷۴	گر فتنہ اورا برید نہاد	ہمہ لشکرش گشت زیر دوز پر
۲۳۷۵	ہماں ناصر الدین چو فیروز شد	علیہا اوعالم افزوز شد
۲۳۷۶	ہمہ کشور گور را غنبط کرد	ز گردن فرزان بر آورد گرد

بلکھنوتی آنگہ برآمد بہ تخت	۲۳۷۷
ہمی راند ملکہ دران بوم و بر	۲۳۷۸
برآمد ز عہدش چو یک نمر سال	۲۳۷۹
چو تار بج شد ششصد و بیست و شش	۲۳۸۰
پس از دی ز آبستان حرم	۲۳۸۱
ہاں طفل اندر او دھ مرو گشت	۲۳۸۲
حکایت شنیدم ز کار آگہاں	۲۳۸۳
یکے خلجی بود بلکہ بستم	۲۳۸۴
برآمد بہ تخت اندران روزگار	۲۳۸۵
شنیدم سر از شاہ دہلی بتافت	۲۳۸۶
بنیروئے اقبال دیار می بخت	
شد آن مرز مغبوط او سر بسر	
بخورشید جاهش در آمد زوال	
خرامید در بانغ فردوس خوش	
یکے زادش ہزادہ محترم	
چو شہزادگان ناز پر درو گشت	
کہ چون ناصر الدین رفت از جہاں	
پس از فوت شہزادہ شد دو سنگام	
ہموشد دران بوم دیر شہر یار	
ہم آخر زایام فرصت نیافت	

## رسیدن خبر وفات ناصر الدین از لکھنوتی و لشکر کشیدن سلطان شمس الدین درال دیار

شنیدم چو آن شاہ فرزند فر	۲۳۸۷
ز بس گریہ نورے بچشمش نہاند	۲۳۸۸
یکے تیغ بر قصد بلکہ کشید	۲۳۸۹
چو بشنید بلکہ کہ آمد سیپاہ	۲۳۹۰
بسے دست یازد دران دار و گیر	۲۳۹۱
دران ملک خسرو بسے ترک تاز	۲۳۹۲
خبر یافت از فوت نور بصیر	
دگر روز لشکر زد دہلی براند	
خردشاہ بلکھنوتی اندر رسید	
شنیدم صفت آراستہ در لنگاہ	
ہم آخر بدست سپہ شد اسیر	
بگردو سوے تنگہ گشت باز	

۲۳۹۳	دران ملک جانی ملک لگداشت	کہ در بابا و لطف بسیار داشت
۲۳۹۴	چو آمد شتاباں سوئے تنگناہ	رہ چار ماہہ بریدہ دو ماہ
۲۳۹۵	چو رایات اعلیٰ بدلی رسید	تو گوئی بہ گل باد نصیبے رسید
۲۳۹۶	ہمہ خلق رشت گفت از دوزخی	ہمہ شہر گلشن شد از بے غمی

## ماختن سلطان شمس الدین التمش در بھیلسا و این جہنمی

۲۳۹۷	چو تار پنج شد شش صد سی و یک	سوئے بھیلساں راند خسرو نیک
۲۳۹۸	بنیردے قدرت علم بر فراخت	ہماں شہر بگرفت و کشور بتاخت
۲۳۹۹	بضبطش در آمد ہمہ بوم و برہ	مطیعش شدہ سرکشاں سرسبر
۲۴۰۰	دراں کشور آنکہ کے از سراں	راہا کرداں خسرو کامراں
۲۴۰۱	بروز و گر راند از آنجا سپاہ	بسمت اجین آں جہانگیر شاہ
۲۴۰۲	باقبال آں خسرو محتشم	بضبط آمد آں کشور د بوم ہم
۲۴۰۳	سرافش ہمہ گشتہ فرماں پذیر	ہمہ سرکشانش شدہ بستگیر
۲۴۰۴	زن و بیچہ مفیدان بردہ گشت	شدہ بے سپہر ہر جا کوہ و دشت
۲۴۰۵	ہماں سنگ مہاک آمد بدست	کہ بد معبد زمرہ بت پرست
۲۴۰۶	ہماں پیکر بکر ماجیت رائے	کہ بود است راہی مجسطی کشای
۲۴۰۷	ہماں کرن بھون و بتان دگر	گرفتند ترکان ہند و شکر
۲۴۰۸	شکستند ہر جا کہ بتخانہ بود	بکشتند ہر جا کہ بیگانہ بود
۲۴۰۹	بہر جا کہ ہند و بدوزخ رسید	مگر آنکہ میرد را طاعت کشید
۲۴۱۰	پس از چند مہ شاہ از اں ترکناز	سوئے تختگاہ با طفر گشت باز

# ذکر آمدن فخر الملک عصامی وزیر بغداد در شهر دہلی و وزارت یافتن او

محبط کرم سعد بن داد بود	شنیدم وزیر بغداد بود	۲۴۱۱
سپردہ سلاطین آل روزگار	پرستش ہمہ محل و عقد دیار	۲۴۱۲
جہانے فخر ملک عصامی بخاند	دراں ملک قرنے وزارت براند	۲۴۱۳
ضمیمہ شش بہر باب مشکل کشای	مدار ملک بد از ہوش رایی	۲۴۱۴
وزیر شش کردی دران تختگاہ	کے کو بگشتہ دران ملک شاہ	۲۴۱۵
نہ بے علم او دست و پای زنی	نہ بے رائے او ہیج رایی زنی	۲۴۱۶
کے مرو خود رائے شد بادشاہ	ہم آخر شنیدم دران تختگاہ	۲۴۱۷
کے رائے زد اندراں روزگار	وزیر گزین پیش آں شہر یار	۲۴۱۸
ز رائے قینش عدوے نمود	ہماں شاہ چو مرو خود رایی بود	۲۴۱۹
شنیدم کزاں سختگاہ مہرہ چید	وزیر گزین چوں چیاں حال دید	۲۴۲۰
اباخیل و اتباع باد و ستاں	رخ آور و در سمت ہند و ستاں	۲۴۲۱
بسے خواست غدر خطائی کہ کرد	ہماں شاہ خود رایی و نایختہ مرد	۲۴۲۲
دراں ملک گرو و سکونت پذیر	بداں تا وزیر مصفا ضمیر	۲۴۲۳
چو آشفٹہ بود اندراں روزگار	ز خود رائیش صاحب ہوشیار	۲۴۲۴
سوے کشور ہند و مسبار گشت	ز جہد شش شنیدم کہ کم باز گشت	۲۴۲۵
شنیدم دران ملک بس فتنہ زاد	چو دستور ازان ملک بیرون قتاد	۲۴۲۶
چو خیالش تمامی بملتاں رسید	وزیر گزین سہر بملتاں کشید	۲۴۲۷
ذکر خلق بادے بدہلی براند	ازان خیل قومے بملتاں بماند	۲۴۲۸



۲۴۲۹	چونزدیک دہلی درآمد وزیر	شنید این خبر شاہ روشن ضمیر
۲۴۳۰	کہ آمد بغداد یک مرد کار	کہ بود دست دستور آن خوش دیار
۲۴۳۱	شنیدم ز دہلی خرامید گفت	بتعظیم او چستد فرسخ برنت
۲۴۳۲	وزیر گزین ہم در اثنائے راہ	بصد خرگمی گردیا پوس شاہ
۲۴۳۳	بسے پیشکش پیش خسرو کشید	پذیرفت از دشاہ اختر سمید
۲۴۳۴	وزاں پس بصد لطف بنواختش	ہماں روز دستور خود ساختش
۲۴۳۵	دگر روز فرخندہ دستور دشاہ	خراماں رسیدند در تخت نگاہ
۲۴۳۶	بسی سالن شاہ روشن ضمیر	ہمی راند ملکہ بہ راتے وزیر
۲۴۳۷	ہم آخر بر آئین کار آگہاں	ببرندہ رختے ز دار جہاں
۲۴۳۸	ازیں کو چکہ ہر یکے ناقہ راند	وزیشاں بجز نام نیکو نہ ماند
۲۴۳۹	بکسی پنجم مرا بالیقین	یکے آمدے آن وزیر گزین؟
۲۴۴۰	دعایش مراد ز کتب یاد باد	روان عزیزش ز من شاد باد

## وفات یافتن سلطان الدین اش نور الدین

۲۴۴۱	ز تاج چوں ششصد سی گزشت	سہ دیگر در آن بد افزوں گزشت
۲۴۴۲	شہ شرق شمس الدین آں ہندگیر	کہ بود است دانا و روشن ضمیر
۲۴۴۳	چو در بہت و شش سال ملکہ برآند	بلکہ دگر تن مرکب جہاں نہ
۲۴۴۴	چو خورشید را گشت وقت زوال	تنش گشت بی تاب از ازل تیر فراخ
۲۴۴۵	رخش ہجو زرد آفتابے بماند	یکے روز تہ ہم ازیں ملک ماند؟
۲۴۴۶	شنیدم چو خورشید در پردہ شد	چناں گنج در زیر گل کردہ شد
۲۴۴۷	جہاں گشت تاریک بی آفتاب	قیامت شد اندر جہاں خراب

۲۴۴۸	شیر شرق بہاد سر در غروب	جہاں تیرہ شد تا شمال و جنوب
۲۴۴۹	ہمہ خلق نالائ شدہ سیو بسو	ہمہ شہر گریاں شدہ کو بکو
۲۴۵۰	سیہ پوش شد حیر از ماتمش	بسیر خاک افسر فلند از عمش
۲۴۵۱	کلہ از بسرا فلندہ اہل کلاہ	بما تم گمر بستہ خاصان شاہ
۲۴۵۲	فلند از عمش خاک بر سر زین	کبودی پوشید چرخ بریں
۲۴۵۳	دراں تغیریت عالے خوں گریست	بناشت مہے رنج مسکوں گریست

مشوریت کردن ارکان دولت بر اُمی کار ملک

وَمَلِكٌ دَادَنَ بَكْرَ الدِّينِ فَيَسِّرُ رُوزِ شَاهِ

۲۲۵۴	ہم آخر چو از گریہ پر دخلتند	بیک شب ہزار نغمہ ساختند
۲۲۵۵	ہمہ بندگانِ شہ نامور	بغجواری ملک بستہ کمر
۲۲۵۶	چو اں بلبن خود و بلبن بزرگ	بسے بندہ دیگر چہ تازی چہ ترک
۲۲۵۷	گفتند چوں شاہ ہند و ستال	بزد خیمہ بیروں ازیں بوستان
۲۲۵۸	دریں بوستان مرمت پذیر	باید عمارت گری ناگزیر
۲۲۵۹	کہ بے باغبان باغ بے بر بود	ہمہ ملک بے شاہ مضطرب و بود
۲۲۶۰	چو کردند بسیار گفت و شنید	شب آخر شد و صبح دولت رسید
۲۲۶۱	گفتند پس بر ہمہ یک زباں	کہ داریم بس شمع زراں و دود ماں
۲۲۶۲	دو پورویکے دختر شہنشاہ	دریں ملک ماندست ز شہ یادگار
۲۲۶۳	از اں ہر سہ فیروز باغ تراست	کہ شہزادہ لغز و خوب اختر است
۲۲۶۴	نشانیم اور ادریں تختہ گاہ	کہ شہزادہ خوشتر بود جائے شاہ

چو گفتند در انجمن آں سخن	۲۴۶۵
برگشته راضی ہمہ انجمن	
پس آنگاہ چون شاہ سیراگان	۲۴۶۶
گر قتمہ جہانرا کر اں تا کر اں	
زمجلس ہمہ سرکشاں خاستند	۲۴۶۷
یکے بار جائے بیاراستند	
دربار جانتخت زرین زدند	۲۴۶۸
وز اسجا بسوئے قسم آمدند	

## جلوس سلطان کن الدین فیروز شاہ ابن سلطان شمس الدین نورالدین مرقہما

بخوانند پس پور شاہ عجم	۲۴۶۹
بدادند اور ابدان تخت جای	۲۴۷۰
گرد ہے سین و گرد ہے یار	۲۴۷۱
مراں شاہ راکن دین شد لقب	۲۴۷۲
چو جائے پدر گشت فیروز شاہ	۲۴۷۳
چو زین قصہ باہو سپاری گشت	۲۴۷۴
غور و جوانیش در سہ قنار	۲۴۷۵
شنیدم کہ باہنندگان پدر	۲۴۷۶
ہمہ خشم و گردن کشی ساز کرد	۲۴۷۷
خزانہ کشادے بہر صبح گاہ	۲۴۷۸
بہر روز چون صبح دم تابشب	۲۴۷۹
بشوخی تلف کرد اموال را	۲۴۸۰
چو ترکان گردن کش و سر فرزد	۲۴۸۱
بہ فرس نہادند دیکھم جسم	
پیشیش ستاد نہ ہر یک بیای	
کمر بستہ در خدمت شہ یار	
کہ بہ ہندوی زاد و ترکی نسب	
نگشت از رسوم پدر چند گاہ	
ز رسم پدر شاہ خود را می گشت	
سخنہا و پیراں نیار و یاد	
کہ بد ہر یک از ضبط شایہ دیگر	
ہمہ فسق و اسراف آغاز کرد	
زرے خرچ کردے بنا جایگاہ	
ہمہ زرفشاں دے بر اہل طرب	
بغفلت گذشتی بدو سال را	
کہ بودند از شاہ نو بے نیاز	

۲۴۸۲	ز بدخواہی شاہ مضطر شدند	بتدبیر این کار کہتر شدند
۲۴۸۳	بگفتند کنین کودک خام رائے	مدام است با ما خصومت گرائی
۲۴۸۴	بر دآب از خاکسگان پدر	در آزار دار دروان پدر
۲۴۸۵	باسراف اموال بر باد داد	خزاین از دست برقصان نهاد
۲۴۸۶	چنان گشت از شیش شراب	کہ از غفلتش گشت عالم خراب
۲۴۸۷	شبه کوہر روز و شب بے خورد	نغم زیر دوستان خود کے خورد
۲۴۸۸	چہ معلومش انحال در ماندگان	چہ آگاہش از پیش در ماندگان
۲۴۸۹	چنین کس نباشد بشاہی سرا	چنین شہ نباشد بہ کشور و را
۲۴۹۰	ہمہ کار بر رائے خود میر برد	ز خود رائے ایدول کسے سر خورد
۲۴۹۱	ہماں بہ کہ اورا ازین تخت گاہ	فرستیم در محبت چہ گاہ
۲۴۹۲	بجایش کیے را از شہزادگان	نشانیم و بندیم پیشش سیاں
۲۴۹۳	ہماں سرفرازاں باہنگ و ہوش	بریں قصہ یکسر نہادند گوش
۲۴۹۴	دگر روزاں شاہ خود رائی را	بگردند در حصن ہائسی جلا
۲۴۹۵	جلوس ہماں پور شاہ گزیر	بتاریخ نقل پدر بدلیقہ
۲۴۹۶	چو از مجلس فیروز پر داخستند	بر ایوان شہ انجمن ساختند
۲۴۹۷	وزاں پس بگفتد باہم گہ	کہ بے شہ جاں ماند در شور و شر
۲۴۹۸	ندانیم تا چہیت تدبیر کار	بسازیم ازین پس کر مشہار
۲۴۹۹	چو ارکان دولت درین قتل قال	ز حیرت ہماں نہادند شغفہ حال
۲۵۰۰	شنیدیم کہ بدشاہ را دخترے	برا فشانند از غرقہ معجزے
۲۵۰۱	بگفتا ہم دختر مشہر یار	منہ و بر سرم انسر مشہار
۲۵۰۲	مرا شہ دلی عہد خود کردہ بود	بسمن خاتم ملک بسپردہ بود
۲۵۰۳	شاہ گزشتید از حکم شاہ	نہادید بر فرق غیرے کلاہ
۲۵۰۴	ہمہ آخر حال حیراں شدید	وزاں کردہ خود پشیاں شدید

ندامت بود کار او در جہاں	بلے ہر کہ گردوز حکم شہاں	۲۵۰۵
نیا مد کسے در غور جائے شاہ	ز ابنائے شہ جوں درین آئینہ گاہ	۲۵۰۶
مرا ہم کہ دخت شہم چند سال	گذرید ازین پس ہمہ قیل و قال	۲۵۰۷
مگر از غم مملکت وار نہید	پئے امتحاں تاج بر سر نہید	۲۵۰۸
بدارید بر جائے فرماں روا	ز مرداں اگر بہتہ آہم مرا	۲۵۰۹
برید از ہم افسر شہر یاد	دگر خود دگر گونہ بنید کار	۲۵۱۰
بگردید پیشش اطاعت گزای	سپارید آنرا کہ دارید رای	۲۵۱۱
شنیدند این قصہ کارا گماں	شنیدم کہ از دخت شاہ جہاں	۲۵۱۲
کہ دختر بہ ازنا ہمایوں سپر	دگر بارہ گفتند با یکدگر	۲۵۱۳
بسامردگانہ طفیل زن ست	بسا زن کہ در جنگ مردان ست	۲۵۱۴
مقرر شود بہ زابنائے شاہ	گرایں دختر شہ درین تخت گاہ	۲۵۱۵
پئے دفع اندوہ ماضی شدند	لہراں چوں بریں راضی شدند	۲۵۱۶

جلوس سلطان رضیتہ الدین خستہ

سلطان شمس الدین التمش

مے بعل افشاںد گرد در خام	نہد گرد زکیں ساتی سبہ جام	۲۵۱۷
فلک نقل غم از میاں برگرفت	جہاں ساغر عیش از سر گرفت	۲۵۱۸

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

سرو و طب مرغ غمناک گفت	صبا صحن گیتی ز خاشاک زنت	۲۵۱۹
زمانہ بساط کھن درنوشت	تہ بزم جہاں دور دیگر بگشت	۲۵۲۰
دگر دور ناہید آمد مگر	حکیمان بگفتند بایکدگر	۲۵۲۱
برونق چو دیدند بزمے چنین	جہاں سر بسر شد چو خلد بریں	۲۵۲۲
یکے مجلس خود بیا راستند	خریفان بزم کھن خاستند	۲۵۲۳
یکے تخت زریں سران سپاہ	پس آنگاہ ز داندراں بزم گاہ	۲۵۲۴
برآمد بارشاد ارکان مہند	براں تخت دختر سلیمان ہند	۲۵۲۵
برائیں سان کہ در پیش شاہان خدم	بہ پیشش ستاد ندانل حرم	۲۵۲۶
بروں سر اید وہ مستیر اقلناں	درون سر اید وہ جملہ ز نال	۲۵۲۷
بجکشن بستند از جاں کمر	سران سمت قبلہ نہادند سر	۲۵۲۸
کہ بد دختر شاہ والا نسب	مرادراشدہ رضیۃ الدین لقب	۲۵۲۹
بکارشش کمر بستہ مردان کار	ہی راند ملک آں زن نامدار	۲۵۳۰
یقین بود در شش مند سی و پنج	جلوس فی اندر سر اسی سبج	۲۵۳۱
دگر سکہ زد عالم بدسگال	چو از عہد رضیہ برآمد سال	۲۵۳۲
گذشت از حیا دل بشتوخی نہاد	شنیدم کہ از پردہ بیرون فتاد	۲۵۳۳
برفت آمد از کاخ کیواں پناہ	پوشید روزے قبا و کلاہ	۲۵۳۴
ہی گشت در ہر طرف آشکار	شد آنگاہ بر پشت پیلے سوار	۲۵۳۵
ہماں خسرو و دخست نامو	ازاں پس شنیدم غمے تشش دگر	۲۵۳۶
شد و خاص و عام از رخ شاد کام	بدایم پس از ہفتہ بار عام	۲۵۳۷

سواری بکڑے پس از یک ماه	۲۵۳۸
چو شش نه زین قطعه کامل گذشت	۲۵۳۹
نشینم غلامی ز جنس حبش	۲۵۴۰
گرفت بیک دست بازوئے او	۲۵۴۱
بداں مرد شاه جہا نرا سلام	۲۵۴۲
اسیر آخرش شاه دشمن زاده بود	۲۵۴۳
چو ارکان دولت در اں روزگار	۲۵۴۴
ببرند غنیمت از اں ماجرا	۲۵۴۵
کزیں گونہ کیش دیو در ملک جم	۲۵۴۶
عجب نے کہ گرد دست یابد کہے	۲۵۴۷
زناں جمله در دام آہر منند	۲۵۴۸
نکردی تو اں بر زناں اعتماد	۲۵۴۹
نیاید دفا از زناں با بیج گاہ	۲۵۵۰
زناں در بلا خوشتر از گلشن اند	۲۵۵۱
چو شورید نفس زن یار سا	۲۵۵۲
بزن مرد اگر استوار می کند	۲۵۵۳
نشان خطر شد بہر جازن است	۲۵۵۴
نرسید بزن تان و تخت شہاں	۲۵۵۵
جہا ندر می از زن نیاید نگو	۲۵۵۶
زن آن بہ کہ با چرخ سازد دام	۲۵۵۷
حریفش سز دینہ غم ساغوش	۲۵۵۸
کلمہ بر سر زن خرد ز اں نہ کرد	۲۵۵۹
ز نے کہ طرب جوید و جاہ ہم	۲۵۶۰
رکابش بر فتنہ اہل کلاہ	
بدو بدگماں عام تا خاص گشت	
بدی در سواری بر مرکبش	
بدادی سواریش بگفت و گو	
شہش کردہ بودہ است یا قوت نام	
بفرمان رضیہ رضا دادہ بود	
بدیدند گستاخیش آشکار	
بگفتند بایکدیگر در حسد	
مسخر تر آید ز جملہ خدم	
پے نفس خاتم بگیہ در ہے	
سجالت ہمہ کاری شیطاں کنند	
نشايد بر آہر سناں اعتماد	
دفا مرد شد ہم زمر داں بجواہ	
ولے در جدا بدتر از گلشن اند	
بخلوت و ہدبا سگے ہم رضا	
براں مرد زن ریش خندی کند	
خصوئے آنکہ ہم خوشی آہرین است	
کہ شد ملک اقسام کار آ کہاں	
کہ در صل ناقص شد است عقل او	
کہ مستش کند سندا احترام	
خوش است غنہ دُک خنیا گرش	
کہ شد وضع خاص از بے فرق مرد	
ز شہوت تواند بد - آزاد - کم	

۲۵۶۱	زن آں بہ کہ در پردہ باشد دم	بہ منت کند غوی ہر صبح و شام
۲۵۶۲	ہر آں زن کہ در پردہ خندہ بلند	سرش زود بر خاک باید فلند
۲۵۶۳	چو افتاد مارا خطائے کُخت	کہ گشتیم راضی بدیں گے است
۲۵۶۴	خطائے دگر باشد از بعد ازین	مقرر گزار کم دستش نکین
۲۵۶۵	خردمند ہرگز نذر درودا	کہ افتد خرد را خطا در خطا
۲۵۶۶	ہماں بہ کہ اکنون ز رے صواب	بر آیم دریں از خلاب
۲۵۶۷	بحرف خطا خطا رود در کشیم	بریں لوح تمثال دیگر کشیم
۲۵۶۸	عروس مالک بہ مردے دہم	بفرقتن کلاہ کیانی نہیم
۲۵۶۹	بخنجر جو خورشید یا قوت را	سپاریم یکسر بکان فنا
۲۵۷۰	ز مردی نباشد کہ پیش زنی	نہیم از سر غافل گردنے
۲۵۷۱	خصوصاً ازین پس کہ اہل جہاں	بگشتند در حق او بدگماں
۲۵۷۲	چو ترکاں چنین کاری آرستند	ازاں مجلس آن گاہ برخاستند

## جس شدن سلطان رضیہ کشتہ شدن

### یا قوت مسیہ آفرین شاہ و شہزادہ

۲۵۷۳	شنیدم دگر روز دقت سحر	ہماں دختر خسرو نامور
۲۵۷۴	قبا کرد در بر کلاہ نہاد	ز منظر بروں آمد و بار داد
۲۵۷۵	بپیشش ستادند ترکاں مست	ہمہ ہیں برابر دو خیمہ بست
۲۵۷۶	شنیدم ہماں روز یا قوت را	بگشتند یکسر در اں بارجا
۲۵۷۷	گرفتند پس رضیہ را بہ دنگ	نہادند بندش بیا پودنگ
۲۵۷۸	وزاں پس ابابند ہا دگر اں	بہ تیرنہ کردند اور ارداں
۲۵۷۹ F. ۸۶	دگر گوشت شد گوشت روزگار	فلک کرد نقشہ دگر آشکار
۲۵۸۰	دگر مرغی از بیض آسمان	عیان گشت در مرغزار ہماں



عجب بقیہ داروین چرخِ دہل	۲۵۸۱
عجب تر کراں بقیہ خیز و مدام	۲۵۸۲
خرے را کند جفت با فاختہ	۲۵۸۳
دہ خانہ ماکیاں گہ بوم	۲۵۸۴
ستاند ز شہباز گہ آشیان	۲۵۸۵
میچنگل او چہ صحوہ چہ باز	۲۵۸۶
وے مرغ زیرک دریں دامگاہ	۲۵۸۷
گہ و بگہ در روز شب صبح و شام	۲۵۸۸
خوش آن مرغ کو نیستہ ادکیاب	۲۵۸۹
روانش بسوز فراقی چمن	۲۵۹۰
بگوید کہ چوں سر بسر سوختم	۲۵۹۱
بیاسا قیگر چہ در آتشم	۲۵۹۲
تکے جرعہ بر خاک من بر فشان	۲۵۹۳
ازاں بقیہ پس مرغ آرد بدوں	
چہ صیاد و صید و چہ دانہ چہ دما	
بنسبت کجا خر کجا فاختہ	
بسے دما دار د بہر مرغ بوم	
بسا ز دور و مسکن ماکیاں	
نرسے ز دماش یکے مرغ باز	
نسا ز دہمہ عمر آرا مگاہ	
بر آہنگ پرواز باشد دما	
بمستان رسد نو شگاہ شراب	
بر آرد نواے خوش از باب زن	
بہ مجلس ز خود شمع افروختم	
چو باد چمن می رسد سرخوشم	
ز آب حیاتم بدہ تازہ جان	

## جلوس معزالدین بہرام شاہ ابن سلطان

### شمس الدین التمش طاب مقدرہما

چو تانچ شد ششصد و سی ہفت	۲۵۹۴
یکے کو دک از قصبہ بد خرد تر	۲۵۹۵
نشانند اوراہ تخت کیاں	۲۵۹۶
معزالدین اس شاہ راشد لقب	۲۵۹۷
خطابش بخواند بہرام شاہ	۲۵۹۸
مہ پنج دیگر زیادت گذشت	
کہ بودے شہر راستیں را سپر	
بہ بستند ہر یکت پیش میاں	
کہ شہزادہ بود تر کی نسب	
بکارش کمر بستہ اہل کلاہ	

۲۵۹۹	ز عہدش چو یکسال کامل گذشت	ز نقصان ادراک بد عہد گشت
۲۶۰۰	بشہوت پرستی بر آورد نام	وز بد بگمان گشت ہمہ خاص و عام
۲۶۰۱	بہر جازئی دید صاحب جمال	بکردی بزور و زرش دست مال
۲۶۰۲	یکے شاہ نج زربے پاک شد	بہند و ستاں جامی ضحاک شد
۲۶۰۳	بعہدش منول شاہ لاہور را	گرفتند گشتند فرمانروا
۲۶۰۴	چو ظلم و فسادش ز حد برگشت	خصالشی بہر کشور افسانہ گشت
۲۶۰۵	تاں بندگان شہ نیکنام	فراہم شدہ باز روزے تمام
۲۶۰۶	بگفتند کس را ز ابناء شاہ	ندیدیم شایان تاج و کلاہ
۲۶۰۷	دو پور دیکے دخت فرمانروا	نشانیدیم جائے شہ در کشا
۲۶۰۸	یکے سرخشم خصوصت نہاد	دوم گشت مشغول ظلم و فساد
۲۶۰۹	سیوم دخت شاہ کشور کشا	یخو بد گمان کرد آفاق را
۲۶۱۰	ندانیم تا اندر میں سخت گاہ	بسازیم ازیں پس کرا بادشاہ
۲۶۱۱	دریں فکر بودند ہر روز و شب	کہ ناگہ بر آورد و دران شعب

عقد کردن لا طونہ رضیہ را در تبرندہ و لشکر

## کشیدن در دہلی

۲۶۱۲	بہ تبرندہ چوں رضیہ مجوس گشت	وزیں قصہ یکسال پیش مہ گشت
۲۶۱۳ F. ۸۷	کشیدیم یکے ترک لا طونہ نام	کہ ہاموں سیر بودیا وہ خرام
۲۶۱۴	بگشتے بسر حد ہر کشورے	نہ تنہا کہ با مختصر شکرے

۲۹۱۵	دراقصائی کشور شد غم ساز	بغفلت بکرمی کے ترک و تاز
۲۹۱۶	از انجا بسک در دیارے دگر	سپہ رانداں ترک پر خاش گہ
۲۹۱۷	بیک جامے کم گرفت قسار	گد شتے بریں گونہ اش روزگار
۲۹۱۸	ہماں مردانگہ بہ تبر بندہ در	خروشاں بر آمد ابا کر دفر
۲۹۱۹	بغفلت ہماں حصن محکم گرفت	بسے رخت مرغان پر کم گرفت
۲۹۲۰	ز زنداں ہماں رضیہ را بکشید	بتزویج خویش چو راضی بدید
۲۹۲۱	شنیدم کہ مرضیہ را عقد کرد	چو شہر اجتماع میان دو فر
۲۹۲۲	یکے روز رضیہ بخلوت نہفت	بلاطونہ رازے دل انگیز گفت
۲۹۲۳	کہ من دخت شاہ جہاں پرورم	سہ سال و مہ تاج بدیر سرم
۲۹۲۴	بو حشت ز من بندگان پدر	ر بودند تاج کیانی ز سرم
۲۹۲۵	وزاں پس بیا یک نہادند بند	ہمی داشتند بعین گزند
۲۹۲۶	کہ ناگہ تو ایدر کشیدی سیاہ	مرا بر کشیدی ازاں جس گاہ
۲۹۲۷	کنوں خیز تا ہر دو یکدل شویم	ابا لشکر سوئی دہلی رویم
۲۹۲۸	ہمہ شہر و بوم است ہوا خواہ من	کہ بودم نکو خواہ ہر مرد و زن
۲۹۲۹	چو از دور را یات من بنگرند	ہمہ رخ سوئے لشکر آورند
۲۹۳۰	چو گرد ہمہ حلق با من یکے	بدست آدم ملک من بے شکے
۲۹۳۱	چو لاطونہ ایں راز اذن شنید	بغیر رضا میچ پاسخ ندید
۲۹۳۲	زن و شوچو زین قصہ پرداختند	دو سہ ہفتہ تدبیر می ساختند
۲۹۳۳	دگر روز رضیہ سپہ بر کشید	بکس تو زئی ملک خنجر کشید
۲۹۳۴	بسے مرداں بوم و بر جمع کرد	کہ بودند نام آور اندر بند
۲۹۳۵	چو تو و برچہ چتوئی پر خاش گہ	چہ کھو کہ چہ بیاہ مردم شکر

بیاری دہی راند در تختگاه چو گفتند این قصہ را پیش شاہ ۲۶۳۶

رسیدن خبرش سلطان رضیہ سلطان معزالدین  
و لشکر فرستادن سلطان معزالدین بقصد او

سران سپہ را شہنشاہ بخواند	۲۶۳۷
بگفتا کہ اے سرکشان سلف	۲۶۳۸
بگوئید تدبیر این کار چیست	۲۶۳۹
سران سپہ چون ز فرمانروا	۲۶۴۰
وز این پس بگفتند کہ شہنشاہ	۲۶۴۱
بفرمائے تا خیمہ بیرون زنیم	۲۶۴۲
دگر روز خسرو خزانہ کشاد	۲۶۴۳
یلان سپہ چون زرے یافتند	۲۶۴۴
سپہ چونکہ شد ساختہ سرسبز	۲۶۴۵
بدان بلبن خرد فرما نردا	۲۶۴۶
تو سر لشکر می اندرین لشکر	۲۶۴۷
بباید چنان برکشی تیغ کیس	۲۶۴۸
چو بشنید این قصہ بلبن شاہ	۲۶۴۹ F. ۸۸
ہمی رفت تا سر بدشتے کشید	۲۶۵۰
بفرمود تا سرکشان سپاہ	۲۶۵۱
میان را بہ بندند بر سار جنگ	۲۶۵۲
ہمیں قصہ در پیش شاہ باز خواند	
ہمی آید آں خواہر نا خلف	
مرا جز شہا صاحب را نمی کیست	
شنیدند گفتند رشہ را دعا	
گریزے نہ بنیم جز از کار زار	
زرے دہ کہ پولاد را بشکنیم	
یلان سپہ را موجب بداد	
پے ساز بیگانہ بشتافتند	
رداں کرد لشکر شہ نامور	
بفرمود کا می کرد کشور کشا	
نبا شد چو تو محرمے دیگر	
کہ درخون شود غرقہ روحی زمین	
شنیدیم سپہ راند از تختگاه	
کہ افواج رضیہ در آن دشت دید	
کہ بودند نام آور تخت گاہ	
بتا ز تدبیر دشمنان بے درنگ	

برافواج بیگانہ ہوئے زنند	۲۶۵۳
چو ایں قصہ بشنید اہل سپاہ	۲۶۵۴
شنیدم ہمہ از حسلہ اوس	۲۶۵۵
درافواج رضیہ شکستے فتاد	۲۶۵۶
شکستہ از انجا بہ تیرندہ راند	۲۶۵۷
شنیدم سپاہش دران کارزار	۲۶۵۸
ز چنداں سپاہی کہ آوردہ بود	۲۶۵۹
چناں شد پرگندہ گاہے فرار	۲۶۶۰
دزاں پس ہماں بلین ہوشمند	۲۶۶۱
خروشاں سوئے تختہ گشت باز	۲۶۶۲
چو با فتح و نصرت بحضرت رسید	۲۶۶۳
ابا سرکشاں گرد پا بوس شاہ	۲۶۶۴
چو بشنید از شاہ فرخ نژاد	۲۶۶۵
سرا نرا بگفتا کہ خلعت دہند	۲۶۶۶
ہماں روز بزم طرب ساز کرد	۲۶۶۷
بداداند راں مجلس عیش بار	۲۶۶۸
یکے ہفتہ آں شاہ فیروز جنگ	۲۶۶۹
بیک ہوئے بدخواہ را بشکند	
یکے حملہ آورد بر کسی نہ خواہ	
بیک طرفہ عینے دران دشت کیں	
ہماں رضیہ سر در نہر میت نہاد	
بہر گام از دیدہ خوں می فشانند	
بسے بے سپر شد دران روزگار	
بخون جگر جمع شاں کردہ بود	
کہ بروئے نہ پیوست ازاں کیواہ	
چو در فوج رضیہ شکستے فگند	
ابا ہم عنان گردن فہراز	
عناں سوئے درگاہ خسرو کشید	
بگفت اچنہ بگذشت در حر بگاہ	
بخندید ہنچوں گل بامداد	
کلاہ شرف بر سر شاں نہند	
سراں سپہ با خود انبا ز کرد	
نشستہ سرانش میں دیسار	
ہمی ز دل بقار و دروہ وزن سنگ	

لشکر کشیدن سلطان رضیہ بار دوم در جادہ دہلی

و منہزم شدن او با شویہ ہر کشتہ شدن در حد تحصیل

چو بگذشت ازاں قصہ ماہی سہ چار	۲۶۷۰
دگر بارہ آں رضیہ با گمراہاں	۲۶۷۱
پرگندہ چند یک جائے کرد	۲۶۷۲
دگر فتنہ زاداں روزگار	
کمر بست بہر کلاہ شہاں	
پس آنکہ سوئے تختہ را می کرد	

۲۶۶۳	معز الدین آں شاہ عشرت گرائی	بگفتا ہاں بلبین در کشائے
۲۶۶۴	بقصد شش دگر بارہ راند سپاہ	ابا سر فرزان صاحب کلاہ
۲۶۶۵	سپہ راند آں بلبین چہرہ دست	کہ یکبار از دوفوج رضیہ شکست
۲۶۶۶	بر آہنگ کین می خرامید لفت	چو از تخت گشت فرسنگ رفت
۲۶۶۷	بشکر کہ رقیبہ اندر رسید	دوشکر چو مرید گرا بدید
۲۶۶۸	بشد شکر رضیہ کیسر سوار	بروں زوز و زاز پے کارزار
۲۶۶۹	دوشکر بیدار مقابل ستاد	زہر سوئے نامر در اول فتاد
۲۶۷۰	دلاور خود شاں شد از ہر سپاہ	چو شیر آہوئے دیدہ در صید گاہ
۲۶۷۱	دلے لشکر شاہ بد چہرہ تر	کز دبار اول عدو تافت سر
۲۶۷۲	ہمی زد مثل ہریل چہرہ دست	کہ بشکستہ را باز بتواں شکست
۲۶۷۳	وزاں سوئے افواج رضیہ تمام	چو مرغے کہ جبستہ باشند ز دام
۲۶۷۴	ہمہ ساختہ از برائے فرار	زد ہائے شاں رخت بستہ قرار
۲۶۷۵ F. ۸۹	چو زین ماجرا یک زمانے گذشت	خروشے در آمد در اں سادہ دشت
۲۶۷۶	بیکبارہ افواج دہلی تمام	رخ آرد دسویں حریفان خام
۲۶۷۷	بیک حملہ افواج مغلوبہ را	شکستہ شیران کشور گشا
۲۶۷۸	چو دیدند بدخواہ ہمچوں حباب	ز آسیب بادے نماندست بر آب
۲۶۷۹	کشیدند ہمہ شخصہ آبدار	گرفتند و نبال اہل فرار
۲۶۸۰	در جنگ رضیہ بر انشاں قتاد	گر زین سر سوئے کیتھل نہاد
۲۶۸۱	بہ کیتھل گروہ ز ہندوستان	چو دیدند در دام مرغے چنان
۲۶۸۲	گرفت بر رسم غدر و ریا	بکشتند لاطونہ و رضیہ را
۲۶۸۳	ز تار بج بکش شد دوی دہشت	کہ کشتند شانز ایک تیرہ دشت
۲۶۸۴	چو فیروز شد بلبین کیسہ خواہ	بحکمت رخ آرد و از اں جہنگاہ

خبر داد خسرو خویش را	بر ایوان شہ رفت بعد از دُعا	۲۶۹۵ E ۸۹
پیشانی از لشکر و کشورش	تلفت گشتن رضیہ و شوہرش	۲۶۹۶
بصد عیش و عشرت برآمد بگاہ	ز بلین چو بشنید بہرام شاہ	۲۶۹۷
بفرمود خلعت بہر خاص عام	طلب کرد ارکان دولت تمام	۲۶۹۸
بسے کلبہ بستند ہر سو بلند	بفرمان آں شاہ فیروز مست	۲۶۹۹

جس کردن ارکان دولت سلطان مغرالدین راو

ملک بعلال والدین والدینیا مقوض گردانیدن

ز عہدے معزے برآمد دوسال	چو شد ششصد و سی و نہ بر کمال	۲۶۰۰
بدان تابو د ملک در انتظام	بہاں کہنہ ترکان شہسی تمام	۲۶۰۱
بگفتند کایں شاہ بداد گر	شنیدم دگر بارہ با یکدگر	۲۶۰۲
کہ آں عالم عدل کیسو گرفت	بہ بیداد ظلم انجاناں خود گرفت	۲۶۰۳
کہ داعی شود رسم خون ریختن	یکے حیلہ می باید انگیختن	۲۶۰۴
نشان دیم جایش دریں تخت گاہ	دو پور و یکے دختر بادشاہ	۲۶۰۵
نہ نشانستہ شد کس بفرماندہی	ندیدیم از ہیکس رو بہی	۲۶۰۶
نشانیم اولاد اولاد شاہ	بہان کہ اکنون دریں تخت گاہ	۲۶۰۷
دگر بارہ ایں بوم بستاں شود	مگر کار ایں ملک ساماں شود	۲۶۰۸
نشانید دریں مصلحت کرد دیر	چو از دیدن ظلم گشتیم سیر	۲۶۰۹
بگفتند در خود حدیثے ہراز	شنیدم چو ترکان گردن فراز	۲۶۱۰
بگردند مغرول ازاں تخت جا	دگر در آں شاہ خود کام را	۲۶۱۱
نشانند در جس گاہ گزند	بدست و پیاش نہادند بند	۲۶۱۲

# جلوس سلطان علاؤ الدین ابن سلطان بکن الدین فیروز شاہ یعنی نبیرہ سلطان شمس الدین التتمش

۲۷۱۳	چو ہرام از ملک معزول شد	بزدان شنیدم کہ مقتول شد
۲۷۱۴	وگر روز ترکان کشور کشا	نشانند بر سخت مسعود را
۲۷۱۵	مگر بودا پور فیروز شاہ	زجد و پدر و وارث تاج و گاہ
۲۷۱۶	علاؤ الدین اورا لقب خواندند	بفرقت بسے گوہر افشانند
۲۷۱۷	توجہ بردگشت اتراک را	ز فوجش شکوہ آمد افلاک را
۲۷۱۸	سراں خدمتش کردہ امیدوار	کہ گیرد مگر ملک از دست قرار
۲۷۱۹	بسی دند و ششصد آں پور شاہ	بر آمد تخت ازاں تخت گاہ
۲۷۲۰-۲۷۲۱	شنیدم کہ آں شاہ تا یکد و سال	ہمی راند ملکے چو اہل کمال
۲۷۲۱	بعہدش مغل در حداجہ تاخت	شہنشاہ ز دہلی علم بر فرخت
۲۷۲۲	بفوج ملاہیں شکستہ فلکند	بسے کافر آرد اندر شکند
۲۷۲۳	چو بکشست افواج کفار را	سوئے تخت نگاہ شد عزیمت گرا
۲۷۲۴	نہشہ آمد و از عدالت گذشت	ز تاراج کفار معزور گشت
۲۷۲۵	سر اندازا قطار معزول شد	شدہ دشمنس ہر کجا بود مرد
۲۷۲۶	ز تحویل و تبدیل شہر و دیار	بشورید خلقے دراں روزگار
۲۷۲۷	شہ از سرکشی کم نمی کرد ایچ	ہمی بود ایم سیاست بسیج
۲۷۲۸	بسے لشکر شاہ را ز تندی بکشت	ز خون ریختن شہزادش در دست
۲۷۲۹	بنے ہر کہ در ظلم مغرور گشت	فرز جش ازاں قاعدہ کم گذشت



## محبوس بن علاء الدین سپہ سالار کن الدین فیروز شاہ

چو از عہد ستود شد چہار سال	۲۶۳۰
ہمہ خلق از غوغائے او شد نفور	۲۶۳۱
بلے ہر کہ در ورطہ غرق گشت	۲۶۳۲
گمبہ نڈاز و اہل دانش کراں	۲۶۳۳
کہ مردم چو آفتد بگرداب در	۲۶۳۴
غرض چو نگہ آں شاہ غرق غور	۲۶۳۵
گر گفتند از داہل دولت کراں	۲۶۳۶
دوسہ ہفتہ گشتند اندر مکین	۲۶۳۷
ہم آخریکے روز بشتافتند	۲۶۳۸
گر گفتند آں شاہ خود رائے را	۲۶۳۹
بس از چند روزش سمران پاہ	۲۶۴۰
از نیہا بسے یاد دارد جہاں	۲۶۴۱
فتاد اخترش در ہبوط و بال	
کہ دیدند غرقش ببحر غور	
چو بنڈ گا بش ز سر برگدشت	
بداں تا نیفتد در ہم جاں	
کشد دست گیرندہ را در خطر	
ہمہ خلق را کرد از خود نفور	
ہمہ بستہ از بہر دفعش سیاں	
کہ از دے را بنڈ تاج و نگین	
بنظمت برو قدر تے یافتند	
وزاں پس نہادند بندش بپاہ	
بگردند ہمراہ بہرام شاہ	
فریشش بخوردند کارا گہاں	

## جلوس سلطان ناصر الدین ابن ناصر الدین

کے باکہ حق بہر دولت بشت	۲۶۴۲
ز مغرب بہ مشرق بر بندش نہاں	۲۶۴۳
بجواب اندرش پاساں ست بخت	۲۶۴۴
ز قوم کرم بر جیش نبشت	
بداں تا چو خورشید گیر و جہاں	
بہمید ایش ہم عنان ست بخت	

قضا و قدر بعدد کارا دست	بہر جا کہ باشد خدا یا را دست	۲۶۴۵
نگردد کیے موئے کز بر تنش	نہ و ہفت و چهار را شود و تنش	۲۶۴۶
زمین و زمانہ رفتیش بوند	سپہر کو اکب تقیبتش بوند	۲۶۴۷
بود و بجا ہش ہمسائیگی	سعادت مراد را کند دایگی	۲۶۴۸
چو وقتش رسد تاج بر سر نہند	بصد عزتش پرورش می دهند	۲۶۴۹
چنین گفت پیر فسانہ سراے	مرا چوں در انسا نہادید راے	۲۶۵۰
کہ بد پورا التمشش ہند گیر	کہ چون ناصر الدین روشن ضمیر	۲۶۵۱
بخط قضا و قدر سر نہند	باقلم لکھنوی آں شاہ را د	۲۶۵۲
کہ بد مولدش بعد فوت پدر	نشہ آدہ ماندہ از دیک سپہر	۲۶۵۳
جہا نرا بداد و ہش خرده داد	چو شد بالغ آں طفل فرخ نژاد	۲۶۵۴
چو در ملک ہندوستان بد خدیو	علاؤ الدین آں پور فیروز نیو	۲۶۵۵
ابا جاسہ و نامیہ دپسند	فرستاد بروی زدہ کی نو ند	۲۶۵۶
چو شیراں ہی بود در مرغزار	بداں تا بہ بہر اوج آں بختیار	۲۶۵۷
بکشتند در حبس مستورا	ہم آخر چو ترکاں کشور کشا	۲۶۵۸
نہادند تاج کیا نشی بسر	نہایشش خواندند از اں بوم و بر	۲۶۵۹
بدستش سپردند ملک نگین	پیشش نہادند سر بر زمین	۲۶۶۰
کہ بد مدد دین حق روز و شب	شدہ ناصر الدین مراد را لقب	۲۶۶۱
کہ بر تخت شد آں شہ شیر دل	ز تاج بدستش شد و چہار چیل	۲۶۶۲
بد و دختر خود بہ تزویج دادی	ہماں بلبن خرد صفدار را د	۲۶۶۳
بداں ترک یل کردن خاں خطا	چو داماد شد شہ کامیاب	۲۶۶۴
کہ بودا ست شاہی حلیم و کریم	شد آں شاہ را مملکت مستقیم	۲۶۶۵
از و گشت شاہر خلاق اتمام	بکر دے رضا جوئے خاص عام	۲۶۶۶
بدی ہر کیے را بجاں نیک خواہ	بہ جستہ رضا کی سران سپاہ	۲۶۶۷

نہ بے علم شاں بیج راہی زوے	۲۷۶۸
نہ بے حکم شاں دست و پا زوے	۲۷۶۹
نخوردے گہو آب فی علم شاں	۲۷۷۰
نہ چون دیگر شفته شہزادگان	

## عزیمت ہی راند ناصر الدین درحد و آچہ دملتان بقصد دفع مغل و فیروزی یافتن دراں

چو بر شش افروز دینا ہوشش	۲۷۷۱
فنا و اختر ہند درکش مکش	۲۷۷۲
یکے لشکرے آمد از کافراں	۲۷۷۳
ہمی تاخت در آچہ و مولتاں	۲۷۷۴
خلائق بہرہ در حصار می شدند	۲۷۷۵
ہمہ بے سپر شد حد و دیار	۲۷۷۶
چو این حادثہ شاہ گہاں شنید	۲۷۷۷
زمین شد ز سم ستوراں ستوہ	۲۷۷۸
نہاں گشت گردوں ز گرد سپاہ	۲۷۷۹
چہ ابرے کہ آفاق را سایہ کرد	۲۷۸۰
ہمہ خون دشمن چکید ز اسحاب	۲۷۸۱
غرض ناصر الدین گیتی پناہ	۲۷۸۲
ہمی راند تا سر ہمتاں کشید	۲۷۸۳
دزاں پس بگفت ای سران کہن	۲۷۸۴
مدارِ مالک ز رائے شماست	۲۷۸۵
ضمیر شما ہست چو آفتاب	
چہ گوئید در باب دفع مغل	
و لے از مخالفت بر آورد گرد	
صفِ خصم از وچوں سواران آب	
چو شکر رواں کرد از تحت گاہ	
غلبہائے اوسہر بکیواں کشید	
برائے شما پختہ گرد و سخن	
خرد و در بلاغت گواہی شماست	
ز رائے شما عطف بنود صواب	
کہ عقل شما ہست چوں عقل کل	

چگونه سز و با منسل کارزار	چہ تدبیر باید دریں کار و بار	۲۶۸۶
شنیدند از آن شاه روشن چمنیر	سراں چونکہ این قصہ دلپذیر	۲۶۸۷
شہنشاہ را گفت ہر یک دعا	شگفتند چون گل ز باد صبا	۲۶۸۸
کہ بود است در اصل غوری نژاد	چو آن قطب دین حسین مردار	۲۶۸۹
بکار ممالک مدد می نمود	یکے از ہزاران آن عہد بود	۲۶۹۰
رہ بودے شبک چیز از آسمان	گہ نیزہ بازی بنوک سنان	۲۶۹۱
زرائش شدہ قائم آن تختگاہ	دگر آن انغمال کہ بدخسر شاہ	۲۶۹۲ ۴۹۲
کہ بختش جواں را می او پیر بود	عجب تر کے از اہل تدبیر بود	۲۶۹۳
کہ شہ را یکے بود از اہل راز	دگر آن شیر خاں گردن فراز	۲۶۹۴
وکیل در شش کرد بیگاہ و گاہ	دگر آن ظہیر ممالک کہ شاہ	۲۶۹۵
چراغے ہم از دودہ بو عصام	یکے بود روشن دل نیک نام	۲۶۹۶
بدادہ ہماں گوہر دلپسند	ہم از مخمر ملک عصامی بہند	۲۶۹۷
بدودادہ بد کشور مولتاں	دگر بلبن زر کہ شاہ جہاں	۲۶۹۸
بماندست در ہفت کشور نشاں	دگر سرفرازاں کہ از نام شاں	۲۶۹۹
بگفت مر شاہ آزادہ را	شنیدم کہ بعد از دعا و شتا	۲۸۰۰
ہمہ برعدوے تو تا زندہ ایم	کہ شاہا بجان تو تا زندہ ایم	۲۸۰۱
نشايد و غا با منسل شاہ را	چو ما یم در پیش فرماں روا	۲۸۰۲
سپاہ مغل را بگیم ہم راہ	بفرما کہ را نیم زاید سپاہ	۲۸۰۳

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

کیمیں از کیں دفع آہر مناں	کیمیں از کیم پر دشمنان	۲۸۰۴
سرشکراشہنشتہ نجاں فلند	زماہر کہ در کار سستی کند	۲۸۰۵
زوند از سر راستی پیش شاہ	چو رے چنین سرکشان سپاہ	۲۸۰۶
کہ لشکر برانید از مولیتاں	شہنشتہ ہما ندیم بفرمود شاہ	۲۸۰۷
چو شیر افگناں قصد دشمن کنند	ہمہ سرکشان خیمہ بیرون زدند	۲۸۰۸
شکارند افواج آہر مناں	بر آرد پوست از سر دشمنان	۲۸۰۹
بس سرشکرے سرور آرد بیکار	اکت خان دران لشکرے شمار	۲۸۱۰
بجائے کہ ادگوید آسب روند	دگر جملہ کرداں مطیعش نشوند	۲۸۱۱

## کیمیں کردن لشکر دہلی در آہنہ فیروزی یافتن مغل

بر اندند بر قصد کافر سپاہ	سران سپہ چون بفرمان شاہ	۲۸۱۲
کیمیں بگردند در آب سہند	گزشتہ یکسر زاتعبائے ہند	۲۸۱۳
کہ کے در سر لشکر خاکسار	یکے ہفتہ بودند در انتظار	۲۸۱۴
چو فرغاں پیائے خود آمد بدام	پس از ہفتہ فوج کافر تمام	۲۸۱۵
خردشاں رسیدند در آب سہند	ہمہ تاختہ در نواحی ہند	۲۸۱۶
نہادہ ہمہ رخت بر مرکباں	گراں بارگشتہ سواران شاہ	۲۸۱۷
فلندہ بزیں آلت کار زار	یکے کردہ براسب برودہ سوار	۲۸۱۸
فرس محل دبار کش کردہ تنگ	دگر گشتہ بے غم ز پر خاش جنگ	۲۸۱۹
بہر گام می کردہہ جباسجود	قدم می زداند ررہ دومی نمود	۲۸۲۰
رسیدند ناگہ بعین گزند	بریں گونہ چون آں گردہ نژند	۲۸۲۱
چہ از جانب چپ چہ از سو راست	زہر سوسپہ از کیں کہ نخواست	۲۸۲۲
کہ تنہائے شاہ راہت ساختند	بدان نابکاراں جہاں تاختند	۲۸۲۳

سپاہ مغل دست دیا کر دم	۲۸۲۴
سراسیمہ شد جملہ افواج شاہ	۲۸۲۵
فتادہ سواران از اسپان بجاک	۲۸۲۶
بیکدم سواران ہندوستان	۲۸۲۷
سپاہ مغل شد سراسر زبون	۲۸۲۸
یکے کشتہ شد دیگر سو شد اسیر	۲۸۲۹-۹۲
بجستند مرغان ہندوستان	۲۸۳۰
صفت ہندو فیروز شد بر مغل	۲۸۳۱
سراں سپہ شادیا نہ زنان	۲۸۳۲
رسیدند بر شہسپاں از چند روز	۲۸۳۳
بگردند با بوس شاہ گزمیں	۲۸۳۴
بہر یک پس آنگاہ تشریف داد	۲۸۳۵
عنان باز نشاخت از پار دم	
کمر بستہ گردن بتاراج شاہ	
پیادہ ہی شد نہاں درمخاک	
گر رفتند اسپان و کشتند شاہ	
سراسر شد اعلام شاہ سرنکوں	
یکے شد بگریہ دگر در نفیسہ	
شدہ ہر یک از دام در بوستان	
برآمد زہر سو خردش دہل	
گر رفتند شادان روہ مولتان	
ہمہ سرفرازان کشور فروز	
شہنشہ بسے گرد شاہ آفریں	
کلاہ شرف بر سر شاہ نہاد	

## ضبط کردن سلطان ناصر الدین اطراف چہ ملتان

چونارغ شد از کار کف ارشاہ	۲۸۳۶
بمالید اطراف ملتان تمام	۲۸۳۷
ہمہ سرکشانرا بمالید گوش	۲۸۳۸
ز بیگانہ مرغان ہتی کردہ بوم	۲۸۳۹
چمن در چین شد ہمہ بوم و بر	۲۸۴۰
شدہ شہر کشور ہوا خواہاد	۲۸۴۱
بہر سواران کرد فوج سپاہ	
در آدر بوس مرغ زریں بدام	
وطن کرد بر جائے غولان سر و کش	
ریاحیں بر آمد بجائے زقوم	
بجز سبز و کس کم بر آورد سر	
وزان پس شنیدم شیر نامجو	

ہماں بلبلین زر بلمتاں گزاشت	۲۸۴۲
کہ در باب اولطف بسیار داشت	
رواں کرد آنکہ از آنخا سیاہ	۲۸۴۳
بدلتی رسید از پس یک دواہ	
زر ویش ہمہ خلق چوں گل شکفت	۲۸۴۴
سخن کس بغیر دعایش نگفت	

## پسر آمدن در حرم سلطان ناصر الدین و شادی کردن و آذین بستن در شہر و کوئی

خوش آن شاخ نورستہ و بارور	۲۸۴۵
کہ نففش بود در گل و برگ دہر	
بیا ساید از سایہ در جہاں	۲۸۴۶
تماشا گہ آید بکار آگہاں	
زمین گردد از مرغ و استوار	۲۸۴۷
ستون فلک گردد از خاکسار	
خورد بر از و طوطی آسمان	۲۸۴۸
در مرغ جنت کند آشیان	
گلش جاہ و بارش سعادت بود	۲۸۴۹
جہانے از آن شاخ گلشن شود	
زند کو کس بر سدرۃ المنتہا	۲۸۵۰
علم بر کشد بر رباط سہا	
از و بر خورد جملگی خاص و عام	۲۸۵۱
کند سایہ بارغ جہاں را تمام	
بر و مند باشد بصیفت و شتا	۲۸۵۲
مرادش بود دیوہ در ہر ہوا	
گلش تازہ دارد مشام جہاں	۲۸۵۳
ز برگش شود برگ کار آگہاں	
منافع دہد جملہ اجزای او	۲۸۵۴
بود جملہ عالم از و بہرہ جو	
ہم از و بہرہ بود تازہ ہر لالہ زار	۲۸۵۵
ز ہر شاخ او میوہ زاید فرزد	
ز ہر برگ او شاخے آید بروں	۲۸۵۶
کہ در ہند زاد از نہال عجم	
چنین شاخ بود از بہار کرم	۲۸۵۷
کہ بگرفت از و اصل تر کاں جمال	
ہماں ناصر الدین فرخ خصال	۲۸۵۸
ز یادت براں گشت پنجاد و ہفت	
شندیم چو ششصد ز تاریخ رفت	۲۸۵۹

کزاں شلخ سایہ بطونی فناؤ	یکے شاخ ازاں سرو آزادزاؤ	۲۸۶۰۴۹۴
بہر چار سو جے زرشند زواں	ہمہ تازہ شد مرغزار جہاں	۲۸۶۱
ز تازہ درختاں و اطراف باغ	شد از قبہا شہر دارالفرخ باغ	۲۸۶۲
طرب خانہ شد ہر کجا کوہ و دشت	درخت سعادت برومند گشت	۲۸۶۳
صبا سخن گیتی زخاشاک رفت	گل ملک از باد دولت شگفت	۲۸۶۴
ہو ابادہ و چرخ پیانہ شد	جہاں سر بسر میہاں خانہ شد	۲۸۶۵
صدف بار و رش و بوقت سعید	گلابے کہ از ابر نیسیاں چکید	۲۸۶۶
برون داد در محوش آب آں صفا	ہم آخر چو نور شد در شرف	۲۸۶۷
ز آزاد و زادہ آزاد و	ز شاہے عیاں گشت شہزادہ	۲۸۶۸
کہ شد تازہ عالم ز تاثیر آں	مگر بود نور شید دیمہ را قراں	۲۸۶۹
دراں دور و او نداد و طرب	چہل روز خلعت چہ روز و چہ شب	۲۸۷۰
بہر کو یہ جز کامرانی نہ بود	دراں خانہ جز میہاںی نہ بود	۲۸۷۱
بروز و شبش عیش و اندوہ نہایت	ہم آخر بر انساں کہ رسم نہایت	۲۸۷۲
بلے بویستی دہدے خمار	دراں دور یک فتنہ گرداں شکار	۲۸۷۳

## برگشتن بلین از سلطان ناصر الدین آگاہی

### یافتن سلطان لشکر فرستادن براو

کشیدیم کہ در عین آن خورنی	کہ بد شہر در عالم بے غمی	۲۸۷۴
یکے قاصد از حد ملتان رسید	خزانے تو گوئی بہ بستان رسید	۲۸۷۵



۲۸۶۶	بر دندان پیک پیش شاہ	چو شکر در دروئے قاصد نگاہ
۲۸۶۷	عجب کرد از آن مرد آشفته ای	کہ دیدش نغمہ نغمہ ز سرتاپا
۲۸۶۸	دو ابرویش با ہم بر آورده سر	غم دل ہی گفت با یکدگر
۲۸۶۹	جنیش سرا سر گرہ در گرہ	چو فرسوده دسا خوردہ ز رہ
۲۸۷۰	پیر سید از شاہ فیروز فن	کہ اسے راہ پیائے ملک محن
۲۸۷۱	بدین ناخوشی از کب آمدی	مگر از دیار عمت آمدی
۲۸۷۲	چو شنید پیک از شہر استیں	حدیثے گوارا ترازا نگہیں
۲۸۷۳	دعا گفت بعد از زمیں بوس شاہ	وز این پس گفت ای شہ دیں پناہ
۲۸۷۴	ہی ایم از آہیہ و مولتاں	کز این بوم دکنشور برآمد فغان
۲۸۷۵	در ان باغ با دخت زانی و زید	دیار شش پیر اندر خرابی کشید
۲۸۷۶	ہماں بلبین زر کہ در سولتاں	ہم از دست شہ گشتہ بد مرزاں
۲۸۷۷	ز فرمان خسرو بچید سر	بر آورد شورے درال بوم دہر
۲۸۷۸	شنیدم چو شنید شاہ کریم	طلب کرد کند آوران قدم
۲۸۷۹	از ایشان پیر سید تدبیر کار	کزین فتنہ چوں شد توان شکار
۲۸۸۰	سراں رچو شہ گفت این ماجرا	بگفتند در یک زبان شہ دعا
۲۸۸۱	پس آنگہ کشادند درج دہن	درال باب می گفت ہر یک سخن
۲۸۸۲	یکے گفت کال بلبین بے دفا	چو سرتافت از حضرت بادشا
۲۸۸۳	اگر شہ براند بقصد شش سپاہ	ہتی ماند از ذات شہ سخت گاہ
۲۸۸۴	مباد کہ بے خسرو نامور	بخیژ و ازین سوئے شورے دگر
۲۸۸۵	وراید نک بر دفرستد سپاہ	سر آہنگ ساز دیے نیک خواہ

بسوئے کہ میزبان کشد سر بنگ	چہ دانیم تا چوں رود کار جنگ	۲۸۹۶ F. ۹۵
گذارد بدنبال او اس دیار	ہاں بہ کہ صفدار والای تبار	۲۸۹۷
گر شش گذاریم نادر خورست	دگر گفت کاں سرحد شورست	۲۸۹۸
سراسر بہتستی کند کار با	چو گیریم سہل این چہیں فتنہ را	۲۸۹۹
سخن چوں بسے شد وراں انجمن	دریں باب نمی گفت ہر گس سخن	۲۹۰۰
بہر مجرئی نطق مہرے نہاد	التخانی صفدر زباں برگشاد	۲۹۰۱
سخن رفت بسیار بالا و زید	بگفتا کہ اسے سرکشان دلیر	۲۹۰۲
گویم اگر شہ بدیں دل نہند	مرا ہم کیے رائے رومی دہد	۲۹۰۳
سپارد بہن لشکرے کامگار	بشہر زندوں خود بود شہر بار	۲۹۰۴
کنیم بے سیر فرق آں کینہ خواہ	برم لشکر آہنجا بقبال شاہ	۲۹۰۵
گر ایم شکستہ ازان دیار	ضامن می شوم از در شہر بار	۲۹۰۶
بگیریم کہ حشر دامن شاہ	بر یزدخویم برای وان شاہ	۲۹۰۷
ہمہ قیل و قال سراں برگدشت	التخانی دریں کار چوں عہدہ گشت	۲۹۰۸
چہ فرماں براں و چہ فرماں روا	دریں رائے دادند ہر یک رضا	۲۹۰۹

## عزیمت کردن التخانی جانب ملتان

### وفسروزی یافتن او پر بدخواہ

فتانہ ندہر سوزے بے قیاس	دگر روز کز کاخ ارزق لباس	۲۹۱۰
سپاہی چو در یاد آمد بجوش	ز کوس التخانی بر آمد خروش	۲۹۱۱
یکے سایہاں سوئی ملتان زدند	تبیرہ بفرمان سلطان زدند	۲۹۱۲
رواں کرد در سمت ملتان سپاہ	دگر روز التخانی بفرمان شاہ	۲۹۱۳

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیم ملاحظہ ہو۔

۲۹۱۴	ہی رفت نامرز ملتان رسید	۲۹۱۴	بہ ہر روز یک منہ می برید
۲۹۱۵	گذشت آب راوی انعمان راد	۲۹۱۵	بہ پیرامن حصن آمد چو باد
۲۹۱۶	بزد کوس بر حصن روئے نمود	۲۹۱۶	مگر بلبن گز رہ بہ ہمتاں نبود
۲۹۱۷	بہ پنجاب رفتہ ہداں مرد کار	۲۹۱۷	ہداں تا شود ضبط اداں دیار
۲۹۱۸	محمد کہ بودے مراور اسپر	۲۹۱۸	بہ ہمتاں رہا کردہ بودش مگر
۲۹۱۹	چو لشکر بزد خیمہ گرد حصار	۲۹۱۹	محمد ہی جست راہ فرار
۲۹۲۰	زہر گشتن خلق ز درش شکفت	۲۹۲۰	ہی رفت ہر لحظہ کارش ز دست
۲۹۲۱	ازاں پیش کش خلق گیر دزون	۲۹۲۱	اماں خواست داز حصن آبد برون
۲۹۲۲	بدو خلعتے داد انعمان راد	۲۹۲۲	در لطف بر اہل ملتان کشاد
۲۹۲۳	درون حصار آداں سر فراز	۲۹۲۳	بگردند درواز ہا جملہ باز
۲۹۲۴	دل اہل ملتان شکفت از طرب	۲۹۲۴	ہی کرد ہر یک خوشی روز و شب
۲۹۲۵	شنیدم چو گذشت روزی سیار	۲۹۲۵	بدلہائے آشفتہ آمد قرار
۲۹۲۶	محمد کہ جست آنچنان رستخیز	۲۹۲۶	شب در روز می دید راہ گیر
۲۹۲۷	بیک شب محلے چناں بر بیانت	۲۹۲۷	گریزاں سوئے والد خود شانت
۲۹۲۸	بہ پنجاب روز سیوم سر کشید	۲۹۲۸	پدر شاد شد چونکہ رویش بدید
۲۹۲۹	پرسید ازو حال خلق حصار	۲۹۲۹	دگر قصہ لشکر شہر یار
۲۹۳۰	محمد بہ پیشش تہائے گفت	۲۹۳۰	وزاں قصہ ہایک سخن کم ہفت
۲۹۳۱	شنیدم چو از جملگی سر گذشت	۲۹۳۱	ہماں بلبن زہر چو آگاہ گشت
۲۹۳۲ F. ۹۶	بدل گفت کہ بجانب تحت گاہ	۲۹۳۲ F. ۹۶	بیاورد انعمان فراداں سپاہ
۲۹۳۳	کینوں خلق ملتان برد یار شد	۲۹۳۳	سپاہش ہمہ حال بسیار شد
۲۹۳۴	مرا با چنین لشکرے مختصر	۲۹۳۴	نہا شد برو تا ختن از مہنہ

ہاں بہ کز اینجا تھاشی کم	۲۹۳۵
ہم آخر سہ کارزار شش نماد	۲۹۳۶
ہی رفت تا سر بہ بنیان کشید	۲۹۳۷
وزاں پس شنیدم مغل ادوبار	۲۹۳۸
کہ نوے بدست آید شش آن مقام	۲۹۳۹
چو بدین شش بد دران کار دوبار	۲۹۴۰
ہم آخر الغاں پس از چند گاہ	۲۹۴۱
بردن زیں برد بوم خیمہ زخم	
پس از چند روزے ز پنجاب آند	
ہما بجای مقام سکونت گزید	
ہمتاں در آور و آں نامدار	
کز اصحاب ملتان کشد انتقام	
شنیدم کہ شد منہزم ہر دوبار	
رخ آورد و در حضرت بادشاہ	

رسیدن النخ خان در حضرت بعد چنگ گاہ و از جہتی

ساختن بدان نہ التماس حیرت پیدا کردن

شنیدم النخ خان اختر سعید	۲۹۴۲
ہمی بود در خدمت شہر یار	۲۹۴۳
شہنشاہ نشستہ بد اندر میال	۲۹۴۴
شنیدم کہ آن شاہ فرخندہ رای	۲۹۴۵
بد و عاریت بود تاج و سریر	۲۹۴۶
شب در و زان خوشتر از جان پاک	۲۹۴۷
شہش خواندہ ملک جہاں سربہ	۲۹۴۸
چو محمود غزنویں بکار خند	۲۹۴۹
شنیدم کتابت بگردے مدام	۲۹۵۰
یکے جبہ از و خل ہندوستان	۲۹۵۱
نکر دہ تصرف دران بہیت سال	۲۹۵۲
نہ ملتان چو در شہر دہلی رسید	
ہمی بود ضابطہ بہر کار دوبار	
الغناں ہی راند ملک کیاں	
یکے بود از خاصگانِ خدای	
کہ بودے بکار پلاس و حصار	
بدے مست از ذکر زندان پاک	
ولے ملک ادد در جہانے ذکر	
کمر بستہ ہم در کلاہ و قبا	
انراں دجہ ہوا رہ خوردے طعام	
پئے نفس خود آں شہ کامراں	
بدے محتر زدایم از بیت مال	

نوٹ کی تشریح کے لیے منبہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۵۳	ہمہ بیت مال آن شہ مختشم	سپرے باصحاب علم و علم
۲۹۵۴	بیاسودہ از دے فقیہ و فقیر	دراوصاف خلقتش گداو امیر
۲۹۵۵	شنیدم ہاں نیک فرخندہ فر	کہ خور دآپ حیواں بظلمات در
۲۹۵۶	گروہیش گویند از اولیاست	گروہے ست خواند از انبیاست
۲۹۵۷	پیام آدر ملک اقبال جاہ	بشارت وہ خاصگان آلہ
۲۹۵۸	تماشا کن بانع ولبشان عشق	عیادت کن دردندان عشق
۲۹۵۹	دلیل سعادت بہ کلاں رواں	بہ منزل بر جملہ پس ماندگان
۲۹۶۰	پناہندہ خاتم انبیا	انیس ہمہ اُمت مصطفیٰ
۲۹۶۱	نصرت نام آن مرغ باغ بہشت	ہوا شد بہر دواز اول سرشت
۲۹۶۲	بدان ناصر الدین شہ نیک نام	کہ از کُشدے ہدم و ہم کلام
۲۹۶۳	بخواندے برا چند انون زار	ہمہ بیروں از قیل و قال مجاز
۲۹۶۴	چو فانی شدی زان ہمہ گفت و گو	پس آنکہ شدی غائب از پیش او
۲۹۶۵	من اوصاف آن خسر و نیک نام	بہ چندان شنیدم کہ گویم تمام
۲۹۶۶	چو شب کو تہ و قصہ دارم دراز	ز اطناب شاید مرا حشر از
۲۹۶۷	الالے ہنر پرور تیز ہوشش	کہ داری بر افسانہ بندہ گوشش
۲۹۶۸ F. ۹۷	بود شرط کا فسانہ گوئے مجاز	در اثناء افسانہا دراز
۲۹۶۹	کند سامع قصہ را ہوشیار	چو میند بلوشش کند اختصار
۲۹۷۰	من اینک دریں کجاندان غریب	کہ از عالم غیب آمد نصیب
۲۹۷۱	چو فرصت ندیدم بہ صنعت گرگی	ضرورت اقدمی زخم سر سری
۲۹۷۲	بے مرغ زیرک دریں بوستان	ازیں پیش یعنی بہ ہندوستان
۲۹۷۳	نولے ز دورفت ازیں مرغزار	رہا کرد ہر یک بسے یادگار
۲۹۷۴	نہ زیشان یکے قصہ ناگفتہ ماند	نہ زیشان یکے درنا سفتہ ماند

۲۹۶۵	بخور دند حلوائے معنی تمام	نہ تھا کہ باجلی خاص دعام
۲۹۶۶	چو بودند کرم زخوان کرم	پے یہاں پس آئندہ ہم
۲۹۶۷	نصیبے دریں خوانچہ بگذاشتند	کز آئندہ آگاہی داشتند
۲۹۶۸	منم آں پس آئندہ مہان شاں	کہ ناں ریزہ چینم ہم ازخوان شاں
۲۹۶۹	اگر شکر ایشاں بجا ناروم	ز گلزار معنی کجابر خورم
۲۹۷۰	خدایا تو ارواح شانرا مدام	بفرم دسِ اعلیٰ ہی دہ مقام
۲۹۷۱	مرا نیز اندر سرانجام کار	طفیل ہمہ جادراں مرغزار
۲۹۷۲	بدہ ساغرم زان شراب طہور	کہ ساقی و نقلش بود عیش و
۲۹۷۳	بیاسا قیامتا شود وقت آں	کہ گردیم از ان نقل وئے کاہراں
۲۹۷۴	بدہ بادہ بر یاد آں بزم گاہ	کہ جز دوست کس را در نیست گاہ

## خواستن النخاں از حضرت شاہ حیرت سید

۲۹۸۵	ہماں ناصر الدن فرخندہ روی	بر آئین شاہاں ز فرخندہ خوی
۲۹۸۶	ہمی راند ملکہ دران سخت گاہ	بخی خورد غم جز غم داد خواہ
۲۹۸۷	بریں جملہ چوں جند گاہے گذشت	النخاں طلبکار روی ہم گشت
۲۹۸۸	چنانش در افتاد سودا و حیرت	کہ بیمار شد در تمنائے حیرت
۲۹۸۹	شن خود پے پچتر بیمار ساخت	کے بعتے باشند شاہ باخت
۲۹۹۰	دوسہ روز نامہ بدر گاہ شاہ	تہشش یاد می کرد بیگاہ و گاہ
۲۹۹۱	پس ز چنڈ روز آن شہ سر فراز	فرستاد بروی یکے را بہ راز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۹۲	بد و گفت خانرا سلام بگوئی	دزایں پس بگوئیش کہ اسی نامجوی
۲۹۹۳	بہ پر سید خسرو فراداں ترا	کہ درد تو چیست وجہ داری دوا
۲۹۹۴	دوسہ روز شد سوئی مانا مدی	جہاں شد غمیں تا حیرا نامدی
۲۹۹۵	بماند ست بے تو ہمہ کار ملک	برفت است رونق ز بازار ملک
۲۹۹۶	اگر می توانی باید رہ بسیا	و گرنے بٹاں حال خود و انما
۲۹۹۶	التخاں چو از حاجب شہریار	شنید این ہمہ قصہ بخوشگوار
۲۹۹۸	بگفتا کہ اسے حاجب خاص شاہ	کز ایوان شہ کرمی اس سوخوارہ
۲۹۹۹	زاید رہد رگاہ خسرو خسر ام	رسی چوں براں خسرو نیکنام
۳۰۰۰	زمن پائے شہ بوس و غدری خواہ	دزایں پس بگواز ز بانم بکشاہ
۳۰۰۱	کہ شاناز تو در دوغم باد دور	تعنت باشفا باد دل با سرور
۳۰۰۲	سہ روز ست کہ دور از شہ کامل	کہ گشت از حرارت تخم ناخواں
۳۰۰۳	بسوزم ہمہ از درون دیروں	نہ روزم قرار است دلفی سکون
۳۰۰۴۹۸	و نام می رسد یکے مان قتاب	ہمی گردم از سوزے آب و تاب
۳۰۰۵	ہمی آیدم جان و دل در گداز	انہیں رو بروں نام ای سر فراز
۳۰۰۶	گرم شاہ از لطف فرماں دہد	پے دفع اس درد در ماں دہد
۳۰۰۶	یکے جست چتری بسازم سپید	بجز ریش کنم وصل چو بی زبید
۳۰۰۸	بجائی ہائش نیم طاس زر	بگاہ سوارش دارم پسر
۳۰۰۹	رہم بازار تا بشن آفتاب	بہ بنیم رخ خسرو کامیاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۰۱۰	بہر روز آیم بر ایوان شاہ	بتقصیر ماضی شوم عذر خواہ
۳۰۱۱	چو حاجب بدر گاہ خسرو رسید	بشم گفت آنچه از انحال شنید
۳۰۱۲	بہ حاجب ہاندم شہ کامراں	بگفتا کہ رو باز در پیش خاں
۳۰۱۳	بگویش کہ اے خان کشور کشا	فدائے تو باد اسر و حیر ما
۳۰۱۴	اگر خاں بگوید ہمیں چتر خویش	فرستیم برخاں فرخندہ کیش
۳۰۱۵	بکن آنچه خواہی ز فرماں تراست	بیاز و دجوں بے تو غم یار ہست
۳۰۱۶	چو خاں را اجازت شد از شہ یار	ہماں لحظہ شد اندراں کار و بار
۳۰۱۷	و گر روز آں چتر بس نہاد	بیامد بر ایوان صفد ابراد
۳۰۱۸	دردن خواند شاہ و کنارش گرفت	درون گہر از بنارش گرفت
۳۰۱۹	بہر رسید آنگہ کہ امی کامراں	چہ گون ست کنوں تن ناتواں
۳۰۲۰	بنویزش دو اہست صبا بگوئی	دریں مملکت ہر جہ جوئی بجوئی
۳۰۲۱	چو بشنید خاں گفت شہر مندہ خواہ	ز بعد دعا گوئی شہر یار
۳۰۲۲	کہ شاہ تا ہم این زماں شد قوی	کہ آسودم از منظر خسروی
۳۰۲۳	شنیدم ملک قطب دین جن	کہ غوری بد آں صفد ریل تن
۳۰۲۴	یکے بد ز شیران آن مرغزار	یگانہ بہیجا دراں رد و کار
۳۰۲۵	مگر بود حاضر دراں بارگاہ	کہ خاں گردن ز روز یابوس شاہ
۳۰۲۶	از دشنہ کیے چوبکی آشکار	کہ آمد ز یانشس در انجام کار
۳۰۲۷	بلے ناید از چربک الاذیاں	ز چربک بر افتاد بس خان ماں
۳۰۲۸	نباشد ہمہ حال چربک ردا	کہ گہ جاں فزایست گہ جانفزا
۳۰۲۹	کہ از لایغ اغیار گرد در قرین	گہے در خصومت شود ہمیش
۳۰۳۰	ہمہ حال چربک خصومت گریست	خصوصاً بوقتے کہ نادر خوراست



۳۰۳۱	غرض چوں ملک قطب بن حسن	کہ بود دست گر گے کہن در دمن
۳۰۳۲	بیکر یک انغان لیل را شکست	الغنائں گرہ در دل از کینہ بست
۳۰۳۳	شب در دژنی بود اندر کین	کہ کے وقت یا بدیے قصہ و کین
۳۰۳۴	یکے روز شہ دادہ بود دست بار	یلانش ستادہ نہیں دیسار
۳۰۳۵	الغنائں گروہے بسا ز کین	بیاد <sup>۱</sup> و در قصر بر قصد کین
۳۰۳۶	بگفتا کہ بر ہر درمی زان گروہ	بر آوردہ جہتاری و خجری
۳۰۳۷	چو آں قطب آید میان دودر	ز پیش و پس ادبر آرد سر
۳۰۳۸	بر ایندازد جوئے خوں ناگہاں	سرش را بر بند با ہماں
۳۰۳۹	چو بشنید آں قطب بن حسن	کہ در بار خاں است شاہ زمیں
۳۰۴۰	ز خانہ رواں گشت آں شہ سوار	بدان تا کند خدمت شہ یار
۳۰۴۱	شہاں در آمد بر ایوان شاہ	وزاں پیش رواں شد سوئی بارگاہ
۳۰۴۲	چو شنید میان دودر چوں رسید	ز پیش و پس را ہل کیں در دودید
۳۰۴۳	باقیاد بردے ز ہر سوئے تیغ	سرش را بر میدنیں بے دریغ
۳۰۴۴	شنید چو شد کشتہ آں پہلوں	شعب خاست از ہر طرف یکزناں
۳۰۴۵	چو شنید شہ گفت کیں شوخیت	سر شور و غوغا دریں شور گیت
۳۰۴۶	الغنائں بر پیش شہنشاہ بود	دزاں شور خود کردہ آگاہ بود
۳۰۴۷	بشد پیشتر گفت کاہی شہ یار	ازیں شور و غوغا تو با کہ مدار
۳۰۴۸	یکے خار بود است بگلزار ملک	کہ ہوارہ بودے زیار کا ملک

۳۰۴۹	بگنیم کاں خاں را برکنند	سرش را با یون شہ بگنند
۳۰۵۰	چو بشنید اس شاہ فرخندہ فر	کہ مقتول شد قطب دین حسن
۳۰۵۱	نہانی کے نالہ بر کشید	درون قبا پیر ہن بردید
۳۰۵۲	بے غم ہی خورد اندر نہفت	بروئے انکھاں نیارست گفت
۳۰۵۳	ہمہ حال قطب حسن شد بباد	نریک چرب کے اس چنین نسنہ زاد

گزوستن سپران سلطان باطرلین با سپران الغماں

و فرہ بردن شہزادگاں از سپران الغماں

۳۰۵۴	شنیدم ز پران ثابت سخن	کہ گویند افسانہائے کہن
۳۰۵۵	مگر ناصر الدین شہزادہ را	کہ بود است الحق شہ باصفاء
۳۰۵۶	دو پور نکو خلق و آزاد بود	کہ در مملکت شاہ شاں زادہ بود
۳۰۵۷	چو آں ہر دو شہزادہ بانغ شدند	ز آیام طفیلی بردن آمدند
۳۰۵۸	دو پور الغماں خسرو نشان	کہ بودند ہم خال شہزادگاں
۳۰۵۹	بہ شہزادگاں آمدند محو نام	شدند بیکجائے روز تمام
۳۰۶۰	گئے گوی بیکجاں ہی تاختند	گئے در چین بزم می ساختند
۳۰۶۱	کیے روز ہر چار آزادگاں	دو پور الغماں دو شہزادگاں
۳۰۶۲	برفتند در گشتے صبحدم	بروزند با خودے و نقل ہم
۳۰۶۳	دراں بانغ ایک مجلس ساختند	نے عیش در ساغر انداختند

حکایت ہی رفت از ہر دوری	ز مے گشت چوں یکدوسہ سانحہ	۳۰۶۴
حدیثے بکار درایت فساد	سخن ناگہاں در کفایت قتاد	۳۰۶۵
دراں حال گفتند در یک زباں	پس آنکہ شنیدم کہ خاں زادگان	۳۰۶۶
نباشد کسے زیرک و ہوشیار	کہ چوں والد مادریں روزگار	۳۰۶۷
شنیدند لاسے فلکند ندبن	شنیدم چو شہزادگانیں سخن	۳۰۶۸
اگر ہست در خاں خزاں نیمز	بگفتند کاشی ہماں عنایت	۳۰۶۹
شود عاجز از زیری ناگہاں	ہم آخر بے بینی کہ اندر جہاں	۳۰۷۰
چو خواہم کا در آ رہم دم دام	گرا و پیر پختہ و ماہیم خام	۳۰۷۱
بتدبیر تو را پس آید کہ نسیم	بمیدان فراس پیش فرد نکندم	۳۰۷۲
بچو شش آمدہ خون ابناء خاں	چو گفتند اس قصہ شہزادگان	۳۰۷۳
فرد آید از اسپ خود یک زباں	بگفتند گر خاں بگفت ششما	۳۰۷۴
بماہیم ہشتاد دینار زر	بگفت شمس در گرد و ناگزیر	۳۰۷۵
رود خام تدبیر شہزادگان	دگر خود فرود آید از اسپ خاں	۳۰۷۶
کز ایشان بہر کار دانا تریم	ز ابناء خسرو گرد و ناہریم	۳۰۷۷
بریں ماندہ ہر چہار آزادگان	پذیرفتہ اس شرط شہزادگان	۳۰۷۸
بمیدان برفتند روز دگر	چو آن روز بگذشت ہر چہار سر	۳۰۷۹
بہ پیچید در سمت میدان عناں	الغناں دراں روز جانش کناں	۳۰۸۰
ہمی گردہ ہر سوئے جولانگری	چو آمد بہ میدان بخونچے اختر می	۳۰۸۱
ابا خان آزادہ شد ہم عناں	شنیدم کسے زباں دو شہزادگان	۳۰۸۲
وزاں پس پیش جہانیدہ اسپ	دوسہ بار باخاں دو انید اسپ	۳۰۸۳
ز خاں خواست پس چاہکں ہونند	در اہمال از دست چاہکں فلکند	۳۰۸۴

۳۰۸۵	فرد آواز اسپ آں خان راو	ستد چاکد دست شہزادہ داد
۳۰۸۶	وزاں پس زمیناں بگشتند باز	خرا مان و خندان بگشتند باز
۳۰۸۷	گر وچوں ہر دند شہزادگان	گرفتند و امان ابن ابر خاں
۳۰۸۸	بجستند شتا و دیتا رزر	برفتند خاں زادگان بر پیر
۳۰۸۹	نمودند پیشش ہمہ قفقہ باز	بجستند دینار از ان سرخاں
۳۰۹۰	ششیدم چو بشنید خاں سرگزشت	عجب کرد از ان قفقہ و طبرہ گشت
۳۰۹۱	بدل گفت کا بنا و فرماں روا	بدیں ساں کہ گشتند حیلہ گرا
۳۰۹۲	یکے روز مارا بہ مکر و فنون	بگیرند و بستند ریزند خون
۳۰۹۳	اگر کہتر ایں کار را سر بریم	بغلقت فریب جہاں کم خوریم
۳۰۹۴	وزاں پس ز خازن ہر دو سپر	دہانید ہشتاد و دینار زر
۳۰۹۵	برفتند آں ہر دو آزادگان	بدادند دینار شہزادگان
۳۰۹۶	الغناں چو در باب شہزادگان	شد از بازی کودکاں بدگماں
۳۰۹۷	شب در روز تدبیر ایلمکخت	برآں رائے کاں زدو بسے بخینے
۳۰۹۸	ہم آخر ششیدم ز قفقہ خرد	ز بسن بخینن زدیکے رائے بد
۳۰۹۹	بشتہ در قفقہ بدادند ز ہر	برآد بہر سوئی شورے بہ شہر
۳۱۰۰	ز تار سنج بدششصد و پینج	کہ شہ شد رواں زیں سراپینج
۳۱۰۱	جہاں کہن طرفہ بازی گریخت	فریبندہ کودکاں اکثرے ست
۳۱۰۲	بسے تاج شاہان فرخ نژاد	بباز سخی طفلان سپار دیباو
۳۱۰۳	یکے نوش او نیست خالی زینش	یکے راحتش نیست بیرون زینش
۳۱۰۴	ہمہ آب حیوان اوز ہر دار	ہمہ مرد و مہیا شش مردم شکار
۳۱۰۵	نمہ از زینش گر مقدم شدے	کس آودہ خمر آدم شدے
۳۱۰۶	کہ دجیکہ در روز و شب صبح و شام	خراب ست جہاں ز دور شش دم
۳۱۰۷	ندار ز مرداں ز دور شش خبر	کہ غرق اند اندر شرابے دگر

۳۱۰۸ بیاساقیا جرمہ زان شراب بدہ تا شود عقل خانہ خراب  
 ۳۱۰۹ ازاں جرمہ ام آں چنان مست گن کہ میخوار و نوزخستہ کہن

## جلوس سلطان غیاث الدین بلبن خرد

۳۱۱۰ شنیدم ز ایران ہندی نثراد کہ دارنڈا سراو دیر پہنہ یاد  
 ۳۱۱۱ کہ چون ناصر الدین فرخندہ قوی سفر کرد زیں عالم جنگجوی  
 ۳۱۱۲ جہاں فرش قبال و در نوشت بساطے و گر نوید یادار گشت  
 ۳۱۱۳ بتخت کیا فی القباں نشست سراندر اس روز دندان شکست  
 ۳۱۱۴ سران سر بسر سر بفرمان او در آو دے ز حمت گفت و گو  
 ۳۱۱۵ غیاث الدین آں شاہ راش لقب نشستہ فردا ز جلوس شغب  
 ۳۱۱۶ بعہدش جہاں ز راہ بیدار بست بدورش زماں پانچو ظالم شکست  
 ۳۱۱۷ ہمیر اند ملکہ بصد فرہی ز رویش ہمہ ملک رار و ہی  
 ۳۱۱۸ ز تاریخ بدش شص و شصت و پنج ز اجلاس او گشت گیتی زرنج  
 ۳۱۱۹ دوم سال در سمت چتوڑ تاخت ششم سال در ملک لاکوڑ تاخت  
 ۳۱۲۰ ز اطراف دیہی ہماں شیر مرد بہر جا کے جنگلے قلع کرد  
 ۳۱۲۱ حصار حیرانی در کی ز سر عمارت بگرد آں شہ نامور  
 ۳۱۲۲ نہا شد از و حصن گوپال گیر بدستش بے سرکش آمد گیر  
 ۳۱۲۳ ز اجلاس او چونکہ شد ہشت سال یکے فتنہ زاد دوران زال

# برگشتن طغرل و لکھنوی و سن ترمیتی و طغرل و لکھنوی و شکستن او و جنابستن در پاؤ او و تختن در آورده

۳۱۲۴	کے بندہ ترک طغرل بنام	ہم از بندگان شہر نیکام
۳۱۲۵	باقطارع لکھنوی از حکم شاہ	رواں کرد از شہر دلی سیاہ
۳۱۲۶	بہ شمشیر آن ملک را ضبط کرد	کہ بود ست شیرے بدشت بزو
۳۱۲۷	چو مقبوض او شد ہمہ بوم و بر	کمر بستہ پیشش سراں سرسبز
۳۱۲۸	شنیدم کہ برگشت از شہر یار	چو بشنید شہ اندراں روزگار
۳۱۲۹	ترمتی کہ او بندہ شاہ بود	بقرمان خسرو عزیمت نمود
۳۱۳۰	سبک بست بر قصد طغرل کمر	رواں شد بہ لکھنوی آن نامور
۳۱۳۱	ہمی راند شکر بعد گیر و دار	کہ بگذشت از ترہت و از بہار
۳۱۳۲	چو بشنید طغرل کہ لشکر رسید	سبک لشکر از شہر بیرون کشید
۳۱۳۳	ہمیر اندر لشکر بروزے دست	بسرخ خود کرد لشکر کے
۳۱۳۴	وزیں سو ترمیتی پس از چند روز	در آمد بسرخ حد آں کینہ توز
۳۱۳۵	دو لشکر کے روز یکجا شدند	بر آہنگ پیکار و ہجاشدند
۳۱۳۶	زمانے متا دند و در دشت کیں	سرخ کرد ہر سر سپاہیے زیں
۳۱۳۷	وزاں پس ہاں طغرل چہرہ دست	غریبید و جنبید چون شیر مست
۳۱۳۸	بیک حملہ قلب عدو بر گرفت	ازاں حملہ ماندہ جہاں در شگفت
۳۱۳۹	ترمتی چو دید آسینان رستخیز	عناں را بہ پیچید شد در گریز
۳۱۴۰	شتاباں بہ سمت او دھڑن نہاد	ہمہ لشکر او پریشان قنادر

شکستہ چو اندر اودھ سرکشید	۳۱۴۱
شندیم ہاں م ا لانغ شتاب	۳۱۴۲
بفرماں دہاں اودھ آشکار	۳۱۴۳
کہ باید بگیرند آں سست	۳۱۴۴
ترستی ولاور بود در شکار	۳۱۴۵
خانے پستند بر دست و پایش	۳۱۴۶
پس آنکہ بدروازہ آشن سرنگول	۳۱۴۷
بدان تادگر بارہ سر لشکرے	۳۱۴۸
بفرماں دہاں چونکہ فرمان شاہ	۳۱۴۹
گریزے ندیدند فرماں دہاں	۳۱۵۰
گرقتند آں مرد را آشکار	۳۱۵۱
وزاں پس کبر و ند برو قصاص	۳۱۵۲
شہ اس قصہ در شہر دہلی شنید	
بسوئے اودھ را اند آں کامیاب	
بنشستہ دبیر شہر دہلی شکار	
کہ نامش ترستی نیامد سزا	
چو شکست آں سست در کارزار	
کنڈایں خبر در ہمہ شہر فاش	
برآزند اورا در یزند خو	
شکستہ نیامد ز بوم دیرے	
رسانید آں یک ایوان شاہ	
زمضمون فرمان شاہ جہاں	
نمودند آں رقعہ شہر یار	
بلرزید از اں ماجرا عام و خاص	

## رواں کردن سلطان نغیا الدین بلبین بہادر را در لکھنوتی و شکستہ آمدن بہادر از لکھنوتی

شندیم جوڑیں ماجرا چند گاہ	۳۱۵۳
کہ را ند بہادر ز دہلی خشم	۳۱۵۴
بقصد ہماں طفل سخت سر	۳۱۵۵
ز اقطاع اوچوں برآر دود مار	۳۱۵۶
برآمد کیے روز فرمود شاہ	
کہ بدشاہ را بندہ محترم	
رود سوئے لکھنوتی آں شیراز	
پس آنکہ گند قصداں بکار	

۳۱۵۷	بہادر درواں شد بہ فرمان شاہ	بر و نامزد شد افراد اس سپاہ
۳۱۵۸	ہمی رفت تاحد تر تہ گزشت	بہ امید بسیار ہامون و دشت
۳۱۵۹	چو در حد لکھنوی آمد سپاہ	شنیدم یہاں طفل کینہ خواہ
۳۱۶۰	سپاہ خود از شہر بیک کشید	خرد شاں بسرحد خود دیکسید
۳۱۶۱	یکے روز ہم اول با مداد	در اقصای اقباغ آں خوش بلاد
۳۱۶۲	دو لشکر بیک شوت حاضر شدند	دلیران ہر سوتے قادر شدند
۳۱۶۳	شنیدم یہاں طفل چیرہ دشت	نخستیں میاں را بہ پیکار بست
۳۱۶۴	نہ در مینہ دید و نہ میسرہ	بقلب بہادر نہر و یکسرہ
۳۱۶۵	چو بد چیرہ دست اندراں فن درست	بکوشید آں لشکر کشش درست
۳۱۶۶	کہ برگرداں اوج بد خواہ را	بہ بند گدہ تافش را
۳۱۶۷	بہادر چو آں رسم طفل بدید	کلاہ از سرباز خود بر کشید
۳۱۶۸	شنیدم سپہر سپہر بر بنا گوشن بست	دراں دشت پیچید چوں شیرست
۳۱۶۹	ببارید بر خصم باران تیر	رواں کرد بر خصم تیرگان تیر
۳۱۷۰	دو لشکر بیکدیگر آیینختند	بسے خون دراں حربہ رختند
۳۱۷۱	یکے چیرہ از اولیں تا ختن	نشانہ شدہ بہر جاں با ختن
۳۱۷۲	یکے کردہ دعوی بدر گاہ شاہ	کہ آرم عدد زندہ در تخت گاہ
۳۱۷۳	چو در تر تہ کشتہ تیغ نماز	کما ہزارہ از گوشہا پر فشاں
۳۱۷۴	نرا نگشتہا گشتہ یکسر کباب	بماندہ فرد سہتا از شتاب
۳۱۷۵	دلیراں بہر دہرستے بہ تیغ	بر اندند در یک دگر بے دریغ
۳۱۷۶	شنیدم کہ ناگہ دراں حرب گاہ	یکے فوج از لشکر تخت گاہ
۳۱۷۷	شکستہ عنان داد اندر فرار	برد از دل لشکر خود قرار



خامد از پس لگاں و دود گاں	ہم آخرو افواج دہلی غزائیں	۳۱۷۸
بہر جا کہ نام آورے بود ماند	بر فوج برنائے معدود ماند	۳۱۷۹
شدہ ناقہ کعبہ شاں بے زمام	تنگ شہ افواج دہلی تمام	۳۱۸۰
سیاہ عدد و دیر دوتا فست	چو ایں طغزل باد کے بافتہ	۳۱۸۱
بیفتاد در لشکر تخت گاہ	بزد بانگ دآند بروں از سیاہ	۳۱۸۲
دو بارہ سیاہ عدد و راست	بسیروئے اقبال ایں شیر مست	۳۱۸۳
بصد حیلہ زان تہلکہ جاں برد	بہادر عثمان در ہر میت سپرد	۳۱۸۴
گر زیاں زمرہ طغزل گذشت	سپاہش سر اسریرا گندہ گشت	۳۱۸۵
گستہ زمام و شکستہ سیاہ	بہادر چوزد حیمہ در تخت گاہ	۳۱۸۶
ہمی خواست غولش بر نیر و کاش	شہیدم کہ ایں خسرو خشتاک	۳۱۸۷
بگفتند کیں بندہ را بے گناہ	گردے کہ بودند نزدیک شاہ	۳۱۸۸
کہ گردی پیشماں سر انجام کار	ز گردی کینہ کمش زینہار	۳۱۸۹
کہ بودند بادے در ایں جنگ در	شہیدیم از زمرہ معتبر	۳۱۹۰
ہمیں را میسر بود در نبرد	کہ ایں روز کار می کہ ایں مرد کرد	۳۱۹۱
چو مرداں بیک تن در انجا استاد	بجائے کہ لشکر ہتی جملہ داد	۳۱۹۲
وزیں حال دارد سیاہ گواہ	بے تیغہ از در ایں حرب گاہ	۳۱۹۳
ضرورت بریں سوی مرکب بچاند	ہم آخر چو جائے ستاد نماند	۳۱۹۴
زمانے مزاجش بہ نرمی کشید	چو ایں فقہ خسرو ز خاصاں شنید	۳۱۹۵
یکے پلبیاں سمت طغزل زنند	بلقفا کہ از پیش دور کش کنند	۳۱۹۶
سپہ را اند بر قصد بدخواہ دود	پس از چند روزی خود آند بروں	۳۱۹۷

# غزیتِ سلطانِ غیا الدین بلبن جانب لکھنوتی و فیروز می یافتن بر طغرل

چو بر شش صد افزود و ہشتاد سال	۳۱۹۸
با لید بسیار ہامون و دشت	۳۱۹۹
چو در حد لکھنوتی آن سر فراز	۳۲۰۰
بلرزید اقطاعِ طغرل تمام	۳۲۰۱
ہاں طغرل بخت برگشتہ مرد	۳۲۰۲
مسپہ راند از شہر در بخت شاہ	۳۲۰۳
شنیدم ز نش بود اختر شمار	۳۲۰۴
گراں دید چون اختر سوئی خویش	۳۲۰۵
کہ امر دزد از تیغ یابی اماں	۳۲۰۶
چو طغرل شمارش بے بار ہا	۳۲۰۷
خذر کردہ طغرل بہ حکم شمار	۳۲۰۸
بروں آمد از لشکر و خیل خویش	۳۲۰۹
بزد خیمہ در کے جو سار	۳۲۱۰
شنیدم علی نام شیر از تلے	۳۲۱۱
چو رستم بہ خیمہ چو ارشش بہ تیر	۳۲۱۲
دراں روز کاں طغرل نابکار	۳۲۱۳
ز لشکر بروں آمد آن سر فراز	۳۲۱۴
عزیمت نمود آن شہر خوش خصال	
خرد شاں ز ملک آدھم برگشت	
بزد خیمہ بعد از بے ترک و تاز	
ہزار ہا در افتاد در خاص و عام	
چو بد چیرہ دل التفاتے نکرد	
ابا باز شش صعوہ کینہ خواہ	
بدانستہ از حال سیل و نہار	
بد گفت کاہی شاہ فرخند کیش	
بے عیش رانی دریں بوستان	
بدست امتحاں کردہ در کار ہا	
طلب کرد ماخویش چند سوار	
در و نش از گراں طالع بریش	
کہ بود است یکسوز جملہ دیار	
کہ آہن دلے بود و پین تنے	
بے سرکش اندر کندش اسیر	
بزد خیمہ بر لب جو سار	
ہمی گشت بر عادت بارہ تاز	

نسب نامہ ہر یک ازال اد	سوارے دی بود د نبال اد	۳۲۱۵
نہ تنہا کہ با چند شیر افگناں	ہمی گشت ہر سو مخنیت کناں	۳۲۱۶
جوئے کہ بد کردہ طفل حذر	قتادش در اں دشت ناگہ گذر	۳۲۱۷
ز دہ بر لب جو بیارے رواں	یکے خرگے لعل دید اں جواں	۳۲۱۸
ہمی گشت اندریمیں دیسار	تنے چند برگد اں جو سار	۳۲۱۹
شدہ غافل از کای خون و خطر	ز اسباں فرود آمدہ سر سبر	۳۲۲۰
ہم بے غم از عالم فتنہ ز ای	یکے دشت و دیگر کر یوہ گرامی	۳۲۲۱
ہیو ز ابراں خمیہ یکسر کشید	علی چونکہ آن خمیہ لعل دید	۳۲۲۲
بسر موز ہایش نشان کیاں	دروں دیدہ خفتہ یکے پہلواں	۳۲۲۳
فرود آمد از اسپ و بریدہ سر	مراور ایکے تیز زود در جگر	۳۲۲۴
بر آمد یکے شورے از ہر طرف	چو شد طفل آنجا بغفلت تلف	۳۲۲۵
ہم از بے سری گشتہ بیل تمام	شاگستند تازان طفل تمام	۳۲۲۶
از انجا رہ راست لشکر گرفت	سرس راکھی چوں زن برگرفت	۳۲۲۷
شہنش خلعت داد گوہر نگاہ	جہاں سر بیاورد بر شہریار	۳۲۲۸
بخواند طفل کش سرفراز	شہنم علی را ز اں دوز باز	۳۲۲۹

باز گشتن سلطان غیا الدین بلبن شاہ از لکھنوتی  
و سپر خود بغیر آخاں را در لکھنوتی گذاشتن

چو شہ را بریں گونہ فتحی رسید	کہ طفل بدست علی شد شہید	۳۲۳۰
دوسہ مہ در اطراف اں بوم دہر	ہمی تاخت اں شاہ فیروز فر	۳۲۳۱

۳۲۳۲	ہم آخر چوتھ صبط جملہ دیار	اطاعت نمودش ملوک کبار
۳۲۳۳	ہماں پور خود راشیہ کامیاب	کہ بدخان لغرام اور خطاب
۳۲۳۴	دراں سٹنگلہ کرد فرما نروا	راہ کرد بروے دو فیروز را
۳۲۳۵	کیے طبعی آن مرد فرخندہ رائے	دگر کوہ جودی کشور گشا
۳۲۳۶	بفرمود شاہراشہ نیکی نام	کہ باشند بر شاہزادہ ہدام
۳۲۳۷	شب دروز خاں را اطاعت کنند	با حکام ثابیت مراعت کنند
۳۲۳۸	دگر خاں خطائے کند در دیار	نصیحت کنندش دراں کار دیار
۳۲۳۹	وزراں پس شہنشاہ فیروز جنگ	سپہ را ندور تختکے وزنگ
۳۲۴۰	پس از چند کاہے بد ملی رسید	دوسہ ہفتہ سہر بعشرت نشید
۳۲۴۱	بہ بستند آذین بشہر و دیار	نشاٹے بگردن لیل و نہار
۳۲۴۲	جدامانگاں باز میباشند	زانندوہ فرقت میرا شدند
۳۲۴۳	ہمہ کشور و شہر شد شاہاں	نشستند با یکدگر ہمدماں

## کیفیت شہید شدن قان ملک عرف محمد خاں پسر بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ

۳۲۴۴	شنیدم کہ شہ ہم ز آغاز کار	کہ در دار اسلام شد شہر یار
۳۲۴۵	محمد کہ بد پور آن کامیاب	بدو کرد خان محمد خطاب
۳۲۴۶	وزاں پس فرستاد درویشان	کہ بد سرحد ملک ہندوستان
۳۲۴۷	چو در موٹاں رفت آقا ملک	کہ گردش دراں ملک سلطان ملک

دش بود در یاد مینا کفش	۳۲۴۸
ہمی کرد کارے چو آزاد گاہ	۳۲۴۹
چو بگذشت ازین حال عہد مجید	۳۲۵۰
ہمچہ تاخت اطراف آں مرز و بوم	۳۲۵۱
چو آیں قصہ بشنید خان کریم	۳۲۵۲
سران سپہ را اشارت نمود	۳۲۵۳
بہر جا کہ فوج مغل بشکنند	۳۲۵۴
بفرمان شہزادہ جملہ سراں	۳۲۵۵
بدہند گندہالی سپاہ مغل	۳۲۵۶
ہماں سو براندند جملہ سپاہ	۳۲۵۷
دو لشکر بکردند کیجا قرآن	۳۲۵۸
زمانے بکردند ساز و نبرد	۳۲۵۹
وزاں پس ز فوج مغل ہوئی خواست	۳۲۶۰
بہ جنبید ہم آسمان ہسم زمین	۳۲۶۱
چناں بخرود مشید فوج مغل	۳۲۶۲
وزاں پس مغل زد بر افواج ہند	۳۲۶۳
زمانے نصف ہند بریائے ماند	۳۲۶۴
زد و یکدگر کشاں تیغ و تیر	۳۲۶۵
مغل گشت غالب چو بسیار بود	۳۲۶۶
سران سپہ پیش شاں در گریز	۳۲۶۷
گروید و دنبال شیران ہند	۳۲۶۸
کسے گز گریزند گاہ ماند پس	۳۲۶۹
بگرو چہاں کوہ قانی صفش	
ہمی بود بر رسم شہزاد گاہ	
دو فوج مغل اندراں حد رسید	
خرابی کنایاں از قد ہمائے شوم	
کہ رہ یافت آہر من اندر نعیم	
کہ لشکر زلماتاں برانند زدود	
علمہائے شانرا بجا کمال فلکند	
براندند کیسی سیات گراں	
شنیدند ز ایند گاہاں سبل	
بروز دگر بامداداں یگاہ	
بہر سو ستادہ سپاہی گراں	
سرا بخا سپردہ بگردان مرد	
خروشنے ز خرمہر ہر سو میخواست	
قتادہ بلرزہ ہم آن دہم آیں	
کہ شد ہندیاں را فراموش دہل	
بکوشید در قصد تاراج ہند	
دو لشکر در انجا بجے خوش نشانند	
خروشاں بہر سو بصد دار و گیر	
صفت ہند کیسے نہ میت نمود	
پس شاں یلان مغل در ستریز	
گرفتہ سگاہاں در نوای سہند	
برویافت فوج مغل دسترس	

۳۲۶۰	وزاں پس غل خرم از برد خویش	رخ آرد در جانب برد خویش
۳۲۶۱	سراں جلد رفت در بولیاں	بگفتند احوال خود پیش خاں
۳۲۶۲	چنان تند شد خاں بفرشتگان	کہ می خواست گردن تون مر مراں
۳۲۶۳	ہم آخو نہاں باخود اندیشہ کرد	کہ پوستہ نبود ظفر در نہر د
۳۲۶۴	ہماں بہ کہ شازہ غرامت کنم	ز بے ہمتی شاں ملاست کنم
۳۲۶۵	کزین گوینہ بارد گر نشکنند	بجاں سعی در کار ہوجا کنند
۳۲۶۶	پس آنگہ بگفتا کہ از ہر سرے	جدا گانہ خواہند مبلغ زرے
۳۲۶۷	شنیدم بہر تن پر آب سیاہ	بنشتہ براں زمرہ یو گناہ
۳۲۶۸	در اطلاق وجہ غرامت نیست	سراں چوں بدیدند این لفظ زشت
۳۲۶۹	گزیدے بردند بہر دہر	گرفتند پایش سراں اسیر
۳۲۷۰	بگفتند کای فخر اہل قسطنطنیہ	بجائے غرامت دگر گن رقم
۳۲۷۱	مہر آب روئے سراں سیاہ	مکن اہل پیکار را در سیاہ
۳۲۷۲	دیر این لطیفہ شہزادہ گفت	بخندید شہزادہ چوں گل شکفت
۳۲۷۳	پس آنگہ غرامت بہ بخشید شاں	بہ انعام و خلعت پیر سید شاں

## ز جہتی شدن سلطان غیاث الدین بلبن

### شاہ و فرستادن طلبہ اراکان ملک

۳۲۷۴	بسائے چو فصل بہاری گذشت	خزاں ضابط ملک کرا گشت
۳۲۷۵	بساط چین شد تہی از نشاط	ہوا گرد پر گرد از ہوسر باط
۳۲۷۶	در اجسام شوریدہ خون فصول	طبا یح ز خبث ہوا شد ملول
۳۲۷۷	شدہ ز کس مست بیمار خیز	ریاحین شدہ چو بے از برگ یوز

نوٹ کی تشریح کے لئے تنبیہ ملاحظہ ہو۔

ہمہ شاہناگ شہ بے برگ بار	۳۲۸۸
بہر حاجن بود پیو لہ نگشت	۳۲۸۹
شہی دست ماند از درم زیر شاخ	۳۲۹۰
ہزار ہر گشتن از برگ ریز	۳۲۹۱
ز گشت چمن محبت ز آدمی	۳۲۹۲ F. ۱۰۶
شنیدم دران قوت شد نا تو ال	۳۲۹۳
ہمی کاست ہر روز زور تنش	۳۲۹۴
چو شہ ز محبت خود فراہم بدید	۳۲۹۵
بدل گفت چوں عمر آمد لب	۳۲۹۶
پس از فکر آن خسرو ہوشیار	۳۲۹۷
سوئے قال ملک کردیکہ رواں	۳۲۹۸
سلام و دعا شاہ گیتی پناہ	۳۲۹۹
بداں تابگاہ سفر مرزباں	۳۳۰۰
دہم روز پیکش بلباں رسید	۳۳۰۱
پس از حمد و تو حید پروردگار	۳۳۰۲
کہ لے شاہ دوناں کشفی دین شاہ	۳۳۰۳
تنت درم از رحمت آباد باد	۳۳۰۴
رسانید فرمان شاہم نوند	۳۳۰۵
مرا خواند آن شاہ روشن ضمیر	۳۳۰۶
ہمی آیم اینک بر ایوان شاہ	۳۳۰۷
مگر بود خال را مہتے بہ پیش	۳۳۰۸
ہمی خواست بعد از ہم آں چو ال	۳۳۰۹
شنیدم چہ بر خواند شہ ایں جواب	۳۳۱۰
رہیدہ طیور از سر شاخسار	
شدہ صحن ہر باغ با سون و دشت	
ہو خاک را دادہ برگ فرخ	
بہر مرغزار از خزاں خیز خیز	
فتادہ بردن از جہاں غور می	
ترا بود مخالفت تن مرزباں	
نماند از تنش چہ کہ پیرانش	
موتزد در وایتج مرسم ندید	
پس بر سر مرسم سزاوار تر	
بے کار سازی شہر و دیار	
نبشتہ بدال خان خسرو نشان	
وزاں پس بچاندش سوئی بختگاہ	
سیار دہد و ملک ہندوستان	
چو شہزادہ معنوں فرمان شنید	
جو بے بخت از بے شہر یار	
مہاداہتی از تو ایں بخت گاہ	
دلت تا بد عشرت آباد باد	
حرفش ہمہ دیدہ را سوئند	
ز فرمان خسرو ندیدم گزیر	
رواں کردم آں پیک اثنا براہ	
با قضاے اقطار معمور خویش	
عزیمت کند سوئی شاہ جہاں	
شگفت از در دل شاہ مالک قہ	

دش شد توی بیک را پیش خواست	چو مرجم رساں دید در دش بست	۳۳۱۱
کہ ہاں اے بشیر بشارت رساں	پس از بیک رسید خسرو رواں	۳۳۱۲
بطالب نشانے نہ مطلوب گوی	خبر ہائے یوسف بہ یعقوب گوی	۳۳۱۳
کجا بود آں خان فرخندہ فر	در آن دم کہ ایدر گزیدی سفر	۳۳۱۴
بتعظیم شہ برد سر بر زمین	پس آنگہ دعا گفت بیک گزین	۳۳۱۵
ہم از موتاں کرد ایدر رواں	بگفتا مرا خان خسرو نشان	۳۳۱۶
در اعضا ش نو گشت دروہن	دل شاہ آزر دہ شد زین سخن	۳۳۱۷
کہ برخاں نو سید نصیحت شتاب	پس آنگہ بگفت آں شہ کاہیاب	۳۳۱۸
مرا کرد ہمبار ہجران تو	کہ ای جان من زندہ از جان تو	۳۳۱۹
بدر دم ز مضمونش در ماں رسید	چو دیدم حدیثی کہ از جان رسید	۳۳۲۰
مرا کردہ از عشوہ خوش گز ماں	ہم آخر چنان گشت روشن کجاں	۳۳۲۱
بجنبدہ از شہر ملتاں ہنوز	یقین آنکہ آں خان کشور فروز	۳۳۲۲
بسوخی دگر خود علم بر فراشت	بعشوہ مرادیدہ براہ داشت	۳۳۲۳
بجز راستی کم بر آرد نفس	کسے را کہ بر ملک باشد ہوس	۳۳۲۴
نباش کنول کوہرت را فرغ	چو آزدیم زین حدیثی دروغ	۳۳۲۵
سر اسیمہ شد خان اختر سعید	چو برخاں چنین پاسخ از شہ رسید	۳۳۲۶
بسوئے کدل داشت رحلت نمود	چو دید از خسرو نصیبش نبود	۳۳۲۷
کہ آزر دہ گردی ز آہ پدر	نیاز از جان پدرائے پسر	۳۳۲۸
ہماں بہ جہ حکم پدر نگذری	اگر خواہی از عمر خود بر خور می	۳۳۲۹
کزین رہ پیروی رسیدن توان	رضائے دل پیرو اے جواں	۳۳۳۰ ف. ۱۰۷



# عزیمت کردن قان ملک قصد مرگ و رسیدن سی هزار مغل شهید شد قان ملک با مراد و خویش در هند جا ترا

۳۳۳۱	زخان گشت چوں تو من از سومره	سید راند خان سوئی شان یکسره
۳۳۳۲	چو در حد اقطاع شان در رسید	کیکے خنجر کینه را بر کشید
۳۳۳۳	بزد خیمه در حد جا ترا گل	همی کرد اقطاع شان پائمال
۳۳۳۴	یکے روز از نیک خواهان خان	بیاورد مکتوب پیکے دواں
۳۳۳۵	نہشتہ دران نامہ آں مرد کار	کہ آمد سوار مغل سی هزار
۳۳۳۶	سہ فرسنگ ماندست اندر میان	کہ برخان رسد شکر کافران
۳۳۳۷	چو آں نامہ بردست خان اوقاد	سبک فہر از ان نامہ خان برگشاو
۳۳۳۸	چو شد آگ آں خان دالالتبار	کہ آمد سیاه مغل سی هزار
۳۳۳۹	دوات و قلم خواست آں شیر مرد	شنیدم کہ ز دخامہ و خریو کرد
۳۳۴۰	بداں تا نیفت دل لشکر سن	خرابی نیاید بموم دبر شن
۳۳۴۱	وزاں پس سران سپہ انخواند	ہمیں قصہ در پیش شان باز خواند
۳۳۴۲	چو دیدند آں قوم با پوش و ہنگ	کہ خان با مغل دار دآہنگ جنگ
۳۳۴۳	نصیحت بکردند شہزادہ را	بگفتند آں خان آزادہ را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

مقابل شدن با سیاہ سگال	کہ عار است تراے سرافرازخان	۳۳۴۴
تو تنہا ز ایدر بہلشتاں خرام	سچہ را ہمیں جا بفر ما مقام	۳۳۴۵
کہ خاں با مغل خود رو دو دغا	بجائے کہ ماییم باشد خطا	۳۳۴۶
ہمیں کن تماشاے مردان کار	ہم از دور اے خان و التبار	۳۳۴۷
کہ جنگ است تراز و داقال سنگ	نشاید ترا خود بجائے درنگ	۳۳۴۸
کہ امیں طرف کفہ آید گراں	کہ داند کہ گاہ سبیز سراں	۳۳۴۹
فرستد نزاراں دگر شہ پاد	اگر گشتہ گر دو چو ما صد ہزار	۳۳۵۰
سرموئے خاں کر نشو و دروغا	ولیکن مباد از باد فنا	۳۳۵۱
خصوصاً کہ بپشاو گیتی پناہ	جہاں روز روضن بگرد سیاہ	۳۳۵۲
ز تحسین ہفر و دشاں احترام	پوشید خاں این نصیحت تمام	۳۳۵۳
چہیں آیدائے زمرہ نیک خواہ	بگفتا کہ از نیک خواہان شاہ	۳۳۵۴
حدیث خوشے دریاں افگند	کہ شہزادگانرا نصیحت کنند	۳۳۵۵
شب دروز در کارشاں سرہند	بکار و لی نعمتاں جاں دہند	۳۳۵۶
بتا بند از پیش دشمن عنان	ولیکن نشاید کہ شہزادگان	۳۳۵۷
ہماں بہ نتاہم سراز کارزار	مغل سی نہ گر خود بود صد ہزار	۳۳۵۸
قضا دست بر کامگار سی دہد	در اید و نہ اقبال یاری دہد	۳۳۵۹
دریں کشور و بوم نامے بریم	بر افواج دشمن شکست آدریم	۳۳۶۰
چو مرداں بہ پیہیم در کارزار	دگر خود گر گونہ ہمیں ہم کار	۳۳۶۱
براہ خدا چوں میاں جاں دیم	بکار و دغا چوں سراں سرہنیم	۳۳۶۲
راہم کند شیر شدہ زہریں	ہمہ حال ماییم دیں دشت کین	۳۳۶۳

مصداق ادن خان ملک مغل و غالب شن مغل و  
شکستن ایشان شکر اسلام و شہید شدن چنان بہ نسبت قزو

دگر روز کر ساغر سرنگوں	۳۳۶۴۴۱۰۸
فلک خنجر خون نشان برکشید	۳۳۶۵
میز کہاؤ گا فہر نمودار گرد	۳۳۶۶
چو شد لشکر ہند یکسو سوار	۳۳۶۷
چو شکر ستادہ بیکدشت کیں	۳۳۶۸
کواکب برایشان نظر داشتہ	۳۳۶۹
خرو شید فوج مغل ناگہاں	۳۳۷۰
وزراں پس بجنید از ہر طرف	۳۳۷۱
چو خاں دید غوغائے فوج مغل	۳۳۷۲
چو شیراں پے افشردہ درکارزار	۳۳۷۳
سیرش کش بر بنا گوش بست	۳۳۷۴
شنیدم کہ شہنشاہ نامور	۳۳۷۵
چو فوج مغل دید آں چیرگی	۳۳۷۶
بہ یک قلب گاہی عمارت کشید	۳۳۷۷
بہ چید شیراں ہر دو سپاہ	۳۳۷۸
دلیراں زہر سوئے بر کو فتنہ	۳۳۷۹
باریدہ از تیر بارانِ خون	۳۳۸۰
شنیدم زگہ تا نمک از دگر	۳۳۸۱
سپاہ مغل جہد بسیار کرد	۳۳۸۲
ہم آخر چو قائم شد آں جنگ سخت	۳۳۸۳
شہادت یافتن محمد خاں یعنی خان شہید علیہ الرحمۃ والاعتراف	
سرک منگلی نام در فوج خاں	۳۳۸۴
کہ مشہور بود از نثر او غزاں	

نہ از حال او بک از قال اد	مغل نیز آگہ بد از حال اد	۳۳۸۵
مغل جیت و جو کر د از اس ستم	چو شد بسته کارے لکا و نبرد	۳۳۸۶
کد میں طرف ہست درں کا ہوئے	ہم آخر جو دانست کاں ز دروے	۳۳۸۷
یکے رخنہ شد و صفت منگی	یک ایک نبرد و صفت منگی	۳۳۸۸
خوشاں درال رخنہ نشانفتند	سگاں چوں یکے رخنہ یافتند	۳۳۸۹
مغل از صفت شاں بے مروت	صفت منگی جملہ بنود پست	۳۳۹۰
ہزار ہہ در افتاد و در ہندیاں	چو لشکست یک فوج ہندوستان	۳۳۹۱
صفت چند دیگر زہر سودرید	مغل چو شد تیغہا بر کشید	۳۳۹۲
قضا گشت راضی بتالیع ہند	خلل گشت بنیاد افواج ہند	۳۳۹۳
ز خجہ کشیدن گزے نمائند	یلاں را بے ترکش چو تیرے نمائند	۳۳۹۴
چو بر خود و تجوشن کشند	ز دہ یک زماں تنہا بے دریغ	۳۳۹۵
بے مردانہ فوج کا فریہ کشت	شنیدم صفت خاں بدندان و شوت	۳۳۹۶
زہر سو بیکبارہ زورے نمود	ہم آخر مغل چونکہ بسیار بود	۳۳۹۷
مغل دست برکشتن شاں نہاد	صفت ہندیاں تراشکتے قتاد	۳۳۹۸
یکے رستخیزے در انجا گذشت	بہر جا سرے بود یا مال گشت	۳۳۹۹
بے تینہا ز دوراں جنگ جا	ہاں تھاں ملک پور فرماں روا	۳۴۰۰
عناں را سوئی جو بارے کشید	چو پہلوئے خود پیچ کس اندید	۳۴۰۱
بدیش گریک قرونہ سوار	ہمی رفت تہا دراں جو بار	۳۴۰۲
جہانے ازاں تیرے تاب کرد	سوئے خاں کے تیر پر تاب کرد	۳۴۰۳
تن مرز باں را بستی کشید	ہماں تیر بر شہر گجاں رسید	۳۴۰۴
ستد نام حق و انکے جاں بدو	بخلطید از زین و بر گل فتاد	۳۴۰۵
چنانچہ بایں شمشیراں	اکہی شناسا چاں کن مرا	۳۴۰۶
بقصدش سبک بار گرا کشید	قرونہ چو شہ را دران حال دید	۳۴۰۷
چہ اسپ و چہ تیغ و چہ تیر و کماں	بیاد شد جملہ اسباب خاں	۳۴۰۸

۳۴۰۹	مگر قاتل ملک بد بہ خنکے سوار	کہ بدنام اور اندراں روزگار
۳۴۱۰	قرونہ بران خنک دولت شہست	گر فشت خود را جنیت بدست
۳۴۱۱	وزاں پس رداں شد ازاں تیرہ شہ	سوار در افواج خود می گذشت
۳۴۱۲	مگر یک دم مطربان از بزم خاں	اسیر آمدہ بود بد دست شاں
۳۴۱۳	ازیشاں کے اسٹان ترا شناخت	ہماں ترکش مرزاں شناخت
۳۴۱۴	بزد لغوہ و خاک بر سر ننگند	سرور می خود را اسیر بر بند
۳۴۱۵	پیر سید از دکان فر تو جہاں	کہ چہیت این نفیر و خوش فہاں
۳۴۱۶	اشارات مکرش سو کی دست راست	کہ این ترکش واسپ صفدار بہت
۳۴۱۷	جہاں جملہ آگرہ زاکرام دوست	بہند و کستان قاتل ملک نام دوست
۳۴۱۸	شنیدم مغل بنام خان شہید	چاند مطرب مجلس خاں شنید
۳۴۱۹	گر وہے ازاں قوم ثابت رکاب	براند سوئے قرونہ شتاب
۳۴۲۰	و دیدند از دستند اسٹان	گر گفتند اورا پس از بہر جاں
۳۴۲۱	کہ این سپ خنک از کجا یافتی	کجا ترکش و تیغ را کیا فتنی
۳۴۲۲	کہ پریشاں این خنک بود نہت شو	ہماں خان صفدار ہندی در لے
۳۴۲۳	قرونہ رداں شد سوئی جو بیار	دواں در پس افراداں سوار
۳۴۲۴	چو در شہد خان مکرم رسید	بگفتا ہمیں است خان شہید
۳۴۲۵	مغل ماند از بال غل در شکفت	وزاں جاتین مرزاں بر گرفت
۳۴۲۶	رسانید بر حاکم خود رداں	ابا ترکش واسپ و تیغ و کماں
۳۴۲۷	چو شا و مغل دید بار و برش	عجب کرد ازاں بوا تعجب بکرش
۳۴۲۸	دراں پس بگفتا زاید رکشید	تین خان تبا بولے اندر کشید
۳۴۲۹	ہمی خواست کاں پیکر خان زاد	ہوم دیر و بد و زریں بلاد
۳۴۳۰	ہماں رائے کالو کہ بد قہر خاں	چو آگر شد از قہر مرزاں
۳۴۳۱	پس زگرہ دشور آہ و نفیسہ	کہ ہر چہاں در را تم است ناگزیر

۳۴۳۲ شنیدم بران زمرہ بد سگال  
۳۴۳۳ زمرے داداں راجا اختر سعید

زاقطاع خود بس فرستاد مال  
تن خاں ز دست مغل و انخرید

شنیدن سلطان غیا الدین بلبن شاہ واقعہ خان شہید  
درینِ حمت زیاد شدنِ حمت از حمتِ حزنِ سپر

۳۴۳۴ چو از دار فانی خراسید خاں  
۳۴۳۵ گرد ہے ز خاصانِ خانِ شہید  
۳۴۳۶ بنشند مکتوب از بہر شاہ  
۳۴۳۷ شنیدم چوں نامہ نا حمید  
۳۴۳۸ چو شہ دوستش داشتے چند روز  
۳۴۳۹ کر از بہر کو پیش شاہ جہاں  
۳۴۴۰ مزاج شہاں ہیچو آتش بود  
۳۴۴۱ ہم آخر شنیدم پس ز چند گاہ  
۳۴۴۲ سوڈن جو زد نعرہ سوہو  
۳۴۴۳ بکفش اندرون پائے خود می کشید  
۳۴۴۴ سر نامہ چوں دید خضر و سیماہ  
۳۴۴۵ بگفتا کہ خانِ مکرم نمک اند  
۳۴۴۶ گرد ہے کہ بودند نزدیک شاہ  
۳۴۴۷ جہاں سر بسر گوئی غم گرفت  
۳۴۴۸ زہر سوہے نالہ جاں گداز

بفر دوس گرفت رجش مکان  
ز احوال آں راجا اختر سعید  
بگردند عنوانِ ادرا سیماہ  
پس از چند روز بہ حضرت رسید  
نہفتند از شاہ کشور فرور  
بگوید کہ با خاک پیوست خاں  
در آتش دم باد ناخوش بود  
نہادند آں نامہ در کفش شاہ  
شہ از تحت برخاست ہر دو صنو  
یکے نامہ افتادہ در کفش دید  
بزد نعرہ و بر زمین زد کلاہ  
ازیں ملک در ملک دیگر براند  
دریدند جامہ کشیدند آہ  
بساطِ زمین جسدہ ماتم گرفت  
بر آمد جہاں گشت بے برگ ساز

۳۲۴۹	زگرید دل مردماں بے سکوں	بہر دم ہی کرد طوفانِ خوں
۳۲۵۰	ز در دتن آتش شاہ مجروح بود	بر آں در و صد درد دیگر فزود
۳۲۵۱	بستی در آمد تن مرزباں	ہمی کاست بہر دم تن مردماں
۳۲۵۲	چو شہ شست دست از جہانِ نینا	بنیاطر نماند ست آسید بقا

ذکر پشیمان شدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از روئے

عورتی کہ سپرد او بسمت لبکاری کشتہ بود ملک دین را

۳۲۵۳	شنیدم کہ در عہد آں شہریار	گرد ہی سیر آمد از قلبیکار
۳۲۵۴	بہ بہتاں مگر پور یک پیر زن	گرفتار شد اندراں انجن
۳۲۵۵	چو شد حکم آں طالیفہ بقصاص	بگرد آمد از ہر طرف عام و خاص
۳۲۵۶	بکشتہ ز شاں را بر ایوانِ شاہ	مگر پور آں پیر زن بے گناہ
۳۲۵۷	بوسمت دراں طالیفہ کشتہ گشت	چنین ظلم بر پیر زن چوں گذشت
۳۲۵۸	پوشید نیلی ہماں کندہ پیر	سیہ کرد و دوزماں کندہ پیر
۳۲۵۹	پس سال بر ایوانِ خسرو ستاد	ہمی خواست از داد و داد داد
۳۲۶۰	بجہ نیم شب برگرفتہ نفیر	گذشتہ نفیرش ز چرخِ ایتیر
۳۲۶۱	بگئے شب نمی ریختی صبوحہ گاہ	بجستہ ز حق داد از دست شاہ
۳۲۶۲	شہش بار با آہن دزر نمود	ازیں ہر دو امید ہمیش نبود
۳۲۶۳	بے حیلہ کرد ندکاں روسیہ	نشہ بیچ شب غائب از کوئی شاہ
۳۲۶۴	ہم آخر چو شد کشتہ خانِ شہید	بہ عام و بہ خاص این خبر بر رسید

بہشت گراؤ کو بخسر دشتا نیت	زن بیوہ چوں ز خدا داد یافت	۳۴۶۵
ز افغان فریاد خوار می گذشت	بدن بالہ پنبہ دودک گشت	۳۴۶۶
کہ چوں شاہ آگہ شد از مرگ خاں	شنیدم زیر آن ہندوستان	۳۴۶۷
پنوشید دیگر قبا و کلاہ	چنان شد بہ تا تم کہ در ہیچ گاہ	۳۴۶۸
کہ سازد حرفش بنرم عینا	بسے جست شہ آں زن بیوہ را	۳۴۶۹
مرا در ادراں شہر کم یافتند	عوانا بہر سوئی بشتا نیتند	۳۴۷۰
بجایش ہماں درد بشتا نیتند	چو صفدار کم دید ہم درد خویش	۳۴۷۱
چو شد مست از خواب چارہ ندید	نشد روز جام عنامی کشید	۳۴۷۲
بہ پختہ دلاں یک دودورے سیار	بیا ساقیا مر ہم جاں بیار	۳۴۷۳ FIII
ز درد و ز درماں نیارند یاد	چنان مست شاں کن کہ ہر باداد	۳۴۷۴

## نقل کردن سلطان نعمی الدین بلبن شاہ علیہ رحمہ

### بعد محضر کردن و ملک کنخسر سپہ محمد خاں دادن

کہ آمد نعمیات الدین اور القبا	دگر روز آن شاہ ترکی نسب	۳۴۷۵
یکے محضرے کرد از خاص و عام	طلب کرد نما صان حضرت تمام	۳۴۷۶
کہ کنخسر دہند شد نام وے	پور سیا و خوش کا دس کے	۳۴۷۷
خود از عالم بے و فارخت برد	حفور میراں تاج و خاتم سپر	۳۴۷۸
نخارے بر آمد ز خاک کہن	دگر اتم افغاند آفاق بن	۳۴۷۹
زمین بجائے سبزہ ہو مشید نیل	ز جہریشم کشاد صدر و دخیل	۳۴۸۰
کہ آمد غسم اتم شہ فتاد	جہاں بود در ماتم خان راد	۳۴۸۱
پے شاہ و شہزادہ خوش می گریست	یکے ہفتہ خلقے فرزوں می گریست	۳۴۸۲



برآوردہ شورے بہر سوراں	نگندہ بسر خاکِ بسر شکر اں	۳۴۸۳
برایوانِ خسرو بہر صبح و شام	نبالید ارکانِ دولت تمام	۳۴۸۴
پئے شہ کے مقبرہ ساختند	چو از تشیونِ شاہ برداختند	۳۴۸۵
ہماں مقبرہ گشت دارالاماں	شنیدم کہ بہر ہر ہند گان	۳۴۸۶
گرفتے دریاں روضہ یکسر پناہ	وزاں پس بہر جا کہ اہل گناہ	۳۴۸۷
چھ سو قوت ماہ و چھ مہینہ سال	چھ بدخواہ ملک و چھ بدیون مال	۳۴۸۸
کسے را بنودی برد دست رس	چو گشتے دریاں مقبرہ ہم نفس	۳۴۸۹
برایوانِ شہ محضرے ساختند	سراں چوں ازاں روضہ برداختند	۳۴۹۰

## جلوسِ سلطانِ مغل الدین کی قیادت پر بغرا خاں

بکر وند در کاخِ شہ انجن	پئے خیر ملک و صلاحِ دمن	۳۴۹۱
دراں عہد ہر یک شدہ نامداد	چو گر تھی جو اکی کہ در کار نزار	۳۴۹۲
نظام الدین آں باخرو میرداد	چو آں جو رجبی ترک ثابت کشاد	۳۴۹۳
بہمہ اژدہا بند و قلعه کشائے	دگر سرفرازانِ فرخندہ رائے	۳۴۹۴
بگفتند فرمانِ شاہ جہاں	بہم دیگر آں جملہ کار آگہاں	۳۴۹۵
پلانِ سپاہ و سرائِ دیار	چنین است بعد از شہِ کامگار	۳۴۹۶
کہ از صلبِ خانِ محمد حکید	سپاہِ بند کچھ بے را کلید	۳۴۹۷
سرانجامِ بیشکِ پشیمانِ شویم	گر اید و نیکہ برگشتِ خسرو ویم	۳۴۹۸
بر اند بریں سو سپاہی شتاب	ز لکھنؤئی آں خانِ بغرا خطاب	۳۴۹۹
رو و تیغِ قہر اندریں بوم و بر	کند قصدِ تاج و دودانِ پدر	۳۵۰۰
کہ خنداں بکر دو کہ غونا بہ ریز	کہ داند کہ چوں بگذر در سنجیز	۳۵۰۱
بفرق کہ وہیم زیریں کنت	کر انجنت از خاکِ بالیں کنت	۳۵۰۲

۳۵۰۳	بہ میں ہر جہ آخجامد انی نام کار	چہ بازو دریں تعبیر روزگار
۳۵۰۴	ہماں بہ یکے راتے خوشتر ز نیم	دریں ملکات مہر دیکر ز نیم
۳۵۰۵	کلاہ فرید دن سترخ نژاد	نہیم از خرد بر سر کیقباد
۳۵۰۶	چو اس ققہ برغان بغر خطاب	بگویند ایدر بیاید شتاب
۳۵۰۷	بداند کہ گر ملک رفت از پدر	جہاں گشت قائم بذات پسر
۳۵۰۸	اگر باریں رائے کارے کنیم	نخبار از ہوائے طرب انگینم
۳۵۰۹	خروشے تخنیز دازیں مرز و بوم	نزدید بجائے ریاحین ز قوم
۳۵۱۰	سراں چوں شنیدند اس قصہ را	بریں لائے دادند ہر یک رضا
۳۵۱۱	دگر روز چوں شکر شیش گشت	شتر شرق بر تخت زرین نشست
۳۵۱۲	بہ شش صد ہزار فرد ششادوش	جہاں گشت خورم ہو گشت خوش
۳۵۱۳	ہماں کار سازاں سبک گاستند	یکے تخت فیروزہ آراستند
۳۵۱۴	ہماں کیقباد جہاں نگیر را	ہراں تخت فیروزہ دادند جا
۳۵۱۵	سیر و شد از ملک کینہ دمی	جہاں را بدادند دوری نوی
۳۵۱۶	میز آلدیں آں شاہ را شد لقب	کہ عالی حسب بود و الانسب
۳۵۱۷	سراں جملہ بوسیدہ پیش زمین	ستادند پس دربار دیکیں
۳۵۱۸	دورویہ بہ بستند پیش کمر	بہد بخت آں سرکشاں سرسبر
۳۵۱۹	چو دیکم کینہ دمی کیقباد	بہ نیردے اقبال بر سر نہاد
۳۵۲۰	ہمی بداند کائے دران تخت گاہ	بکارش کمر بستہ ہرگز کلاہ
۳۵۲۱	شب دروزہ نرم طرب سانے	با شغال دیکہ پیرداختے

۳۵۲۲	بہ بز شرواں قیاں صبح و شام	ہمیشہ شکرین لعل شیریں کلام
۳۵۲۳	ہمہ عنبرین لعل و صندل بدن	ہمہ سر و قد و ہمہ سیم مرتن
۳۵۲۴	شہ شیر گہ اندراں آہواں	شب و روز بوئے شکار افکنان

## متفکر شدن سلطان مغزل دین از استیلاء نو مسلمان

۳۵۲۵	دوسہ نو مسلمان ملک کہن	کہ شد کند شاہ عاقبت ز یغ و بن
۳۵۲۶	چو شہ را بدیدند مشغول مے	بگشت تند ستوئی ملک مے
۳۵۲۷	چنان گشت ضابطہ دران در نگار	کہ بے علم شاہ روز و شب شہر یار
۳۵۲۸	نبودست ممکن کہ آہے خورد	نہ مقدور کہ حکم شاہ بگذر
۳۵۲۹	چو کرتی چو آں ایکی نابکار	چو آں جو جری مرد ز نہنگار
۳۵۳۰	یکے بود خود شہر اسیر زناں	و گر گشت یا بند آہر منان
۳۵۳۱	ہمی کرد تدبیر کہ ملک جسم	کند چند آہر من خیرہ کم
۳۵۳۲	دریں فکر بودے بلیل و نہار	کہ چون خیرد از باغ دل خانہ یار
۳۵۳۳	چہ ساں دفع کردند بواں زباغ	چگونہ رسد ببلبلان افراغ

## کشتہ شدن نو مسلماناں کہ مستولی ملک

### سلطان بودند با نکیخت نظام الدین میرداد

۳۵۳۴	نظام الدین آں میرداد دیار	کہ بود است ہم نجس شہر یار
۳۵۳۵	یکے مرے از اہل تدبیر بود	کہ ازے کہن شتر زہ پیر بود

ہاں چند غدار کا فرزند	۳۵۳۶
نچے آید ز دست تو در کار زار	۳۵۳۷
کہ گزشتہ در کینگی کا سیاب	۳۵۳۸
کہ بس شہزہ را بر کیم بنج و بن	۳۵۳۹
تو انم بے چوں شکام در را	۳۵۴۰
سیارم بدست ہلاؤ گزند	۳۵۴۱
گہ از گہ بر فنی در راں روزگار	۳۵۴۲
زبوں گیر گشتند بر شاہ خویش	۳۵۴۳
یکے حیلہ بر شاہ ارشاد کرد	۳۵۴۴
جہاں باد بر نام تو پایدار	۳۵۴۵
روان خسیاں پسند تو باد	۳۵۴۶
بتدبیر دارند اختر پیائے	۳۵۴۷
دور دیہ شندند از شہ دین ناہ	۳۵۴۸
کن آراستہ ہم ز بگ فراخ	۳۵۴۹
کہ بر ظالماں عذر باشد روا	۳۵۵۰
بفرمائے شاں ساغرے خوشگوار	۳۵۵۱
در اں بزم باشند اندر کیں	۳۵۵۲
صفت ہوش شاں باشد اندر شکست	۳۵۵۳
یکایک ز کج کیں سرکشند	۳۵۵۴
فرستند شاں را بہ ملک فنا	۳۵۵۵
رہا نیہ گنجے ز تشویش مار	۳۵۵۶
بشد بر سر پند آں نیک خواہ	۳۵۵۷
کہ آموختش آں کہن سالہ مرد	۳۵۵۸
ہمہ خار ہا از رہ ملک خاست	۳۵۵۹
شنیدم بچہ بک براں میرداد	۳۵۶۰
بگفتند کائے پیر ماندہ ز کار	۳۵۶۱
ہاں پیر دادے بدلیشاں جواب	۳۵۶۲
سنم اندرین بیشہ گزگ کہن	۳۵۶۳
اگر ایچ ناید ز من دروغا	۳۵۶۴
بتدبیر آرم بہ قید کمند	۳۵۶۵
بدیں گو نہ لائے دریں سہر چار	۳۵۶۶
ہم آخر چو آں زمرہ سست کیش	۳۵۶۷
ہاں تیر داد کہن سالہ مرد	۳۵۶۸
بگفتا کہ لے شاہ و الاتبار	۳۵۶۹
سر حاسداں در کمند تو باد	۳۵۷۰
تو دانی کہ شاہان فرخندہ لے	۳۵۷۱
اگر با تو قوے دریں تخت گاہ	۳۵۷۲
بیارائی بزمے دریں سادہ کاخ	۳۵۷۳
طلب کن ہاں قوم غدار را	۳۵۷۴
بہر کینت بدہ خلعتے زر نگار	۳۵۷۵
بگو قوے از مفردان گزرس	۳۵۷۶
در اں حال کاں قوم گردیدست	۳۵۷۷
باہل کیں گوئی خبر کشند	۳۵۷۸
کنند از تن ہر یکے سر جدا	۳۵۷۹
بر انداز گشتن ملک خار	۳۵۸۰
شنیدم کہ شہ از پس چند گاہ	۳۵۸۱
بروزے ہاں تعبیر ساز کرد	۳۵۸۲
بتائید اقبال شہ روز راست	۳۵۸۳

# رسید خبر وفا سلطان غیاث الدین بغراخان مقطع لکھنؤ

چو آن خان بغزایل کامراں	۳۵۶۰
تبا کر دپیرا ہن خویش را	۳۵۶۱
یکے باز دزدست من رفته بود	۳۵۶۲
فلک داد بر ہم مراد ویر غم	۳۵۶۳
ز در و برادر دم بود ریش	۳۵۶۴
بماتم بدم بہر خان شہید	۳۵۶۵
بسے کرد ازیں گونہ شور و شغب	۳۵۶۶
یکے ہفتہ در کینج ماتم نشست	۳۵۶۷
چو یکیند بگذشت آن خان راد	۳۵۶۸
طلب کرد خاصان خود را تمام	۳۵۶۹
رخ آور د بر روی کار آگہاں	۳۵۷۰
پس از شہ بہ فرقم بزیب کلاہ	۳۵۷۱
اگر من نباشم سزاوار ملک	۳۵۷۲
یکے آنکہ ہمستہ کیانی نژاد	۳۵۷۳
چو امر د از جملہ اہل غم	۳۵۷۴
ز ہمت نباشد کہ ملک بیدر	۳۵۷۵
دگر آنکہ آن کودک خام نکار	۳۵۷۶
اجازت دریں کار از ما بخوارست	۳۵۷۷
کنون گشت واجب کہ لشکر کشیم	۳۵۷۸
خبر یافت از نقل شاہ جہاں	
بگریہ ہی گفت داحسرتا	
سر من کنوں آسماں در ر بود	
رسا نید دہرم پیلے الم	
فراق پد ر نیز آید بہ پیش	
کہ شدت یون شاہ بروی مزید	
جہا ن زاد آور د در روز و شب	
بستر می ز د از جور ایام دست	
کلاہ کیاں برسے خود نہاد	
یکے محضرے ساخت از خاص عام	
بگفتا اگر رفت شاہ جہاں	
کہ شایستہ فرزند از صلب شاہ	
بابائے من سرکش کار ملک	
دگر حق ہمہ ساز ملکم بداد	
فزون مال دارم فر د از چشم	
زستی گذارم بہ دست پسر	
یکے رقتہ نبشت فرزند وار	
گل دولت از باغیاں و انجمن است	
سوئے ستمنگا و پد رسر کشیم	

ہماں بے ادب را ہمالیم گوش	بر آریم از ملک دہلی خوش	۳۵۶۹
بر آرز بد خوشی خود شغب	دگر خود ہماں کو دک بے ادب	۳۵۸۰ F11M
سپا یریم دست دبستانیاں	بگیریم آن طفل را در زماں	۳۵۸۱

## جلوس سلطان ناصر الدین بغراخان در لکھنؤتی

دعا گفت اورا ملوک کبار	چو خاں گفت ازین گونہ نصیب چاہ	۳۵۸۲
در دنت بر آسودہ از گنج راز	وزاں پس بگفتند کای سرفراز	۳۵۸۳
چو گوید کسے وصف دُرخوش آب	نگفتی کیے لفظ ہم ناصواب	۳۵۸۴
شجودش بہر دند رسم شہاں	ہماں دم شنیدم کہ کارا گہاں	۳۵۸۵
بر آہنگ و آئین اصحاب بار	ستادند پیشش یمن و یسار	۳۵۸۶
کہ بد دال پور و فرماں روا	لقب ناصر الدین شد آں شاہ را	۳۵۸۷
کہ بودند محرم بہ کشور کشای	بہ پیشش دو فیروز فرخندہ رای	۳۵۸۸
بکار جہاں ہر یکے ہوشیار	شب در روز بودند در کار و بار	۳۵۸۹
دل ہر یکے گنج تدبیر بود	کیے غلجی و دیگر از کوہ بود	۳۵۹۰

## جسبیدن سلطان ناصر الدین از لکھنؤتی

### بجانب حضرت دہلی حرسہما اللہ تعالیٰ

از لکھنؤتی آورد دیر و سپاہ	نہ جلا اس او چونکہ شد چند گاہ	۳۵۹۱
ادا کرد مہود اہل شہر	سپہ را در افتقار خود عرض کرد	۳۵۹۲
رخ آورد در جانب شہنشاہ	دگر روز انداز حوالی سپاہ	۳۵۹۳

ابا خاھر شاہ و خورم دے	ہمی راند ہر روز یک منزے	۳۵۹۲
بسمت اودھ شاعر بکیت پند	ازیں سو متعزین آں شاہ ہند	۳۵۹۵
ز جنبیدین والد آگاہ گشت	ہمی رفت چوں از اودھ برگزشت	۳۵۹۶
زہر سوئے دلہا چو درنگ ماند	میان دوشکر سہ فرسنگ ماند	۳۵۹۷
بماندہ دد فرسنگ یک کشوئے	ہماں آب سہ وز ہر لشکرے	۳۵۹۸
برآوردہ دلہیزے دختر ہے	نہاں کردہ ہر سوئے لشکر ہے	۳۵۹۹
یزک رافضی تادہ ہر بکیت پیش	دراں روز ماند ہر جامی خویش	۳۶۰۰
جہاں از رخ افگند کلی نقاب	دگر دزکز جنبش آفتاب	۳۶۰۱
دوشہ راند چالش کنایں روبرو	دوشکر بجنبید از ہر دوسو	۳۶۰۲
گلے نوشگفتہ دین بوستان	یکے خسرو ملک ہندوستان	۳۶۰۳
ہمیشہ میں دہم کشور دہم سپاہ	یکے شاہ لکھنوی دیویر شاہ	۳۶۰۴
مکرچیت بستہ بخون پسر	بکرہ یکے قصہ ملک پدر	۳۶۰۵
طلب کردہ تاج پدر باددواج	دگر کردہ قصہ پدر بہر تاج	۳۶۰۶
بیک آہوئے کردہ عزم شکار	دوشیر زیاں دریکے مرغزار	۳۶۰۷
برفتمہاں بیت خمسہ رواں	دراں تجربہ چرخ ابر زباں	۳۶۰۸
کباب آنکسے راست کوراست زور	دوشیر گرسنہ است دیکراں گور	۳۶۰۹
رواں بر سر رود بار آمدند	زہر سوئے کارزار آمدند	۳۶۱۰
دو خورشید خیمہ بصحر از دند	دو جانب دوشخت معلی از دند	۳۶۱۱
ستادند ارکان دولبت تمام	بدادند ہر جانبے بارعام	۳۶۱۲
بیفتاد از دور ناگہ سطر	پدر را درال داوری بر پسر	۳۶۱۳
شدار شوق فرزند مضطربش	رنگ مہر جنبید اندر دیش	۳۶۱۴
نظر کرد جنبید خوش ز سر	وزاں سو پسر نیز چوں بر پدر	۳۶۱۵ F. 115

دل ہر دو کیجا شدہ از دروں	۳۶۱۶
وزاں پس پدر گفت با خود نہاں	۳۶۱۷
مرا برودہ بودست شیطان زراہ	۳۶۱۸
بسکارم چہ رونق دہد روی پیش	۳۶۱۹
زینے کہ اس سرور عنایت	۳۶۲۰
ہم آخریکے روز بایک گذاشت	۳۶۲۱
دراں دم گزین کو چنگہ بگذریم	۳۶۲۲
بگویند کاندہ رنکلاں روزگار	۳۶۲۳
ابا پور خودت خصوصت گزین	۳۶۲۴
ہاں بہ گزین کا زتاب شوم	۳۶۲۵
بلا حول با ششم کہ بار دیگر	۳۶۲۶
وزاں پس یکے مرد دم ہوشیار	۳۶۲۷
بگفتش کہ بر زور قے پر نشین	۳۶۲۸
بدو گوئی کائے نور چشم پدر	۳۶۲۹
نظر از جمالت بیفروختنم	۳۶۳۰
رخت گرچہ تعویض ملک بجااست	۳۶۳۱
بیانا ز ششم آدرسی بگذریم	۳۶۳۲
بہ خیزیم کیسہ ز ملک جہاں	۳۶۳۳
ز رخ یک دگر را تماشا کنیم	۳۶۳۴
فرستادہ چون عجرہ کہ دآب را	۳۶۳۵
ہاں مرد بخور زمین بسہ داد	۳۶۳۶
وزاں پس ہاں مرد اختر سعید	۳۶۳۷
چوشہ زارک مہر جنبیدہ بود	۳۶۳۸
شدہ آب رہن میان دودخل	
کہ جان پس بہ ز ملک جہاں	
گشتیم بقصد پشیمین خواہ	
کہ خود شکنم گوہر کان خویش	
گر فتم بدست آیدم نا گرفت	
کہ ادا یم اس خاک بر تخت داشت	
ز گیتی چہ جز نام ناخوش بریم	
پے ملک فانی فلان شہر یار	
بخون خود آلودہ شمشیر کین	
زراہ مرقت بردوں کم روم	
مرا بنود آہر سنے را مہر	
طلب کرد آں شاہ دالامبار	
بروراست بر خسرور استیں	
چو اقتادار ابرودیت نظر	
دراں یک نظر ملک بفرود ختم	
بہ زردم ہنوز اس گہرا یگانہ است	
پنہ بر بے اہل ممت بر ہم	
نشینیم کیجا چو کار آگہاں	
بہ چشم آسند خاک غار فلکیم	
دوانش ہر دہر مادشا	
زباں درد دغاے شہنشاہ کشاد	
بستہ گفت آنخیز از شہ خود شنید	
بگفتار اور بختے می نمود	



بفرمود خلعت مرائیندہ را	شہید چو آن خسر و نیک رائے	۳۶۳۹
فرستاد باد و محو دوسہ اہل راز	سوچو شہ رواں گرد آنگاہ باز	۳۶۴۰
کہ تا غایت آں راز ماندست بہت	بدیشاں نہانی کیے راز گفت	۳۶۴۱
رسیدند بر شاہ آزاد گاہ	غرض چوں ازیں سو فرشتہ دگاہ	۳۶۴۲
بگرداقتباس از رخ شاہ نور	زمین را بوسید ہر یک ز دور	۳۶۴۳
بشہ ہر یک آنگہ شائے بگفت	جدا گاہ ہر یک دعا ئے بگفت	۳۶۴۴
شدہ پیش بر رسم کار آگاہاں	ہاں راز داران شاہ جہاں	۳۶۴۵
کہ آں راز بر کس نہ آشکار	کیے راز گفتند بر شہریار	۳۶۴۶
چہ راز نہاں باشند اندر میاں	چہ داند کسے تاسیاں کیاں	۳۶۴۷
نشان نہانی رسید از پیر	غرض چوں برآں شاہ فرخندہ فر	۳۶۴۸
کہ بادا جہاں زیر حکمت مدام	ہماندم فرستاد بروے پیام	۳۶۴۹
بقالیش بخواہم بسالہ ہزار	منم داعی دولت شہریار	۳۶۵۰
بہیں دم کس نم عمر آہاں	مرا گر بود رخصت مرزاں	۳۶۵۱
مطیعانہ گردم برو عذر خواہ	پناہندہ آیم براہواں شاہ	۳۶۵۲
بدست خود شش بر سر افسر نہم	وزیں پس بفرمان شہ سر نہم	۳۶۵۳ E114
نہندیشم از ہیج سودوزیاں	بصد جہد بندم بکارش میاں	۳۶۵۴
ز بار سخی اقبال شد شاہ کام	چو بر شاہ دہلی رسید ایں پیام	۳۶۵۵
گر ایدر بخواہم نباشد ادب	بدل گفت کال شاہ والا نسب	۳۶۵۶
ادب بر سر آدمی افسر است	شہی دیگر دمدمی دیگر است	۳۶۵۷
بتقصیر ماضی شوم عذر خواہ	ہاں بہ کہ من خود براہواں شاہ	۳۶۵۸
مراتب طلب کردوشی خواست	بگفت ایں از تحت فیروز خواست	۳۶۵۹
بخواند شش شہ بگرد بر دنگار	چو بر کشتی خسر و اں شد سوار	۳۶۶۰

چو باد گدازد کہ جولاں کند روئے آب	ہمیں راند تار کشتی شتاب	۳۶۶۱
چو از قرب خورشید در غرہ ماہ	شدہ جرم کشتی ز عوان شاہ	۳۶۶۲
چو خورشید بنمودہ در آسماں	یکے چتر لعل در آب رواں	۳۶۶۳
دل زن رواں شادمانہ گرفت	چو کشتی خسرو کرانہ گرفت	۳۶۶۴
رواں شد سوئی خسرو شرق بست	ہماں شاہ لکھنوی از تخت خاست	۳۶۶۵
سوئے یک دگر راندہ ہر نامجو	شدہ دہلی از زورق آمد فرو	۳۶۶۶
گرفتند آں ہر دو سرکش کناہ	شنیدم کہ ہم در لب جو بہار	۳۶۶۷
زدہ سر بہ پا کوس شاہ سیل	وزاں پس سوئی تخت کرد نیل	۳۶۶۸
خواماں سعیدند نزدیک تخت	جو آں ہر دو شاہ خداوند بخت	۳۶۶۹
گرفت و بگفتش کہ اسے نامور	پیدا زوئے آں حجتہ پسر	۳۶۷۰
کہ بندت من پئے بستگی	تو بر تخت بنشین بفر خدگی	۳۶۷۱
توئی بر سر تخت شاہستہ تو	پسر گفت کاہ شاہ فرخندہ فر	۳۶۷۲
کہ پیش تو بندم اسے شہر یار	تو بر تخت بنشین و من بندہ دار	۳۶۷۳
گرفتیش بیک دست و بر تخت شانہ	وزاں پس پدر آیت فتح خواند	۳۶۷۴
بگردش زمین بوسی آں سرفراز	خود از پیش او یا کوس گشت باز	۳۶۷۵
برابرش مستند بر تخت زر	کنارے گرفتند بار دگر	۳۶۷۶
ستادہ گریزاں بکین دیار	بر آوردہ بانگے نقیایان بار	۳۶۷۷
قراں گشتہ سعیدین آفاق را	بیک لخت شستہ دو فرما زردا	۳۶۷۸
شنیدند و گفتند باہمدگر	گذشتہ ہمہ حال خود مختصر	۳۶۷۹
بس لار خواں گفت کار و طعام	پس آں ناصر الدین شد نیک نام	۳۶۸۰
کشیدند نعمت جہاں در جہاں	دویدہ آشپک زود سالار خواں	۳۶۸۱
دو پاسے ازال روز فرخ گذشت	چو شد مایہ چرخ بنبول گشت	۳۶۸۲
در و ہر دو صفہ از فیروز بخت	بر آمد سراپردہ بر گرد تخت	۳۶۸۳

گر فتنہ خلوت و کشتور فروز	شہنیدم دران بارگہ تاسہ روز	۳۶۸۴
شدہ حاضر ارکان بیت تمام	بد اندروز دگر بار عام	۳۶۸۵
بسے خدمتی داد مر کیتباد	ہماں ناصر الدین فرخ نژاد	۳۶۸۶
طلب کرد اطلاق قطار غویش	بسے پیل و پس مال آور پیش	۳۶۸۷
عجب کردہ زان حال سر لشکران	اطاعت نموبخش چو فرماں بران	۳۶۸۸
کہ بد پور فرخندہ کیتباد	پس آں کیو مرث کیا نی نژاد	۳۶۸۹
دران بار عام آمد آن خرومال	پیالوس جذبہ ہما یوں خصال	۳۶۹۰
کہ شد پیل تاز می مراد رخطاب	یکے پیل بدر شب کامیاب	۳۶۹۱
نذا دست کس بیج عہد و نشان	چنان پیل در ملک ہند وستان	۳۶۹۲
بہ بخشید آن خسرو و سرتش	ہماں پیل مر کیو مرث گزیں	۳۶۹۳
ودا بے پیکر دند مر یک دگر	پس آں ہر دو صفدار میمول سیر	۳۶۹۴
یکے از خج دوم از کویہ بود	شہنیدم بران شدہ دو فیروز بود	۳۶۹۵
کہ دایم کن خدمت کیتباد	خج رابفر موداں شاہ راد	۳۶۹۶
بہر کار بیز و صواب و خطا	شب در روز پیشش بود پیشوا	۳۶۹۷
کہ شد بے نغبار از دو جانب ہوا	چنان کیٹ گردادشاں حق صفوا	۳۶۹۸
دل دوستان گشتہ از عیش و نشاط	دم حاسداں گشتہ زہرہ شگاف	۳۶۹۹
چو در عین بارہاں دو شاخ جواں	کنارے گرفتند گریہ کنان	۳۷۰۰
کنارے گرفتند شاں درہ بجار	اگر خلق گیر دوزر یا کنار	۳۷۰۱
دران بحر غم گشت کشتی نشین	وزان پس ہماں کیتباد گزیں	۳۷۰۲
گرفتہ کنارے از ان جو ببار	بصد گریہ آں شاہ والا تبار	۳۷۰۳
شہنیدم کہ بعد دوا بے پسر	ہماں ناصر الدین فرخندہ فر	۳۷۰۴
بیک خوش بنشت گریہ کنان	بر آوردہ بس ناہمائے نہاں	۳۷۰۵

رسیدند در ملک و مالے خویش	پس از چند گہ ہر دو آں سادہ کیش	۳۶۰۶
پدر راند در کشور خود سیاہ	پس کوس زور اند در تحت گاہ	۳۶۰۷
قضا ہر دور کار بالاکرنت	باقطار خود ہر یکے جا کرنت	۳۶۰۸
نبودند بے شاہد وئے مدام	نہی راند ہر یک دران دور کام	۳۶۰۹
بجائے دگر مجلس راستند	ہم آخرا زیں بزم گہ خاستند	۳۶۱۰
کہ آخر شد است مجلس روزگار	بیاسا قیاد و رہا ہوشش دار	۳۶۱۱
بگرداں قرآن سہ و آفتاب	فرزایں دل ماز روشن شراب	۳۶۱۲

## کشتہ شدن کچھ سر و سپر خان شہید و پشیمان شدن سلطان مغرالدین

حدیثے دل آدیز و خاطر پسند	شنیدم ز افسانہ گو بیان ہند	۳۶۱۳
کہ بد داده بد شش جہانرا کلید	کہ کچھ سر و دل پور خان شہید	۳۶۱۴
بہامون اندیشہ پائے زدند	سہراں چوں دگر گونہ رائے زدند	۳۶۱۵
باقطار ملتا نش داوند جائے	دراں پس ہماں زمرہ بختہ رائے	۳۶۱۶
کہ بودست اقطار خان شہید	چو کچھ سر و دل بہ ملتیاں رسید	۳۶۱۷
ہمی بود انجاس کونت پذیر	سہمے چند آں پور خان کبیر	۳۶۱۸
بدے باطنش از جراحت فگار	بنظام ہر عمارت بگردے دار	۳۶۱۹
تماشا گہش کشتہ قمرائے فکر	دش خوق بودے بد ریائی فکر	۳۶۲۰
کہ دیدمی چہ کردند باماسراں	بگفتے شب دروز با خود نہاں	۳۶۲۱
ربووند دادند مر کیتقباد	کلاسے کہ خود شہ بہ فرقم نہاد	۳۶۲۲
بستی دریں کارتن در ہم	گر اید و نہ کہ دل بربز بونی ہم	۳۶۲۳

زبون جہانم بخواند جہاں	درودم نیاید ز کار آگہاں	۳۷۲۴
چو بود دست خود رائے و ناخنہ مرد	دریں کار بسیار اندیشہ کرد	۳۷۲۵
ز لقاں بروں آمد آں شیر مست	کیے روز بر بار گے بر شست	۳۷۲۶
و ز ناخا بہ غزین خرامید گفت	شکار افکناں چند فرسنگ رفت	۳۷۲۷
بہر دود و گر جبکہ لشکر گذشت	کے را کہ در باب اولطف و دشت	۳۷۲۸
بہ ملک مغسل رفت آں خام گاہ	پس از چند گہ با گر ہے سوار	۳۷۲۹
کنہ اہل دل را اسیر سرگاہ	بہاں تاپے ملک ہندوستان	۳۷۳۰
دراں کارش قبال یاری نداد	چو بدینیت اصل او بر فساد	۳۷۳۱
مگر بود دیگر مہے بہ پیشش	مغل را در اں وقت باہل غویش	۳۷۳۲
دوسرہ مہ در اہماں انداختند	بکارش ز اں رو نہر داختند	۳۷۳۳
بدست آئینہ پوشش ہمہ رفت کرد	ہم آخر چو شد مغسل آں خام مرد	۳۷۳۴
راہا کرد ہم اختر و ہم دھسل	بتدیر جست از میان مغل	۳۷۳۵
ز ملک مغل شد مرا حل پسند	پیشماں شدہ باز در سمت ہند	۳۷۳۶
شہ این قصہ را ز ہر کس شنید	شنیدم چو اندر مندلی رسید	۳۷۳۷
کہ بادشہ رسانید بہ پدر	دلش گشت خورم ازین خوش خبر	۳۷۳۸
فرستد گر دہے مراں پیش او	ہمی خواست آں خسر و نام جو	۳۷۳۹
بشہر مشن در آزد کار آگہاں	بہاں تابوہ زمین و رسم شہاں	۳۷۴۰
چو شنید از ہر کس ایں سخن	نظام الدین آب میر داؤد بہن	۳۷۴۱
دگر رائے زد ایں کہن سال مرد	بستہ آمد و ایں سخن محو کرد	۳۷۴۲
یکے قصہ بشنود ز گراں بیر	بلغفتا کہ لے شاہ صافی ضمیر	۳۷۴۳
کہ در کار ملکے تلخ بہ پدر	برادر میا در دریں بوم و بر	۳۷۴۴
مغل را پذیرفت بان و خراج	خصوص آں برادر کہ از بہر تاج	۳۷۴۵
نہاں در تہ مردمی کار ہاست	چو دانی دریں رہے خار ہاست	۳۷۴۶

۳۷۴۷	سرے راسبکتر بروکن رواں	کہ فغش ہماں کاند ناگہاں
۳۷۴۸	وگرے تو دانی دریں کار و بار	اگر فتنہ زاید بہاں خبام کار
۳۷۴۹	اگر قایلی و نصیحت پذیر	سخنہائے پیرانہ آساں ملیر
۳۷۵۰	شنیدم ہم از زمرہ پاستاں	کہ شہ را غلط شد در اں دستاں
۳۷۵۱	چو شہ گشت راضی ہماں میرداد	کہ از رایش این فتنہ ہر دں فتاد
۳۷۵۲	فرستاد قوے براں بیگناہ	کہ ہم در مندوبی بفرمان شاہ
۳۷۵۳	بریدند سر مرد نا پختہ را	شنیدم چو شنید فرماں روا
۳۷۵۴	پیشیاں شد از کشتن خون خویش	فسوسے ہمی بر در اندازہ پیش
۳۷۵۵	دلش بدگماں گشت بر میرداد	کہ این فتنہ ز اں پیر مسکاں زاد

## زہر تعبیه کردن نظام الدین امیرداد بر اسلطان

### معزالدین و دریافتن سلطان در شراب

۳۷۵۶	شنیدم ہماں میرداد تباہ	چو شد آگہ از بدگمانی شاہ
۳۷۵۷	بہ تر سیدش خسرو بدگماں	ز غصہ سیاست کند ناگہاں
۳۷۵۸	دلش گفت تا شام ساز و در لیت	بکن چاشت کن زیرکی و ظریف
۳۷۵۹	دزاں پس پئے خسرو ہوشیار	شرابے عجیب ساخت آں نابکار
۳۷۶۰	مروق بے ساخت از بہر شاہ	سرشتش بہ عطارد رو چند گاہ
۳۷۶۱	بقرباہ آنگہ ز خرم رختیش	ابا زہر قاتل بر آہ میختش
۳۷۶۲	یکے روز ہم اول با مداد	برایان شاہ جہاں سر نہاد
۳۷۶۳	نہاں برد با خویش قراہ ہم	چو بد محرم ہزم شاہ عجبم

شہنشاہ راست دوشینہ یافت	۳۷۶۴۱۱۹
تراباد تا صبح محشر صبح	۳۷۶۵
عدویت مسلسل دریں کہنہ دیر	۳۷۶۶
کہ بدخواہ نہ باد سر در خمار	۳۷۶۷
دعائش در آں صبح شد مستجاب	۳۷۶۸
بگفتا کہ این بادہ سال خورد	۳۷۶۹
صبحی بخورم جام مر حبا	۳۷۷۰
بگفت اے سرخسروانِ خریف	۳۷۷۱
کز آن چند نے صبحی دم خورده ام	۳۷۷۲
دروں آرم آں بادہ خوشگوار	۳۷۷۳
بیار آنچه داری بقرا بہ در	۳۷۷۴
دو آن رفت آورد قرا بہ را	۳۷۷۵
بہ خسرو یکے جام پر کرد داد	۳۷۷۶
بر رسم حریفان بدوداد باز	۳۷۷۷
از آن دوست مکانی گزیری ندید	۳۷۷۸
دعائے بگفت در میں بوسه داد	۳۷۷۹
نہ نصف نہ ثلث نہ سراسر کشید	۳۷۸۰
بیار و پیش شہ نیک نام	۳۷۸۱
بدوداد آں سیاغوجاں شکار	۳۷۸۲
وگر کرد پر دست خسرو بداد	۳۷۸۳
چنین ست اے مرد فرخندہ پے	۳۷۸۴
بہ عشرت پیاپے سے ساغر دہند	۳۷۸۵
یکایک بہ خلوت گزشتہ شتافت	
بگفتا کہ شاہ از جام فتوح	
بہر باد اوں صاحب بہ خیر	
تومی نوش خوش ساغر خوشگوار	
شنیدم کہ برخسرو کامیاب	
غرض چو شہش دید تعظیم کرد	
رخت کرد خورم صبح مرا	
چو شہ را بریں گوئے دید آں حریف	
یکے شربتے تجھے آورده ام	
مرا اگر اجازت دہد ہر یار	
شہش گفت ماست و وقت سحر	
چو رخصت بدوداد فرماں روا	
پس آنگہ شہش را بر کشاد	
ستد جام از دست او سر فراد	
ہماں دشمن شاہ اختر سعید	
ستد ساغر از دست آں شاہ راد	
بر آورده سر بادہ را در کشید	
دگر بارہ پر کرد از بادہ جام	
وگر بارہم خسرو و ہوشیار	
بخور د آں قدح ہم ہماں میر زاد	
شہش گفت رسم حریفان ہے	
کہ آیندگاں را چوئے درد ہند	

کشتیوں نے جاں گزانا گزیر	سیورم بارجم آں حرلیف مریہ	۳۷۸۶
گریزے زمضمون فرماں ندید	ضرورت زخود کردہ درماں ندید	۳۷۸۷
در تیش شد از زہر یکسر خراب	ہماں دم از کرد و روے شراب	۳۷۸۸
چو حالش چنین دید فرماں روای	شد از دست زورش در آمد بپای	۳۷۸۹
یش ہم بہ خدام او بسیرند	بگفتا کہ ز دوش بخسانہ برند	۳۷۹۰
کہ برچہ کینت رہ ہماں چاہ نہیں	نہفتہ مکن زہر در جام کس	۳۷۹۱
چو زہر افکنی خیز از خانہ ماں	خصوصاً بہ جام ولی نعمتاں	۳۷۹۲
بہ برے کہ ساغر کشید می دہام	بخوانے کہ خورد می نمک صبح و شام	۳۷۹۳
در اں بزم ز نہار خوار می مکن	در اں خواں چو سگ نابکار می مکن	۳۷۹۴
کئی گر بر صبا پ نعمت جفا	سگ از تو شرف دارد ای دیوفا	۳۷۹۵
کز بود خربند شہر و دیار	معزالدین آں شاہ والا تبار	۳۷۹۶
دلے کم ز بار غمے کرد ریش	کسے را نیاز زد در عہد خویش	۳۷۹۷
بہ رود و بہے رختے می نمود	شب روز در عیش مشغول بود	۳۷۹۸
مگر ماہ روے و سیکوں بے	حرلیفیش بنوے بہ رود و بہے	۳۷۹۹
کہ بود از جوانی شب در زمست	شنیدم ہماں شاہ شہوت پرست	۳۸۰۰ F. ۱۲.
بدہ میل بردی در اں یک شمش	بٹے سست رفتے اگر مکنش	۳۸۰۱
دگر بابتاں آںس و ہم خانگی	جوانی دشاہی ددیوانگی	۳۸۰۲
کہ نزد خرد قرب شاننا خوش است	ہماں قصۂ پینہ و آتش است	۳۸۰۳
بگرمی شہوت در آن روزگار	ہم آخر شنیدم کہ آں شہ سوار	۳۸۰۴
کہ نیے تن شاہ از کار ماند	ز مستی چنان رخش بے صوفہ راند	۳۸۰۵
بر آوردہ بود اندراں روزگار	بکیلو کہر می قصرے آں شہ سوار	۳۸۰۶
چو بگندشت ازیں باہر چند گاہ	ہمی بود بروے شہ دیں پناہ	۳۸۰۷



# قصہ آوردن فیروز خلجی بند کردہ از بابل عماد الملک گردانید بوبک

۳۸۰۸	شنیدم چو فیروز خلجی نژاد	ابا شاہ سرسوتے دہلی نہاد
۳۸۰۹	ہمی کرد خدمت صبا و مسا	ہمی بود در پیش فرماں روا
۳۸۱۰	شدہ خلق از دشا کردش اہم	برو جمع گشتہ گرفتہ چشم
۳۸۱۱	مرادر اہم آخر پس از چند گاہ	باقطار بابل رواں کردشاہ
۳۸۱۲	برادر یکے داشت آن کامیاب	کہ از صلب پاش یکید افتاب
۳۸۱۳	شہاب الدیناں مرد فرخ لقب	کہ بود است باہوش و ہنگ و با
۳۸۱۴	شہنش گفت تا با برادر بود	بہر کار یاری دہ او شود
۳۸۱۵	چو از حضرت شاہ گہیاں خدیو	ببابل رسیدند آن ہر دو نیو
۳۸۱۶	نہاوند سہ در عمارت گرمی	گزیدند پس معدت گستری
۳۸۱۷	چنان گشت معمور آل مرز و بوم	کہ شد ماکیاں ساکن جائے بوم
۳۸۱۸	شنیدم ز اہل غرض چند کس	کہ بودند مر شاہ راہم نفس
۳۸۱۹	نمودند نوعی دگر پیش شاہ	ز احوال آن زمرہ بے گناہ
۳۸۲۰	وزاں پس شہنشاہ بے امتحان	رواں کرد الاغے دوسہ کو شاہان
۳۸۲۱	بگفتا یکا یک بہ بابل روند	پذیرندہ حکم فرماں شوند
۳۸۲۲	نمائند فرماں بدار ہر دوس	کہ دارند در سر دگر گوں ہوس
۳۸۲۳	نہند آہنگے بند بر پائے شاہ	وزاںجا بدارند ایدر رواں
۳۸۲۴	الاغال چو بر حکم فرمان شاہ	رسیدند در بابل از تخت گاہ
۳۸۲۵	نمودند فرمان گہیاں خدیو	بدار ہر دو مرد خردمند نیو

رداں راضی خصبت شہ شدند	زمضمون فرمان چو آگ شدند	۳۸۲۶
کہ بودند شہ را بجاں نیک خواہ	نہاوند گردن بہ فرمان شاہ	۳۸۲۷
نہاوند بنہ می برآزادگان	وزاں پس شنیدم فرستادگان	۳۸۲۸
بگردند در حضرت شہ رداں	ہماں لحظہ بایستہ ہائے گراں	۳۸۲۹
رسیدند بایستہ مرکب نشیں	چو در کشتی اہل ہر دو مرد گزین	۳۸۳۰
شنیدند نیک مژدہ بی خطر	مگر می گذشتند بازار در	۳۸۳۱
کہ مژدہ ازاں پیش خواندش دیار	ہماں مرد صاحب دل و نامدار	۳۸۳۲
ہمی کرد با خوشی شستن قیل و قال	نشستہ بازار چون اہل حال	۳۸۳۳
بگفتا زہے مرد فیروز بخت	چو فیروز را دید بایستہ سخت	۳۸۳۴
برو بخت بایستہ ہائے گراں	کہ خاقان شہر بے ملک بہدستان	۳۸۳۵
سیان دل دجاں گرہ بست زدود	چو فیروز ایں خال فرسخ شود	۳۸۳۶
بہ حضرت دوم روز دساز گشت	دزاں پس ازاں جا گیا برگزشت	۳۸۳۷
برایشان دل شاہ شد مہربان	چو بردن شان پیش شاہ جہاں	۳۸۳۸
کہ گشتند در خون ایشان گواہ	براں قوم نفرین بے کرد شاہ	۳۸۳۹
کہ آں ہر دو ایل را بترند بند	پس آنگہ بگفتا شہ ہوشمند	۳۸۴۰
برا فواج خود کردہ فرمان دا	ہماں لحظہ فیروز آزادہ را	۳۸۴۱
عقاد ممالک بگردش خطاب	ہماں مرد اں شاہ مالک رقاب	۳۸۴۲

خصوصیت افتادن فیروز خلجی را با تیمر گھزن  
و تیمر گھزن خہ گوید

۳۸۴۳ شنیدم ہماں مرد خلجی نژاد کہ شہ را پیر در دوا عیش برداد  
نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عمادِ ممالک بکروہ خطاب	بلطفش ہماں خسرو کا میاب	۳۸۴۴
گر وہی سرگشتہ خدمت گرامی	ہمہ اقر بایش برالِ کچتہ لے	۳۸۴۵
تہ حکم او جملہ لشکر کشاں	ہمی بود بر چارو سرشاں	۳۸۴۶
کہ بے رائے او کم شدی بیج کار	چناں بود ضابطہ دراں روزگار	۳۸۴۷
دو ترک گزین ز سران سپاہ	ہم آخر شنیدم ز خاصان شاہ	۳۸۴۸
کہ بد میر حاجب شہنشاہ را	یکے ایتیم کجمن آل در کشا	۳۸۴۹
کہ بود است در جنگ کہنہ کرانہ	دگر ایتیم سرخو آل سرفراز	۳۸۵۰
بہ صحرے اقبال پائے زدند	نہاں ہر دو با خویش لے زدند	۳۸۵۱
یکے تذکرہ طر نہ پرداخت	شعبے ہر دو کس خلوتے ساخت	۳۸۵۲
نشتند بر عزم سازِ فساد	سپر تذکرہ نام فیروز راو	۳۸۵۳
نشتند از زمرہ نامور	پس از نام او چند نام دگر	۳۸۵۴
کہ دراصل بود است حلی نژاد	ہماں احمدیچ سہ افزا راو	۳۸۵۵
ہمہ خلجیاں را نکو خواہ بود	مگر حاجبِ خاصہ شاہ بود	۳۸۵۶
بنا گاہ بردست احمد فتاد	شنیدم ہماں کاغذ پر فساد	۳۸۵۷
پس آنگہ نہانی بدستش سپرد	رواں تذکرہ پیش فیروز برد	۳۸۵۸
یکے بوئی خون در دماغش رسید	سہ تذکرہ چونکہ فیروز دید	۳۸۵۹
چونکہ ہفتہ زین حکایت گذشت	دلش اندراں کار ہشیار گشت	۳۸۶۰
بر آورد فیروز تہ پیر داں	بہ ہجو کل بہاری کے سائیاں	۳۸۶۱
نہانی کے تعبیر ساز کرد	سپہ را ز سر عرصے آغاز کرد	۳۸۶۲

نوٹ کی نشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

فرستادو آواز شہر یار	یکے روز بود دران کل رو بار	۳۸۶۳
رسانیده فرمان فرماں روا	بہ حضرت طلب کرد فیروز را	۳۸۶۴
کہ ہر یک بخونیزاوساز کرد	شنیدم ہماں مرد غدار مرد	۳۸۶۵
فرستادہ آں زمرؤ نار	بسویش یکے راز حجاب بار	۳۸۶۶
بریند خوش دریاں بارگاہ	بدان تا پو آید بر ایوان شاہ	۳۸۶۷
برفتن زمانے تامل نمود	چو فیروز ازیں غدر آگاہ بود	۳۸۶۸
رسانید فرمان شاہ جہاں	دگر حاجے بروے آمد دواں	۳۸۶۹
رواں شور ہاکن ہمہ کار و بار	بگفتا ہی خواندت شہر یار	۳۸۷۰
نکرد التفاتے دران قیل و قال	دگر بار ہم آں یل شرزہ مال	۳۸۷۱
کہ بودند بر قصد او کردہ ساز	ہماں ہر دو ترکان گردن فراز	۳۸۷۲
خود آں ایتم کجمن آمد برو	چو دید ندی ناید آں نامجو	۳۸۷۳
نمی خواندت شاہ عالم شتاب	بگفتا کہ اے سرور کامیاب	۳۸۷۴
ہپائے خود آمد بدام بلا	چو فیروز دید آں رفیق ریا	۳۸۷۵
دے در حکایت در انداختش	بتعظیم و تزیین و خستش	۳۸۷۶
کہ داماد فرزند فیروز بود	دراں پس علی را اشارت نمود	۳۸۷۷
علی زدیکے خنجرے بے دریغ	بدان تا سرش را بر دہ تیغ	۳۸۷۸
خروشے بر آمد دران انجمن	سر آتھر چوں جلا شد ز تن	۳۸۷۹
ہمورا قضا اندراں چہ فکند	بلے ہر کہ چاہے پے کس بکند	۳۸۸۰

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ملک دادن فیروز خلجی بہ سلسلہ الدین کیو مر پسر سلطان مغز الدین  
کیقباد و حیات پد خود نایب کیو مر شدن بخطاب شاستی بلوس کردن

بودا حتی اسے مرد بخور در داں	ز تبدیل و تحویل کار جہاں	۳۸۸۱
کہ در کار ہائش جہاں ہم فروست	جہاں چسیت این جملہ تقدیر است	۳۸۸۲
چو شہ رایتیم پہن آسجا ہلاک	شنیدم ز افسانہ سنجان پاک	۳۸۸۳
سوئے قصر شہ شد عزیمت گراہی	ہماں لحظہ فیروز فرخندہ رائے	۳۸۸۴
برو دیار شد ہر گجا بود مرد	بہ قصر آمد و محضرے ساز کرد	۳۸۸۵
کہ اسے سرکش دیار و دمن	پس آنگہ بگفت اندراں بجن	۳۸۸۶
کہ شب بستانہ بروے طریق دوا	چو شہ گشت در زحمۃ مبتلا	۳۸۸۷
ہمہ ہوش او شد بغفلت بدل	و ما غش ز آشفتنی شد خلل	۳۸۸۸
کسادے در آمد ببازار ملک	گذاریم اگر ہم بدو کار ملک	۳۸۸۹
ہماں پور اور آشنہ منہ کنیم	ہماں بہ یکے سکے نور نیم	۳۸۹۰
مقرب کنیم از پے کار و بار	پیشش یکے نابے ہوشیار	۳۸۹۱
وزاں پس ہمہ مرد فرخ نژاد	بکشت ہمہ انجن نہاد	۳۸۹۲
ہما ند ہمہ نہادش بسرتان جہم	طلب کرد شہزادہ را از حرم	۳۸۹۳
کہ بود دست طفلے کیانی نسب	مراں شاہ را شمس دین شد لقب	۳۸۹۴
شدہ نائب اس شہ کامیاب	بہ فیروز شد شاستی خاں خطاب	۳۸۹۵
بہر جا کہ خسلجی بود برگزشت	جہاں فرش اقبال تر کاں نوشت	۳۸۹۶
کہ با پیچ قوے ساز و مدام	چنین است بلے دولت تیز کام	۳۸۹۷

# گشتہ شدن سلطان معزالدين کي قباد از دست پسرانِ تری گوید

۳۸۹۸	ز شاہی چو مغز دل شد کیتباد	سہ روزش کہ آیت نانے نداد
۳۸۹۹	ہمی بود در قصر کیلو کهرنی	دلش گشتہ از ملک عالم بری
۳۹۰۰	مگر بود ترکے ز جنس حسود	کہ در عہد خود خسرویش گشتہ بود
۳۹۰۱	بہ ترکی زبان ترکیش بود نام	چو شکستہ آں ترک از اہتام
۳۹۰۲	بگیتی رہا کرد چہ سے پسر	بکار و غاہری کے نامور
۳۹۰۳	چو دیدند بنا و ترکے کہ شاہ	ز غولت شدست بلوک و سپاہ
۳۹۰۴	نشیدم کراں قوم پر خاشاک	مگر بسعہ ہر یک بہ کین پدر
۳۹۰۵	بنا گاہ در قصر شاہ آمدند	بخون پدر کیسہ خواہ آمدند
۳۹۰۶	بیک جامخانہ تن شاہ را	بہ پیچیدہ آں قوم و حشت گرا
۳۹۰۷	بگردن دیش انکہ لکد مال زدند	فلک طرفہ بازی بہ خسرو نمود
۳۹۰۸	چہیں بازی ایں گنبد نیلگوں	نماید دریں دیشش در فزوں
۳۹۰۹	کشاند شہاں را بدست خساں	سر انرا کنند عاجز نا کساں
۳۹۱۰	سر تاجداراں بخاک افکند	تن سر کشاں در مغاک افکند
۳۹۱۱	ازیں رود دریں عالم بے وفا	نہ بستند دل اہل ملک دلا
۳۹۱۲	سر از تلج شاہی دگردن کشتی	کشیدند با صدر ضا و خوشی
۳۹۱۳	نہ اسیدے از عالم خاک شاں	نہ بیسے ز دوراں افلاک شاں
۳۹۱۴	نہانی بدل مجلسے ساختہ	دل از ہر دو عالم بہ پڑا خستہ

حریف و ندیم و شراب و کباب	۳۹۱۵ F.۱۲۲
ہم از عالم غیب ہر روز و شب	۳۹۱۶
بسر بردہ عمرے دریں یک سخن	۳۹۱۷
بیاساقی بادہ در دہ بدوق	۳۹۱۸
بریں قالب خستہ تریاک ریز	۳۹۱۹
منعنی و ساقی و چنگ و رباب	
مہتا در اں مجلس بے شغب	
کہ تا یک رمق باشد از جان متن	
کہ ہستی حبیب مریمیان شوق	
دگر خاک گردیم بر خاک ریز	

## محرز بودن تیمر خہ با کیو مرد کو شک کیلو کہری آوڑن محمود پشاشی خاں کیو مر راوشہ شدن تیمر خہ

چوشہ بود از عالم خاک رخت	۳۹۲۰
کے طفل را کردہ ناموس کار	۳۹۲۱
تہ سکش آمد باد و سپاہ	۳۹۲۲
ہماں اتیم سر خہ گردن قرار	۳۹۲۳
چو فیروز را دید اقبال یار	۳۹۲۴
شہیدم شب روز با فوج خویش	۳۹۲۵
وطن کردہ در کو شک کیلو کہری	۳۹۲۶
یکے روز محمود فیروز فر	۳۹۲۷
ز بہر کل بہار سبک شد سوار	۳۹۲۸
در آمد یکا یک بشکوئے شاہ	۳۹۲۹
مگر کیو مرث کیانی نژاد	۳۹۳۰
ہماں شاستی خان فیروز بخت	
ہمیرا ند ملکہ در اں روزگار	
وزیں با چراچوں برآمد سہ ماہ	
کہ بودے ز فیروز در احترام	
بفرمان او گشتہ شہر و دیار	
ہماں خسر و طفل را کردہ پیش	
ہمی بود در دعوی سروری	
کہ فیروز را بولے آں یک پسر	
بکیلو کہری رفت رسم شکار	
شکارے عجب کرد ازاں صیغہ	
کہ بد نورے از دودہ کیقتاد	

بہو محمود آمد خسرواں بکاخ	بہی کرد بازی پو طفلان بکاخ	۳۹۳۱
ہماں طفل رانا گہاں در رہو	سبک دستی طرفہ آنجا نمود	۳۹۳۲
ذرا بجا سوئے ماں خود براند	پس آنکہ پیش جنازش نشاند	۳۹۳۳
شنیدم چو اورار رسیدیں خبر	مگر ایتھ سر خدی شست	۳۹۳۴
بیک سب پر شست و نہال کرد	در اثنا و سر شستن آن شیر مرد	۳۹۳۵
خروشان بہو کل بہاری شافت	پو در راہ محمود در دنیا دنت	۳۹۳۶
سراپردہ شاستی خاں بدید	شنیدم چو در خیمہا در رسید	۳۹۳۷
یکے حملہ بے دست آرد پو شیر	نئی خواست آن سر فراز دلیر	۳۹۳۸
رواں بگذر دیو بجا دزدے	سوار انہد در سراچہ سکر	۳۹۳۹
طفیل یکے طفل گیسو ہماں	رباید ہماں طفل رانا گہاں	۳۹۴۰
بزد جا بک و برد در تیغ دست	شنیدم بر آن نیت آن شیرست	۳۹۴۱
بہ چپہ در پامی پیش طناب	چونزدیک دہیز آمد شتاب	۳۹۴۲
تن ہر دو گشتہ سرا سرفکار	فتادند بر خاک سپ و سوار	۳۹۴۳ F. ۱۳۲
درون دیروں خاست شور و فیر	بر آمد زہر جالہ بنے گیسو گیر	۳۹۴۴
بزیہ سراچہ مگر شستہ بود	یہے خوابگا ہی ز جنس ہنود	۳۹۴۵
دوید و سرش را بہ خنجر بدید	چو بدخواہ در خاک افتادہ دید	۳۹۴۶
دعا گفت خانزا و نہاد پیش	ہماں دم کشش بردہ بر خان خویش	۳۹۴۷
چو از یار می بخت بہریدہ دید	سر اتیم خان اختہ سعید	۳۹۴۸
کہ بے خارشہ بوستان مراد	بہ خندید ہنجوں گل با مراد	۳۹۴۹
کہ بود دست خوش بستہ باشکوہ	شد آن روز آن کوہ فیر دز کوہ	۳۹۵۰

جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاہ غوری اللہ برہانہ



شد از خندہ صبح دارا الفراع	دگر روز چوں ہر کجا باغ در باغ	۳۹۵۱
یکے جشن گاہے بیاراستند	نقیبان اقبال برخاستند	۳۹۵۲
زوند از پئے خسرو دیں پناہ	یکے تخت زریں دران جنگاہ	۳۹۵۳
خراماں برآمد بران تخت زر	ہماں شاستی خان فیروز فر	۳۹۵۴
فلک بختے دیگر افگست بن	دگر سکے زوہسان کہن	۳۹۵۵
کہ عالی حسب بود والا نسب	جلال الدین آل شاہ راشد لقب	۳۹۵۶
ہوا خواہ او گشتہ حملہ جہاں	بہ پیشش کمر بستہ کار آگہاں	۳۹۵۷
یسار و یکنش چہلے ستاد	سپہروزمیں سر بہ عکس نہاد	۳۹۵۸
رسانید شاں دہر برگ و نوا	ہمہ خلجیاں گشتہ فرماں روا	۳۹۵۹
شدہ ملک شاں ملک ہندوستان	دران دور با کامہ دوستان	۳۹۶۰
ہمی راند ملکے دران تخت گاہ	زیر دژئی تخت فیروز شاہ	۳۹۶۱

## رسیدن مغل در برآم و عزیمت ملک خا مش خلجی بقصد ایشان قائم شدن جنگ با گشتن مغل زانجا

شدہ حاضر ارکان دولت تمام	یکے روز شہ بود در بار عام	۳۹۶۲
ہمی داد و مر داد خواہندہ داد	ہمی کرد ترتیب ملک و بلاد	۳۹۶۳
سران چشم مقطعان و یار	چپ و راست خود دید مردان کار	۳۹۶۴
خیالے ذکر شش بخاطر گذشت	مگر شہ ازاں حال مغرور گشت	۳۹۶۵
یکے اندھے آندش آشکار	ہماں لحظہ از غیرت روزگار	۳۹۶۶
پیشش شہ آمد فغاں بر کشید	الانخے از قصائے ملتان رسید	۳۹۶۷
فراواں رسید از دیار مغل	بگفتا کہ شاہ سپاہ مغل	۳۹۶۸
خرابی درآمد دریں بوستان	بے تاخت انقصائے ہندوستان	۳۹۶۹
برآرند گردے ازین بوم و بر	نراند اگر شاہوشاں نرود تر	۳۹۷۰

۳۹۶۱	چو شنیدہ اس خبر از الایغ	فرود آندش بوی کبر از دماغ
۳۹۶۲	زمانے فروشد بدریائے فکر	بزد چند گائے بہ صحرائے فکر
۳۹۶۳	طلب کرد خاشاک را بہ پیش	بدو گفت کائے صفدر سادہ پیش
۳۹۶۴	کسے را کہ چوں تو برادر بود	دلش کے زانندیشہ مضطر بود
۳۹۶۵	مراد داد اندیشہ رود گار	کہ باغ دلم ماند در خار خار
۳۹۶۶	سیاہ مغل عبرہ کرد آب سند	ہمی تازد اکنوں در افتنا سی سند
۳۹۶۷	کونوں وقت تست ای کر از کہن	چو مرداں یکے تعبیه ساز کن
۳۹۶۸	بسر شکر خمیہ پیروں بزن	ابا خود فرداں بس برانخن
۳۹۶۹	بر آور ز افواج کانسر دمار	براں شیر بیگانہ زیں مرغزار
۳۹۷۰	خمش چو شنید از شہ اس دستاں	بگفتن در آمد ابا مر زباں
۳۹۷۱	بگفتا کہ اسے خسرو نامور	جہاں باد در ضبط تو پھر بسر
۳۹۷۲	اساس جہاں تا بود پایدار	تو بادی بہ ملک جہاں شہریار
۳۹۷۳	منم بندہ خاص شاہ جہاں	بکارے کہ گوید بہ بندم میاں
۳۹۷۴	گرم مشہ بگوید در آتش ردم	پذیرندہ حکم فرماں شوم
۳۹۷۵	شوم باد اگر در ہوار انیس	شوم آب اگر ز آسماں خوانیم
۳۹۷۶	نہنگے شوم گر مرا شہریار	بدریا فرستد پے روزگار
۳۹۷۷	مرا تا بکنبد رگے از بقا	نتابم سداں حکم فرماں روا
۳۹۷۸	چو خاشاک کرد این گفت و گوی	شگفت از طرب خسرو نام جوی
۳۹۷۹	وزاں پس ہاندم شہ دیں پناہ	طلب کرد جملہ سداں سیاہ
۳۹۸۰	ز را و کم ہر یکے را نواخت	بہسم شہاں برگ ہر یک بست

۳۹۹۱	تہ سلیم خاش ملک کردشاں	بہ فرمان او سر در آور دشاں
۳۹۹۲	دگر روز گز کردش روزگار	بسیاہ شب افتاد اندر فرار
۳۹۹۳	خروشے برآمد ز کوس و دہلی	خمش راندشکر بقصد مغل
۳۹۹۴	ہمی راند چوں چند منزل برید	بہرام افواج کافر شنید
۳۹۹۵	سپہ راہاں سو کشید آں کراز	کہ فوج مغل بود در ترک دتاز
۳۹۹۶	چونزدیک بہرام آمد سپاہ	عیان شد نیز کہاے کافر پراہ
۳۹۹۷	گروہے ز گردان ہندوستان	بہ فرمان خاش ملک یکاں
۳۹۹۸	شکستند افواج بیگانہ را	سوار مغل شد ہر میت گرا
۳۹۹۹	بسے زندہ کافر در آں دار و گیر	بدست صفت ہند آمد اسیر
۴۰۰۰	ازیشاں کیے راسو محو شاہ شاں	رواں کرد صفدار ہندوستان
۴۰۰۱	بدو گفت آں سرکش ناجوسی	کہ از من سپہدار خود را بگوسی
۴۰۰۲	مگر غول عفتل بہر دت زراہ	کہ ایدر کشیدی یکا یک سپاہ
۴۰۰۳	و گرنے چو خاں غافل چرا	بیایے خود افتادی اندر بلا
۴۰۰۴	نکردی یکے فکر اندر نہاں	ز غوغائے افواج ہندوستان
۴۰۰۵	بریں سوز دی غیمہ از آب سند	فلندی شغب در نواحی سند
۴۰۰۶	ز بونی چہ دیدی دریں بوم دہر	کہ یکسر نہادی دریں ملک سر
۴۰۰۷	مگر نام کردان این مرغ سزار	نیفتاد در گوشت لے نامدار
۴۰۰۸	کنوں جاں کم از دست مرداں بری	مگر سر در آری بہ فرماں بری
۴۰۰۹	مغل چوں ز صفدار ہندوستان	سراسر نیوشید این داستان
۴۰۱۰	سوئے لشکر خود ہمیت گزید	ہاں روز در لشکر خود رسید
۴۰۱۱	بگفت این حکایت ہ صفدار خویش	کہ بشنید از صفدار سادہ کیش
۴۰۱۲	مگر بود عبد اللہ آں روزگار	بسر لشکر با فراواں سوار

تو گوئی کہ بادے بہ آتش رسید	پیامش چو زل گونہ ناخوش شنید	۴۰۱۳
ہم آخروئے خشم خود را شکست	سرایمہ شد زل پیام درست	۴۰۱۴
وزل پس رخ آورد بر آئین	طلب کرد جملہ سیران تمن	۴۰۱۵ F. ۱۲۶
بتاراج ایں بوستان آمدیم	بگفتا بہ ہندوستان آمدیم	۴۰۱۶
کہ از کشور خود رفت ادیم دور	چنان در سرفتا باد غرور	۴۰۱۷
چو فردا کند ہر دوشکر قرآن	کنوں ایدر آمد سیاہ گراں	۴۰۱۸
عیاں در فراہ ہریمت دہیم	در ان حال اگر سرپرستی نہیم	۴۰۱۹
بہر قلب گاہے بگمزد راہ	در آیند مردان ہندی سیاہ	۴۰۲۰
تلفت جملہ در ہر کمین گم شویم	سلامت با وطن خود کم رویم	۴۰۲۱
قرارے شد افواج بیتاب را	چو داد عبد اللہ اصحاب را	۴۰۲۲
سوی خیمہ خوشتن گشت باز	ز پیشش سرا ز گاہ ہر سرفراز	۴۰۲۳
رباط جہاں باز آمد بتاب	دگر روز کہ چہ نہ آفتاب	۴۰۲۴
بگشت از شکوہش سر آسمان	سپہ راند صفدار ہندوستان	۴۰۲۵
ہمہ ز قبیل انداز و نیزہ گزار	ز ہندی سواران یل سی ہزار	۴۰۲۶
خروشان و جوشان ترازیل مست	بدشمن شکاکے ہمہ چہرہ دست	۴۰۲۷
چو آتش زبانہ زناں روز باد	نشستہ بر اسپان ہندی نژاد	۴۰۲۸
گم رہستہ گز گاہ بقصد رنمہ	ز آہن قبا و کلا و تہمہ	۴۰۲۹
بہر سو گرفتند راہ مغل	ستادند پیش سپاہ مغل	۴۰۳۰
جہاں دیدار کرد گشتہ سیاہ	مغل بیشتر ز انکہ راند سیاہ	۴۰۳۱
شدہ ہر یکے یل بر ایسے سوار	سپاہ مغل گشتہ بد ہوشیار	۴۰۳۲
ز ہر سو کے نام در اول فتاد	در آنجا دوشکر مقابل ستاد	۴۰۳۳
مقاعے بہ یک قلبکہ کردہ بود	مغل پیش از ان دہشتے خوردہ بود	۴۰۳۴

کس از لشکر خویش پیروں نہ راند	۴۰۳۵	دراں بجائے ہر ایک بہ پیدماند
ابا سرفرازان ہندی سپاہ	۴۰۳۶	بہ میدانِ نگشتہ کسے کینہ خواہ
ہمہ ضبط کردہ رکاب و عنان	۴۰۳۷	وزیر سوئی افواج ہند و تان
نذیرہ گئے کارزارِ مغل	۴۰۳۸	رخ آرد سوئے سوارِ مغل
ہمہ بر بناگوشتیں بستہ سیر	۴۰۳۹	دو لشکر تماشاکنان یکدگر
چہ لعلت ز پرہ کندی آشکار	۴۰۴۰	بہ حیرت کہ بازی گر روزگار
نہ جنبید از جا دراں حر لگاہ	۴۰۴۱	دراں روز تاشب سمران سپاہ
کہ آگہ نبودند از ہمدگر	۴۰۴۲	شتمانی نکر دند شیرانِ نر
شدہ با مغل واقع کارزار	۴۰۴۳	نہ زان پیشتر تیج ہندی سوار
ازان پیش کردہ خصوصت پسند	۴۰۴۴	نہ تیج از مغل در نواحی ہند
بگردند و پیش دستی درنگ	۴۰۴۵	ضرورت دو لشکر دراں جامی تنگ
فردشت از ہر دو جانبِ دوش	۴۰۴۶	چو شب شد برومی جہاں پرہ پوش
زیاں گیر از ہر دو سو رفتہ پیش	۴۰۴۷	یتانی کمر بستہ در کار خویش
ہمی گرد ہشیار ہر پاسباں	۴۰۴۸	ہمی گشت میخزنہ زناں
سپاہ کو اکب ہر کمیت گزید	۴۰۴۹	ہم آخر چو آن شب باختر رسید
بخوں ریز سپاہ یغیے بدست	۴۰۵۰	شبہ شرقی ہر جنگ گرد و دشت
ز ہر سوئے صفہا باراستند	۴۰۵۱	خردشاں دو لشکر بیاخاستند
ستادہ بر آئین روزِ نخست	۴۰۵۲	کمر بستہ ہر ایک بہ پرکار چست
دو سو شمر تب دراں دشت کیں	۴۰۵۳	چو قلب و جناح و نیثار و دیس
بزد کو سے و سوئے بدخواہ راند	۴۰۵۴	صف ہند را پیش صبرے نہاند
بکو ہے دگر گشت حملہ گراے	۴۰۵۵	تو گوئی بجنبید گو ہے زجائے
نہنگان بسے آمدہ زوبروں	۴۰۵۶	نہ کہ بلکہ ز کسبیل دریا میخوں

۴۰۵۷	بدریاے دیگر شدہ ہم بنو	۴۰۵۷	بداں تاز قعرش برآرند گرد
۴۰۵۸	غرض چوں صف ہند از بہر طوت	۴۰۵۸	نزد بر سپاہ مغل صف بصف
۴۰۵۹	بجینید از حاسب او مغل	۴۰۵۹	سپر بر بنا گوشش بستند کل
۴۰۶۰	بچسپید ہر یک در آن قلب گاہ	۴۰۶۰	چو حال این چنین دید ہندی پیا
۴۰۶۱	شنیدم از آنجا بک باز گشت	۴۰۶۱	سوئے بنگہ خویش دسار گشت
۴۰۶۲	دراں روز ہم جنگ قائم بماند	۴۰۶۲	کسے مر کسے رال بقوت نراند
۴۰۶۳	چو شب شد دلشکر بر این دوش	۴۰۶۳	بگشتند از اں شور و غوغا خموش
۴۰۶۴	شنیدم چو پاسی ز شب برگشت	۴۰۶۴	صف کافر آہستہ در کوچ گشت
۴۰۶۵	چو شد روز افواج ہند و ستاں	۴۰۶۵	ہتی دید لشکر گہ دشمنان
۴۰۶۶	یکے ہفتہ کردند آنجا مقام	۴۰۶۶	طلایہ ہی گشت ہر صبح و شام
۴۰۶۷	چو تحقیق شد بر صف آراے ہند	۴۰۶۷	کہ بگذشت کافر از اقصائے ہند
۴۰۶۸	بہمنی مغل را از ہند و ستاں	۴۰۶۸	بروں کردہ چوں بوم از بوستان
۴۰۶۹	دگر روز از آنجا سوئے جنگ گاہ	۴۰۶۹	بصد خورمی راند کیسر سپاہ
۴۰۷۰	چو حضرت شاہ خود سر نہاد	۴۰۷۰	شہش با تمامی سراں جامہ داد
۴۰۷۱	فرزواں برو گفت شہ آفرین	۴۰۷۱	چنین آید از خسرواں گزین

## عنایت سلطان جلال الدین جانب مندو

۴۰۷۲	شنیدم چو شاہ سلیم و کریم	۴۰۷۲	شد این ز تشویش فوج عزیزیم
۴۰۷۳	یکے روز گفت از سر دادرسی	۴۰۷۳	کہ ارکان دولت خوب اختر ی
۴۰۷۴	باشکر اولے سواجب گشتند	۴۰۷۴	سراپردہ سوئی مند و درزند
۴۰۷۵	بفرمان خسرو سراں خاستند	۴۰۷۵	سپر را برزدادن آراستند
۴۰۷۶	وزاں پس سراپردہ شہ یار	۴۰۷۶	بگردند بر پا بردن حصار
۴۰۷۷	چو ز خیمہ بیرون سرا سر سپاہ	۴۰۷۷	تیرہ برآند ز درگاہ شاہ
۴۰۷۸	سپر راند داراے ہند کوتاہ	۴۰۷۸	ہمی رفت با کامر دستاں

۴۰۷۹	چو اندر حصار مند دور رسید	بگر و شش یکے دائرہ بر کشید
۴۰۸۰	پس از چهارمہ فتح شد آن حصار	سپہ کروغارت ز روی کامگار
۴۰۸۱	زن و بچہ تہمند و آن شد اسیر	وزاں پس شہنشاہ روشن ضمیر
۴۰۸۲	سپہ را ند و جانب تخت گاہ	در آمد بشہر از پس چند ماہ

## ذکر کشتن سیدی مولہ علیہ الرحمہ و النفران

۴۰۸۳	شنیدم در آن وقت پرے گزیر	در آن شہر بود دست خلوتہ نشین
۴۰۸۴	شب در در کج بودے میقم	باوقات حالات خود مستقیم
۴۰۸۵	در آن وقت آن مرد را حاضر عام	بخواندند سیدی مولہ بنام
۴۰۸۶	رسید اگر مقلے برورش	فگندے بدماں فراوان برش
۴۰۸۷	ہمیشہ زرافشاں دی از کج غیب	نکر دے ازاں یک قرصہ بکب
۴۰۸۸	بدادے ہمہ زہر برائے خداے	یکے راز حق یا فتنے دہ جزائے
۴۰۸۹	شنیدم کہ چون بدیش از حد گشت	باقصائے ہند ایں خبر فاش گشت
۴۰۹۰	مگر قوتے از خوف پوشان خام	کہ بودند از زمرہ نامت مام
۴۰۹۱	چو دیدند گرمی بازار را و	ببرہہ حد ہر یک از کارا و
۴۰۹۲	یکے گفت کیں صاحب کیماست	و گرنے جنس زہر برادر کیماست
۴۰۹۳	و گر گفت دیوش مستخر شدہ است	ازاں خانما تشبیہ بر از شدہ است
۴۰۹۴	چو بیند و ستش تہی شد زہر	سپاہ اند آہر مناسش مگر
۴۰۹۵	بریں گوئے آن زمرہ نامت مام	حد بر دیگر دہر صبح و شام
۴۰۹۶	چو دیدند آخر شہ از شہ رفت	بسوئے مند و و خراسید گفت
۴۰۹۷	شنیدم کہ در غیبت شہ یار	بہ ہمت ہماں زمرہ نابکار
۴۰۹۸	گرفتند آن مرد و دیوش را	بر دند در حضرت بادشا
۴۰۹۹	بگفتند کیں کیماست دار مرد	نہانی گردے چشم جمع کرد
۴۱۰۰	دہد ز شہر و زمرہ مردان	بدان تما شود شاہ ہند و ستان

کند ناگہاں خسروی آشکار	کشد چتر در غیبت شہریار	۲۱۰۱
شنید این حکایت ز قوم تباہ	چو خال از کلک او کہ بد پور شاہ	۲۱۰۲
چو صید ز یوں در کندش کنند	بفرمود در حال بندش کنند	۲۱۰۳
بزدان نگاہش ہی داشتند	عوانا بدرویش بگماشتند	۲۱۰۴
بہ بروند پیشش چو اہل گناہ	شنیدم ز مند و ور آید چو شاہ	۲۱۰۵
جو شہ گشت آگہ از آن اتہام	بگفتند بر شاہ حاشش تمام	۲۱۰۶
کہ بروے بود این سخن ناروا	بگفتا گذارند درویش را	۲۱۰۷
شنیدم کہ در خون او سعی کرد	ہماں از کلک خال خود کامہ کرد	۲۱۰۸
گناہے قوی کرد بے اذن شاہ	کشاید آن مرد را بیگناہ	۲۱۰۹
نگذندش آنگہ تہ یا نمی پیل	بر اند نذازدن زن اور و دنیل	۲۱۱۰
بہ تہمت چنین خون ناحق گزشت	فقیرے ہمہ حال پامال گشت	۲۱۱۱
یکے سیل زد خون اس بگناہ	ہم آخر شنیدم پس از جید گاہ	۲۱۱۲
در و غرق شد ملک ہندوستان	وز اس سیل طوفان خون شد عیا	۲۱۱۳
بناحق بریزند خونے چنین	بلے شک نہا شد کہ در ہر زمین	۲۱۱۴
زدید در و با تیج برگ گیا	در و قطرہ آبے نریزد ہوا	۲۱۱۵
ز بید او گیتی مسترا شویم	بیات او مرداں دیں رہ رویم	۲۱۱۶
بناحق بریزد کسے خون ما	دگر خود دریں دہر تہمت گرا	۲۱۱۷
زد امان او دست کوتاہ کنیم	بفروداکہ در محکمہ رہ کنیم	۲۱۱۸

نوٹ کی تشریح کے لئے تنبیہ ملاحظہ ہو۔



چہ امر دوزخ و فراد چہ دی دیر	۴۱۱۹
نہ کر دیم از سانغ شوق سیر	۴۱۲۰
ز امر دوزخ و فراد بداریم دست	۴۱۲۱
بگویم ہمیں حریفان مست	۴۱۲۲
بیاسا قیامت دے باقی است	
دریں بزم مارچاں مست کن	
کہ شستہ شود داغہائے کہن	

## ذکر افتادن قحط در شہر دہلی و بلاد اودر عہد

### سلطان جلال الدین

چنین گفت دہقان ہندوستان	۴۱۲۳
کہ گفتند مرغان این بوستان	۴۱۲۴
بہجد جلالی چو از حد گذشت	۴۱۲۵
یکے قحط مہلک پدیدار گشت	۴۱۲۶
دگر گو نہ پیران ہندی نژاد	۴۱۲۷
کہ تا گشت پیسہ مولہ ہلاک	۴۱۲۸
نیفتاد یک فقرہ آبے دو سال	۴۱۲۹
ہو اراد بے آبی از سر گرفت	۴۱۳۰
ز خشم خدا خنجر بے آفتاب	۴۱۳۱
بجائے لگیا گردست از زمین	۴۱۳۲
جہاں گشت غور شبید تاباں بروز	۴۱۳۳
زمین را ہوا شعلہ زد چنان	۴۱۳۴
ہم از سوختن تیرہ شد روزگار	
شدہ رسم روز آتش افروختن	
کہ شد خشک ہر ہفت دریائے شور	
کہ دو دے رسانید بر آسمان	
قضا آتشے زد بلیں و نہار	
سیہ گشت رو شب از سوختن	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۳۵	چو بزم نبی آدم از حد گذشت	برایشان جہاں جملہ دوزخ بگشت
۴۱۳۶	بروئے زمیں دانہ ناپا شد	جہاں جملہ از فاقہ سیراب شد
۴۱۳۷	فراموش شد خلق را نقش ناں	بگردند محو از جہاں نام خواں
۴۱۳۸	کہ از گریہ کردند طوفاں پدید	یکے قطرہ از آسمان کم چکید
۴۱۳۹	شنیدم کہ خلق در آن شک نہال	چنان گشت عاجز ز تنگی حال
۴۱۴۰	کہ بیچارگان مردم معتبر	گرفتہ ہمہ دست مریدگر
۴۱۴۱	ہمی غرق گشتند در آبِ غول	فساے چنین گشت پیدائوں
۴۱۴۲	بماندہ دریں آرزو مرد ماں	کہ ابرے شود در ہوانا نہاں
۴۱۴۳	بہ بینند از آن سایہ بر زمین	بود قوت دلہائے صابر ہمیں
۴۱۴۴	بے خلق مسکین در آن روزگار	بگردند در کوچہا زار زار
۴۱۴۵	بساکر کہ آن روز شد پائمال	قیامت ہی کرد خشکی سال
۴۱۴۶	نشمنشہ بے حیلہ و چارہ کرد	کہ فردا نماں ذوق رفتے زرد
۴۱۴۷	تہی گرد ہر جا کہ انبار بود	بہ مقدور خود کو شبشمی نمود
۴۱۴۸	اگر شہ نکر دے پدنیساں کرم	نبی ماندے از آدمی جسم ہم
۴۱۴۹	ہم آخر چو مقدور خسرو نماںد	بانبار ہا دانیہ جو نمناںد
۴۱۵۰	بصد عاجز ہی گفت زہرہ کرا	کہ وادار داز خلق تہر خدا
۴۱۵۱	کند گرچہ کوشش بہر جا کہ مرد	یکے مور را کم تو اں صید کرد

برو آمدن علما و فقہر اودہلی از شہر باستقفا و نواز گاہ دہلی ہر بدن  
قاضی عالم یونہ بر منبر دعاواستقفا خواندن بارید بار ارمیت بدن دغا نہا  
چو شد عاجز از فاقہ اصحاب شہر زامساک باراں برنت آب شہر

ہماندہ چکاں دیدہ باروز و شب	۴۱۵۳	ہمہ خلق را آمدہ جاں بہ لب
نظر باہماں سوئے گماشتہ	۴۱۵۴	ہمہ دست سوئے ہوا داشتہ
کنہ قطرہ سوئے دہلی رہے	۴۱۵۵	کہ باشد ز دریاے رحمت گہے
دُعائے پریشانِ دِلانِ خراب	۴۱۵۶	شنیدم دوسالے نشد مستجاب
بصدِ خستگی سوئے صحرِ اشند	۴۱۵۷	ہم آخرِ کئے روز یکجا شدند
شدہ در صیام ضرور کجی نماز	۴۱۵۸	بجائے کہ ہر عید بودے نماز
شدہ ہر کس از گریہ طوفاں گرلے	۴۱۵۹	برآمد ز ہر جانبے ہوئے دہائے
گرچے فقیہانِ گوشہ نشین	۴۱۶۰	گرچے فقیہانِ احکام دیں
بزار می ہمی کرد ہر یک دعا	۴۱۶۱	بر آوردہ دستے بہ سوئے ہوا
کہ بود است قاضی آں روزگار	۴۱۶۲	ہماں عالم مست لیل و نہار
بہ ہشیاری از ہر دو کوشش خبر	۴۱۶۳	بدیوانگی کردہ خود را سمر
ز ہر دیدہ از گریہ طوفاں کناں	۴۱۶۴	برآمد بہ منبرِ خودش افگناں
سلامے بگفتاں ر و عینیں	۴۱۶۵	پس از حمد و نعت رسولِ امیں
ز ہر گوشہ گوشہ باز کرد	۴۱۶۶	و ذراں پس نصیحت گرتی ساز کرد
شب دروز گریہ کناں بہر آب	۴۱۶۷	بگفتا کہ لے خاکِ بیاںِ خراب
گمانِ غلط بردِ حقِ خطاست	۴۱۶۸	بدانید کیں فتنہ از تجرم ماست
نیاید عتاب از دیر کردگار	۴۱۶۹	گر از مانگر دو گنہ آست کار
شکایت بدامانِ ترمی رسد	۴۱۷۰	چو مارِ اہم از ما خطر نی رسد
نبالیم بر آستانِ اللہ	۴۱۷۱	ہماں بہ کہ تو بہ کنیم از گناہ
نہیم از سرِ عجز سر ہانجاک	۴۱۷۲	چو گردیم از تو بہ صدقِ پاک
بگرد و دعائے یکے مستجاب	۴۱۷۳	مگر از ہر اہل دروہ خسراب

دل ہر یک از صدق معنی شگفت	چو قاضی زد دل این حکایت گفت	۴۱۶۴
یکے ہائے ہائے درائشاں فتاد	گناہان خود ہر یکے کرد یاد	۴۱۶۵
ز زشتی اعمال بگریستند	دے از سر حال بگریستند	۴۱۶۶
ز جرے کہ کردند باز آمدند	وزاں پس ہمہ در نیا آمدند	۴۱۶۷
بسودند بر خاک ہر شو جہیں	بیایکی نہا دند سر بر زمین	۴۱۶۸
کہ شد تازہ از سر باط جہاں	ششیدم ہماں خطہ ابرے زواں	۴۱۶۹
سوئے شہر برگشتہ بشتافتند	چو مطلوب خود طالباں یافتند	۴۱۷۰
برآمودہ دامن بدر دانہا	بحیلہ رسیدند در خانہا	۴۱۷۱
دیر کوئے نو میدان ازاں در گرد	بکن توبہ صدق لے گنہ گار مرد	۴۱۷۲
کہ بارت ندادند بگاہ و گاہ	تو کے آمدی اندریں بار گاہ	۴۱۷۳
بکن لعبتہم گریباں رہے	بہ صدق دروں توبہ کن گہے	۴۱۷۴
کہ توبہ دیدار دگر باد ہا	بیاس قیادہ دہ مرا	۴۱۷۵
کہ چون تر بگردم شوم مست تر	بہر بار جرعہ بریزم بس	۴۱۷۶

## شکار رفتن سلطان جلال الدین جاب بلک تارہ

ببارید شد تازہ شہر و دیار	چو باران رحمت دریاں روزگار	۴۱۷۷
جہاں گشت سر سبز غورم بہا	بر آورد از خاک سر سبز ہا	۴۱۷۸
ز ناریں براہیم گلہا دمید	ریا حیں سر از خاک سوزاں کشید	۴۱۷۹
کشیدند خلعے تجوب نہفت	ز عیش ہوا جملہ گلہا شگفت	۴۱۸۰
ہمہ خلق خوش گشت جز مختار	در آیام شد خوردنی مسمر	۴۱۸۱
گرانی گذشت از فردغ ہوا	بار زانی آمد ہمہ ز خفا	۴۱۸۲

۴۱۹۳	بہر دُز آفاق را عید گشت	کہ ما و سیام ضروری گذشت
۴۱۹۴	از آواز مُرغان جولان باد	جہاں از مے ورد و آو در یاد
۴۱۹۵	رسیدش زہر سو جنوب قماش	فراخی در آو در اندر معاش
۴۱۹۶	زمین ہر قدم فرش دیبا فگند	خروش گل آمد بروں اربند
۴۱۹۷	ز رونق ارم گشتہ گلزار ہا	گل افشاں شدہ شاخ گل باد ہا
۴۱۹۸	گر بیان صحرا و باران کوہ	گرفتہ ریاحیں گرد ہا گردہ
۴۱۹۹	بچو شاخ ستردن شدہ بار و بر	بہر صبح در سجدہ بہنہا دسر
۴۲۰۰	بہ شکر آمدہ سوکن از ہر زبان	زہر سو شدہ مرغ تسبیح خواں
۴۲۰۱	جلال لدیں آں شاہ روی زمین	شنیدم کہ اندر ہوائے یحییٰ
۴۲۰۲	بہ گماشت صحرا بروں آمدہ	بر رسم تماشا بروں آمدہ
۴۲۰۳	ہمی را ندایست بہ ہر مرغزار	ہمی کرد ہر سید گاہے شکار
۴۲۰۴	شکار افگناں از خواں گذشت	سوئے بلکتارہ عمان تیج گشت
۴۲۰۵	کے جنگلہ انبوہ آسجا بدید	کہ بس مفسد اندر نیاہش خرید
۴۲۰۶	درختاں رسانیدہ بر چرخ سر	ہمہ شاخ بیچیدہ باکیدگر
۴۲۰۷	یکے جنگلے کشن پراہل کیں	در و گم شدہ چند فرسخ زمین
۴۲۰۸	درختاں او سرسبز خار دار	ہمہ خوش اندر خزاں و بہار
۴۲۰۹	ز تار کی آں دشت ظلمات گشت	کہ حیواں در دم تو اند گذشت
۴۲۱۰	بتاریکی یکساں در در ز شب	بہر سویش آہر سناں در شغب
۴۲۱۱	چو آں جنگل کشن را دید شاہ	بفرمود تا جملہ اہل سپاہ
۴۲۱۲	شب و روز در قلع جنگل شدند	برا حکام مضمون فرماں زدند
۴۲۱۳	تبر ہا و پولاد سوکن کنند	ہمہ جنگل از پنج و بن بر کنند
۴۲۱۴	کہتا ہندواں را نماند پناہ	بتازد در آں دشت کیس سپاہ

۴۲۱۵	سنیدم کہ لشکر سن از چند روز	بفرمان آل شاہ گیتی فروز
۴۲۱۶	بریدہ بہر جادو تختہ چمن	بر انداخت ہر خابن راز بن
۴۲۱۷	ہمہ دشت را چوں کف دست کرد	زا وطن ہندو بر آورد کرد
۴۲۱۸	چنان جنگے چوں بالید شاہ	بصد خور می رانید در تخت گاہ
۴۲۱۹	چو در شہر خود آمد آں شہر یار	بہ گلشن گذر کرد گوئی بہار
۴۲۲۰	ہمہ شہر بشگفت از خور می	بہر خانہ شد سورح از بے نمی

## عزیمت کردن سلطان جلال الدین جابجہائین

### و آوردن بتان و فرو بردن در دروازہ بد اوں

۴۲۲۱	چو بگذشت ازین باہر شش مہ	دگر بارہ ششہ زد بروں خروگہ
۴۲۲۲	سوئے سجائین آں شاہ و الاتباء	ز دہلی رواں شد بر سہم شکار
۴۲۲۳	ہمی رفت اطراف تادہ کر وہ	تہی میشد از صید صحرا و کوہ
۴۲۲۴	شکار افغاناں سیر بہ سجائین کشید	زہر جانے خدمتی نمی رسید
۴۲۲۵	سنیدم چو در سجائین آمد سپاہ	سران سپہ را بہ فرمود شاہ
۴۲۲۶	کہ دل بر خرابی سجائین نہند	بہ ہندو دے فرستے کم دہند
۴۲۲۷	چنان سپرہ بد لشکر آں روزگار	کہ گرفت بر پشت اسب آں حصار
۴۲۲۸	بگردند آں حصن را خشت خشت	گرفتند آں مرز را کشت کشت
۴۲۲۹	شکستند ہر جا کہ بت خانہ بود	شدہ بے سپر خان و آن ہنود
۴۲۳۰	بہر جا کہ ہندو تلف کردہ شد	زن و بچہ شال ہمہ بردہ شد

بادیان نامعتر معتبر	بے چیند بود اندر آن بوم و بر	۴۲۳۱
شہنشاہ چوڑاں تاخنی گشت باز	گر فتنہ ترکاں در آن ترک گشت از	۴۲۳۲
کہ بد معبد اہل ہند و ستان	ش نیدم بغیر بود تازاں بتاں	۴۲۳۳
پیش در مسجد جمعہ زود	فرد بردن چند لالت ہنو د	۴۲۳۴
کہ خدام آن شاہ کشتور گشتا	وگر جملہ فرمودن سراں ردا	۴۲۳۵
بد شہر بد اوں بخوانند نام	بر دروازہ کشت ہمہ خاص و عام	۴۲۳۶ F. ۱۳۲
بدان تا برایشاں ہمہ برگرد	فرد و جملہ اصنام ہند و برند	۴۲۳۷
بود پایمال ہمہ خاص و عام	در آن راہ اصنام ہند و برام	۴۲۳۸
شدند آن بتاں پچاساں بے سپر	ہم آخر بریدند در آن بگند	۴۲۳۹
شدہ گرد ہر یک پس از چند سال	کہ ملطوس گشتند از یامال	۴۲۴۰
بنام ہاں خسرو دین فرزند	توایش و لے بہت باقی ہنو ز	۴۲۴۱
بر انداخت بنیاد کا فر بن	کہ بشکست بتاں ہائے کہن	۴۲۴۲
گر امر دزد مقدر داری ہوش	تو نیز لے خود من فرزند ہوش	۴۲۴۳
کہ فردا شود دستگیری ہاں	کہ امر دزد کا لے کنی در جہاں	۴۲۴۴
کہ وقت درو حاصلش بر داشت	دیں سر زرعہ تخم نیکی کہ کاشت	۴۲۴۵
ہم آخراں کار بر نمی خورد	مزارع کہ خون جگر می خورد	۴۲۴۶
کہ بے ہوش داد و دریں دہ مرا	بیاسا قیادادہ وہ مرا	۴۲۴۷
جو گندیش را در آب افکنم	بدان تادیں خرمن آتش زنم	۴۲۴۸
شکار فتنہ سلطان لالہ دین جانب بری کویتوں نقوش دادن		
قاضی عالم مرگ شاسلیک برادر زادہ داماد سلطان را		

۴۲۴۹	شنیدم کہ سالے پرسم شکار	بایر سی و کہوں شدہ شہر یار
۴۲۵۰	ہتی کرد آں بوم دبر از صید	در آورد بس سرکش از بہ فید
۴۲۵۱	ہے یک دوسہ کرد آںجا مقام	ہی کر عیشے بہ ہر صبح و شام
۴۲۵۲	بہر سو ہی راند فوجے گراں	بد بنال او جملہ سر لشکر اں
۴۲۵۳	ہمی بستند از اہل اصلاح مال	ہمی داد مر مفسد اں گوشمال
۴۲۵۴	لیسے جنگل و قلعہ را قلع کرد	بسے مال ازاں تاختن جمع کرد
۴۲۵۵	وزراں پس یکے روز بعد از دواہ	نبرد کو سے در اند در تحت گاہ
۴۲۵۶	چو در تخت گاہ با سعادت رسید	تو گوئی صبا در ربا طے کشید
۴۲۵۷	نہاں عالم مست صہبا عشق	کہ بدگو ہر اذہر سنگب دمشق
۴۲۵۸	شنیدم عجب مرد دیوانہ بود	کہ باز مرہ نیک ہم خانہ بود
۴۲۵۹	یکے خانہ پر روئی بازار داشت	دروغہ فحبت ہموار داشت
۴۲۶۰	کسے گوگشتے پیش درش	کلونے زعفرانے بر سرش
۴۲۶۱	شنیدم غلامے پیش مدام	ز اہل حبش بود با قوت نام
۴۲۶۲	بدے چند چابک بہر دوش او	فرد ہشتہ ہر یک بہر گوش او
۴۲۶۳	پستش یکے رشتہ تاز میں	کشیدہ در و چند انگشتیں
۴۲۶۴	بوئے قے کہ گشتی زخانہ سوار	زدے دشتش در صغار و کبار
۴۲۶۵	بہر جانے کو شدے در خرام	زدے طر تو پیش او آں غلام
۴۲۶۶	بازار ہانی گذشتی شتاب	برائیں شاہان مالک رقاب
۴۲۶۷	بدے کہ می دید می انگشتیں	زدے بانگ بروی بگری کیں
۴۲۶۸	ہتی کرے از خاتم انگشت او	زدے چابک چند برشت او
۴۲۶۹	کشید می در اں رشتہ انگشتیں	کہ بودے بدست غلامے گزیں



بہ پیش ز دے تازیانہ بے	شدے تند در رہ اگر بر کسے	۴۲۶۰
کہ بادے در آید بگفت و شنود	کسے را در اس عہد قدرت نبود	۴۲۶۱
ازیں قاعدہ راجع و قیے نہ گشت	بکرنے ہر آن پیش بدل می گذشت	۴۲۶۲ F. ۱۳۳
تماش تو اس کرد عمرے دراز	مناقب بے دار و اس مرد و راد	۴۲۶۳
کہ شد در خور نامہائے شہاں	یکے زان رسا نم بکار آگہاں	۴۲۶۴
کہ مافوش آن غر فہ یوستہ بود	در اس غر فہ روزے مگر شستہ بود	۴۲۶۵
تن ادبے سنگے ہی شستہ گشت	کسے کو بہ پیش درش می گذشت	۴۲۶۶
کہ پور برادر بدے شاہ را	در اس حال گر شاسپ کشور کشا	۴۲۶۷
سوئی غر فہ چوں دید طیرہ گشت	سوار ابر الوان ادنی گذشت	۴۲۶۸
زند سنگ بر تار کش ناگہاں	بہ تر سید کاں مرد مجنوں نشان	۴۲۶۹
گزیند از اس سنگ بازی عذر	ہمی خواست تا باز گردد ز در	۴۲۷۰
فرد آمد از غر فہ و در دوید	در اس حال قاضی مراد را بدید	۴۲۷۱
مکن عطف از ملک ہندوستان	بتعظیم گفتش کہ لے مرز باں	۴۲۷۲
بر آورد بانگے بصد گیر و دار	بگفت ایں پیش جو اصحاب	۴۲۷۳
بانگشت اودست خود در کشید	پس از رشتہ یک خانے بر کشید	۴۲۷۴
علی شاہ از اس جافرس را بہ تفت	پس اس قاضی مست بر غر فہ رفت	۴۲۷۵
کز اس فال شد بر جہانے فرہ	یہاں فال را بست در جہاں گرہ	۴۲۷۶

در مناقب سلطان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ  
و رواں کردن علی گر شاسپے ادر کرہ

۴۲۸۶	جلال الدین آں خسرو دین پناہ	کہ ہاشم بخوانند فیروز شاہ
۴۲۸۸	شہبہ بودا بختی سلیم و کریم	مزا بخش بداد و دہش مستقیم
۴۲۸۹	دراں ہفت سالے کہ اول ملک ماند	کیے خاطر آزرده از دے ماند
۴۲۹۰	سہ پور گزیدہ بد آں شاہ را	شدہ ہر کیے خان کشور کشا
۴۲۹۱	کیے خان خانان سہرا فرزند	کہ آواز ملک پدر سر نہاد
۴۲۹۲	دوم از ملک خان کشور کشا	کہ در مولتاں بود سراں روا
۴۲۹۳	سیدم رکن الدین آں قدر خان نو	کہ دایم بدے پیش گہاں خدو
۴۲۹۴	برادر و دوست مران شہرا	پشت کشی ہر کیے نادر
۴۲۹۵	کیے خامش ددوی آں شہاب	کہ از صلب پاکش جیک آفتاب
۴۲۹۶	شنیدم اسپر بود اورا چہار	کہ بدہر کیے مرکن روزگار
۴۲۹۷	چو آں شیر صفدر علی گزین	چو الماس بیگ و چو قتلغ تگین
۴۲۹۸	چہارم محمد شہ آں مرد را	کہ از دے سلیمان شہ چہرہ زاد
۴۲۹۹	وگر سہرازاں دراں روزگار	فروں بودہ انداز قیاس و شمار
۴۳۰۰	چو احمدیپ آں حاجب خاص شاہ	کہ دایم بدے شاہ رانیک خواہ
۴۳۰۱	ملک قنبر دین کوئی آں شہ سوار	کہ دردشت کیں بود شہر زہنکار
۴۳۰۲	نصیر الدین آں سرکش پاکباز	کہ بودے برادر براں سہرازا
۴۳۰۳	وگر نصرت آں پور صباں کرد	گزین کاہاں نام نیکو بسر د
۴۳۰۴	کمال الدین آں مرد فرخندہ رائے	بتد بیر ہموارہ کشور کشائے

۴۳۰۵ کہ اور آرزو نش نسبت کنند بمریدی مثل ہم بنامش نہ

## عزیمت گرشاپ مک در اقطاع کرطہ

۴۳۰۶	یکے روز آن خسرو کامیاب	کہ بود است فلک قدر دیکو اجاب
۴۳۰۷	فرستاد گرشاپ را در کرطہ	کہ دیدش بہر کار و بارے سرود
۴۳۰۸	بدو دخت خود و آفرہ فرماں روا	کہ پور برادر بے شاد را
۴۳۰۹	چو گرشاپ شیرا فلک و دیو گیر	با قضا خود شد سکونت پذیر
۴۳۱۰	نہی راند کایے چو مردان کار	برہ ہر زیاں می شد اخروں سوار
۴۳۱۱	بہ پیشش دوسہ با خود پیشوا	بفرمان او شستہ فرماں روا
۴۳۱۲	اگر بندہ کے اندراں بوم و بو	بفرمان او دنیا و دود
۴۳۱۳	سراسر شد بے سیر کشودش	گشتے بنگلہ فرارے سیرش
۴۳۱۴	چو بگشت ازین قلعہ سادہ چار	درق گشت از دفتر روزگار
۴۳۱۵	شنیدم جہاں دخت شاہ جہاں	کہ بود است در حکم آں پہلوں
۴۳۱۶	بر اندے بریں فخر آزدگان	جفاے بر آئین کشہزادگان
۴۳۱۷	باند ز خوش گفت آں مرد راہ	کہ پور گدا بہ نہ داماد شاہ
۴۳۱۸	غرض چوں جفایش ز حد برگشت	علی در پے چارہ کار گشت
۴۳۱۹	نہانی گفت آں خداوند زور	کہ ست راز زن بدر خانہ گور
۴۳۲۰	گر آید نہ خوش بریم بجاک	بجشم بدافتم بعین ہاک
۴۳۲۱	وگر خود سپاہ بہ دہلی برم	کجا مال کو پیش دگو شکر م

۴۳۲۲ وراید ریکایک بر آرم شنب بخامی دہد خار نخل رطب  
 ۴۳۲۳ یکے حیلہ می باید انگیختن بعد باری باید شش بیختن  
 ۴۳۲۴ مگر خیزد از بارغ دل خار خار ہوئے طرب را نماند عیار

## عزیمت کردن گر شاسپ از کڑہ در دیو گیر

۴۳۲۵ پس از فکر بسیار و غرض فزون یکے لئے خوش زد خاطر دروں  
 ۴۳۲۶ کز ایدر بر انم یکایک سپاہ کتم رنج همراه خود یک دواہ  
 ۴۳۲۷ کستم ناگہاں سر سوئے دیو گیر کتم لئے آں بوم و مورا اسیر  
 ۴۳۲۸ بہ دیرانہ ہر روز منزل کستم دگر پیر ششم آید کسی می زخم  
 ۴۳۲۹ ازاں ملک گیرم جسے گنجہا کہ شد گنجہا کیف بر گنجہا  
 ۴۳۳۰ دزاں پس اگر قصد دہلی کستم بہ خامی نہ گید و خود اسستم  
 ۴۳۳۱ چو بروستم افتد زر کا سنگار ز تیغ منتد کڑہ در ہر دیار  
 ۴۳۳۲ چو با خود نہا کنی ندیں لئے نغز دگر روز آں مرد بیدار مغز  
 ۴۳۳۳ بغیر نمود تا خیمہ میردن زنند سپہ را اور خیمہ عرصے کنند  
 ۴۳۳۴ شنیدم ازاں عرض جنگی سوار ہزارے سپہ چار آمد اندر شمار  
 ۴۳۳۵ پس از عرض مردان ناورد را ہمی داد معہود عسکر مرد را  
 ۴۳۳۶ طلب کرد پس ہر یکے را نواخت بقدر بہتر برگ ہر یک ساخت  
 ۴۳۳۷ چو روزی خوراں روزے یافتند پے سازیکار بشتافتند  
 ۴۳۳۸ خریدند اسباب لشکر تمام شد از نعل تا ترک کیسر تمام  
 ۴۳۳۹ دگر روز کز خیمہ نیلگوں بر آرد دشا و فلک سر دروں  
 ۴۳۴۰ گفت کہ طبل عزیمت زنند سپہ حملہ زیں برہوں کنند

نشستے بیک زرخش گیتی نورد	بوقت سحر کہ چو آن شیر مرد	۴۳۴۱
کے مرد آسنا نمودار گشت	بازار جاش کناس میگدشت	۴۳۴۲
کہ گرگ دگر خواندش روزگار	ہاں بندہ خاص پروردگار	۴۳۴۳ F. ۱۳۵
عنان نگاہ بسویش کشید	بہ پیش دوکانیش بنشستہ دید	۴۳۴۴
ہمی خواست کاید فردا ز فرس	چو آمد بہ نزدیک آن خوش نفس	۴۳۴۵
بگفتا کہ اسے شہ سوار سرہ	بر آورد فریاد گرگ کرتہ	۴۳۴۶
بگرداست براسب دولت سوار	بیادہ مشوکت خداوندگار	۴۳۴۷
باشکر کہ خویش خندان شتافت	چو آن گرگ کشاسپای مزدنیات	۴۳۴۸
مگر خواند اوتاد ابدال را	بخاطر گرہ بست این فال	۴۳۴۹
ہمی راند ہر روز بادار و گیر	سپہ راند در جانب دیو گیر	۴۳۵۰
ہمی کرد منزل بہ ہامون دشت	چپ و راست ہر ناحیہ می گذشت	۴۳۵۱
<b>مضامین گردن گرشا بہ ملک کانہا قطع لاجورہ فیروزیان</b>		
خبر شد بہ کانہا کہ لشکر رسید	کہتی لاجورہ چوں در رسید	۴۳۵۲
کہ بود است بلا جورہ قطع ہدم	ہاں ہندوئے جیہہ کانہا بنام	۴۳۵۳
غینمت ہی کرد بے گفت و گو	در آمد چو لشکر با قطار اد	۴۳۵۴
گردوں یکے کد نہ زوتا گیاں	مگر تر کے از فوج آیند گاہ	۴۳۵۵
ز پیکان و بر تاز میں دوز گشت	چو آن گوہر از چرخ گردوں گشت	۴۳۵۶
ہاں تیروں چرخ گردوں بدید	ازاں پس یکے ہند آسجارسید	۴۳۵۷
عجب کرد زان پیک ملک ہلاک	بکند و بر آورد کد نہ ز خاک	۴۳۵۸
بدیدش دد سہ بار بالا فرو	بدستے دوسہ بود پیکان اد	۴۳۵۹

۴۳۶۰	گفتا ہے شست و پیکان تیر	کہ خفتاں بہ پیش بود چوں حیر
۴۳۶۱	پس آنگاہ آں بندو مخی سال خورد	ہکا نہا ہاں کد نہ را تحفہ برد
۴۳۶۲	چو کا نہا چنان تحفہ تیرے بدید	کہ گوسش جیاں تحفہ کمر شنید
۴۳۶۳	ہماں کد نہ را برد بر رام دیو	کہ بود است در ملک قریبہ خدیو
۴۳۶۴	گفتا کہ رے رے فرخندہ رے	ضمیرت بہر باب مشکل کشائے
۴۳۶۵	یکے فوج ترکاں پدیدار گشت	ز کہتی لاجورہ یکسر گذشت
۴۳۶۶	پس آں کد نہ افگند در پیش رے	نمودش دوسہ بار سر تاباے
۴۳۶۷	گفتا کہ ترکے با قطار عین	بگر دوں ہوا میں تیر گر دوں شکن
۴۳۶۸	چنان زد کہ از چرخ گردوں گذشت	ز پیکان تا بر زمیں دوز گشت
۴۳۶۹	چو بشند این نقشہ شاہ ہنود	ز کا نہا سراسر محاش نمود
۴۳۷۰	گفتا مگر گشت عقلت ہب	کز نہا بگوئی بہ در گاہ ما
۴۳۷۱	چو کا نہا از اں رے مغرور را	شنید اندر اں گفت گونا سزا
۴۳۷۲	گفتا ہب باد عقلت اگر	ہوئی کستماں زندہ ایم دگر
۴۳۷۳	گفت ایں دوزیمت لاجورہ را زند	حریفان ہمدست خود را بخواند
۴۳۷۴	شنید ندچوں ترک بگذاشت حد	قوی جیت بودند در کارزار
۴۳۷۵	بدیناں ہر یک فرداں سپاہ	بہ کا نہا رسیدند ہر دو مدد
۴۳۷۶	بلکہ گریبے شیر با شد دلیر	بر دزدوغا ہر یکے کیسہ خواہ
۴۳۷۷	چو نزدیک لاجورہ شکر کشید	بود سخت ترکینہ مادہ شیر
۴۳۷۸	مقابل بہ پیکار ترکاں ستاد	ز لاجورہ کا نہا سپاہ کشید
۴۳۷۹	چو از کوس ترکاں بر آمد فروش	یکے جنگ بر روئے صحر اباد
۴۳۸۰		در آمد بسر مغز کا نہا بہ جوشش

کہ بودند دیکینہ چوں مادہ شیر	ہاں ہر دو ہندو زنانِ دلیر	۴۳۸۱
بے ذہل و بوقِ میکانِ نرند	یکایک بر افواجِ ترکانِ نرند	۴۳۸۲
کہ ناید ز ہند و چینیں چیرگی	عجب کردش کار زیں چیرگی	۴۳۸۳
ہاں ہندواں چہرہ دل ترشدند	دوسہ گام از اں جملہ بسترشدند	۴۳۸۴
بر آہنگ آں قوم غمشتند باز	ہاں لحظہ ترکانِ گردنِ فراز	۴۳۸۵
بر افواجِ ہندو کیے ہوز دند	دلہا سے جنگی زہر سوز دند	۴۳۸۶
شکستند افواجِ ہند و تمام	بیک حملہ ترکانِ ہاموں خرام	۴۳۸۷
مراشاں گرفتند ترکانِ زبوں	سر راہیتِ ہندواں شدنگوں	۴۳۸۸
گرفتند دہناشاں سرکشوں	بر آورد و خنجر بہ خونِ زینشاں	۴۳۸۹
مراد را یکے ترکِ سر می فلند	بہر جا کہ نایک سپہری فلند	۴۳۹۰
ز میں پرشد از دست و بازو دوسر	بے ہندواں روز شد بے سپر	۴۳۹۱
مگر بادو ہندو زن نامدار	سختیدم کہ کانہا در اں کارزار	۴۳۹۲
بے خون در اں جو گہر کھیندند	ستادند بر ترکِ آد کھینتند	۴۳۹۳
در اں دشتِ بردستِ ترکانِ سیر	ہم آخرو شدند از پسِ دار و گیر	۴۳۹۴
کہ بودند چالاک و شیر زن	بجو بردستِ ترکانِ قتادانِ نرن	۴۳۹۵
عجب کرد از اں حال کشتور خدیو	برزدند نزدیکِ گر شاسپِ نیو	۴۳۹۶
نتابند از پیشِ شیر افغاناں	با گفتا بلکہ کہ ہند و ز ناناں	۴۳۹۷
چہ بازند بر ما گہ کارزار	ند ائم کہ مردانِ ایں خوشنمایار	۴۳۹۸
ہمیں قلعہ در پیشِ شاں بازارند	پس آنکہ سرانِ سپہ را بخواند	۴۳۹۹
رسیدیم در کشتور کینہ خواہ	با گفتا کہ اسے سرکشوں سپاہ	۴۴۰۰
باید ملک و دشتاے گنج	بے راہ بردیم و دیدیم رنج	۴۴۰۱

چو عورتیں اس ملک مرد افگنند	۴۴۰۲
ببایند تجدید بیعت کینم	۴۴۰۳
اگر جاں بر آید نتا بیسم سر	۴۴۰۴
بر آیم پوست از سر ہندواں	۴۴۰۵
چو افواج ہند و شکست آدریم	۴۴۰۶
بگیریم اسواں داملاک شاں	۴۴۰۷
دراں تا ختن ہر چہ گیرد کسے	۴۴۰۸
چو دل داد شاں مرد فرخندہ کسے	۴۴۰۹
بریں شرط بستند عہد می سراں	۴۴۱۰
دراں پس چو ترکان دراں چو بگاہ	۴۴۱۱
بیسے ہندواں را دراں دارو گیر	۴۴۱۲
گر رفتند اسپان تازی نژاد	۴۴۱۳
ندانم کہ مرداں چہ آہر مند	
کہ چوں تیغ بر روئے دشمن ز نیم	
کشیم اندراں حال بر رو سپر	
بتا ز نیم اقلیم مرہستہ رواں	
ہمہ ملک مرہستہ بدست آدریم	
ز نیم از سر کیند درخاکشاں	
ہمورا بود ہر چہ گیرد کسے	
بگفتش رضا داد ہر کہ خداے	
بخوردند سو گندہائے گراں	
شکستند کیسے صلیف کیند خواہ	
بکشتند و خستند کردند اسیر	
بہنگام چالش ہمہ بچو باد	

ذکر فتح کہنگہ و محاصر شدن رام دیو و فرود

آدن او یا مال از دیو گیسے

پیا پیے بدنبال اہل فرار	۴۴۱۴
بہ گشتکہ رسیدند با کرد و فر	۴۴۱۵
شدیم دراں وقت افواج کسے	۴۴۱۶
بدنبال بہیم سلم نامور	۴۴۱۷
ہماں روز ترکان ہند و شکار	
ہمہ شہر کردند زیر و زبر	
بفرمان آں بے کشور کشائے	
کہ مرارے را بودے اں یکسر	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو



۴۴۱۸	چرا خور ہی کر دگر دیار	ابا اشترو پیل اسپ دسوار
۴۴۱۹	چو بشتید این قصہ بآرام دیو	کہ در شہر ہر سو بر آمد دیو
۴۴۲۰	بہ نزدیک خود لشکر خود ندید	ضرورت بعد حیلہ درد ز خزید
۴۴۲۱	سپہ بر پیش رفت در دیو گیر	یکے ہفتہ بدر لے در دز اسیر
۴۴۲۲	چو در دز بنو دست کیجو علف	شد آں رے تیر خطر راہن
۴۴۲۳	ضرورت اماں خواست را می گزین	بدادش اماں میر و پاک یں
۴۴۲۴	فرد آمد از عاصب سزی رام دیو	ز سہ بخت بیدار گر شاسپ نو
۴۴۲۵	چو شد فتح ہم کشتکہ ہم دیو گیر	دو شہر آمد از دست ترکاں شیر
۴۴۲۶	بے نازکان ملائک فریب	ہمہ انس گیر نندہ دغوش کرب
۴۴۲۷	نمودہ بیک چشمہ ہر نازنین	وجود و عدم از میاں و شیریں
۴۴۲۸	بے سیم ساقان تعظیم دوست	شدہ مردم از ساق شام سیم دوست
۴۴۲۹	ہمہ غرق ز پور ز سرتاب	ہفتہ بہر چشم مردم ریا
۴۴۳۰	براں آہواں گشتہ شیراں اسیر	ندیم گئے آہوئے شیر گیر
۴۴۳۱	پوشید پیرایہ ہر نازنین	سدا سر مرصع ز در و زمین
۴۴۳۲	بہر خانہ تو دہائے گہر	بر آوردہ ہر خانہ از سیم دزر
۴۴۳۳	بہر سوز تریشہ خروار ہا	بہر جانب از عطیہ انبار ہا
۴۴۳۴	بہر کو چہائش زربے شمار	بے گنج فارغ ز تشویش مار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

بے جا مہائے طبیعت پذیر	۴۴۳۵
نہ چنداں گرفتہ مردان کار	۴۴۳۶
بیا سود ترک از چناں تا ختن	۴۴۳۷
مکمل کیے چتر گو ہر نگار	۴۴۳۸
جواہر نہ چنداں کہ اہل قلم	۴۴۳۹
بے پیل و لبس اشتر در اہوار	۴۴۴۰
بیاورد در پیش گرشاسب نو	۴۴۴۱
سپہ کرد غارت دوشہر تمام	۴۴۴۲
چہ کم آید آں جامہ در دیو گیر	
کہ آید ہمہ حمہ بر اند شمار	
تو گوئی کہ شد در جہاں با ختن	
مرصع ہمہ از دُر شاہوار	
بعد سال کردن تواند قسم	
ازیں ہشت زنجیراں صد قطار	
اباد خیر جاں فسر از آرم دیو	
غنی گشت از اں تا ختن خالص عام	

## شنیدن ہیلم پسر را دیو اسیر شدن پدر و لشکر کے کشیدن او با ترکاں

چو ہیلم شنید ایں حکایت کہ رفت	۴۴۴۳
یئے فوج ہندو براں پورے	۴۴۴۴
گروہے پیادہ گروہے سوار	۴۴۴۵
ز پیل دماں ہشت زنجیر بود	۴۴۴۶
دوم روز آں کز حصار بلند	۴۴۴۷
ہماں ہیلم اندر عالی رسید	۴۴۴۸
طلب کرد در خلوتے رے را	۴۴۴۹
کہ انے فخر شاہان ہندوستان	۴۴۵۰
چو بامابہ اخلاص پیش آمدی	۴۴۵۱
ابا لشکر خود خرامید تفت	
ہمہ تیغ زن بود نیزہ گرے	
ازیں تیغ لک بودواں دہ ہزار	
کہ ہر یک بہ شمشیر اژدہا گیر بود	
فرود آمد آں رے زہیم گزید	
چو گر شاسب یل میں حکایت شنید	
نہاں گفت آں کشور آ رے را	
ز نام تور و رونق دریں بوستان	
ابا جملہ اتباع و خویش آمدی	

کنوں نمود از روئے جنت روا	۴۴۵۲
گرت هست با ناسر راستی	۴۴۵۳ F138
باید بر بخواں پور خود در زماں	۴۴۵۴
وگر خود ازین گفتہا بگذری	۴۴۵۵
نخستیں بر ہم سرت بے دریغ	۴۴۵۶
سر بھیل را بجاک افکنم	۴۴۵۷
نہ بھلیم گذارم نہ افواج او	۴۴۵۸
کہ پورت کن قصد پیکار نا	
بکن یاد روزے کا ماں خواستی	
کہ دادیم پور ترا ہم اماں	
زند پور تو لاف سے لشکری	
وزاں پس کنم عزم پیکار تیغ	
ہمہ کشورت را چون شہرت کنم	
مراہست بازیچہ تلہ را بج او	

پوزش نیکختن را مدیو پیش گر شاسپ ملک

صلح کردن سپر را مدیو ہم سلم

ہماں را مدیو پسندیدہ رائے	۴۴۵۹
زباں بےست چون ہیں ابروش نید	۴۴۶۰
نخستیں زباں درد عایش کشاد	۴۴۶۱
مراہست جاں از عطا ہائے تو	۴۴۶۲
اگر بھلیم آن کو دک تن خوبی	۴۴۶۳
سچ گوارد او تاب پیکار تو	۴۴۶۴
تو از نوک پیکان بے عین شنب	۴۴۶۵
بنواںم من آن کو دک خام را	۴۴۶۶
چو بشنید این قصد زباں کد خدا	
چو نختے فرا جش بزمی کشید	
وزاں پس بگفت ای سر فرا زاد	
سرم تا بود باد بر پایے تو	
ز نادانی خود کند ہائے ہوے	
کہ آفاق حیراں شد از کار تو	
شگافی سر موئے در تار شب	
ریاضت و ہم اسپ نارام را	

۴۴۶۶	بیابوس توجوں حریفش کنم	وزاں پس بیایت سرشن نلگم
۴۴۶۸	پیش آن گاہ بر بھلم آں سرفراز	یکے رافز ستاد از اہل راز
۴۴۶۹	بگفتا بگویش کہ آئے خوش پسر	ککش تیغ بر قصد جان پدر
۴۴۷۰	گر آید دنگ آہنگ ہیسا کنی	یکایک بر افواج ترکان زنی
۴۴۷۱	در افواج ترکان شکست آوری	ہمہ ملک رفتہ بدست آوری
۴۴۷۲	چو من رفتہ باشم بہ ملک م	چہ سودم کند تخت و دیہم جسم
۴۴۷۳	باید مرادست در زیر سنگ	تو زان سوپے افشردہ بر تاج جنگ
۴۴۷۴	اگر بخردی سر بطاعت در آرد	و گرنے ز جان پدر دست دار
۴۴۷۵	چو بھلم ازین کار کا گاہ گشت	زد عولے جنگ و خصومت گذشت
۴۴۷۶	چو مردان یہ حکم پدر سر نہاد	چنین آید از پور سرخ نژاد
۴۴۷۷	و گر روز از آنجا ابابیل مال	نگندہ بر سر دعوئی قتل و قاتل
۴۴۷۸	بنا ہندہ آمد سوئے دیو گیر	بیابوس آں رستم دیو گیر

تازہ روی نمودن گر شاسپ ملک بارائے  
 رآم دیو ملک مرہتہ ہم بد و مقوض و شستن بازگشتن

۴۴۷۹	چو مقصود گر شاسپ فرخندہ رائے	تمامی بر آمد بفضل خدا ئے
۴۴۸۰	ہماں رآم دیو گزین را بخواند	بہ فرقتش بسے دُرد گوہر فشانہ
۴۴۸۱	ہماں چتر اورا بد و واسپرد	ہماں ملک او بانہ اورا سپرد
۴۴۸۲	دو پیل ہماں داد شش دانہ محوی	کہ باشند اندر چپ و راست او
۴۴۸۳	یکے عہد بستند با یکدگر	یکے شد پدر دیگرے شد پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر روز گز گنبد دود رنگ	۴۴۸۴
دگر خود شه آید به پیکار ما	۴۴۸۵
ز بر باد می خویشتن چوں حباب	۴۴۸۶
چو گر شایب گردنکش کامران	۴۴۸۷
دوید و از آن جائے برخاستند	۴۴۸۸
بدادند داد طرب چند روز	۴۴۸۹
بر آمد کیے مشغله بے درنگ	
کندهد بر قصد آزار ما	
هم از جنبش خود نهد سر بآب	
بیایان رسانید این داستان	
کیے مجلس عیش آراستند	
بر آئین شاهان کشور فردز	

## رسیدن الایغ در کژده و خبر جنبش سلطان جلال الدین گفشتن

دگر روز آمد الایغ شتاب	۴۴۹۰
گفتا که آن شاه فیروز بخت	۴۴۹۱
که برگشت گر شایب گردن فراز	۴۴۹۲
گفتا که آن مرد فرخنده فن	۴۴۹۳
نیکی آنکه پور برادر بود	۴۴۹۴
به طفلی تیر و در کش در کنار	۴۴۹۵
روم خود فراز بدست آورم	۴۴۹۶
خبر داد از خبر و کامیاب	
چو شنید این مرد فیروز بخت	
ز سوز غم آمد دلش در گداز	
شدار زد و جهت خون دیو بند من	
دوم آنکه داماد هست بود	
کجا بیشم آید کاهزار	
که او هست فرزند خوب اقرارم	

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر زر بخوابد دہم بے شمار	اگر خشم کرد است گیرم کنار	۴۴۹۶
سید را بریں سوز حضرت براند	یکے روز سرش کراںز بخواند	۴۴۹۸
فرستاد خسر و زرشائے راہ	مراسویت اسے سرور کینہ خواہ	۴۴۹۹
کہ لے مرد شیرا فلک و ناخوی	بگفتا کہ فرزند مارا بگوے	۴۵۰۰
بسوی تو عنے مصمم بگشت	چو مارا فراق تو از حد گذشت	۴۵۰۱
نخچینی زجائے و نیامی بہ پیش	بباید کہ باشی تو بر جائے خویش	۴۵۰۲
بداں سوے خیمہ بزد و رنگ	چو ریات ماسر بر آرد بہ گنگ	۴۵۰۳
بود بر پئے ماد و گان مرد کار	شویم از دو جانب بہ کشتی سوار	۴۵۰۴
تو ردیم بہ مینی دمن روئے تو	ازیں سوسن آیم دزاں سوئے تو	۴۵۰۵
مہات و دیگر فراموشش کرد	چو گر شاسب این قصہ در گوش کرد	۴۵۰۶
بجز بادل خود و گفت این سخن	دشش بود پرورد از جور زن	۴۵۰۷
چو خود مرغ پایش در آید بدام	ہمی جست فرصت پئے انتقام	۴۵۰۸
بساطے بہ گستر و در بوستان	یکے انجمن کرد از دوستان	۴۵۰۹
ہر آں راز کش بود در دل نہفت	ابا بریکے عہد بست و بگفت	۴۵۱۰
ہم آخر شد آن کار ہا آشکار	نہانی بہ ہر یک تعین کرد کار	۴۵۱۱

شہادت یافتن سلطان جلال الدین در میان گنگ  
بر کشتی بغداد گر شاسب ملک نو قبرہ

۲۵۱۲	دگر دوزیکے درآمد شتاب	بگفتا کہ اے سرور کامیاب
۲۵۱۳	سپہ دہی ازینجا دوز فرسنگ بود	ہم امر دوز بر کو حق آہنگ بود
۲۵۱۴	من از لشکر شاہ والاسب	بروں آدم سرور انسیم شب
۲۵۱۵	بیک ساعت دیگر اس کامیاب	بگویند زخمیہ زالتوئے آب
۲۵۱۶	چو بشنید گر شاپ شد ساخته	نہانی کیے کار برداختہ
۲۵۱۷	یکے پیک دیگر شتاباں رسید	بگفتا کہ رایت نشہ شد پدید
۲۵۱۸	یکے پیک دیگر درآمد شتاب	بگفتا کہ شہمی کند عبرہ آب
۲۵۱۹ ۴۱۲۰	بہ کشتی شاہانہ بنشہ شاہ	سر آوردہ در زیر چتر سیاہ
۲۵۲۰	بریں سو ہی آید آں نامور	رسید است اینک قریب گذر
۲۵۲۱	چو بشنید گر شاپ مالکے قاب	کہ شاہ جہاں می کند عبرہ آب
۲۵۲۲	از انجا سوئے شاہ کیسر براند	دوسہ معتمد را برابر براند
۲۵۲۳	کے راز لیاں نہانی بگفت	حدیثے کہ از جملہ عالم نہفت
۲۵۲۴	کہ کشتی کشد ز دوسوئے کراں	غلط نیزافتد بہ کار آگہاں
۲۵۲۵	چو کشتی بہ نزدیک خشکی رسید	بپا بوس خسرو علی دردوید
۲۵۲۶	فرد آمد از اسب دوراں نورد	پیادہ ابایک دوسہ جندہ مرد
۲۵۲۷	بر آہنگ پا بوس خسرو شتافت	بدل نخچمی جست از غیب نیت
۲۵۲۸	در آمد دواں نزدیک شہی شاہ	چو شد دید کا بد ہی عذر خواہ
۲۵۲۹	بجائی کہ بدشستہ ز انجا تو خاست	بہ تعظیم گر شاپ بریائی خاست
۲۵۳۰	در آمد علی کرد پا بوس شاہ	شہش در آوردند عذر خواہ
۲۵۳۱	گرفتہ سو کوششیش می کشید	ہمی گفت کا بے پور اختر سعید
۲۵۳۲	کے ایشے باشش مہان ما	بکن شاد و نورم دل دجان ما
۲۵۳۳	علی نیز می گفت شرمندہ وار	کہ اے شاہ شاکستہ و کامرگار

۴۵۳۴	گر امشب نوازی تو فرزند را	دی آبرو خون دیو بند را
۴۵۳۵	یک امشب مرا خانہ روشن کنی	بخن خودم خانہ گلشن کنی
۴۵۳۶	نہ گرد ز شاہی تو ایچ کم	نہ یک مرد کم گردوت از جسم
۴۵۳۷	دراں حال آں مرد خنجر گزار	کہ می دید فرصت پے کارزار
۴۵۳۸	چو فرصت چناں دید خنجر کشید	سیر خسرو عیسٰی یکسر برید
۴۵۳۹	ہکشتی غاندہ تن مرزباں	رداں سرفقادیہ در آب رداں
۴۵۴۰	سرس را کشیدند از جوئے آب	نہادند بر نیزہ آں سر شتاب
۴۵۴۱	بیک دم زدن گشت تلکے دگر	چنیں است کار ہماں پر خطر
۴۵۴۲	نشانے کہ صد سال رانند کام	بگیرند اقتضائے عالم تمام
۴۵۴۳	ہم آخر بہ بند یک روز رخت	سیارند مردیکے تاج و تخت
۴۵۴۴	برہنہ سرو پا سفر شوند	بہ ملک عدم بے مرآت شوند
۴۵۴۵	گداہی جو رخاںک شاں بگذرد	بیسے آرزو شاں بجاں بگذرد
۴۵۴۶	کہ باشد کند لطف ایں راہ رو	بمشنے آسیران تار یک گو
۴۵۴۷	کیے فاتحہ خواند آں مرد پاک	فرستد بہ روح اسیران خاک
۴۵۴۸	بیاتابگر تیسم بر جان خویش	کہ بایے عجب است مارا بہ پیش
۴۵۴۹	گر از بہر با خسلت گرید بے	چو باہرہ کم بگرید کہسے
۴۵۵۰	دراں دم کہ می خندی او دوست شاد	بمزد گردے آدمی از مرگ یاد
۴۵۵۱	اگر عاقلی، ہیچو کار آگہاں	نخندی دگر بارہ جز بر جہاں
۴۵۵۲	نہ خند دے مرد عبرت پذیر	اگر خواندہ باشد نیکیواکیش
۴۵۵۳	جہاں ہست زندان ہر عاقلے	نخندد بہ زنداں مگر غافلے



چو ہنگام دور طرب جام جسم	ہمیں زیر شاکے بہر صبح دم	۴۵۵۴
ہمیں گیتا صبح عوصات ذوق	اگر جو عریانی از جام شوق	۴۵۵۵
کہ ماست عشق بے گاہ دگاہ	چو ستار ہمی کوئی در صبح گاہ	۴۵۵۶
شرابے بدہ ہونے از ما بہر	بیاساقیا بادہ گرداں ز سر	۴۵۵۷
بہار و تموز و صبح و مسا	چنان کن کہ باشد یکے نزد ما	۴۵۵۸

## زر زیمی کردن گر شاسپ یار شدن خلق با او

جد شد سر صاحب تاج و تخت	چو دید آن سرافراز بیدار بخت	۴۵۵۹
کہ یکسر در آئیند بر فے سراں	لبوئے اودھ گرداں سر رواں	۴۵۶۰
گرفے بہ پیوست زان سوئی آب	زافواج دہلی براں کامیاب	۴۵۶۱
نہا دند سر سوئے حضرت رواں	دگر حلقہ شیراں و سب لشکر اں	۴۵۶۲
بے بدرہ سیم دزر بردرید	سیم روز گر شاسپ لشکر کشید	۴۵۶۳
بزر بختہ شد کار او سر بسر	بہ عزا دہمی ریخت اہجوی زر	۴۵۶۴
بزر رخنہائے خطر بستہ اند	ہمہ کار دنیا بزر بستہ اند	۴۵۶۵
فروشت زدن دو میں نفس	غرض روز دیگر کہ بانگ عس	۴۵۶۶
ہمی شد برد خست ہر روز یار	سپہ اند و حضرت اں کامگار	۴۵۶۷

گر بختہ رفتن سران سپاہ در دہلی و بادشاہی

دادن بقدر خاں کہ سپہر جلال الدین بود

۲۵۶۸	چو آحمہ چپ والٹوئے نامدار	۲۵۶۸	ابا لشکر سرکشان دیار
۲۵۶۹	بدلتی رسیدند ماتم زدہ	۲۵۶۹	پے مرگِ شہ ہر یکے غم زدہ
۲۵۷۰	برفتند پیش قدر خان راد	۲۵۷۰	بگفتند کاسے خانِ خسرو نژاد
۲۵۷۱	شہ اندر جہان عدم سر نہاد	۲۵۷۱	بعد سال شہزادہ را عمر داد
۲۵۷۲	قدر خاں کہ او پور شہزادہ بود	۲۵۷۲	چو ایں قصہ زار کان دولت شکود
۲۵۷۳	بیفتند از سر کلہ را بجناک	۲۵۷۳	قتبا کرد پیراہن خود بجاک
۲۵۷۴	ہمی گفت ہر لحظہ از سوز دلے	۲۵۷۴	فوزِ نیت از دیدہ غول ہانچو ہائے
۲۵۷۵	پس از گریہ و سوز آہ و نفیر	۲۵۷۵	پے ماتم شاہ روشن ضمیر
۲۵۷۶	بیک خلوتے گشت عہد گزین	۲۵۷۶	سہ روز و سہ شب بود ماتم نشین
۲۵۷۷	سیوم روز بر تخت زر بار داد	۲۵۷۷	در لطف بر اہل لشکر شاد
۲۵۷۸	سراں جملہ باو بستند عہد	۲۵۷۸	ہم آخر گردے شکستند عہد
۲۵۷۹	قدر خاں شدہ شاہ ہندوستان	۲۵۷۹	کہ بود است فرزند شاہ جہاں
۲۵۸۰	برور کن دیں در جہان نژند	۲۵۸۰	لقب آمازا آسمان بلند
۲۵۸۱	شنیدم کہ اسمہ چپ نامدار	۲۵۸۱	وگر آفتواں صف در روزگار
۲۵۸۲	نصیر الدین آں را نصیر یلباں	۲۵۸۲	وگر خند خاصان شاہ جہاں
۲۵۸۳	باخلاص شہ ہر یکے با وفا	۲۵۸۳	ہمی کرد تقسیم شہزادہ را
۲۵۸۴	ببستند ہر یک بہ پیش کمر	۲۵۸۴	موافق شدہ در ہمہ خیر و شر
۲۵۸۵	سہر اسر و دل گشتہ دیگر نہاں	۲۵۸۵	کہ بر ہر یکے بود فوجے گراں
۲۵۸۶	غرض چوں سہ سہ ازیں سر گذشت	۲۵۸۶	دورق ناگہ از جلد ایام گشت
۲۵۸۷	باقصائے دہلی رساں شد سپاہ	۲۵۸۷	خروشاں ہی آمد آں کینہ خواہ

۴۵۸۸ چو بروند بر کن دین این خبر کہ نزدیک شہر آمد آں نامور

رسیدن گر شاسپ در دہلی و مافتہ رفتن

رکن الدین در مولتاں

۴۵۸۹	نہانی کیے راز با خویش گفت	کہ آں راز از جملہ کس نہفت
۴۵۹۰	کہ افواج با جملہ چوں شد دودل	باید کند روز جنگم خجل
۴۵۹۱	گروہے کہ یغیا برومی روند	چو نزدیک آید برد بگر وند
۴۵۹۲	ہاں بہ کہ یغیا ستا شتی کشیم	سوئے ار کلیناں شہر بر ز نیم
۴۵۹۳	شنیدم شبے آں نژاد کیاں	عناں داد در جانب مولتاں
۴۵۹۴	ہمہ اقتربا را برابر براند	ابا خیل و تاباغ و ما در براند
۴۵۹۵	ہما دیرہ اسد پیپ شیر مرد	دگر الفواں ترک پختہ نبرد
۴۵۹۶	وفائے نمودند با شہر بار	برفتند با جملہ خیل و تبار
۴۵۹۷	ہمیں است آئین آزادگان	کہ سہر بر تابد ز افتادگان
۴۵۹۸	بہنگام پیکار روز شکست	دلی نعمتاں را بگنبد دست
۴۵۹۹	بسے با دینفریں براں بے وفا	کہ تا بد سر از دوستاں در بلا
۴۶۰۰	غرض چوں از شہر آمد بروں	ہمہ شہر شد بے قرار و سکوں
۴۶۰۱	ہمی گرد خلق زہر سوخمریو	ز مرگ شہم و حجر پو ر خدیو
۴۶۰۲	چو شہزادہ بیرون دروازہ شد	بشہر اندروں مرگ شد تازہ شد
۴۶۰۳	بر آمد ز ہر سو کیے ہائے ہائے	کہ کشور را کرد کشور کشائے

۴۶۰۴	ہمہ شہر از دیدہ شد خون نشان	۴۶۰۴	سہ روز و سہ شب کس نخورد آبِ ناپ
۴۶۰۵	سیوم روز گشت آسپ فیروز جنگ	۴۶۰۵	در آمد بہ شہر اندروں بے درگ
۴۶۰۶	بہ تعظیم او ہر کجا سہر سیاہ	۴۶۰۶	بہ پیوست بروے ہم آتش راہ
۴۶۰۷	سہرا سہر گشادہ کشور و شہر یار	۴۶۰۷	چنین است بلے عادت روزگار
۴۶۰۸	یکے آرد و دیگرے را برد	۴۶۰۸	گئے می کشد گاہ می پرورد
۴۶۰۹	کے روز ازین ناخوش آرد و بر	۴۶۰۹	بفرق و گرمی نہد چتر زر
۴۶۱۰	عجب ترکہ مستان مہبائی پاک	۴۶۱۰	ز آرد و بردوش ندرند باک
۴۶۱۱	بشائے مہم ہوش بگماشتہ	۴۶۱۱	بر آرد و بردوش نظر داشتہ
۴۶۱۲	بخونید ملک و دیار و دامن	۴۶۱۲	نگویند ہرگز مگر ایں سخن
۴۶۱۳	بیاساقیا عیش ماتازہ کن	۴۶۱۳	بر خار و عشت دے غازہ کن
۴۶۱۴	بیار آن قدر تا توانی بدہ	۴۶۱۴	یک امروز داد و جوانی بدہ

## ذکر مملکت کردن سلطان علاء الدین محمد شاہ

۴۶۱۵	کسے را کہ ایزد کند یاوری	۴۶۱۵	جہانش کند جملہ فرماں بری
۴۶۱۶	برایوان او بادب ہر سہر	۴۶۱۶	بہر جا کلمہ دار بند و کمر
۴۶۱۷	گر اورا بود دے خوب اختر می	۴۶۱۷	بر آرد علم در جہاں پروری
۴۶۱۸	چہ داند کسے قدر ایں داستان	۴۶۱۸	مگر آنکہ دارد در و راستاں
۴۶۱۹	چو مردم نباشد نصیحت پذیر	۴۶۱۹	مرا در کم از چار پایاں گیر

۴۶۲۰	نہ بینی کہ کار ریاضت گرے	بکو بدز تعلیم بر طاق پاس
۴۶۲۱	توے مرد زریک دریں رہ گذر	چناں رو کہ برہ کند را ہسر
۴۶۲۲	و گرنے ز خود را بجی د خود روی	نہیر سسم کہ ہمراہ غولان شوی
۴۶۲۳	خصوصاً بوقتے کہ پروردگار	شہ چارہ در ا مملکت روزگار
۴۶۲۴	چناں زری بر آئین کار آگہاں	کہ چون خیمہ بیرون فی زیری جہاں
۴۶۲۵	ز داود دہش تا پرورد بپسین	بود نام تو در دوا صحاب دیں
۴۶۲۶	ہمیں است مرفع زین گفتگو	ہمیں است مرہرہ زین جست جو
۴۶۲۶۳۳	کہ آغاز و انجام ہر داستان	کنم و عطر بر سنتت یا ستاں
۴۶۲۸	مگر یک سخن زین ہمہ قیل و قال	بیفتد بر آئین اہل کمال
۴۶۲۹	سماعش کند ناگہاں قابے	بگرد و ازاں حال صاحب دے
۴۶۳۰	بلے قطرہ کز ابر نیسان چکید	در می گشت چوں در صدف جاگزید
۴۶۳۱	الائے ہنرمند افسانہ گوئی	خبر دہ کہ گر شایب فرزند ہنوی
۴۶۳۲	چو در حضرت دہلی آمد چہ کرد	چہ ساں شد جہاں گیر آں شیر مرد

## جلوس سلطان علاؤ الدین محمد شاہ

۴۶۳۳	شنیدم من از بلبلان چین	کہ چون گل نشان گشت شاخ سمن
۴۶۳۴	بہ چنید باد بہاری بیارغ	جہاں سر بسیر گشت دار الفرائغ
۴۶۳۵	بشوقے نو آفرین عاشق کشید	کز اں شوق گل جام ہا بردید
۴۶۳۶	پس ز مدتے در چین شاخسار	گر فتنہ مرید گرد آں کسار

جہاں گشتِ نرہت گہ از بہار	ز ششصد نو بود افروں چہار	۴۴۳۶
کہ نگل بود با بلبلان ہم نشین	دراں وقت سعد ہوا کی چنین	۴۴۳۸
درو تخی از عالج پیرا بستند	یکے بزم در گلشن آرا بستند	۴۴۳۹
علاؤ الدین آل شاہ والا تبار	بر آمد برآں تخت گوہر نگار	۴۴۴۰
چہ بازار خاص و چہ بازار عام	بر رونق شدہ اندراں بار عام	۴۴۴۱
تعیں کرد اقطاع و صد رہمہ	شہنشاہ بہ مقدار قدر ہمہ	۴۴۴۲
بفرمود ہر سرورک را خطاب	محمد شاہ آل خسرو کامیاب	۴۴۴۳
کہ شہ برابر بدے بالیقین	الف خاں شد الماس بیگ گوین	۴۴۴۴
کہ بدرستم ملک ہندوستان	ظفر خاں شد آل یوسف کامراں	۴۴۴۵
جہاں نامش از عرب بگرفتہ کل	ز خوش خور دآب اسپ مغل	۴۴۴۶
کہ شد خانِ نصرت خطابش تعین	دگر نصرت آل سرفراز گزین	۴۴۴۷
ہمہ ملک را و خرید از گزند	وزیر مالک شد آل ہوشمند	۴۴۴۸
کہ اصلش شد از نطفہ شہریار	آل خان شدہ آل یل نامدار	۴۴۴۹
کہ گشتند در حضرتش مستقیم	دگر جملہ ارکان ملک قدیم	۴۴۵۰
ہنرمند از ایں پرورش نوشکافت	بقدر ہنر ہر یکے بہرہ یافت	۴۴۵۱
ز احسان ادگشتہ مخط فقیر	ز عدلش بیا سود و ہقان پیر	۴۴۵۲
بر و ختم شد ملک ہندوستان	بہبدش ہمہ ہند شد بوستان	۴۴۵۳

عربیت القان و ظفر خاں جانبِ بلتان و اچہ  
واسیر شدن سپہان سلطان جلال الدین

چو گلکش بتابید پروردگار	۴۶۵۴
بقومود آنکه یکے روز شاه	۴۶۵۵
ظفر خان صفدر بصدقهی	۴۶۵۶
بدست آورد هر دو شهرزاده را	۴۶۵۷
چو الماس میگای تل کامیاب	۴۶۵۸
سراسر بنفشید فرمان شاه	۴۶۵۹
ز فرمان خسرو گریه نندید	۴۶۶۰
چو آن ارغلی خان آن رکن دین	۴۶۶۱
شنیدم دل آن دو فرزند فر	۴۶۶۲ F. ۱۴۴
که از نام پیکار مضطرب شدند	۴۶۶۳
همه یک دود بودند در دژنهاں	۴۶۶۴
اما خواه گشتند آن هر دو یو	۴۶۶۵
بر آمد روز الاماں الاماں	۴۶۶۶
وزاں پس لغخان دشمن شکار	۴۶۶۷
دو شهرزاده را چشم یکسر کشید	۴۶۶۸
گرفت از دم عدل احسان قرار	
که راندا الف خاں بگلاں سپاه	
رو دبا الف خاں بیاری دمی	
بود خود در آن ملک فرماں روا	
که شته کرد او را لغخان خطاب	
هماں روز آورد بر ویں سپاه	
همی رفت تا سر به ملتان کشید	
شنیدند بهر سپاه گزین	
شکست آن چنان ز دفات پدیر	
نداده مصافحه محض شدند	
ز دژ بن جوی خلق آمد به جاں	
که بد هر یک گشته کشور خدیو	
اما یافته طفل فیر و جواں	
چو در ضبط خود دید شهر و دیار	
درا بنجا خود شان به حضرت رسید	

## عزیمت کردن ظفر خان و سیستان فیروز شدن

ظفر خان پس زماش مولتاں	۴۶۶۹
گرو بن شنیدم در آن بوم ویر	۴۶۷۰
یکے سگدختاں ترک گردن فرزند	۴۶۷۱
دگر سر فرزندان پر خاشاک	۴۶۷۲
بزدخمید در جانب سیستان	
نبودند با شمشیر آورده سر	
دوم آن بلوچ کهن سوار گراز	
که بودند نامی در آن بوم ویر	

چو لشکر شنیدند کاجار رسید	۲۶۶۳
بگردند روزی دوسه ساز جنگ	۲۶۶۴
سپه راه بر کار پیش آمدند	۲۶۶۵
شنیدم در آمد قلف خان یل	۲۶۶۶
بیک ہوئی افواج شاہ در گرفت	۲۶۶۷
چو بگرفت آن شهر و کشور تمام	۲۶۶۸
بگہرام ز دخیلہ و اسلام	

## لشکر کشیدن افغان نصرت خاں در کجاست و فیروزی یافتن

افغان صفدر بہ فرمان شاہ	۲۶۶۹
ہماں خان نصرت بروہم عنان	۲۶۷۰
چونزدیک آں بوم دہر در رسید	۲۶۷۱
ہماں کرن کورائے گجرات بود	۲۶۷۲
بدل گفت کیں لشکر حیرہ دست	۲۶۷۳
یکایک چنین لشکر تے تاختہ	۲۶۷۴
گراید و نک جنگے دہم بے درنگ	۲۶۷۵
و گرد حصائے حصاری شوم	۲۶۷۶
دزاں پس زیران خود را بخواند	۲۶۷۷
وزیران کہ اصحاب انکیختند	۲۶۷۸
ہم آخر بگفتند کاسے نامور	۲۶۷۹
عدو بر سر آمد تو تا سناختہ	۲۶۸۰
رداں کرد در سمت سور تھ سپاہ	
ہمی رفت لشکر عنینت کتان	
خبر بر سپہدار کشور رسید	
شنیدم جو اختیار شک شتوؤ	
بسے ملک بگرفت و لشکر شکست	
من اپد رکم اسباب ناساختہ	
صفت ترک رکے بس آیم بہ جنگ	
اسیر خائف ہزار می شوم	
ہمیں ققتہ بر سمع ایشان ہراند	
دقایق بسے زیر سخن بیختند	
گریزے نہ بیسنم الا حذر	
تو در خواب و بدخواہ تلخ آختہ	



۴۶۹۱	تو گریں بلجاں سلامت بری	زاتھائے اس بوم دہر بگندی
۴۶۹۲	چو افواج ترکاں پس از ترکاں	بگرد سوسے کشور خویش باز
۴۶۹۳	تو یکسر در آ می دریں بوم دہر	کنی ضبط این ملک بار و گر
۴۶۹۴	مہیا کنی جملہ اسباب جنگ	سپاہی فراہم کنی بے درنگ
۴۶۹۵	دگر بار ہر ترک ایدر رسید	ہپائے خود اندر بلادر رسید
۴۶۹۶	دیزیراں چو زیں گونہ لائے زند	دریں درطہ گہ دست و پائے زند
۴۶۹۷	ہماں شب ز آتش فکلی کرن لے	ز بے قوتی شد ہر میت گر لے
۴۶۹۸	ہم اسباب کش بود از لے خام	رہا کر دوزخ ہر پین تمام
۴۶۹۹	چہ چیز و چہ پیل و چہ اسب و چہ مال	بسانا ز نیان صاحب جمال
۴۷۰۰	یکے شہر پر فتنہ دہر فریب	ہمہ دشمن دین و حضر شکیب
۴۷۰۱	سیوم روز شکر بہ پین رسید	یکے شہروں بارغ شداد دید
۴۷۰۲	ہمہ از متاع گر انسا یہ پیر	چہ ز روچہ پیم و چہ لعل و چہ در
۴۷۰۳	بے گنج کا نجا گر انسا یہ بود	بہر خانہ صد درخت پیرا یہ بود
۴۷۰۴	غینیت گراں چسیت ب تہ کمر	دواں گرد ہر کو دیا ر و دور
۴۷۰۵	ہمہ خانہ سارا ہی کا فتد	بہر گنج بنجے ہی یافتد
۴۷۰۶	شد از ز کشیدن سپاہ ستودہ	غنی شد ازاں تا ختن ہر گردود
۴۷۰۷	چناں تا ختن آہنچ شہر دویار	ندارد کسے یاد در روزگار
۴۷۰۸	یدست آمدہ ہفت پیل آں چو کوہ	ہمہ بامہابت ہمہ باشکوہ
۴۷۰۹	سہ روز اندراں شہر و کشور سپاہ	غینیت نہی کرد بیگاد و گاہ
۴۷۱۰	گدایان لشکر چو قاروں شدند	سمران سپہ نیمہ بیروں زند

سوکے کشور و شہر خود گشت باز	سیدم روز لشکر پس از ترک تاز	۴۶۱۱
طلب کرد روزے سران سپاہ	الفغان صفدر در آستانہ راہ	۴۶۱۲
گرفتہ است اسباب ہندو بے	بگفتا کریں تا ختن ہر کسے	۴۶۱۳
ندادہ کسے حصہ بادشاہ	ز اسباب تر شد تمامی سپاہ	۴۶۱۴
زہر خیل رخت غنیمت گراں	بفرمود آنگہ کہ سرشکراں	۴۶۱۵
وزاں حصہ ششم مہیا کنند	بہ پیش سر آیدہ یکجا کنند	۴۶۱۶
بہ شکر منادی کناں صفت بیعت	نقیباں بہ گشتند در ہر طرف	۴۶۱۷
بیارد بہ دہلیز خاں نا گرفت	کہ اہل سیہ ہر چہ کالا گرفت	۴۶۱۸
چو عشاق واصل خوردش رقیب	شنیدند خلقے ندائے لقیب	۴۶۱۹
گرفتہ ہو ادا امن ہر دے	شدہ حرص یا بند ہر بد خلعے	۴۶۲۰
گہر بانہاں کرد ہر یک گہر	پس آورد سنش آنگہ بگرفت نذر	۴۶۲۱
زہر خمیہ رختے برون قی کشید	ایف خاں چو قلبی لشکر بدید	۴۶۲۲
کہ گیرد برون حصہ بادشاہ	تفحص مہی کرد اندہ سپاہ	۴۶۲۳
کہ بودند غارت گرو بوالفضل	ازاں ماجرا چہاں مرد عجول	۴۶۲۴

## بلغاک کردن نو مسلماناں با التغاں

دگر تخیق و برق پر خاش چو	فتیزی محمد شہ و کا بہرہ	۴۶۲۵
بغا رت گری ہچو افغاں شدہ	مغل بودہ و نو مسلماناں شدہ	۴۶۲۶
وہ باد بج از سر افراختن	گرفتہ بسے گنج از اں تا ختن	۴۶۲۷
ازیشاں ستانند سرشکراں	چو دیدند کاں گنجہائے گراں	۴۶۲۸

بر اسپان چالاک دہانوں نور	شعبے برتستند ہر چہار مرد	۴۶۲۹
شدہ مستعد از پے کارزار	بد بنال ہر یک گردنے سوار	۴۶۳۰
در آوردہ اندر سہا پر دہ سر	بہ قصد الف خاں بستہ کمر	۴۶۳۱
بداز خواگہ رفتہ در ستر ارج	الف خاں شنیدم کہ پیش از صبح	۴۶۳۲
کہ بردے اجل لشکر آرد دہ بود	کیستہ پیش سہا پر دہ بود	۴۶۳۳
کہ بودند در قصد خونریز خاں	سہش را بریدند آں مدبران	۴۶۳۴
نہادند بر نیزہ اہل شیطط	ہاں سر کہ ببردہ اش از غلط	۴۶۳۵
بشورید ازین ماجرا خاص و عام	گرفتند فوج الف خاں تمام	۴۶۳۶
شنید این گفتب را بوقت صبح	شنیدم الف خاں چو در ستر ارج	۴۶۳۷
سہ اندر صف خان نصرت نہاد	سبک از سہا پر دہ بیرون قتاد	۴۶۳۸
بسے مرکبش داد و برگش نہایت	ہاں خان نصرت مراد نوخت	۴۶۳۹
عصفش جملہ یکبارگی شد سوار	بزد کوس دہ بار گے شد سوار	۴۶۴۰
شکوہش بدہانہ می شاں کا کرد	سوئے نابکاراں نمود ار گرد	۴۶۴۱
سوئے خان نصرت خراہد گفت	الف خاں شنیدند سالم برفت	۴۶۴۲
کنون شعلہ سرکش را زمیاں	بگفتند چون گشت کیجا و خاں	۴۶۴۳
بروز چہارم بریشاں شدند	انراں خام کارے پشیمان شدند	۴۶۴۴
برقندہ با کہ می نیست رے	ہاں یحیی و برق بر گرن رے	۴۶۴۵
بجھن رختنہ را آورد رے	میتزخی محمد شہ و کاہرہ	۴۶۴۶
رسیدند بر شاہ گیتی پناہ	الف خاں دآں خان نصرت سپاہ	۴۶۴۷

رواں کردن ظفر خاں قاصد را با سہرہ و دامنی  
بر شاہ مغل بدعوے و جنبیدن مغل

۴۶۴۸	نظر خاں چو فارغ شد از سیتال	۴۶۴۸	بلک مغل کر دپیکے رواں
۴۶۴۹	فرستاد بدست او معجزے	۴۶۴۹	دگر سرمہ غازہ و چادرے
۴۶۵۰	حدیثے بنشتمہ چو زور آدراں	۴۶۵۰	بنشتمہ درو کاے شہ کا رواں
۴۶۵۱	یکے شاہ بنشست در ملک ہند	۴۶۵۱	کہ بگرفت از تیغ تا آب سہند
۴۶۵۲	گرت ہست زوری درایں مرد بوم	۴۶۵۲	بروں آد شکر ازایں ملک فہوم
۴۶۵۳	بیاتاپو مرداں خود شش دریم	۴۶۵۳	بمیدان ہیجا دو چارے خوریم
۴۶۵۴	دگر خود دریں کار کردی در بگ	۴۶۵۴	نہ گیر دے بیش نامت بنگ
۴۶۵۵	ہماں سرمہ و غازہ در کار کن	۴۶۵۵	بے توبہ از کار پیکار کن
۴۶۵۶	یہ معجز سرمہ خوشین را پہوش	۴۶۵۶	دگر بارہ در کار ہیجا کوشش
۴۶۵۷	چو آں پیک بر خواجہ قتلغ رسید	۴۶۵۷	ز پیک این حکایت سرمہ شنید
۴۶۵۸	ہماں بخط فرمودہ مہرہ زنت	۴۶۵۸	خبر مرا میران لشکر کنند
۴۶۵۹	یہ صحرائے شینان اں بوم دہ	۴۶۵۹	رسانید پیکان حضرت خبر
۴۶۶۰	کہ بر عزم پیکار ہندوستان	۴۶۶۰	شود ساختہ ہر یکے پہلوں
۴۶۶۱	سوار مغل جملہ کیجا شوند	۴۶۶۱	ہمہ ساختہ بہر ہیجا شوند
۴۶۶۲	شنیدم کہ در دفتر شوم شاں	۴۶۶۲	رہنم شد دولک مرد از بوم شاں
۴۶۶۳	یکے روز فرمود شاہ مغل	۴۶۶۳	کہ جنبہ سرمہ سپاہ مغل
۴۶۶۴	بجنبید شکر جہاں در جہاں	۴۶۶۴	تو گوئی خلل شد سرمہ جہاں
۴۶۶۵	بروں زرد سپاہ مغل بے شمار	۴۶۶۵	زن و مرد دروے براسیاں سوار
۴۶۶۶	نہادہ ہمہ بر کلمہ پڑ بوم	۴۶۶۶	قد مہائے شاں چوں بوم شوم
۴۶۶۷	ہمہ زشت گفتار و گندہ دماں	۴۶۶۷	اسا کیلبا کیجا آوتناں
۴۶۶۸	بزشتی ہمہ خیر شاں دادہ روے	۴۶۶۸	چہ روی و چہ بوی و چہ بوی و چہ نوک
۴۶۶۹	اگر صورت چرک کم دیدہ	۴۶۶۹	در آواز اندودہ شنیدہ
۴۶۷۰	زمانے بروے مغل کن نظر	۴۶۷۰	چو اندر سخن آید ازوے گذر
۴۶۷۱	ہمہ دین پوشان چرکیں قبا	۴۶۷۱	ہمہ شوم دست و ہمہ سبز پا
۴۶۷۲	بہر جا کہ اقدام شاں در رسید	۴۶۷۲	تقصا خط ہیرانی آسجا کشید

۴۷۷۳	ہمہ لپیست بینی دے رُخ بلند	ہمہ صورت خشم و نقش گزند
۴۷۷۴	خرد کو گشتہ ز دیدارِ شاں	شدہ چشم شاں گم بر خارِ شاں
۴۷۷۵	تن شاں ز بارِ شبنم گشتہ لیش	پیر و رده اشاں ہر یک ز خونِ شیش
۴۷۷۶	خصوصاً ز پئے آنک ہنگامِ خواب	بر آرنڈاز پہلوئے شاں کباب
۴۷۷۷	بہر شب بدارند بیدار شاں	ولیکن بہ بیدار می بند براں
۴۷۷۸	چنین قوم بے راحت و بامشکوہ	سوئے ہند راندہ گرد ہا گردہ
۴۷۷۹	چو فوجِ مغل برگزشت آبِ ہند	بلرزید ہر جا حصارے بہ ہند
۴۷۸۰	ہمہ شکر کشورِ مولتاں	بہروزِ حصار سی شدہ باسراں
۴۷۸۱	گردھے کہ در سرحداں دیا۔	بہ پیکار بودند چایک سوار
۴۷۸۲	بروں آمدندے زہر یک حصار	ز دندے برایشاں بہ شہا ہتار
۴۷۸۳	یکے ہوز دندے برا فواجِ شاں	کمر بستہ ہر یک بتا راجِ شاں
۴۷۸۴	بے اسپ ترکی دراں ترک تاز	گرفتے بہ ہر سوئے ہر سہ فراز
۴۷۸۵	بکشتندی آنرا کہ آمد بہ پیش	گرفتندے آنکہ رہ شہرِ خویش
۴۷۸۶	ازاں تاختن اسپ چنداں رسید	کہ یک شاد باشی تو اں صد خزید
۴۷۸۷	شنیدم طغر خاں بہ کہرام بود	چو تشویش فوجِ ملا عین شہود
۴۷۸۸	بہ بیرون دزد کردہ شکر گئے	مغل را بدعوئے گرفتہ رہے
۴۷۸۹	چونزدیک کہرام کا فر رسید	طغر خاں سپہ ہر رخ شاں کشید
۴۷۹۰	چرا آہنگ پیکار پر زود ہاں	فرستاد پیکے بہ شاہِ مغل
۴۷۹۱	بگفتا بدارِ پیک گیتی نورد	کہ بہ شاہ کا فر دے شیر مرد
۴۷۹۲	بدو گمر خاں فیروز مسند	نطف خاں شیر افکن و دیو بند
۴۷۹۳	بسویت فرستاد ای سرفراز	چنین گفت اں سرکش پاکباز

۴۶۹۴	من آن شیر دل مرد آزاده ام	۴۶۹۴	که سحر بسویت فرستاده ام
۴۶۹۵	چو آن معجز اندر دولت کردگار	۴۶۹۵	باید رسیدی پے کارزار
۴۶۹۶	نخستین مراد باید جواب	۴۶۹۶	دراں پس برو بر شمع کامیاب
۴۶۹۷	بکن وعده تاکے به کیجا شویم	۴۶۹۷	بمیدان که از بهر تیرجا شویم
۴۶۹۸	بیامانچه داری ز تر زرد زور	۴۶۹۸	بتاز انچه داری ز میدان و پور
۴۶۹۹	منم بنده شاه هندوستان	۴۶۹۹	ولے کمتر از جمله بندگان
۴۷۰۰	توی بادشاهے دیار مغل	۴۷۰۰	به بند آمده با سوار مغل
۴۷۰۱	بیاتادو شکر به کیجا گسیم	۴۷۰۱	بمیدان پیکار یعنی ز نسیم
۴۷۰۲	بیکد گیر آنکه ناسم دست	۴۷۰۲	بکوشیم تا قوت دست هست
۴۷۰۳	به پیشیم تیار می کردگار	۴۷۰۳	بسوئے که باشد دران کارزار
۴۷۰۴	وگر خود نیائی به پیکار من	۴۷۰۴	ترا خلق گوید بهر ابراجمن
۴۷۰۵	کے کوڑیک بتدھ عطف کرد	۴۷۰۵	نہ زید اباششیر یار مشنبرو
۴۷۰۶	چو آن پیک برخواجہ قلیغ رسید	۴۷۰۶	بدو گفت انچه از طفر خاں شنید
۴۷۰۷	شدا فسرده راں قصه شاه مغل	۴۷۰۷	به چجب رانہ غصه شاه مغل
۴۷۰۸ F. ۱۲۸	به تند می بر آورده آنکه زبان	۴۷۰۸	بگفتش کہ ای پیک هندوستان
۴۷۰۹	زاید بر وزود برخان غمیش	۴۷۰۹	بدو گوئی کامی دشمن جان خویش
۴۷۱۰	مساد که من قصد جانیت کنم	۴۷۱۰	بیک ہوئے ناموس تو بشکنم
۴۷۱۱	ولیکن نہ میرم ابا تو جنگ	۴۷۱۱	ازیں رود ریں کار کردم درنگ
۴۷۱۲	شبه آں کہ تباشه مقابل شود	۴۷۱۲	به پیکار با هر کسے کم رود
۴۷۱۳	من این بار در ملک هندوستان	۴۷۱۳	کنم انج در باغ بادخراں
۴۷۱۴	همه خاک این کشور ناسرا	۴۷۱۴	رسا نم برا فلک روز و غا

سرور الفضولان این بوم دہر	۴۸۱۵۴۱۲۸
ترا در سر افتادگر این ہوس	۴۸۱۶
زاید سپہ را سبک تر براں	۴۸۱۸
تو امر و ز چیزے کہ گفتی بلا ف	۴۸۱۹
بشوز و د بات شاہ خود ہم نفس	
ز پامال اسپاں کنم بے سپر	
کہ با ما بہ پیکار تازی فرس	
بشومد شاہ ہند و ستاں	
جوابت دہم جملہ روز مصاف	
من اینک رسیدم بیاد ز بس	

## شنیدن سلطان علاؤ الدین خبر رسیدن ملا عین و در کیلی لشکر گاہ کردن

چو شنید کا فواج کا فرسید	۴۸۲۰
دل شاہ نمی داد و ز نمی فشانہ	۴۸۲۱
خودش آمد و ز در میاں بر نبرد	۴۸۲۲
مہیا کند یک یک بے درنگ	۴۸۲۳
مہیا شد از حکم شاہ جہاں	۴۸۲۴
نبرد گوس در سمت کیلی برانہ	۴۸۲۵
مقامے گزیدہ شبہ کامیاب	۴۸۲۶
میاں لشکر خسرو کا مہکار	۴۸۲۷
پس از نیمہ شستہ تا میسرہ	۴۸۲۸
تعیں کردہ ہر صفدے را مقام	۴۸۲۹
علاؤ الدین آں شاہ اختر رسید	
سہراں سپہ را ز اطراف خواند	
سپہ را ز زر و رختن چہرہ کرد	
بفرمود تا لشکر اسباب جنگ	
سر یک دو ہفتہ سیاہ گراں	
دگر روز لشکر زد و ہشتی برانہ	
بہ نزد یک کیلی میان دو آب	
بیک سوئے آب و دگر سوئے خار	
گرفتہ یکے قلب گاہے سرہ	
نظر کردہ افواج خود را تمام	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۳۰	بقلب چہ خود شہ کارگار	چو شیریں بہ بیستہ گرفتہ قرار
۲۸۳۱	خضر خان یل را بہ فرمود شاہ	کہ باشد سوئی دست راست سپاہ
۲۸۳۲	بر دنا مز دگر دو آریے ہند	گر وہے کہ از ان ابنائے ہند
۲۸۳۳	سوئے دست چپ خان نصیر لقب	چہ فرسنگ کردہ زمین ادب
۲۸۳۴	افغان پستی آن کینہ خواہ	خردشاں ستادہ بہ فرمان شاہ
۲۸۳۵	اگر خاں مقدم شدہ باشکوہ	زیر عیش بلزید ہر جا کہ کوہ
۲۸۳۶	بہ پستی ہر صفت کرازے دلیر	کین کردہ چوں در رہے مسکین
۲۸۳۷	پس آنکہ علیہا بفرمان شاہ	زمین دوز کردہ سمران سپاہ
۲۸۳۸	ہمہ کو سہا کردہ زنجیر پیچ	سپہ شہ آغا سکونت بسیج
۲۸۳۹	بہر فوج دوسبتگان تیل مست	تغیوں کردہ آں قشعر کوچرہ دست
۲۸۴۰	از ان زندہ پیلان شتر زہ شکار	کہ کس بر نکو بد دریں کارزار
۲۸۴۱	بفرمود پس شاہ دالالتبار	شدہ پیش ہر صفت کے کوہ سار
۲۸۴۲	کس از سر فرزان بخت بند زجائے	مگر ہم بہ فرمان فرمان ردائے
۲۸۴۳	دگر خود کسے بگنزد زین سخن	سر خود نہ بیند بہ پہلوئے تن
۲۸۴۴	وز ان سویاہ منغل صفت بہ صفت	بیار آستہ فوجا ہر طرف
۲۸۴۵	ہماں خواجہ قتلغ بقلب اندر و	پے افشردہ با صد قرار و سکوں
۲۸۴۶	ہماں تھلک ادر استادہ میسرہ	ابا چند سر شکر ان سرہ
۲۸۴۷	تھر بونہ نو دادر شاہ بود	سوئے میمنہ ایستادی نمود
۲۸۴۸	بیک پر غرار استادہ دوشیر	زہر سو بشوریدہ مرد دلیر
۲۸۴۹	کے قطع کردہ پیشش راہ راہ	کشیدہ بہ تلکے ز تلکے سپاہ
۲۸۵۰	دوم فخر شاہان ہمت پرست	جو شیریں بہ پیچیدہ باہل مست



۴۸۵۱	بکس خواہی لشکر و بوم خویش	عدو را دو فرسنگ آمد بہ پیش
۴۸۵۲	نظر داشتہ آسمان و زمیں	بغرم تماشا در آن دشت گئیں
۴۸۵۳	کہ باز یگر دہر بار دیگر	چہ بازی نماید در آن بوم و بر
۴۸۵۴	چو آن ہر دو موکب ز قلب جناب	شد آراستہ چوں چین در صبح
۴۸۵۵	دراں پس چہار انجی تیز ہوش	ہمہ آنہیں جنگ و پولاد پوش
۴۸۵۶	فرستاد شاہ مغل سوئے شاہ	بگفتا کہ اے شاہ دریا سپاہ
۴۸۵۷	محب لشکر ایدر بسیار استی	عجب ترکہ با ما دغا خواستی
۴۸۵۸	نذار دے یاد اندر جہاں	چنین شاہ و شکر بہ ہند و ستاں
۴۸۵۹	گماں می برم بے شہ نامور	کز آل کیانی بدیں کرد فر
۴۸۶۰	چنین آید از خسروان دلیر	کہ باشند در ہشتہ خود جو شیر
۴۸۶۱	اگر شہزادہ آید در آن مرغزار	نتابند ہر گز سراز کارزار
۴۸۶۲	کیے حکمہ بر قصد او آؤر نہ	بہ مقدار مقدور نامے برند
۴۸۶۳	کنوں از تو مارا کیے آرزوست	دل ما زیں باب و حبت و سوت
۴۸۶۴	کہ چند است دریں ملک جہدہ سلا	کیا نند سوئے یمن دیار
۴۸۶۵	ہماں چہار انجی مارا لکوسے	کہ باشند یک لحظہ و حبت و جوئے
۴۸۶۶	بگردند و بینند لشکر تمام	ہمہ سرکش از اہر پسند نام
۴۸۶۷	دراں پس بریں سوئی گردند باز	ہمیں است عزم شہ سرفراز
۴۸۶۸	چو شاہ و جوان بخت و ستم نبرد	شنیدایں حکایت از آن چہا مرد
۴۸۶۹	بفرمود تا الجبان مغل	شمارند از نیزہ و تار و دہل
۴۸۷۰	بگردند اطراف لشکر تمام	سراسر سراز اہر پسند نام
۴۸۷۱	کے کو بدیشاں رساند گزند	بگردند جہد اجلہ بندش ز بند
۴۸۷۲	ستادہ سہراں سپہ از دو	سراسر شہیدہ سہراں و برو

نجنبدیدہ از جا بہ فرمانِ شاہ	کیے سرفراز می و چنداں سپاہ	۲۸۶۳
بدیدند چوں میسنہ میسرہ	ہاں الجمان مغفل کیسہ	۲۸۶۴
کہ از اں جو ہنگام سستی گراں	سوئے لشکر خویش گشتند باز	۲۸۶۵
سر اسر بہر دند بر شاہ خویش	در اں تجربہ بہر حد آید بہ پیش	۲۸۶۶
در آمد از اں شور و غوغا بہ چویش	وز اں سو بر آمد زہر سوخ و دیش	۲۸۶۷
دریں سوی شہ باد و کوس دہل	زودہ مہرہ و طاس و چنگ و غل	۲۸۶۸
کہ بود است پور ظفر خان شیر	کیے حملہ آور دغاں و لیسہ	۲۸۶۹
کہ مقدور پیکار کم ماند شاں	از اں جملہ کیسہ چنان راند شاں	۲۸۷۰
گذر کرد در چشم او تیرگی	تمر چوں نظر کرد اں چیرگی	۲۸۷۱
گذارد زمین و تباہد اعناں	شنیدم ہی خواست کہ نیم خاں	۲۸۷۲

## در ذکر مصاف کیلی گوید

ہی کرد و طوفاں ز باران تیر	بدنباں ادخان آفاق گیر	۲۸۸۳
بر آمد کہ شد محبوبانگ دہل	در اں حال ہوئے ز فوج مغل	۲۸۸۴
بفوج ظفر خاں بزد کیسہ	ہاں جہلک از جانب میسرہ	۲۸۸۵
ابا چند جنگ آور چہرہ دست	ظفر خاں سپہ در بنا گوش بست	۲۸۸۶
مغل را بجا داشت از زخم تیر	بہ پیچہ آں خان را تسلیم گیر	۲۸۸۷
بدل گفت آں خان فیرو ز فر	مغل چوں شہ از چیرگی پیشتر	۲۸۸۸
در آمد بہ پیکار از ہر طرف	کہ فوج مغل چہرہ شہ صفت	۲۸۸۹
ہنوزم نیامد ز شہ رخصتہ	نماند اندرین حرب کو فرصتہ	۲۸۹۰
کہ با شہند بر گشتہ شہر یار	کنون نیست مقدور مردان کار	۲۸۹۱
برا نیکیخت یکران کیتی خرام	بگفت اپن بخت کشید از نیام	۲۸۹۲
کہ شد دشمن چہرہ از جنگ سیر	کیے حملہ آور دغاں و لیسہ	۲۸۹۳
عناں را سوئے لشکر خود کشید	چو جہلک چنین چہرہ سستی بدید	۲۸۹۴

۴۸۹۵	بدنبال او خان حملہ گرا	ہمی رفت ویکشت پس ماندہ را
۴۸۹۶	مغل را بہ تخصیص شد میسر	چو بر قلب کافر زوشش کیسر
۴۸۹۷	شنیدم کز ان حملہ ہامو درست	سپاہ مغل جملہ ہنمود پشت
۴۸۹۸	ز بند مغل ہم بہ اقبال خاں	برستہ اسیران ہند و ستاں
۴۸۹۹	دو انید چون چند فرنگ شاں	بہ پیچید و در قلب گاہی عیاں
۴۹۰۰	چپے راست خود کردہ آنکھ نگاہ	تنگ دید باریت خود سپاہ
۴۹۰۱	نہا تنی بدل گفت آن خان زاد	نباید کند خویش را خصم باد
۴۹۰۲	بگرد ز ہر سوی کے فوج باز	بیار دہ افواج مائثرک تاز
۴۹۰۳	مباد از تاثیر چشم حسد	فرہ کردہ جنگے گزندہ رسد
۴۹۰۴	بگفت اس و بند قبا تلیک کرد	سوئے لشکر خویش آہنگ کرد
۴۹۰۵	ہمی آمد آن خان گردن فراز	فرہ کردہ جنگے ہی گشت باز
۴۹۰۶	یکے فوجے از کافران کہن	کیش گج کردہ بدور کے غار بن
۴۹۰۷	کہ چون لشکر ہندواں بشکنیم	علیہائے شاں را بہ خاک افکنیم
۴۹۰۸	گر نراں سوئی شہر خود شہر نہند	سہرا سیمہ چوں سر باید رہند
۴۹۰۹	بر آریم مازیں کہیں گاہ سر	بگیریم و بندیم شاں بے خطر
۴۹۱۰	شنیدم سوار مغل دہ ہزار	سہر شاں شدہ توغی خاکسار

نوٹ کی شرح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کھیں کردہ اندر رہے تخت گاہ	۴۹۱۱
چو شکست فوج مغل صف صفت	۴۹۱۲
گروہ ہے کہ اندر کہیں بودہ اند	۴۹۱۳
شنیدند چوں حال فوج خویش	۴۹۱۴
نہا دند سر سوسے صحرا و دشت	۴۹۱۵
دراں دشت خوشنوار افتادہ بود	۴۹۱۶
ہماں کا فران غریب غرور	۴۹۱۷
پس آنکہ یکے فوج ازاں تیرہ گرو	۴۹۱۸
خراستہ پیشش یکے فوج پیل	۴۹۱۹
شنیدم کہ برخاں پس ز کارزار	۴۹۲۰
گر نیندگان را گرفتند راہ	
گر نیناں نہادند سر ہر طرف	
کمر بستہ بر سازیں بودہ اند	
رمیدند از بیم تاراج خویش	
ظفر خاں شنیدم کہ چوں باز گشت	
کہ بہر غرور مادرش زادہ بود	
بدیدند گردے بر آمد ز دور	
پدید آمدہ مستعد نبرد	
زمین را سرے کو فتنہ تادو میل	
نہد ماندہ کس جز سوارے ہزار	

## شہادت یافتن ظفر خاں علیہ الرحمۃ والغفران<sup>۱</sup>

ظفر خاں چو فوج ملا عین بدید	۴۹۲۱/۱۵۱
طلب کرد مردان چالاک را	۴۹۲۲
چو عثمان آخر بک سر فراز	۴۹۲۳
علی شاہ را نا کہ پر پشت پیل	۴۹۲۴
دگر سر فرازان چائیک سوار	۴۹۲۵
بدیشاں بگفت ای سران سپاہ	۴۹۲۶
ازیں فوج کا فر اگر بگذریم	۴۹۲۷
وراید و نکت پیچیم در کارزار	۴۹۲۸
عجب کار مارا بہ پیش آمدہ است	۴۹۲۹
بگفت آبدار و عثمان بر کشید	
دے داد کردان بے باک را	
چو عثمان یغان سا بخورده کراز	
بر اندے ز خون مغل رود نیل	
کہ بودند باخان شہزادہ شکار	
چہ تدبیر باید دریں حرب گاہ	
چہ رو پیش صفدار عالم بریم	
کجا یک ہزار دو کجا دہ ہزار	
دو گرگ ز پس پیش میش آمدہ است	

کنیم انچہ گویند مردان کار	در عطف خیرے نہ در کار زار	۲۹۳۰
بگفتند کاے خان فرخندہ فن	گر دہے ز اصحاب آں انجن	۲۹۳۱
زماہی رسید این خبر تا بہ ماہ	شکستی سر اسر مغل را سپاہ	۲۹۳۲
کہ شدہ را بہت دوختیم است چار	کنون عطف شایاں تراز کار زار	۲۹۳۳
خروشید و جوشید چوں اہرمن	چو زان قوم بشنید خال میں سخن	۲۹۳۴
ندانید فرقی ز سر تا پیاے	بگفتا کہ اے قوم آشفہ راے	۲۹۳۵
بباید نمودن یکے دست برد	ہمہ حال چوں جاں بباید سپرد	۲۹۳۶
کنم ختم در ملک ہندوستان	من امر و زاید چو نام آوراں	۲۹۳۷
بماند بکشہنا مہسا یادگار	دہم جنگے ایدر کہ در روزگار	۲۹۳۸
وفائے نماید بہنگام جنگ	کر ازے کہ باادریں دقت تنگ	۲۹۳۹
بود نقش نامش بہ مہر و وقار	ہو بہت ہمراہ اہل غزا	۲۹۴۰
نہ بستہ است شانرا کسے سبت و پا	گر دے کہ دارند بر عطف رائے	۲۹۴۱
سلامت ہمیں دم بگردند باز	سپہ تا نکرد است بر جنگ سیار	۲۹۴۲
شنیدند گفتند در یک زباں	سراں چونکہ ایں قصہ از لفظ خاں	۲۹۴۳
بہ پیشت سر خود بجاگ افکنیم	کہ تا جاں بود جاں سپاری کنیم	۲۹۴۴
اگر خاں فرستد راتش رویم	بفرمان خاں جملہ راضی شویم	۲۹۴۵
بہستند عہدہ در راں نعل گاہ	چو خاں دید باو سراں سپاہ	۲۹۴۶
نشانہ زمیں دوز یکسر کنند	بفرمود تا طیل جنگی زینت	۲۹۴۷
بقلب سپہ خود چو مرداں ستاد	ہماں مرد شیر افکن خان داد	۲۹۴۸
یکے درمیں شد یکے دربار	دو عثمان کو بدہر یکے اختیار	۲۹۴۹
مقدم شدہ اندراں قال و قیل	علی شاہ رانہ ابا فوج پیل	۲۹۵۰
ابا سر فرازان ثابت رکاب	دراں سوئے ترخی در آفتاب	۲۹۵۱
یکے دائرہ گرد شاں بر کشید	سواران ہندی چو اندک بدید	۲۹۵۲
بگردش مغل ہجو پر چین خار	سپاہ و خضر خاں چو یک لالہ زار	۲۹۵۳
چو پیرامن گردے دوز غل	چو خاں دید ہر چہاں جانب مغل	۲۹۵۴

ہمی رنجیت از دشمنان جو مخوں	بر انگیت آنکہ مغر خاں ہوں	۲۹۵۵
کیے رخنہ انداخت دقلم شاں	ز باران تیراں سر سرکشاں	۲۹۵۶
سوئی سپہ شاں سبک باز گشت	چو زراں قلب آماج دار و گزشت	۲۹۵۷
دو فوج مغل را فکندہ خلل	ازاں رفتن دآمدن خان یل	۲۹۵۸
دگر بارہ در فوج ایشان قتاد	و زراں پس کیے کھٹہ فرصت نداد	۲۹۵۹
فلک ماندہ زراں چیرگی بر شکفت	مغل را نصف میمنہ برگزشت	۲۹۶۰
بر آوردہ ہر دم زمستی خردش	ہماں نژندہ پیلان پولا دپکش	۲۹۶۱
سپاہ مغل شد بے بے پیر	ز ہر حملہ کا درو آں نشیر نہ	۲۹۶۲
ہمی گشت دخی خست و بیست شاں	بہر سو کہ برگزشت شاں	۲۹۶۳
ز شمشیر خان ملا عین شکار	مغل گشتہ شد نیے از دہ ہزار	۲۹۶۴
دگر جملہ بر حملہ سر نہاد	سوار دوست ماندہ بر خان راد	۲۹۶۵
زبان ملامت بہ یاراں گیشید	چو ترخی چناں چیرہ دستی بدید	۲۹۶۶
بہ تندہی حدیثی کہ کس کم نسبت	سیراں سپاہ مغل را بگفت	۲۹۶۷
بجز در غنیمت ندادید راے	ہمی گفت کای زمرہ مست پاک	۲۹۶۸
ہمہ عاجز آیت ہنگام کار	نیاید ز غار تلکراں کارزار	۲۹۶۹
قتادہ میان سپاہی گراں	سوار سے صد از ملک ہندوں	۲۹۷۰
ز افواج آیتشہ بر آورد دگر	بہر سو کہ رُخ کرد تاراج کرد	۲۹۷۱
ندیدہ ز افواج ماجر کہ پشت	بے را گرفت و بے را بگشت	۲۹۷۲
مگر گشتہ گردید ایدر مقام	بریں نوع اچوست پایان خام	۲۹۷۳
شنیدند گشتہ حملہ گرا	چو لشکر ترخی بے ناسزا	۲۹۷۴

۴۹۷۵	تمامی بیکبارگی ہو زدند	بے مہرہ و طاس ہر سوز دند
۴۹۷۶	زہر سوئے خود را بگردن دیاد	ہمہ خاکساراں شستہ بباد
۴۹۷۷	یکے حلقہ کردند بر گرد خاں	چو برگ در مٹے فوج سیارگان
۴۹۷۸	وزاں پس زہر سویر آشففتند	بیکبارگی جملہ بر کو ففتند
۴۹۷۹	در آمد سوار مغل ہر طرف	صف ہند شد چوں بہید اں ہد
۴۹۸۰	زمینے سپر ہاشیدہ برد	ہر اسے بخوردند ازاں ہائے ہو
۴۹۸۱	بہ ترکش یکے تیر تاداشتند	مغل را چو بازیچہ پنداشتند
۴۹۸۲	دو مٹے بار فوج مغل را بہ تیر	بروند لیستہ در اں دار و گیر
۴۹۸۳	ہم آخر چو تیرے بہ ترکش نہاند	گر تیرے بہ شیران سرکش نہاند
۴۹۸۴	گرفتند مرید گرا کسار	دو آئے بگردند بر روزگار
۴۹۸۵	بگفتند تکبیر و بر کو ففتند	مغل را بہ شمشیر سر کو ففتند
۴۹۸۶	ظفر خاں ہماں سرکش نامدار	بے تیغہاز و در اں کارزار
۴۹۸۷	ہم آخر یکے تیر جو بخش شنگان	کہ بہ جہشت از شست تقدیر صاف
۴۹۸۸	ہماں تیر در سینہ نہ خاں رسید	زہرہ دوخت سر سوئی دیگر کشید
۴۹۸۹	چو شد دست زخم آں سرافراز مرد	بہ غلطید از رخس گیتی نور د
۴۹۹۰	بہفتاد بر خاک ازاں باد پایے	بر آمدند گیتی یکے ہائے ہائے
۴۹۹۱	زمرگش زمین خاک بر سر فگفتند	فلک قرطہ نیل در سر فگفتند
۴۹۹۲	چو در فوج ہند و ستاں سر نہاند	زہر سو مغل سوئی شاں رخس راند
۴۹۹۳	دو صد شست بر سر نہایت کشاد	دو صد تیغ بر ہر شہر بر می فتاد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نیاید برون زنده زان کارزار	شنیدم کیے زان فراوان سوار	۴۹۹۴۱۵۳
بمقتاد سی پسیل حمله گرا	از فیالان صف دران جنگ جا	۴۹۹۵
طلب کرد سر با نچی اهل سیاه	شنیدم مغل چون دران ترکگاه	۴۹۹۶
بریدند سر سینه بشکافتند	تن خان صفدار در یافتند	۴۹۹۷
برو بود موسی بر آورده سر	کشیدند از سینه خان جلر	۴۹۹۸
کشیده ز خرطوم تادم دواں	دوسه پسیل را ترغی بد سگال	۴۹۹۹
بتحفه بیر دآں سگ فتنه کیش	همیں وہاں بر دویر شاه خویش	۵۰۰۰
که رستم سفر کرد ازین مفتخوآن	چو شنید صفدار بند و ستاں	۵۰۰۱
دگر روزی هنگام بانگ خر و س	زمرکش بسے کرد خسر و فسوس	۵۰۰۲
چو سیارہ برگرد ماه آمدند	سراں سپہ پیش شاه آمدند	۵۰۰۳
کہ لے شاه سیموں فن کاراں	بگفتند بعد از دعا یک زباں	۵۰۰۴
ضمیرت بہر باب مشکل کشای	تراد حق ملک دند بر راسے	۵۰۰۵
سیاہ تر اسر بسر دل قتاد	زمرگ ظفر خان رستم تراد	۵۰۰۶
بر آہنگ پیکار دمساز گشت	سیاہ مغل چہر شد باز گشت	۵۰۰۷
زید رود در پناہ حصار	ببیند اگر مصیبت شہر یار	۵۰۰۸
کہ شکر قوی دل بود در پناہ	دید بعد ازین جنگ در تمشک گاہ	۵۰۰۹
بگفتا کہ اسے خام سرش کرداں	چو این قصہ شنید شاه از سراں	۵۰۱۰
زینت گرفتہ گذارند باز	شہاں را شاید کہ در ترک دماز	۵۰۱۱
ز فرمان ما گشت و محبت نمود	اگر دی گروہے کہ خود بلے بود	۵۰۱۲
ازین نقعہ بگذر مضی ما مضی	بکیفر سانید شاں را قضا	۵۰۱۳
دگر بانگ کوس و خودش دہل	کنون باو اینجا و فوج مغل	۵۰۱۴
مرا یاری اندر و غم کم دہد	سیاہم اگر سر بستستی نہد	۵۰۱۵

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



مراسمتے دیاں تو دور خر بگاہ	بیک تن منم صد مناراں سپاہ	۵۰۱۶
ازینجا نہ جنبم بجز پیشتر	گر آرد بن زور هر سو خط	۵۰۱۷
شناخو اندیس گفت ای کامیاب	ہماں لحظہ یکے بیاید شتاب	۵۰۱۸
ہمی آید نیک ز اطراف دشت	سپاہ مغل تیر بسر باز گشت	۵۰۱۹
چہ از جانب چپ چہ از سوی راست	در اثنا دایں قصہ گرفت نجاست	۵۰۲۰
صف ہند شد ساختہ بر بزد	چو صف ملا عین خود ابر گرد	۵۰۲۱
بگردند بار دیگر شد درست	جہاں تعبہ کال بروز نخست	۵۰۲۲
ستادند گردنکشاں رو برے	شد افواج آراستہ ہر دوی	۵۰۲۳
فرستاد اگر خان کشور خدیو	شہ ہند سائے ظفر خان نیو	۵۰۲۴
دو فوج افراد مغل کم شدہ	دراں سوئی ترخی مقدم شدہ	۵۰۲۵
چو شش آمدہ خون ہر شیر مرد	دو لشکر ستادہ بدشت نبرد	۵۰۲۶
بسوئے حریفان نہادہ نظر	زہر سوئے مردان پر خاشاک	۵۰۲۷
کہ کے در رسد ساعت کارزار	ہمہ سرکشاں ماندہ در انتظار	۵۰۲۸
نظر بر رخ یکد گردا شستہ	سوئی یکد گرد چشم بگماشتہ	۵۰۲۹
ستادند تا شام ہر دو سپاہ	دراں روز از اول صبح گاہ	۵۰۳۰
گرنے دوازدہ کیلی گذشت	چو شب شد سپاہ مغل باز گشت	۵۰۳۱
فرور سخت زرشاہ سپاہ گاہ	دگر روز کرد امن آسماں	۵۰۳۲ Fl ۱۵۴
شہ ہند ہم کرد شکر سوار	سپاہ مغل باز شد آشکار	۵۰۳۳

نہت کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کسے کم در آدینخت از مرد سوئے	ستادند بار دیگر و بروی	۵۰۳۴
گرفتند در پیش رتبه دراز	چو شب شد مایعین بگشتند باز	۵۰۳۵
شب شب بر رفتند ده میل پیش	بگرداند آهنگ اقلیم خویش	۵۰۳۶
که باد خزاں رفت ازین بوستان	چو شنید صفدر بند و شان	۵۰۳۷
سگاستد هنگام پیکار کین	بدل گفت کال قوم ناپاک دین	۵۰۳۸
بدنبال سگ خاصه وقت فرار	ز رفتند شیران شرزه شکار	۵۰۳۹
نه بند خردمند رخسار شان	دگر آنکه شوم است دیدار شان	۵۰۴۰
که هرگز رخ شان نه بینم دگر	فتوحه نه بینم ازین پیشتر	۵۰۴۱
سوی شهر خود شد غریب گزاس	دزاں پس سے گفت شکر خدای	۵۰۴۲
ز عشق شگفته دل هر کس	به شهر آمد و کرد عشق دمی بسے	۵۰۴۳
کسے مرد گانز انخی کرد یاد	همه شهر زان خرمی گشت شاد	۵۰۴۴
بود هر کس از عیب خود شادان	چنین ست آئین اهل زماں	۵۰۴۵
چنان کس نگرید که از درد خویش	اگر صد برادر به میرد به پیش	۵۰۴۶
دل خسته را خرمی کم بود	اگر خود جہاں جملہ خرم بود	۵۰۴۷
براں گونه گر یک شبہ درد دسر	دلے کم بسوزد ز مرگ پدر	۵۰۴۸
نیارد کسش یاد تا نفع صورت	عزیزے که اندویدہ افتاد دور	۵۰۴۹
سخن اندراں قصه افتد بسے	مگر آنکه گوید حکایت کسے	۵۰۵۰
طفیل حکایت نفیرے زند	دراں قصه ناگاہ یادش کنند	۵۰۵۱
سر قصه را باز یاد آورند	ہماں محضہ از یاد او بگذرند	۵۰۵۲

۵۰۵۳	دریں قصہ عالم تمامے درست	ولے مذہب عاشقان دیگر است
۵۰۵۴	حکایت نگویند بے نام دوست	زباں کم کثا یند بے کام دوست
۵۰۵۵	چنان سست باشند صبح و شام	کہ فارق نباشند در صبح و شام
۵۰۵۶	وگر یکدم آیند ناگہ بخوش	بگویند ہر لحظہ با صد خوش
۵۰۵۷	بیاسا قیاس عقل ماکن خراب	یہے جرعه در جام کن زان شراب
۵۰۵۸	کہ بروی بود دست مے گر حرام	ازاں جرعه جانہا بیرزد مدام

## عزیمت کردن النخاں و تہصور و فیروزی یافتن او

۵۰۵۹	ز تشویش کافر شہ روزگار	چو شد فارغ از فضل پروردگار
۵۰۶۰	بگفتا کہ ہر کس با قضا غولیش	بر انداز با خیل و اتباع غولیش
۵۰۶۱	النخاں بہ تھاجن پوش کر کشید	کہ شہر نوش گشت نامش جدید
۵۰۶۲	ہمی تاخت اطراف آں مرز و بوم	ہمی داد مرز ماکیاں جائے بوم
۵۰۶۳	چو بشنید کاں ہر دو غدار مرد	کہ با او بہ گجرات غدرے بکرد
۵۰۶۴	بہ پیوست ہر دو برائے ہمیر	ہمی باشند آنجا سبکوت پذیر
۵۰۶۵	النخاں دریں درکار بہت بہت	کہ زود آید آں ہر دو دشمن بہت
۵۰۶۶	فرستاد پیگے برائے ہمیر	بہستش یکے قصہ دلپذیر

نامہ فرستادن النخاں بر رائے ہمیر و مشورت

کردن ہمیر با وزیران غولیش

۵۰۶۶۱۵۵	نہشتہ پس از نام پروردگار	کیے خط براں ہندوئے نامدار
۵۰۶۸	کہ لے سدرایان ہندوستان	تو مارا کیے ہستی از دوستان
۵۰۶۹	چرا باشد از دوستی بگذری	چرا دشمن دوست را پروری
۵۰۶۰	نشیدم کہ آن ہر دو بدخواہ من	کہ چاہے بکنند در راہ من
۵۰۶۱	قیمت می محمد شہ و کا بہرہ	کہ ہستند خدای بلغاک جو
۵۰۶۲	خزیدند بر لے کشور فروز	مقیم اند در خدمت او ہنوز
۵۰۶۳	ز نام گرفتند نشو و نما	ہم آفرینہ کردند با من وفا
۵۰۶۴	ترکے اچنیں قوم یاری کنند	کہ ہوارہ ز بہار خوار می کنند
۵۰۶۵	بکش دشمن نا اگر دوستی	کہ شد مہر و کین ضد ہم پستی
۵۰۶۶	و گر خود دین کار کردی درنگ	بباید شوی ساختہ بہر جنگ
۵۰۶۶	چو ایں قصہ خوانند پیش ہمیر	طلب کردہم جا کہ دانا مشیر
۵۰۶۸	نہیں راز بر لے شان آشکار	بگرد و طلب گردند بہر کار
۵۰۶۹	شیران اولہ مدح و دعائے	بگفتند کاسے را جو فرخندہ لے
۵۰۸۰	تو دانی کہ با ترک کینہ زیانست	کہ امروز گیتی بہ فرمان شانست
۵۰۸۱	گرت ہست مطلوب از خانہاں	بترکان مخالف مستوتاواں
۵۰۸۲	بدہ آں دوم در دستم کارہ را	کہ گردند با اہل نعمت جفا
۵۰۸۳	جز ایں لے ایو لے فرخندہ لے	بود فتنہ انگیز و آفت نماہے
۵۰۸۴	ہمیرا ایں حکایت چو در گوش کرد	بگفتا کہ نیستند دایں لے مرد
۵۰۸۵	گروہ کہ در سایہ من نہشت	نیا بد بر انشاں فلک نیز دست

نوٹ کی تشریح کیلئے مکتبہ لاہور۔

اگر ہر کجا ترک پیدا شود	۵۰۸۶
یقین تاج بنید رگے در تنم	۵۰۸۷
وگر خود دل خود بستی نہم	۵۰۸۸
بزیستی بزم نام ازین روزگار	۵۰۸۹
بقصدم دریں حصن یکجا شود	
پناہندگانرا معونیت نہم	
پناہندہ را دست دشمن دہم	
کہ خواند مرا بعد ازین ہر دیار	

## جواب نامہ بنشٹن رائے ہمنیر بر الغناں

وزاں پس بگفتا کہ ہندی دہر	۵۰۹۰
نویس پس از نام نردان پاک	۵۰۹۱
کہ خانامرا نیست گئیں باکے	۵۰۹۲
ولیکن دوسہ ترک از ہم جاں	۵۰۹۳
چہ گوید دریں باب خان کریم	۵۰۹۴
چینیستی از خط ہمت بردست	۵۰۹۵
دگر خود خصومت کنی زیں جواب	۵۰۹۶
مرا ہم سپاہ دست برول ز شمار	۵۰۹۷
بیاز دواگر لے داری بہ جنگ	۵۰۹۸
چو پیشین الغناں دبیران ہند	۵۰۹۹
یکے نقش دیبا ز ند بر حریر	
حدیثے بران سرور خشتیناک	
گرم مال فزوں ست دلشکر ہے	
پناہندہ آمد بدار الا ماں	
تواں دادشاں را بہ دست عزیزم	
گذر زیں حکایت کہ ناخوش فزوست	
بہندی کشی لشکر ایدر شتاب	
دگر بر تراز چرخ دارم حصار	
نشاید دریں باب کردن درنگ	
بخوانند آں نامہ تا پسند	

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

## ذکر محضر کردن النخاس رتھنبور را

بفرمود خاں تا بتیره زنند	۵۱۰۰
یکایک بروں آمد از شهر نو	۵۱۰۱
برایند در جانب رتھنبور	۵۱۰۲
شستاباں ہی رائد آن سر فرزند	۵۱۰۳ ۵۱۰۵۶
چو لشکر درآمد به نزد حصار	۵۱۰۴
یکے کوہ دیدند عالی نشان	۵۱۰۵
پرندہ چو بالائے او بگذرد	۵۱۰۶
چو مرغے با وحش دمی برزند	۵۱۰۷
سپہ ماند در زیر آن خارہ سنگ	۵۱۰۸
چو بگذشت ازین ماجرا چند گاہ	۵۱۰۹
بشده داد آگاہی از حال خویش	۵۱۱۰
و گر باز گردم ز زیر حصار	۵۱۱۱
دگر مانم ایدر دگر یک دو ماہ	۵۱۱۲
بیاید به غفلت شبے خون زنند	۵۱۱۳
نه بنیم گریزے دریں کار دبار	۵۱۱۴
سیران سپہ سازشگر کنند	
به فرمود بار لہبر پیش برود	
رسانید گردان فرمائی تا بہ نور	
چو دریشہ شیر کہنہ گردان	
بزدخمیہ درد امن کو ہمسار	
کہ تیغش شدہ ہمستر سہاں	
رواں نسیر طایر در لبش کرد	
برو چنگ نسیرین یکسر زند	
نہ در راہ آدیزنی روی جنگ	
نوندے دو انید خاں سوئی شاہ	
کہ گرگ از پس و جام آمد به پیش	
بدر گاہ خسرو شوم شتر مسار	
ہمی جمع گردوز ہند و سیاہ	
چنین لشکر چیرہ را بشکنند	
لگرا نچہ فرماں دہد شہر بار	

عزیمت سلطان علاؤ الدین بہ قصد

رتھنبور و فیروزی یافتن

۵۱۱۵	الانغ النحان چو بوشہ رسید	شہ احوال از دی سر اسر شنید
۵۱۱۶	بلغتاکہ طبل عزیمت زنند	یکے بار گاسے بتلیت زنند
۵۱۱۶	شنیدم خود آں شاہ روشن ضمیر	بزد و خیمہ بیروں بقصد ہمیر
۵۱۱۸	تہلت دگر روز شک برآند	جہاں در رکابش سر اسر برآند
۵۱۱۹	ہمی رفت تا سبز بچان کشید	النحان بپا بوسی شہ در رسید
۵۱۲۰	یکے مرحلہ کردیا بوس شاہ	خبر داد شہ راز حال سپاہ
۵۱۲۱	ہاں خان نصرت یل چہرہ مرد	رواں شد ز عالم بروی خبر د
۵۱۲۲	اگر ہمدراں وقت در روز جنگ	نما دند چندے سراں بی درنگ
۵۱۲۳	دگر روز خسرو بصد دار و گیر	سپہ راند بر قصد حصن ہمیر
۵۱۲۴	سپہ خیمہ زد گرد گرد و حصار	ہمی کرد ہر روز و شب کارزار
۵۱۲۵	نہا دند سر سوئے غضیاں بسے	آنکے تعین گشتہ بر سر کسے
۵۱۲۶	بیستہ بہر سوئے گریج بلند	رسانیدہ ہر کنگرے را گزند
۵۱۲۷	ہاں راسے ہندو ہمیر دلیر	بہ چمیدہ در بیشہ خود چو شیر
۵۱۲۸	چراں حیلہ کر ترک شد آشکار	بتدیر نفسش بے ہوشیار
۵۱۲۹	اگر دست بر خند قے داشتند	بہ چوب و نجاشا کش اپنا شنید
۵۱۳۰	ہمی ہندواں آتش افروختند	جہاں شب بہ لفظش ہی سوختند
۵۱۳۱	ز غضیاں اگر رفت سنگ دروں	گراں تر ازاں سنگے آید بروں
۵۱۳۲	شنیدم سرافراز عالم فزوں	فرستاد بروی فریب و فنوں
۵۱۳۳	کہ نوئے سراند را طاعت نہند	پہ شہ جزئیہ باغ نیاں دہند
۵۱۳۴	بیک لحظہ آں ہندوی سخت سر	لفریان خسرو بہر بستہ کمر

نوٹ کی تشریح کیلئے قلمیہ ملاحظہ ہو۔

نہفتا و نقصانے اندر حصار	۵۱۳۵
رہے یا نت بر فتح حصن بلند	۵۱۳۶
کہ عاجز شدہ رائے از دفع آل	۵۱۳۷
زدلق کہن جامہ و حرم خام	۵۱۳۸
بیک خندے روز و شب فلکند	۵۱۳۹
ہمی جنگ کردند بیگاہ و گاہ	۵۱۴۰
بہر جانبے جوئی خون می گذشت	۵۱۴۱
بہ بستند رہ بند و اں از شرار	۵۱۴۲
تھامی بہ کیجائے کردند و پس	۵۱۴۳
دوسہ ہفتہ ز اں حیلہ بے غم شدند	۵۱۴۴
بحصن اندروں جو مشقت نماند	۵۱۴۵
سپہ چہرہ شد جان بند و فساد	۵۱۴۶
بر آمد ز ہر کنگرہ و ز نفسیر	۵۱۴۷
ہمہ محرمان حرم را بسوخت	۵۱۴۸
ہمہ خانماں کرد ہر خود سپند	۵۱۴۹
بداں تاسر شش چوں بر دہل	۵۱۵۰
نیاید کسے بر سر شش دست رس	۵۱۵۱
وداعے سہی کرد ہر مرد را	۵۱۵۲
نبالید دیوار و در نہ از زار	۵۱۵۳
بہ یک سال کامل در اں روزگار	
وز اں پس سرافراز فیروز مند	
یکے حیلہ انگینت شاہ جہاں	
بفرمود تا اہل لشکر تمام	
خریطہ بدوزند و رگل کنند	
چو پرگشت خندق یلان سپاہ	
نسے سر در اں حصن پامال گشت	
چو رہ شد کہ لشکر و در حصار	
بہر جا کہ بود است خاشاک دُخس	
در اں رہ فلکندند آتش زدند	
ہم آخر چو جائے مرست نہاند	
معاش و غلٹ مرنقصان نہاد	
یکے جو ہرے کرد رائے ہمیر	
یکے آتے در حرم بر فروخت	
نقائس تھامی در آتش فلکند	
پس آنگہ سرخویش را کرد گل	
نگر و سرشش دست آویز کس	
طلب کرد اصحاب نادر و را	
غریوے بر آمد و درون حصار	



بیکبارگی از جہاں رخت بست	پیش آنکہ بیکبار گے بر شست	۵۱۵۴
کمر بستہ در پیش آں ناچو	قیمت ہی محمد شہ و کا سجدو	۵۱۵۵
ز لشکر برآمد ز ہر سو نفیر	بروں آمد از حصن بجائے ہمیر	۵۱۵۶
ہمہ تاج و درخ و خنجر کشاں	دو دیدند از ہر طرف سر کشاں	۵۱۵۷
بسے خون شاہزادی رنجستند	یگانہ یک بہ ہند در آویختند	۵۱۵۸
پئے مرگ خود را بسیار اسستہ	گر وہے ز جان و جہاں غاستہ	۵۱۵۹
بسائے فزوں خود رده خون جگر	گر وہے دگر بستہ در کیں کمر	۵۱۶۰
بسے خون یکدیگر آہنجستند	بسے خوئی در آں جگر بگر رنجستند	۵۱۶۱
بدنداں ہی پوست بد خواہ کند	یکے را جہد گشتہ بند و زبند	۵۱۶۲
یکے را زندہ بے پایوتیغے رواں	یکے در پئے خصم پیرو داں	۵۱۶۳
ز آشفستگی کردہ در جنگ رستے	یکے گشتہ در نزاع تھلے گرے	۵۱۶۴
ز دہ برعد و تاو کے موشتگان	یکے خور دہ شمشیر پہلو شکان	۵۱۶۵
خصوصیت کناں ہی سپردند جاں	نگردند کم تادمے بود شاں	۵۱۶۶
ز خیلش کسے زندہ ناند اسیر	ہم آخر بیفتاد رائے ہمیر	۵۱۶۷
وزراں پس براندند زانجا سپاہ	ہمہ جاں سپردند در جہد گاہ	۵۱۶۸
علیہائے اسلام بالا گرفت	گرفتند آں قلعہ را اگر گرفت	۵۱۶۹
دل ہندواں در غم جاں قتاد	چو آں حصن بردست ترکاں قتاد	۵۱۷۰
دژم گشتہ کشور کشایان ہند	نہا تم نشینند رایان ہند	۵۱۷۱
چو مفتوح شد آں حصار بلند	شہنشاہ فیروز مند	۵۱۷۲
کہ چالاش ہوا خواہ آں شہر بود	سوئی شہر دلی عزیمت نمود	۵۱۷۳

# دگر بلغاک حاجی مولادر غنیمت سلطان

## علاؤالدین دردہ کے

کند فتح آن بارہ استوار	شنیدم کراں پیش کال شہر یار	۵۱۷۴
در کینہہ یوشاہ بکشاد بود	بہ دہلی کیے فتنہ زراد بود	۵۱۷۵
بہ دہلی کیے حرکت آورد خام	جہاں چہرہ مولائے حاجی بنام	۵۱۷۶ F. ۱۵۸
کے روز از انخاب عزیمت نمود	مگر شمنہ کو بہ رتوک تود	۵۱۷۷
گروہے ز آشفتگان جمع کرد	در آمد بہ شہر آن ستمکارہ مرد	۵۱۷۸
بریدہ سرتر تہمی کو تو ال	بصد غدر و غفلت بوقت زوال	۵۱۷۹
پر آوردہ شور بہ شہر آشکار	ہمہ کو تو الے برد گشتہ یار	۵۱۸۰
بر دیار شد چند کم مایہ مرد	سیوم حصہ شہر را ضبط کرد	۵۱۸۱
بگردند موجود فوج سپاہ	شنیدم گروہے ہوا خواہ شاہ	۵۱۸۲
شکستند آن مرد بے مایہ را	بگشتند با او خصوصت گرا	۵۱۸۳
ہمی رفت خون دل از دیدہ رحمت	شکستہ چو از پیش لشکر گریخت	۵۱۸۴
چہاں رفت کش باز کم یافتند	گروہے کہ دنبال تیشتا فتنہ	۵۱۸۵
بہ گفتند جالش بدر گاہ شاہ	ازاں پیش کو بشکند از سپاہ	۵۱۸۶
ابا لشکر شد بہ قصدش رداں	الغیاں بہ فرمان شاہ جہاں	۵۱۸۷
شکست و فرارش زہر کس شنید	خروشاں چو نزدیک دہلی رسید	۵۱۸۸
دل آورد از داؤن دل بجبا	بہ شہر آمد و خلق شوریدہ را	۵۱۸۹
ہمہ شہر شوریدہ آرام یافت	ہمہ خلق سوئی الغیاں شتافت	۵۱۹۰
سوئی حضرت شاہ مرکب جہانند	وزاں پس لغیاں زد دہلی براند	۵۱۹۱
الغیاں بہ حکم شہر کامگار	پس آنکہ چو کردند فتح حصار	۵۱۹۲
شہنشاہ سوئے شہر مرکب جہانند	وراں کشور لغز نو گیر ماند	۵۱۹۳

زبلغاک حاجی دشن می کفید	شنیدم چو شہ سر بہ حضرت کشید	۵۱۹۴
بزدخمیہ ہم بہ بیرون شہر	چو بودش درونش پرا د ختم و تہر	۵۱۹۵
وزاں جاد گر روز شد عزم ساز	ہمی بود روز کدہ با گداز	۵۱۹۶
ہمی کرد در حد اندری شکار	شنیدم کہ ما ہے یکے شہر یار	۵۱۹۷
ازاں روئی آں خسرو کی کامراں	دش بود پر نخصہ بر شہر یار	۵۱۹۸
چو بے صید شد سر بسر صید گاہ	ہمی راند آں غصہ در صید گاہ	۵۱۹۹
رہ عرض براہل شکر کشاد	وزاں بجائے سر در تہالہ نہاد	۵۲۰۰
ہمی کرد ادرا مواجب نقین	ہمی چید ہر جا کہ مرد گزین	۵۲۰۱
ابا ترکش وزین و برگ ستواں	ہمی داد ایسے بہ میزان ناں	۵۲۰۲
پس نلکہ بریں ساں کہ گفتیم شاہ	شد آں روز آغاز عرض سپاہ	۵۲۰۳
پس از چند کہ شاہ صاحب قرآن	سوئے شہر شد از تہالہ رواں	۵۲۰۴
کشیدہ پئے ہندواں تیغ تہر	یکے روز زد خیمہ بیرون شہر	۵۲۰۵
بقرمان آں شاہ اختر سعید	بر آہنگ چو تر شکر کشید	۵۲۰۶
بروں خیمہ ہر جا سپاہ زدند	بہ تلبت یکے بار گاہ زدند	۵۲۰۷

عزیمت کردن سلطان علاؤ الدین بہ قصد

چتور و فتنہ انکی تخت سلیمان شہ در تلبت

بر آورد سرفتنہ لیک خام	بہ تلبت چو شد چند روزی مقام	۵۲۰۸
کہ بدزدادہ داور شہر یار	سلیمان شہ آں نسیک خام کار	۵۲۰۹
یکے رائے ناخوش زدند ادا صواب	شہ از لطف کردش لک خان خطا	۵۲۱۰

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

که هم داورش بود هم غمگسار	همان خان قلع بزگشت یار	۵۲۱۱۴۱۵۹
رسید ندیک روز با ساز خویش	ابا چنجه به دست و هم از خویش	۵۲۱۲
بر آورده آذانه شیر شیر	لکدخان همان مرد خام دلیر	۵۲۱۳
که به شسته در دی شیه بو شمنه	در آمد دران بارگاه بلند	۵۲۱۴
شده از تحت برجا خانه فتاد	روان تیر در جانب شنه شاد	۵۲۱۵
وزان زخم خونه بهر سود دید	بیک دستش اندک جزا رسید	۵۲۱۶
کشادند بر خسر و کامراں	دوسه تیر دیگر پس آید گان	۵۲۱۷
نیامد یک تیر شاں کارگر	چوشه داشت باقی حیات دگر	۵۲۱۸
که شد کشته آن خسر و نامجوی	چو دیدند آن قوم ناداشت خوی	۵۲۱۹
شنیدیم که مردی ز خاصان شاه	نهی باز گشتند از ان بارگاه	۵۲۲۰
بگردش هه شاه بوی مدام	محمدمراں مرد را بود نام	۵۲۲۱
بسه خورده در خوان خسر و طعام	یکه ترک بودست ابا جی بنام	۵۲۲۲
تو گویی که از شست تقدیر زد	محمد به پشتش یک تیر زد	۵۲۲۳
سلیکماں شنه و ایل اوسر بسر	ابا جی جوانی در پیش در	۵۲۲۴
به قصد سر شنه بگشتند باز	ز بهر نشانی آن ترک و تار	۵۲۲۵
بر شنه ز تر خاک آمد و و اں	شنیدیم دوسه مرد هندوستان	۵۲۲۶
بگفتند آن قوم بدخواه را	به سر پوشش کرده سر شاه را	۵۲۲۷
بضبط مالک در آر بد دست	که شنه خفت از سر بداید دست	۵۲۲۸
خصوص آنکه سر هابسه بر کشید	چه باید سر شنه را برید	۵۲۲۹

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

چو دیدند رفت از جہاں کہ خدای	جہاں قوم غذا و وحشت گرا سی	۵۲۳۰
چو رفتند شاں سر بر آرد و شاه	بہ غفلت گذشتند از آن جایگاه	۵۲۳۱
نہ بستند بستاند زخم قمش	گرفتے کہ بودند پیر منشی	۵۲۳۲
برویار شد جملہ نفت آری	نشانند شہ را بہ یکبارگی	۵۲۳۳
خروشاں سوئی و شمنان تا خند	پس آنگاہ در پیش انداختند	۵۲۳۴
کہ ہر یک مراد را ہوا خواہ بود	بہر گام خلقے بردمی فرود	۵۲۳۵
سراسر صف پیل را پیش کرد	ضرورت مکر بست بہر جہرود	۵۲۳۶
چو شنیدنی آید آن کہ خدای	سیلماں شہ اس مرد ناچختہ رائے	۵۲۳۷
نہمہ خلق رخ سوئی سلطان نہاد	مقابل سوئے شاہ عالم ستاد	۵۲۳۸
کز اہل وفا بود آب نیک خواہ	علی شہ ہماں شخہ پیل لشاہ	۵۲۳۹
بہ پیش شہ آمد شائے بخواند	برائین پیکار سیلماں براند	۵۲۴۰
بدست یکے زندہ آمد اسیر	جہاں خان قتلغ دریاں دار و گیر	۵۲۴۱
یہ پیچید در جان خانہ تمام	چوشہ دید فرمود کال شخص عام	۵۲۴۲
لکد مال گردن مراں فتنہ را	پس آنگہ بفرمود فرماں رودا	۵۲۴۳
عناز را بہ عزم نہر میت کشید	اگر خاں چو رشتن بخت دید	۵۲۴۴
بیک آہیکہ پیش دریا فتنہ	بقصد کش گردی کہ بہشتا فتنہ	۵۲۴۵
نہرش را بریدند بے گفت و گو	گرفتند اورا ہماں خبا فرد	۵۲۴۶
چوشہ دید آن سر بر آرد و آہ	پس اس کشیدند در پیش شاہ	۵۲۴۷
کہ اس سر بے داشتیم در کنار	بصد گردیہ گفت آہی سہیلار	۵۲۴۸
کہ بد گرد با کس کہ کیف نیا فتنہ	ہم آخر بہ قصد نہرش بہشتا فتنہ	۵۲۴۹
و گر روز چوں خاست با ملک خروبا	بے کرد خسرو ز مرکش فسوس	۵۲۵۰

شہنشاہ سیمہ راہ چتور راند	۵۲۵۱۴.۱۰
بچتور چوں خیمہ زد شہر یار	۵۲۵۲
درویشوز سیمہ گزین بودے	۵۲۵۳
بہ سجدہ ماندہ فردا از حصار	۵۲۵۴
پس از ہشت تہ خواست از شہر	۵۲۵۵
فردا آمد از حصن بوسید یا	۵۲۵۶
پس آنگاہ شاہین شتر زہر کار	۵۲۵۷
ملک نامیش کردہ خسرو خطاب	۵۲۵۸
بفرمان خسرو بہ چتور ماند	۵۲۵۹
زہر سو بسے خون ہند و فشانہ	
کہ دار دیگے سخت محکم حصار	
مہے ہشت با شاہ قلعہ کشائے	
ہمی کرد ہر روز و شب کارزار	
بدادش اماں خسرو کاواں	
بدو خلعت داد فرماں ردا	
کہ بودے پسرخواندہ شہر یار	
غلامے گزین بود آں کامیاب	
ز چتور پس شہ سوئے شہر ماند	

## بدگماں شدن سلطان علاؤ الدین در باب

### الغیاں وزہر سپردن

شنیدم سلیمان شہ کارگار	۵۲۶۰
غلامے از انجا از خا صان شاہ	۵۲۶۱
سیوم روز سر بر الغیاں کشید	۵۲۶۲
بگفتا سلیمان شہ نابکار	۵۲۶۳
حد کرد از تن سر شاہ را	۵۲۶۴
الغیاں چو ایں حال ناخوش شنید	۵۲۶۵
چو افتاد در خرگہ شہر یار	
بروں شد از ایں شور بگرفت راہ	
بگوشش یکے نالہ نہاں کشید	
یکے عذر آورد بر شہر یار	
کلاہ کیاں بر سر خود نہاد	
بزیق قبا پیرہن بر درید	

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۶۶	پس آنگاہ آن خان گردن فرزد	نہانی بہ فرمود با اہل راز
۵۲۶۷	نہفتہ بداند آیت را	دہند آب و نانش بلخ خدا
۵۲۶۸	دراں پس سمران سپہ را بخواند	برایشان نہانی ہمیں قصہ خواند
۵۲۶۹	شنیدم کہ ہم در گنایت بگفت	کہ من حاضر مگر شہنشاہ خفت
۵۲۷۰	منم سرو پیرائے بستاں ملک	کسے نیست جز من منرا دار ملک
۵۲۷۱	اگر کوئی لے رود از حصار	نگر دو خلل تا بود شہ یار
۵۲۷۲	شنیدم مگر اندراں انجن	کہ خاں گفت با حاضران یں سخن
۵۲۷۳	یکے بود حاضر ز خاصان شاہ	جو شنید جست از خطر جان شاہ
۵۲۷۴	بشہ رفت و گفت اس حکایت باز	کہ شنید از خان گردن فرزد
۵۲۷۵	چو اس قصہ شنید شاہ و جہاں	چہاں بدگماں گشت در باخاں
۵۲۷۶	بفرمود ز ہر شس بہ ساغ نہند	نہانی یکے شرتش در دہند
۵۲۷۷	ہمہ حال چوں خاں ز عالم رفت	ز چہر شاہیں خراسید لغت
۵۲۷۸	سرا طاعت شاہ عالم بتاقت	بگماں ات بر گرت یکے شتافت
۵۲۷۹	بہ تر سید کش خسرو بدگماں	دہاند یکے شربت جاں ستاں

## بر آوردن سلطان ملک یار و دیو گیر فرستادن

۵۲۸۰	یکے خادے بود مر شاہ را	کہ بد مخرم شاہ کشور گشا
۵۲۸۱	یکے عنبریں زلف کا فور نام	کہ پیرامن شاہ بود سے مدام
۵۲۸۲	چو شہ دید شاہیں ز وفات سر	ز سیر می گزید آشیانے دگر

نوٹ کی تشریح کے لئے مفیمہ ملاحظہ ہو۔

کے صفدرے قاست آنی مجھ	برآورد کا فوراً جائے او	۵۲۸۳
کہ ریش بہر کار آمد صواب	ملک نامیش کردہ خسر خطاب	۵۲۸۴
کے پکے آمد بہ گہیاں خدیو	ہم آخر شنیدم کہ از رام دیو	۵۲۸۵
جہاں باد بر نام تو پایدار	نہانی بہ شہ گفت کائے شہ یار	۵۲۸۶ F. ۱۶۱
چنیں گفت اں سر فراز ہنود	مرایے بر شہ فرستاد زود	۵۲۸۷
سرمی تافت از طاعت شہ یار	کہ بھیکم ابا جملہ اہل دیار	۵۲۸۸
عنائم بدست عواماں سپرد	مرا ہم بتکلیف از راہ برد	۵۲۸۹
ہمہ حال گشت از دیر بادشا	من از ہم جاں و ادم اور ارضا	۵۲۹۰
نتایم سراز حکم شہ تیج گاہ	نہم بندہ خاص در گاہ شاہ	۵۲۹۱
بہ صد عجز سو گندہ باخوردہ ام	جہاں عہد کاؤلی بہ شہ کردہ ام	۵۲۹۲
رواں مرا باشداں عہد یاد	چو خاک و ہد دور گیتی بباد	۵۲۹۳
فرستد کے بندہ ایں طرف	گراں مخضر خسرو ان سلف	۵۲۹۴
بر بستہ شاں پیش شاہ جہاں	برآرد دیار سے زبر گشتگان	۵۲۹۵
شنید از فرستادہ رام دیو	چو ایں قصہ راجلہ گہیاں خدیو	۵۲۹۶
بتلیت بند خیمہ و بار گاہ	ملک نایب آنکہ بہ فرمان شاہ	۵۲۹۷
ہمی رفت ہر روز بادار و گیر	سہ راندور جانب دیو گیر	۵۲۹۸
بیفتاد اندر کہ و کو ہزار	خروشاں چو بگذشت از حد ہزار	۵۲۹۹
فرو آمد آنجا ابا خیل خویش	کے کوہ قلبش در آمد یہ پیش	۵۳۰۰
لکاوند اں کوہ فر باد و بار	بفرمود تا سنگ ہائے ہزار	۵۳۰۱
کہ خوش بگذر دشر آہستوں	بیارند از اں کوہ راہے بروں	۵۳۰۲



۵۳۰۳	شنیدم سرچند روز آں گروہ	رہے کرشیدند از آں قلب کوہ
۵۳۰۴	از آں کوہ چوں راہ شد آشکار	بنامش بخوار شد اہل دیار
۵۳۰۵	دگر روز از انجاسہ برگزشت	چو از یک دو کوہ دگر برگزشت
۵۳۰۶	تراشید کہتی ساگون ہم	خروشاں جو بگذشت از انجاسم
۵۳۰۷	خبر شد بہ بھیم کہ لشکر رسید	سپہ جملہ از شہر بیرون کشید
۵۳۰۸	بہادے بری کرد لشکر کہے	پے انشردہ ہو کوہ بچو کہے
۵۳۰۹	دگر روز چوں شاہ نیلی حصار	زرافشاں در دامن کوہنساہ
۵۳۱۰	نہ میت گزین گشت ہندوی شب	برآمد از افواج ترکاں شغب
۵۳۱۱	جہاں بھیم دراکھو ورا بدیو	چو دیدند افواج گہ ہاں خدیو
۵۳۱۲	ہم از گردش کردل قتا دشان	شدہ جملہ بے دست باہندواں
۵۳۱۳	ضرورت دم اندر دغامی زدند	دراں تہلکہ دست و پامی زدند
۵۳۱۴	ہم آخر چو ترکاں چابک سوار	بدیدند صید زبوں در شکار
۵۳۱۵	بگردند یک حملہ نے درنگ	چو شیر گرسنہ پے صید لنگ
۵۳۱۶	درایشاں قتا دند بے باک وار	ہمیراند شمشیر ہر شمشیر سوار
۵۳۱۷	سپاہے کہ فوج مغل بشکند	کجا ہم پیکار ہند و گند
۵۳۱۸	چو ہند و بدید ایں چنین ست برد	عناں را بدست نہ میت سپرد
۵۳۱۹	اسیر آمدہ رائے درکار زار	نہ تنہا کہ با جملہ خیل و شمار
۵۳۲۰	بہ شہر اندر آمد صفت دوست کام	دگر بارہ شد شہر غارت تمام
۵۳۲۱	زہر شفا نہ برگرفت اہل حشم	متاعے کہ ناید کہے در قلم
۵۳۲۲	غرض چوں ملک تائب سرفراز	بسے کرد از ہر طرف ترکت از

ہماں رے ربا تھامی تبار	۵۳۲۳
پس از چند گاہے بحضرت رسید	۵۳۲۴ F. ۳۲
شنیدم کہ آن خسر دنیکنام	۵۳۲۵
ہماں را دیو گز میں را بخواند	۵۳۲۶
وژولک تنکہ زر ہماں شاہ راو	۵۳۲۷
بگرد آئینش را می ریاں خطاب	۵۳۲۸
دگر بارہ آن خسر و کامرگار	۵۳۲۹
پس از چند گشتہ آفاق گیر	۵۳۳۰
چو زیں ما بر چند گاہے گزشت	۵۳۳۱
رداں کرد در حضرت شہر بار	
ابا فروہ و فتح نصرت رسید	
بدا داند رآں روز خوش بارعام	
بفرش بستہ دژ و گوہر فشانند	
بداں آہر ہر ہمتہ انعام داد	
کہ اہل وفایا فتنش کامیاب	
یکے حیرت دادش در اں روز گلار	
بگردشش رداں جانب دیو گیر	
یکے فتنہ دیگر پدیدار گشت	

## رسیدن در ہندوستان بسر لشکرے ترغے

رسیدن روزے بر الوان شاہ	۵۳۳۲
سپاہ منحل را ندو لیت ہزار	۵۳۳۳
بر آورد گردے ازیں بوستان	۵۳۳۴
کہ یکبار فوج خضر خاں شکست	۵۳۳۵
بہ ہندوستان زدند ہماں شوم	۵۳۳۶
کہ در جنگ کیلی ہماں سگ چم کرد	۵۳۳۷
ہماں جابجا بدستہ داشت	۵۳۳۸
کہ لشکر زندہ نیمہ گردن حصار	۵۳۳۹
گردے ستم دیدہ دوداد خواہ	
بگفتند کاں ترغے نا بکار	
در آمد باقصائے ہندوستان	
چو شنید شہ کاں سگ چم دوست	
دگر بارہ آمد دریں مرز و بوم	
بدل گفت آن سرکش شیر مرد	
نباید مرا شہر بکند داشتن	
دزاں پس بگفت آن شہ ہوشیار	

نوٹ کی تشریح کے لئے صمیمہ ملاحظہ ہو۔

الانے بہر جانبے می دو اند	دگر فوج ہزار اطراف خواند	۵۳۴۰
نہاں شد در دوزخ بسم گزند	یکے روز گردے پر آمد بلند	۵۳۴۱
جہاں بر قیامت نظر داشتہ	ہوا سر بسر کشتہ اپنا کشتہ	۵۳۴۲
بے تاختن کردہ از ہر طرف	در آمد سپاہ مغل صفت بہ صفت	۵۳۴۳
بے چنگ و مہرہ بہر سوز دند	خنقین بر آیین خود ہوز دند	۵۳۴۴
جہاں در جہاں خیمہ گرد حصار	نظر کرد چون ترغی خاکسار	۵۳۴۵
بہر سو کہ تیغ در آمد کم است	بدل گفت کیس تعبیه محکم است	۵۳۴۶
بتدبیر باید شدن کامیاب	نباید دریں جائے کردن کتاب	۵۳۴۷
بگیرد در اطراف دہلی مقام	پس آنگہ بقتل کہ لشکر تمام	۵۳۴۸
چو پیر اسن باغ پر چین خار	گرفتہ منسل گرد دہلی قرار	۵۳۴۹
کزین پیش شد گفتہ اوصاف شا	شنیدم چہل روز آں ناکساں	۵۳۵۰
دگر روز راندند از انجا سپاہ	بماند پیر اسن سخت گاہ	۵۳۵۱
زبستان ہوائی خزانے بہ گشت	زدیکی جو فوج مغل دنگشت	۵۳۵۲
کہ حق حفظ شاں کرد از تیغ قہر	یکے جشن کردند اصحاب شہر	۵۳۵۳

رواں شن ملک محمد تیم در گجرات و گریختن رائے

کرآن بار دوم واستقامت اسلام دراں دیار  
ز تشویش فوج ملا عین چو شاہ

۵۳۵۴

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۳۵۵	وزاں پس سران سپہ را بخواند	باقطاع شاں ہر کیے را براند
۵۳۵۶	الب خاں بہ ملتان عمر بیت نمود	کہ او پور خسر و شہنشاہ بود
۵۳۵۷	ملک احمد جہتیم آل دوست روی	کہ کردش قریب یک شہ نامجوی
۵۳۵۸	ابا پنج سنی سوائے گجرات تاخت	بہر جا کہ کوہ از شکویش گذشت
۵۳۵۹ F. ۱۶۳	منازل بہ دیما ہنہامی گزید	بہ گجرات ناگاہ سر بر کشید
۵۳۶۰	چو پین از دہار فرسنگ ماند	شب شب سپہ باشتابی براند
۵۳۶۱	چو شد روز شکر بہ پین رسید	ہماں کرن چوں این حکایت شنید
۵۳۶۲	سر سر را کہ دخیل و تبار	ابا چند ہم دست شد در فرار
۵۳۶۳	ہمی رفت تا سر بہ مرتہ کشید	چو آنجا مقام سکونت ندید
۵۳۶۴	و ز آنجا عنان داد سوئی تلنگ	ہمی رفت با سر خیالات تنگ
۵۳۶۵	چو اندر تلنگ آمد آن سست سائے	بدادش ہماں لدر بر خویش جائے
۵۳۶۶	غرض چوں ملک احمد سر فراز	در آمد بہ پین آبا ترک تاز
۵۳۶۷	بدست آمدش جملہ اتباع کرن	شدہ مضابطہ جملہ اقطاع کرن
۵۳۶۸	کیے دختر بکر و صاحب جمال	دول نام خوش منظر و خرد سال
۵۳۶۹	اسیر آمدہ با تمامی خشم	مچے یک دو چوں ماند آنجا خشم
۵۳۷۰	الاسی ز در گاہ خسر و رسید	زدہلی بہ گجرات سر بر کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے غنیمت ملاحظہ ہو۔

برائ احمد فخر کار آگہاں	۵۳۶۱
بنشتم دریاں شاہ فرزانه فر	۵۳۶۲
گزار دیکے را باقطاع کرن	۵۳۶۳
چو شد احمد آگہ زفرمان شاہ	۵۳۶۴
چو در حضرت شاہ عالم رسید	۵۳۶۵
بد خلعت خاص فرمود شاہ	۵۳۶۶
رساند فرمان شاہ جہاں	
کہ باید ملک احمد نامور	
خود آورد دریں جانب اتباع کرن	
سوئی تھمگہ راند یکسر سپاہ	
بسے شاہش از چیرہ دستی گزید	
بہ خیالش بہ افزودد افزوں سپاہ	

## ذکر فرستادن لب خاں از ملتان در گجرات

### ورسیدن ملا عین در گجرات و منہم شدن

یکے روز ختم شہان عجم	۵۳۶۷
بگفتا کہ زاید رشتا باں خرام	۵۳۶۸
بگویش کہ شد کشور گجرات	۵۳۶۹
بگفتا کہ زاید رشتا باں خرام	۵۳۸۰
سپہ را ز ملتان بروکش شتاب	۵۳۸۱
چنین است فرمان شاہ جہاں	۵۳۸۲
چو از حضرت شہ رواں شد اللغ	۵۳۸۳
الانحے رواں کرد خلعت بہم	
برو بر اکب خان فرخندہ نام	
ترادادے خان خسرو صفات	
برو بر النجاں فرخندہ نام	
بہ گجرات زن خمیہ لے کامیاب	
کہ بر تو رسانیدم لے کامراں	
بہ ملتان در آوردد سربافراغ	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۴	رسانید آلب خان آزادہ را	۵۳۸۴	اباجامہ فرمان فرماں رودا
۵۳۸۵	پوشید خلعت آلبان راو	۵۳۸۵	نیغیم مشہد برز میں سر نہاد
۵۳۸۶	چو مضمون فرمان خسرو شنید	۵۳۸۶	بزد کو کس لشکر ز ملتان کشید
۵۳۸۷	ہمی راند لشکر بصب فرہی	۵۳۸۷	بہر منزلے بود صدر روچی
۵۳۸۸	کسے کو مطیعانہ آمد بہ پیش	۵۳۸۸	پانوازشش ہمیکہ وز اندازہ پیش
۵۳۸۹	سر جو کجی کرد از دوا حتر از	۵۳۸۹	ہمی کرد در شورش ترکت از
۵۳۹۰	سر چند کہ تجلہ آں مرزد بوم	۵۳۹۰	بدست آلبخان چنان شد کہ بوم
۵۳۹۱	چنان کرد اسلام را آشکار	۵۳۹۱	کہ در باغ رونق بوقت بہار
۵۳۹۲	ہمی بود آسنا بفرہد مشکوہ	۵۳۹۲	بہ پیوستہ خلقش گرد ہا گردہ
۵۳۹۳	درال ملک از حکم او گشت	۵۳۹۳	چو زین ماجرا چند گاہ گذشت
۵۳۹۴	یکے فوج کافر ز راہ تخرمی	۵۳۹۴	در آمد بر آسنگ غار عکرمی
۵۳۹۵ F. ۱۶۴	البنجان بہ فرمان شاہ جہاں	۵۳۹۵	بہ قصد مغل راندہ فوج گراں
۵۳۹۶	ملک تغلق آں میر دینیا پور	۵۳۹۶	کہ از کوس ادخاستہ بانگ صور
۵۳۹۷	بہ پیوست برغان بفرمان شاہ	۵۳۹۷	تہ تنہا کہ با چند فوج سیاہ
۵۳۹۸	شنیدم کہ ہم در جوار تخرمی	۵۳۹۸	بیک قلبکہ در دیار تخرمی
۵۳۹۹	صفت ہند بگرفت راہ مغل	۵۳۹۹	چو آسنا در آمد سیاہ مغل
۵۴۰۰	ہمی کرد غارت قریات ہند	۵۴۰۰	گرفتہ بسے بردہ دل پسند

ہیونائ بجیلہ رواں زیر بار	سپاہی ہی رنت ہر جا سوار	۵۴۰۱۶۱۶۲
زہر سو باریشاں بزد ناگہاں	چو شاں دیدہ افواج ہندوستان	۵۴۰۲
بے گردناں را مسرا نہ خستہ	یلاں از چپ و راست در تاختہ	۵۴۰۳
بے کافراں را کشیدند خام	بکشند افواج کافر تمام	۵۴۰۴
بہ رفتند با کامہ دوستان	بہ رستند اسیران ہندوستان	۵۴۰۵
زن و بچہ آئینہ بودند کل	سپاہی ہم دریاں بار فوج منغل	۵۴۰۶
زن و بچہ ہر دست لشکر فتاد	چو شکست شازا البجان راد	۵۴۰۷
ہزار سہ خانوں چابک سوار	منغل شد گرفتار ہزار	۵۴۰۸
بگردند بر شہ رواں بالتمام	گرفتند شازا کشیدند خام	۵۴۰۹

## عزیمت کردن ملک نایب بجانب تلنگ

ملک نایب دوست را در بخواند	یہ روز یک شہ را ہمے خواند	۵۴۱۰
بزن بار گاہے بہ سمت تلنگ	بگفت لے سرا فراز غیر در جنگ	۵۴۱۱
بہر روز یک منزلی می براں	سبک برازیجا سپاہ گراں	۵۴۱۲
ہمی تاز اطراف رلبے در تلنگ	چو خیمہ زنی در حدوہ تلنگ	۵۴۱۳
شود عام تا خاص با برگ و ساز	چو لشکر بیا ساید از ترک و تاز	۵۴۱۴
ز بنیاد آن حصن گروے برآر	وزاں پس بزن خیمہ گرد حصار	۵۴۱۵
بہ پیل و بہال ہم مراعت کند	چو لشکر تلنگ اطاعت کند	۵۴۱۶

نوٹ کی تشریح کے لئے خیمہ ملاحظہ ہو۔

بفرمان ماکشور شش را گذار	ہاں ملک اوباز اور اسپار	۵۴۱۶
بچتر شش بدہ وعدہ با احترام	کیے خلعتش دہ مریض تمام	۵۴۱۸
سوتے تختہ زدود مساز گرد	دزا نجا بصد خور می باز گرد	۵۴۱۹
کند در اطاعت مدار و درنگ	وگر خود بہ بینی کہ رائے تلنگ	۵۴۲۱
بکن حصن اور اسرار خراب	بر آور یکے خنجرے از قراب	۵۴۲۱
ردانش بدوزخ سر نیجا فرست	ہمہ پیل و باش سوی ما فرست	۵۴۲۲
رداں شد چو از حضرت شہ یار	شنیدم ملک نایب نامدار	۵۴۲۳
ہمی راند سوتے از نکل سپاہ	نزدیک قدم جز بفرمان شاہ	۵۴۲۴
ہمی تاخت اطراف آں بزدنگ	خود شاں بر آور دسر در تلنگ	۵۴۲۵
کمر بست ہر یک بجای با خن	چو اسود شکر در آں تا خن	۵۴۲۶
نبا شد بسر شکر شش ز بوی	نیکے گر شکم شد سپہ راہی	۵۴۲۶
زند بر سر خویش تیغ ستم	ز آشفگی خواہد اہل شتم	۵۴۲۸
کہ ہنگام ہیجا شوی کارگار	سہری گر گنی لشکر اسودہ دار	۵۴۲۹
بکار تو کے جاں دہد بے دریغ	چو ناں داری از اہل شکر دریغ	۵۴۳۰ ف ۱۶۵
سپہ دید کا سودہ شد سر بسر	غرض چوں ملک نایب نامور	۵۴۳۱
بزد خیمہ گرد حصار تلنگ	پس از ترک تاز دیاہ تلنگ	۵۴۳۲
زند ناو کے در دل کینہ خواہ	بفرمود ہر روز کاہل سپاہ	۵۴۳۳
چہ از اہل شہر و چہ اہل دیار	چو بود از آدمی آں حصار	۵۴۳۴
گر بر سر و بر تن آدیں	نیکے ناو کے کم فتادے زیں	۵۴۳۵
شب دروزخوں عددنی نشانہ	شنیدم سپہ یک مہ نجا بماند	۵۴۳۶



ہمہ قاتل دزیرک دہوشیار	فرستاد آنکہ رسوے سے چار	۵۴۳۶
قوی آمد از ناوک ترک دتنگ	چو بگذشت یک ماہ لے تلنگ	۵۴۳۸
بخدمت کمر بست بے قیل و قال	پذیرفت از عاجزی پل و مال	۵۴۳۹
چو لے ارنگل شدہ عذر خواہ	ملک تائب یل بفرمان شاہ	۵۴۴۰
خوشاں و خوشاں تر از رنیل	ستد مال باہیت و سر زندہ پل	۵۴۴۱
فرستادہ برے درون حصار	یکے خلعت آنکاہ گوہر نگار	۵۴۴۲
در لطف و اکرام برے کشاد	بفرمان شدہ وعدہ چتر داد	۵۴۴۳
بہمت سراپردہ شہر یار	سجودش کنایت ہم در حصار	۵۴۴۴
بہ حضرت بہ پیوستہ بارگ ساز	وزا بنجا برویہ دگر گشت باز	۵۴۴۵
سہ بارہ بیک روز خلعت ہداد	چو شہ دید رویش تو گشت شاہ	۵۴۴۶
کشیدند ز حمت براہ دراز	سر لے کہ باو دران ترک نماز	۵۴۴۷
زراہ کرم برگ ہر یک بہ سخت	شہ نامور ہر یکے را خواست	۵۴۴۸

## رسیدن ترخی بار دوم در ہندوستان

یکے فتنہ زاد از روزگار	چونیں ماجرا گشت روز سے چار	۵۴۴۹
دگر بارہ آمد بہ ہندوستان	ہماں ترخی شوم پے باسگان	۵۴۵۰
رسیدہ ہراویان دارائے ہند	بے دادخواہان افقائے ہند	۵۴۵۱
ز دلہی دگر بارہ لشکر کشید	شہنشاہ چو بشند ترخی رسید	۵۴۵۲
ہماں اذلیں تعبہ سوار کرد	تہ حصن لشکر نگہ آغاز کرد	۵۴۵۳
بہ پیرامن حصن شاں داد جا	طلب کرد افواج اطراف را	۵۴۵۴

۵۴۵۵	بر آدر کوہے بہ گرد حصار	چو تلافی بہ پیرامن روزگار
۵۴۵۶	دراں قاف از فوج خود شد بہت	کہ بر دے نیابد صف نکتہ دست
۵۴۵۷	دگر روز کیں چرخ فتنہ نواز	یکے شعلہ از قاف برگرد باز
۵۴۵۸	بر آمد غبارے ز فرقد گدشت	جہاں قاف تا قاف تاریک گشت
۵۴۵۹	ہم آخسین ز ساعے زان غبار	یکے لشکر فتنہ شد آشکار
۵۴۶۰	فر داشت گرد بر آمد خردش	مغل ہوئے زد عالم آمد بہ جوش
۵۴۶۱	ہماں فتنہ ترغی علم بر فراشت	زمانے نظر سوئے دہلی گیاشت
۵۴۶۲	ہماں تعبہ دید ہر سو درست	کہ بود است آنجا بسیار سخت
۵۴۶۳	چو موئے سپہ را در آمد ندید	یکے دابرہ گرد دہلی کشید
۵۴۶۴	بے حیلہ انگینت آں نابکار	کہ لشکر گذارد بہت و حصار
۵۴۶۵	شہ ہند را دید در جائے خویش	نمی جنب از گرد بارائے خویش
۵۴۶۶	بکر وہ یک ماہ آنجا مقام	ہم آخر چو کم دید تدبیر کام
۵۴۶۷	پس از یک جہے آں سنگ خام خوار	از آنجا سپہ را ندنو میدوار
۵۴۶۸	ہمی را نہ شرمندہ زین بوم دہر	سرت بر کف دست ہا بر مگر
۵۴۶۹	شنیدم کہ اں فتنہ در ہر دو بار	بہ پیش شہ خود دریاں روزگار
۵۴۷۰	ز وہ بود لاف کہ بایں سپاہ	بگیر دہمہ ہند با تخت گاہ
۵۴۷۱	چو ضبطش شود ملک ہند و ستان	کند موضع بوم در بوستان
۵۴۷۲	کشہ ہند را زیر حکم مغل	بیاشد خود آں خار در جلے گل

نوٹ کی تشریح کے لئے نصیب ملا حظہ ہو۔

۵۴۶۳ چو نمیدرشد زین غرض هر دو بار دگر باره نامد درین مرغزار

رواں شدن ملک نایب بقصد معبر و شکستن

بتخانه زر مہری بلال را دہور سمت

۵۴۶۴	دگر باره چون شاه ہندوستان	بشد فارغ از زحمت کافراں
۵۴۶۵	بفرمود تا ہر سرے با سپاہ	بگیرد سوائے کشور خویش راہ
۵۴۶۶	دراں پس ملک نایب را د را	بفرمود صفدار فرماں روا
۵۴۶۷	کہ را ند سپہ را بہ قصد بلال	کند کشورش را ہمہ پایمال
۵۴۶۸	اذا انجا سرے سوائے معبر کشد	یکے تیغ کشور کشا بر کشد
۵۴۶۹	چو اقلیم معبر بگیرد تمام	با صلاح کارش پذیرد تمام
۵۴۷۰	مشنیدم دراں ملک بتخانہ ایست	کہ وصفش بہر کشورافانہ ایست
۵۴۷۱	بر آوردہ ہندوستان تسدیم	کہ بودند در دین خود مستقیم
۵۴۷۲	زر رہائے خالص ز سر تابہر	عمارت درو کردہ دیوار و در
۵۴۷۳	مرصع در بوش ز در خوشاب	مکمل بر و نش ز لعل مذاب
۵۴۷۴	نمونہ ز گلزار شد ادعاد	شدہ بلجاو معبد آں بلاد
۵۴۷۵	تا شش تہی از گل دچوب خشت	بدینا شدہ ہندواں را بہشت
۵۴۷۶	غرض چون دراں کشور آں سہر فزاد	نخستین نبی دست در ترک و تار
۵۴۷۷	کنی اول آں خانہ بت خراب	کہ بتخانہ را شد شکستن ثواب

پس آنکہ نہی دست اندر دیار	بگیری از انجبار ز کارگار	۵۴۸۸
کنی جملہ را بار ازاں سیم دند	بے پل یابی در اں بوم دبر	۵۴۸۹
عنایت کنی جانب تخت گاہ	پس آنکہ برانی از انجاسپاہ	۵۴۹۰
چو بشنید فرمائش شہر یار	شنیدم ملک نایب نامدار	۵۴۹۱
بہ یک لحظہ بگذشت از دیو گیر	سپہ راند از سخت گہ ناگزیر	۵۴۹۲
ہمی کرد سر حسد او پائمال	دزاں جاوہر آمد بہ حد بلال	۵۴۹۳
کہ ترکان رسیدند باکر و فر	بروند نزد بلال این خبر	۵۴۹۴
ہمہ شتر زہ گیران و شیر افکنان	سپاہی در آمد آہر منان	۵۴۹۵
بلاد تو شد جملہ در اراکمن	بر آرد گردان دیار و دمن	۵۴۹۶
بدل گفت کین لشکر در کشائے	شنیدم چو این قصہ بشنید را	۵۴۹۷
بیاز می صفت ہندواں لشکد	بہر سو کہ تازد خرابی کیند	۵۴۹۸
بریں قوم را پیش نامد بہ جنگ	لدر دیو اں را بچو ملک تلنگ	۵۴۹۹
جو بر گشت ازیں قوم کم برد جاں	ہمیری کیے رائے ہندوستان	۵۵۰۰
کہ بود دست در ملک مرتبہ خدیو	ہماں رائے خورشید فرزند یو	۵۵۰۱
بخدست در آرد وہ سر بے درنگ	بریں خالیفہ پس نیامد بہ جنگ	۵۵۰۲
تتا بد کیے برگ کہ بار کوہ	گراید و نکہ تا بم سر یزیں گروہ	۵۵۰۳ F. ۱۶۷
بہ ملے کہ گردند راضی دہم	جہاں بہ کہ تہ در اطاعت ہم	۵۵۰۴
کنم دفع این قوم فرہیش را	بہ زرواخرم کشور خوبس را	۵۵۰۵

۵۵۰۶	دگر روز کیں گنبد فتنہ زارے	شد از چہرہ روز پر دہ ک شامی
۵۵۰۷	بسے خدمتی پیش کردہ بلال	چہ اسپ و چہ گوہر چہ پیل و چہ مال
۵۵۰۸	رواں شد سوئی نایب خاص شاہ	بیوسید پایش در اثنا سے راہ
۵۵۰۹	چو دیدش ملک نایب سرفراز	کہ دشمن شکن بود و مہماں نواز
۵۵۱۰	بہ صدر پرشن عذر بنواختش	لچھو صبا کلاماں سرفراختش
۵۵۱۱	پذیرفت از و خد متہیات مام	بگردش ز بس وعدہ ہا شاد کام
۵۵۱۲	یکے خلعت اور اگر انما یہ داد	در لطف و اکرام بر دے کشاد

## پیوستن بلال رائے دہو رسمند بر ملک نایب در ہبری معبر کردن

۵۵۱۳	بس ز ہفتہ گفتش آں کامراں	کہ لے فخر رایان ہندوستان
۵۵۱۴	توچوں از دل و جاں شدی یار ما	دل و جان تو باد عشرت گرا
۵۵۱۵	کنون بشنوائے فخر ہندوستان	چنین است فرمان شاہ جہاں
۵۵۱۶	کہ ایں بار ہمراہ شکر شوی	زنی کو س در سمت معبر شوی
۵۵۱۷	کہ آگہ نگر د کس از اہل راہ	کشدا نگہاں سر بہ معبر سپاہ
۵۵۱۸	بہ سبب بلال ایں سخن چوں سید	گر نیزے دگر جز طاعت ندید
۵۵۱۹	پذیرفت فرمان شاہ جہاں	پئے رہبری بست محکمیاں
۵۵۲۰	بروز دگر نایب بادشاہ	رواں کرد در سمت معبر سپاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے فہیمہ ملاحظہ ہو۔

# عذر کردن آباچی مغل بال ملک نایب

## در حدود معجز و اسیر شدن او

رواں شد بفرمان شاه جهان	شنیدم چو آن نایب کامراں	۵۵۲۱
ز درگاه آن خسرو کارگار	بر دامن زد گشته مردان کار	۵۵۲۲
پوچ خود سر تهیه با پوشش و رنگ	چو بزم کره چو قتلہ نهنک	۵۵۲۳
بفرمان شہ بود فرماں برکش	آباچی مغل نیز در لشکرش	۵۵۲۴
کہ شہ کرد بانایب خود تئیں	بہر روز ازین پنج مرد گزین	۵۵۲۵
بیاد دے اخبار ہر خیر و شر	یکے پیش رفتے برائے خبر	۵۵۲۶
کہ واقف بدے در تمامی زبان	بیروے ابا خود یکے ترجمان	۵۵۲۷
چو شد نوشش اندراں روزگار	آباچی ہاں مرد نہا خواہ	۵۵۲۸
یکے عذری انکیت اپن بے وفا	ز لشکر ابا فوج خود شد جدا	۵۵۲۹
بر وازل و جاں موافق شوم	بدل گفت برائے معبر روم	۵۵۳۰
بخوام سیاسے ازاں لوم دبر	ز افواج ترکانش گویم خبر	۵۵۳۱
سر نایب شہ بجاک انگلسم	شے خور در افواج ترکاں زخم	۵۵۳۲
کہ از لشکر او را برابر بر اند	وزراں پس ہماں ترجمان	۵۵۳۳
زبانہا ترا جملہ تحت اللسان	بدو گفت کائے باخود ترجمان	۵۵۳۴
چو پیدا شود لشکر معبری	یک امر و زبا نا مکن رہبری	

کہ این ترک شد با شما مہر جوی	بدیشاں بہ ترکیب معبر بگویی	۵۵۳۵۴۱۸۸
مزا جش بگوئید بارے غولیش	بریدش سوی کشور آئے غولیش	۵۵۳۶
گذشت از پہ چند فرسخ زبیں	اباجی پو الیخت عذری چنین	۵۵۳۷
گرد ہے ہنود از کیں گاہ ساخت	یکے شور و غوغا بنا گاہ خاست	۵۵۳۸
یکے تیرے آمد ز ہندی کہاں	دراں حال برسینہ تر جہاں	۵۵۳۹
بہ فوج اباجی شکستے فتاد	ہماں لحظہ آں تر جہاں جاں بداد	۵۵۴۰
بہ پیوست در شک آں نابکار	سیوم رذر آں خا سہر اسیمہ دار	۵۵۴۱
گرفت چو دزدان ہسلکش کشید	ملک نایب آں با جہاں چوں شنید	۵۵۴۲
اباجی خدا را کرد بند	غرض چوں ملک نایب ہوشمند	۵۵۴۳
علیہائے اسلام را بر فراخت	از انجا با قطع معبر بناخت	۵۵۴۴
بلاکش کر بستہ در رہبری	ہمی رفت شاداں بوجہاں خرمی	۵۵۴۵
براہے کہ ہرگز کسی نہ رہندید	دگر دزدو ملک معبر رسید	۵۵۴۶
بدان تابو د حکم خسرو درست	بہ تیخانہ زور آمد سخت	۵۵۴۷
زربے کراں آمد اورا بدست	شنیدم کہ تیخانہ زرشکست	۵۵۴۸
ز بنیاد دیوار ہا بر کنست	وزاں پس بگفت آتشی در زند	۵۵۴۹
در اطراف آں ملک دستے نہاد	چو زان کار فارغ شد آں مرداد	۵۵۵۰
پہنہ جت در کوہن دبیر دہول	ہمہ خلق اطراف از ہم دہول	۵۵۵۱
نبودست در ضبط یک شہر بار	شنیدم کہ معبر در اں روزگار	۵۵۵۲
کہ خوانند ہ پنج پندیہ آں قوم را	در دینج کس بود فرماں روا	۵۵۵۳
رہنا جوئے ہر پنج مرید گر	بزا دہ زیک مادر و یک پدر	۵۵۵۴
ہمہ کشور و ملک دتیخانہ سوخت	چو دیدند ترک آتشے بر فروخت	۵۵۵۵

نوٹ کی تشریح کیلئے تمہیمہ ملاحظہ ہو۔

همه خلق آسوده آزرده شد	زن و بچه رهندوان برداشت	۵۵۵۶
نهادند هر پنج سر در فراز	ندیدند خود را سرکارزار	۵۵۵۷
همه ملک شان دست ترکان افتاد	سپه ناخست اندر تمامی بلاد	۵۵۵۸
در آید سنا گاه در کشور بی	خرومند و اندک چون لشکر	۵۵۵۹
خصوصاً کشیده به رنج راه	بیایید دران ملک اهل سپاه	۵۵۶۰
گر فتنه مقصد دران روزگار	مشنیم ز پیلان چون کوهسار	۵۵۶۱
به گشتند از انجا عزیمت گرا	بزر بار کردند آن جسد را	۵۵۶۲
بهر روز نقصان می گشت راه	همی راند لشکر سوختن گاه	۵۵۶۳
پس از شش می سر بدی کشید	چو بسیار کسار دها موں برید	۵۵۶۴
بر حضرت در آمد به عدد عز و ناز	غرض چون ملک نایب سر فراز	۵۵۶۵
بیا پوش شد بر در لے بلال	رسانید بر شش به پیل و مال	۵۵۶۶
نایب ملک خلعت خاص داد	به خندید شش چون گل با عدل	۵۵۶۷
که رهبر نمی بود پیش سپاه	بلال سرافراز را گفت شاه	۵۵۶۸
کلاه کیانی به فرقتش نهند	ابا خلعت خاص چیرش دهند	۵۵۶۹
بسه عدد هایش به اکرام داد	برو تنید ده ملک الغام داد	۵۵۷۰
و تراں پس رواں کرد در کشورش		
بد و داد الغام بوم دیرشش		۵۵۷۱

بد گمان شدن سلطان علاؤ الدین بعد گشتن  
ابا جی در باب مغلان و کشتن ایشان

۵۱۶۹



سہرا زن بفرمود کردن جدا	پس آنکہ آبا جی غدا را	۵۵۷۲
بحضرت فزوں بودہ از دہ ہزار	شنیدم مغل اندراں روزگار	۵۵۷۳
مغل غدر با شاہ انگلیختند	چو خون آبا جی بہ گل ریختند	۵۵۷۴
بہ غفلت در آید چو در سیر گاہ	بہ گفتندیش باداد دیکہا	۵۵۷۵
شود ملک مامک ہندوستان	بہ خاک انگلیتم انسرشن گہاں	۵۵۷۶
یکے چتر بر تارک او نہسیم	یکے مرد را بادشاہی دہیم	۵۵۷۷
رسانید یک نیک خواہے خبر	ازیں حال برخسرو نامور	۵۵۷۸
نہانی بہ تدبیراں کار شد	دگر روز چوں شاہ ہشیار شد	۵۵۷۹
نویسند فرما کے از شہر یار	بفرمود بر مفتح بہر دیار	۵۵۸۰
بگیرند بہر بند سہ ہائے گل	کہ اندر فلاں روز ہر جا مغل	۵۵۸۱
کشیدند خنجر عوانان راز	چو اں روز میعاد آمد فراز	۵۵۸۲
یکایک مراد ما بر میدند سر	بہر جا مغل بد دریں بوم دہر	۵۵۸۳
بہر شہر بس خون ناحق گذشت	بیک روز جلد مغل شہ گشت	۵۵۸۴
کن راہ ہر ہائے خشم آوری	بلے چوں ز سوراں یکے لشکری	۵۵۸۵
ہمہ لشکر خویش را رہ زند	ازیشاں یکے نیش ناگہ زند	۵۵۸۶
رہد دروازاں نیش بلے انگیں	چو بہر خشم آرد دگر و کیں	۵۵۸۷
چنین است آئین اصحاب زور	زند دست بیجاں کند جلمہ مور	۵۵۸۸
چو بارے بہ عید بہ لیل و نہار	دلے مرد رہ گرچہ از نیش مار	۵۵۸۹
بردنیش مورے نادر دروا	خو اہد کہ در دے رسد مار را	۵۵۹۰
دریں ترہ رہا کن رہ مور و مار	توگر ہستی اے را بہر ہوشیار	۵۵۹۱
پئے تو شہ بہر روز بستہ میاں	چو موران برد اندریں کارواں	۵۵۹۲

کزیں ہر دو خصلت پشیاں شوی	چو ماراں مکن عادت کز روی	۵۵۹۳
شب در دست خیالات باش	بدست انچہ داری درین وہی باش	۵۵۹۴
ہمی گو بہر محفل باہد خودش	ازاں سستی ار یکدم آئی بہ ہوش	۵۵۹۵
ز حرب چپ و راستم دار ہاں	بیاسا قیامتازہ گن بارغ جاں	۵۵۹۶
نماندہ مرا فرق لیل و نہار	چنان مست کن کز یس دیاں	۵۵۹۷

## مناقب سلطان علاؤ الدین طاب قدہ

بود در ہمہ کار ہا کا مگار	کسے را کہ نصرت کند کردگار	۵۵۹۸
ہمہ سرکش از کشد پائے بند	در آرد سر گردناں در کند	۵۵۹۹
سر آسمان آید اندر زمین	ہر دو گر کشد آسمان تیغ کین	۵۶۰۰
بچاکب زنی ضبط عالم کند	بچاکب سر چاکباں بشکند	۵۶۰۱
بانسون اسیر آید آہر منش	بتابند شاہاں ز چاکب سرش	۵۶۰۲
بود قات تافات دہش غلام	چو عنقا بخواد در آرد بدام	۵۶۰۳
نخیزد و گرد در جهان عبوس	چنین شہزادہ شگند رقیقوس	۵۶۰۴
یکے بود آں شاہ را ہم عنال	ولیکن در اقلیم ہند و ستال	۵۶۰۵
کہ اسکندر ثانیش بد خطاب	علاؤ الدین آں خسرو کامیال	۵۶۰۶

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

شہ عادی ش گفہ عالم تمام	محمد شہش خواندہ گیتی بنام	۵۶۰۶۱۶۰
بر د ختم گشتہ جہاں پہلوی	بنامش رواں سکے ز خسروی	۵۶۰۸
جہانش دم نیک خواہی زده	عجب سکے بر مہر شاهی زده	۵۶۰۹
ندارد بجز مہر اد برتری	گرام وز در سکہا سنگری	۵۶۱۰
سپاہش بالید بس کیرہ و گاہ	دراں بسیت سالے کہ ابو دشاہ	۵۶۱۱
در آب دریا بمغلاں بہ بست	بہ ہندوستان چوں بینی سخت	۵۶۱۲
گذشت از پے قصہ اقلیم ہند	بہ عہدش مغل ہفت بار آب بند	۵۶۱۳
ز اقبال آن خسرو کا مرگوار	شنیدم ز پیراں کہ ہر ہفت بار	۵۶۱۴
گئے سر بقائم زدو کہ بتافت	مغل زین بردو بم کا مے نیافت	۵۶۱۵
حصارے کہ نامحشرش پایدار	بر آرد بر گرد دہلی حصار	۵۶۱۶
کہ فرق از زین و دخت کم بود شاں	بر اندازہ بر فرق الموتیاں	۵۶۱۶
بخوانند بوجہ بہندی زباں	مراں قوم را اہل ہندوستان	۵۶۱۸
تہی کرد عالم از اں قوم زشت	بہ عہد خود اں شاہ اہل بہشت	۵۶۱۹
شدے خانانش سرا سر خراب	کسے کو بد ویش بخورد و شراب	۵۶۲۰
کسے کم بجز فستہ فرسودہ بود	بہ عہدش جہاں جملہ آسودہ بود	۵۶۲۱
گلاب و غسل بود ہم نرخی آب	زار زانی در عہد اں کامیاب	۵۶۲۲
بدورش کس از غم شکایت نہ کرد	بہ عہدش کسے جز غم دیں نخورد	۵۶۲۳

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

غم خلق می خورد تا زنده بود	۵۶۲۴
غرض چوں ہمیں شاہ فیروز فن	۵۶۲۵
بشد فارغ از کشتن کافران	۵۶۲۶
حصارے بنا کر در سیر گاہ	۵۶۲۷
خویش مرزاں قصر ابود نام	۵۶۲۸
چو در عہد اکس گرسنه مانند	۵۶۲۹
ز شاہاں ہو گئے عصمت برود	
کہ بود است دیں پر پلوہوں شکن	
حر لیغے مانند شش بہ ہندوستان	
کہ بود اول آسجائیکے قصر شاہ	
بہ پیرانشش کردہ حصے تمام	
ہاں حصن را نام سیری بخواند	

## خبر رسیدن علی بیگ و ترمک بر سلطان علاء الدین و نامزد کردن ملک ناک را بدفع ایشاہ

در اٹھ بہر شہر و کشور شاد	۵۶۳۰
بہ پیشش کمر بستہ اہل کلاہ	۵۶۳۱
دشش زیور و خاطر شش شاد کام	۵۶۳۲
بر آسناں کہ ہموار آئین دوست	۵۶۳۳
بدار الاماں بانگ قمری فگند	۵۶۳۴
بنالید پیشش شبہ کامیاب	۵۶۳۵
زار و دوس کشیدند ایدر چشم	۵۶۳۶
ز دند آتشی در نواحی ہند	۵۶۳۷
کہ منصور خوسے ست خرم نفس	۵۶۳۸
و ترم شد کہ در لاکش افیمہ ضر	۵۶۳۹
گل عیش شکفت از اں خار خار	۵۶۴۰
کہ آسودہ و گاہ شہید ابود	۵۶۴۱
ز امید و ہمیش بود ناگزیر	۵۶۴۲
در اں قصر یک روز بارے بداد	
ہمی کرد عیشے در اں بار گاہ	
ز جان و دلش گشتہ عالم غلام	
در اں خرمی عالم فتنہ دوست	
بہ پیانیہ فوشش زہرے فگند	
سفندیم کیے پیکی آمد شتاب	
بگفتا علی بیگ و تا ترمک ہم	
خود شاں گزشتند از آب سند	
بجز شاہ کس نیست فریاد رس	
اگر زیں خبر خسرو با خبر	
ہم آخر شنیدم بیایان کار	
بلے مردم اندر جہاں تابود	
بود تا دریں گل سکونت پذیر	

نوٹ کی تشریح کیلئے مہیرہ ملاحظہ ہو۔

لیکن ندانند سرانجام کار	۵۶۴۳
زندان آدمی لاف دانش بے	۵۶۴۴
بسایم که شادی بی پایان است	۵۶۴۵
بیاساقیا جام صافے بسیار	۵۶۴۶
چنانم کن که بهشت و جحیم	۵۶۴۷
اگرچه بود زیرک و هوشیار	
خدا آنچه داند نداند کسی	
بسایم صافی که در جوش فرد	
که در دوش نباشد درانجام کار	
نماند مرا جائے امید بزم	

## مصارف در ملک نانک باعلی گوت و تهاک و فیروزی یافتن او

چو بشنید آن خسرو کامگار	۵۶۴۸
بفرمود تا نانک نامور	۵۶۴۹
زندگوست و نیمه بیدر برد	۵۶۵۰
چو بهر سبام کرده یل سرفراز	۵۶۵۱
چو تنگی و چو تعلق و فرستی	۵۶۵۲
بوسند در ادا همت خویش را	۵۶۵۳
چو مردان کند قصد فوج مغل	۵۶۵۴
دشمن اگر کشد بر نواہائے رود	۵۶۵۵
ز روراکند جامه و خود جام	۵۶۵۶
شب دروز باشد چو مردان کار	۵۶۵۷
غرض چون فرادان دشمن داد شاه	۵۶۵۸
ملک نانک آخر یک میسر	۵۶۵۹
که فوج مغل آمد اندر دیار	
که بود است سرشک سخت سر	
سران سپه با خود افزون برد	
چو محمود سرتیبه کہنہ کراز	
چو تو لک چو قستله بصدول خوشی	
که راند صف خصم بدمشش را	
خور و خون دشمن بتوفیق یل	
کشاید ز رگہائے بدخواہ رود	
کند خواب و آرام بر خود حرام	
قوی خاطر و خوشدل و هوشیار	
بد و نامزد کرد افزون سپاہ	
که بود دست در صفدری استر	

ہمیر اند شکر پے کارزار	سیہ اند از حضرت شہ یار	۵۶۶۰
سپاہ مغل گشت ناگہ پدید	برہا نسی سسرودہ جوں در رسید	۵۶۶۱
چو بازے کہ یابد دل شیر نز	شندیم ملک نانک نامور	۵۶۶۲
صف قلب را جملہ پامال ساخت	یکایک بر افواج کا فر بخت	۵۶۶۳
نہادہ بدلاں از دوسو سر بجنگ	زمانے مغل کرد آنجا درنگ	۵۶۶۴
اجل دادہ ہر سوندے ہلاک	برآمد ز شمشیر جا کاک چاک	۵۶۶۵
چو ز خشیدن برق شہائے تار	در نشیدین تیغ اندر غبار	۵۶۶۶
صد اخاست از گنبد آسمان	ز آواز کوس و ترنگ کمان	۵۶۶۷
چشمہائے ہندوستان خیر گشت	یکے تیرہ جسکے در آنجا گشت	۵۶۶۸
بگفتا کہ یکبارہ جبند سپاہ	ملک نانک بندہ خاص شاہ	۵۶۶۹
تبازند یکبارہ ویران و پور	بیارند بر فوج بدخواہ زور	۵۶۷۰
بقلب مغل داد یکسر عنان	شندیم چو افواج ہندوستان	۵۶۷۱
کہ بودست با عزم و فر و شکوہ	علیگ شہزادہ آل گردہ	۵۶۷۲
کہ در عکس تیغش نمودے اجل	دگر گرش چیرہ تر تاگ میل	۵۶۷۳
سراسر شد افواج شاں در فرار	ستادند آنجا چو مردان کار	۵۶۷۴
صف ہند شمشیر ہندی کشید	چو فتحے چین ہندیا نرا دود	۵۶۷۵
براں جوی ہم از گشتگان گشت پل	براندند جوئے ز خون مغل	۵۶۷۶
کہ بودند ہر دوسپہ را اسیر	علیگ در تاگ آمد اسیر	۵۶۷۷
گر وہے سرائرا بریدند سر	سپاہ مغل جملہ شد بے سیر	۵۶۷۸
دگر جملہ شد کشتہ از تیغ و تیر	ہزارے دہے زندہ شد دستگیر	۵۶۷۹

فقادہ بدست سپہ سی ہزار	شہنیدم از اسپان ملک تار	۵۶۸۰
مہ را پیش عالم افزود شد	چو ناک در آن جنگ فیر شد	۵۶۸۱
دوم روز از آن لغز و فرخندہ جا	بہستہ علی بیگ و تاترک را	۵۶۸۲
نہ تنہا کہ با شکرے کامگار	رواں گرد در حضرت شہر یار	۵۶۸۳
کہ فوجش نظریانت بردشمنان	چو بشنید آن خسرو کامراں	۵۶۸۴
بہ نزدیک در گاہ شہر با ظفر	در آمد ہماں ناکت نامور	۵۶۸۵
ز شادی بداد آن شہ شاد کام	شہنیدم کہ بر تخت زر بارعام	۵۶۸۶
شد آراستہ از بیں دیار	ستادند در بار اصحاب بار	۵۶۸۷
ابا سر فر از آن پختہ نبرد	در آمد ہماں ناکت شیر مرد	۵۶۸۸
چو شہ دید رویش شد اندر نشاط	بوسید از دور شہر البساط	۵۶۸۹
پہ پیش شہ آورد با بند غل	ہماں ہر دوسر شکران مغل	۵۶۹۰
کہ بگرفت در وقت تاراج شاں	ہزارے دوسر مرد افواج شاں	۵۶۹۱
بیادہ و با بند در بار بجای	ہمہ غرق آہن ز سر تا بجای	۵۶۹۲
کہ تنہائے شاں ریخت در کار زار	دگر چند گردن ز سر کردہ بار	۵۶۹۳
فرزد بے از کنیز و غلام	بسے خرگہ واسپ و زین و لگام	۵۶۹۴
بیادیلان سپہ را بدست	کہ از بنگہ خصم گاہ شکست	۵۶۹۵
بسے شکر ایزد ہی گفت شاہ	کشیدہ یکایک در آن بارگاہ	۵۶۹۶
کہ افزودت تیرہ تن از جان پاک	چو فارغ شد از شکر یزدان پاک	۵۶۹۷
برا شہر نشاط شد بر بند غل	بفرمود پس بندیان مغل	۵۶۹۸
منادی کنان از در شہر یار	سپازند دست عواناں مہار	۵۶۹۹
چو شہر شد جملہ را سر بر بند	بہ شہر در شہر شانرا بر بند	۵۷۰۰
کہ آورد ناکت جہاں در جہاں	بگفتا ز سر تا سے این مدبراں	۵۷۰۱

زور و ازہ یک تیر پرتاب دار	۵۶۰۲
پس انگہ علیگ و تر تاک را	۵۶۰۳
کہ بندے بہرند و خلعت دہند	۵۶۰۴
شنیدم از ان پس کہ آپ شاہ را	۵۶۰۵
بگفتا بدر گاہ خدمت کنند	۵۶۰۶
بہر یک کینزان ہندی نژاد	۵۶۰۷
چہ نان و چہ جامہ چہ نقل و شراب	۵۶۰۸
یکے روز تر تاک بعد از دو ماہ	۵۶۰۹
چو شد دست گفتا سچا ہم کجا	۵۶۱۰
چو شنید شہ شد برو بد گمان	۵۶۱۱
علیگ را ہم پس از یکدو سال	۵۶۱۲
بر آرنڈ بڑے برون حصار	
ہاندم بفرمودہ سہ ماہی	
کلا و شرف بر سر شاں نہند	
رہا کرد شاں را و خلعت بداد	
دل از دعویٰ سرکشی بشکستند	
معاشے بفرمود شاں بر مراد	
ہمی داد شاں خسر و کامیاب	
شرابے ہی خورد در بزم گاہ	
چو شد اسب و ترکش کلا ہم کجا	
بگفتش کہ ریزند خون در زماں	
ز خنث درونہ ہی گشت حال	

## قصہ طیب برن و متبہ شدن سلطان علاؤ الدین و در راہی کوشش کردن

شنیدم طیبے ز ابنار ہند	۵۶۱۳
بکار طب آں ہندوئی ہوشیار	۵۶۱۴
مگر ساکن موضع برن بود	۵۶۱۵
علا بے کردے برائے خداے	۵۶۱۶
معاش از زراعت بہر داشتے	۵۶۱۷
بشہ خفہ بود آں طیب گزین	۵۶۱۸
زلکا مگر قوسے آہر سناں	۵۶۱۹
بدان تاکند جمع ادا ز گیا	۵۶۲۰
کہ در بنض وقار ورہ بدول پسند	
یگانہ شدہ اندراں رزگار	
بکار مریمضاں مدومی نمود	
گشتے بہ ہر کس متنا نمائے	
پے در منداں دوا ساختے	
کہ بگرفت مہدش ہوا از زمیں	
پے برونش بستہ آں سب بیان	
ز بہر بہر ہمکین باز دودا	



بہبہکین ہاں شاو آہر مناں	۵۷۲۱
غرض چونکہ آہر منان مہیب	۵۷۲۲
بگردند بیدار شش آنکہ خواب	۵۷۲۳
شنیدم چو بیدار شد آن طبیب	۵۷۲۴
حصارے عجب دیدنیا اس	۵۷۲۵
بہر پیرت شد اند پیکر اں گرد	۵۷۲۶
کسے آدمی صورت و پیلتن	۵۷۲۷
کسے شیر ہیئت دے شاخدار	۵۷۲۸
بہبہکین نشستہ بیک تخت زر	۵۷۲۹
طبیب اینینیں مجھے چوں بدید	۵۷۳۰
بدل گفت کیں خواب آہر من ست	۵۷۳۱
چہ روز است پیش آمد اشہرا	۵۷۳۲
طبیب اندر دود کا ہر مناں	۵۷۳۳
کہ ہاں لے طبیب مبارک قدم	۵۷۳۴
یقین داں کہ لنگاست این خوش حصار	۵۷۳۵
چو بیسار شد کار فرمائے ما	۵۷۳۶
قتادے پدید آمد اندر مشام	۵۷۳۷
بے حیلہ کر دیم و تدبیر ہم	۵۷۳۸
ترا خاص لے مرد صاحب ہنر	۵۷۳۹
شباشب ترا بہر شش آور دہ ایم	۵۷۴۰
کنوں بہر این لے گردن فراز	۵۷۴۱
چو این قصہ بشنید از ایشان طبیب	۵۷۴۲
مگر بود از عسلے نا تو اں	
بہ لنگا بردند مہبہ طبیب	
بگردند پیش بہبہکین شتاب	
عجب گردان خلق و شہر عجیب	
در و ساکن آہر مناں بی قیاس	
دش آمد از روئے شاں دستوہ	
کسے گا و دیدار و عفریت فن	
کسے اندہا پیکر و غول سار	
چپ و راست اں قوم بستہ مکر	
چو بیمارے آہے نہا کی کشید	
کہ و سو اس ازین خواب اندر من ست	
چہ خواب ست کہ گرفت از دستہ	
مراد را بگفت دلایہ کنناں	
مگر داز تماشاے دیواں دژم	
بہبہکین دریں شہر شد شہر یار	
یکے در پیدار شد شش بے دوا	
بشورید خوشش بہر صبح و شام	
نشد یک جوی ہم از ان در دم	
ز بہر علا جش دریں بوم دہر	
ز آرد دنت زحمتے بردہ ایم	
بد آنساں کہ وانی غلابے بساز	
شد آشفہ و دل پریشان طبیب	

گدشتہ بردگرم دوسروں جہاں	چوبیس دیدہ بود است سو دزیاں	۵۶۴۳
کہ خوانند سالار خواں را شتاب	فرہم شد و گفت شانرا جواب	۵۶۴۴
بیار و خوشش پائے مہود را	بگوئید کہ بہر فہرماں روا	۵۶۴۵
کندیش من خوج آئرا تمام	بدان تا غذائے کہ دار و دام	۵۶۴۶
توانم کہ گردم طبیعت ششاس	چو از اکل و شر بش بگیرم قیاس	۵۶۴۷
چئے دفع ایں درد و درماں کنم	وزاں پس توانم کہ فرماں کنم	۵۶۴۸
بہر سود و بدیدند شور افگناں	شنیدم ہماں لحظہ آہرناں	۵۶۴۹
پیش بھجیکن کشیدند زرد	طوائے کہ مہود پر بہیز بود	۵۶۵۰
چہ چند آچارا خسلطاط پر	ز پختہ برنج آخورے چند پر	۵۶۵۱
زمیش دشر بیش از وہ ہزار	زماہی دریا ہزارے سہ چار	۵۶۵۲
بے برہ از سیلی کوہ دشت	بے آدمی کردہ بریاں درست	۵۶۵۳
بجائے دواہائے حیفہ شکن	ز کوہان پیلاں بے باب زن	۵۶۵۴ F. 167
ز وہ تو وہ ہر سوچہ گویم کہ چند	ز گاؤں گاؤں زمیش داؤگو سپند	۵۶۵۵
بیکدم بخوروش بھجیکن تمام	ہنادند پیش آہر من آئرا تمام	۵۶۵۶
در آمدنش زان تماشا بدرد	چو ہند و تماشائے پر بہیز کرد	۵۶۵۷
کہ گردم ز دست شیاطین رہا	بدل گفت کاہد رہیہ سازم دوا	۵۶۵۸
سلامت ز آہر مناں کم روم	گراید نہ کہ زیں کارنسکہ شوم	۵۶۵۹
کہ یا بد رہائی بتد بیر مرد	کیے حیلہ باید دریں کار کرد	۵۶۶۰
بگویم مگر راست آرد خدا	قیاس سے بہر بہیزیں دیوار	۵۶۶۱
بگفتا کہ اے مرد مجرد تن	وزاں پس رخ آرد و برامین	۵۶۶۲
شدم آگہ از درد و درماں تو	گر نفتم قیاسے ہم انجوان تو	۵۶۶۳
سہ پر بہیز ہوا رہ پر پائے دار	اگر بایت صحت پایدار	۵۶۶۴

یکے آنکہ تنہا مخور مینچ چسیر	۵۶۶۵
سیوم خوردن آدمی کن رہا	۵۶۶۶
دو اسے کہ گفتسم ترا آشکار	۵۶۶۷
دگر خود ازین ہم نیسا بی شفا	۵۶۶۸
چو آہرمن این ہر سہ پر ہیز نغز	۵۶۶۹
سہ روز سے برا لگو نہ پر ہیز کرد	۵۶۷۰
طیب گزیں را طلب کرد پیش	۵۶۷۱
وزاں پس بعد لطف گفت ای حکیم	۵۶۷۲
کنون ہر چہ مطلوب دار می زین	۵۶۷۳
کہ ریزم بد امان تو بے خطر	۵۶۷۴
چو بشنید از دی طیب این سخن	۵۶۷۵
مگر آنکہ در خانہ من مرا	۵۶۷۶
چو آہرمن این قصہ از وی شنود	۵۶۷۷
بگفتا کہ البتہ چیزے بخو اہ	۵۶۷۸
دگر بارہ گفتش طیب گزیں	۵۶۷۹
بدست ست ملک قناعت مرا	۵۶۸۰
بداں جفت دایم زراعت کنم	۵۶۸۱
چو مصر فزون ست و حرم اندک ست	۵۶۸۲
چو این کمتر است از تو مطلوب من	۵۶۸۳
ز بسیار خوردن بہر ہیز نیز	
کہ بہت گشتش بجلہ علت فرا	
شب در دوز از جان و دل ہوشدار	
ز بہر تو از خانہ آرام دورا	
نیوشید از این مردیدہ مغز	
شنیدم تنش گشت فارغ ز درد	
بتعظیم بنشاندر تخت خویش	
مرا شد صحیح از تو شخص سقیم	
بخو اہ اسے خود مند فر خند و تن	
چہ در وہ گوہر چہ ستیم چہ زر	
بگفتا نخواہم ز تو مایہج من	
رسانی بہ خوبی ازین زشت جا	
شنیدم دگر بارہ بدش نمود	
وزاں پس رواں شود ازین جایگاہ	
کہ لے شاہ دیوان روئے زین	
بنخانہ است دو جفت زراعت مرا	
ہم از حاصل آں قناعت کنم	
ہنرم ز رو خاک ہر دو یکے ست	
کز اید ز رسانی مرا در دامن	

چو بشنید آہر من این داستان	شنیدم من از زمرہ پاستان	۵۶۸۴
کہ یکبارہ دل از تننا شکست	عجب کرد ازل مردہمت پرست	۵۶۸۵
باسباب فانی کم آلودہ کرد	چو ہمت ہاں ہمت آلودہ فرد	۵۶۸۶
چو در رفت ہمتی مستقیم	بلغت آنکہ آہر من کائے حکیم	۵۶۸۷
کنوں دل ز نامزد بردا خستی	دو اے تن سوختہ ساختی	۵۶۸۸
ہماں پندرا کم فراموش کن	یکے پند آہر مناں گوش کن	۵۶۸۹
بلن سخی روز و شب و صبح و شام	بکار زراعت چو ہستی مدام	۵۶۹۰
نیفتد خیانت در دنیسم جو	کہ از کاستن تا بوقت درو	۵۶۹۱
نیاید گئے دست آہر منے	یقین دانکہ در اینچنین خرمے	۵۶۹۲ F160
ز بے برکتی سر بنقصاں کشد	بہ بگنجے کہ دست خیانت رسد	۵۶۹۳
شیاطین در دگشت در ترک و تاز	برو دست آہر مناں شد دراز	۵۶۹۴
یکے میوہ دست خود مسند داد	شنیدم چو آہر من این پند داد	۵۶۹۵
منافع بسے دارد اے ہوشیار	بگفتا کہ این میوہ خوشگوار	۵۶۹۶
ایانیک خواہان خویشت بجز	از نیجاہ بوم در خویش بر	۵۶۹۷
ز ہر تخم گردد درخت آشکار	دو سہ شمش آنگہ بیانے بکار	۵۶۹۸
تہی نبود از بار سال تمام	درختش برو مسند باشد مدام	۵۶۹۹
گل دیارش آید منافع کرے	بود رنگ و بولش دل و جان فرے	۵۷۰۰
کہ شد نادار این تحفہ در ہر دیار	ز بار بلک خود این یادگار	۵۷۰۱
در این بوم و بر عزت افزایدت	چو مردے طبعی بکار آیدت	۵۷۰۲
عجب کرد ازل میوہ مرد و غریب	چو از دست او میوہ بستد طبیب	۵۷۰۳

بسوئے دفاق خود آمد فراز	ز پیش بعد نرخی گشت باز	۵۸۰۴
زیارگان چادرے زرنگار	پوش بست بر چهره روزگار	۵۸۰۵
شنیدم چو پایے زلف رفت بیش	طیب گزین خفت بر مهد خویش	۵۸۰۶
درا سنج اگر گشتد یکسر هوا	رپوند آهر مناسنش ز جا	۵۸۰۷
چو دریافتندش مقام از نشان	بر بخش سپردند در یکا نماں	۵۸۰۸
کز آنجا رپوند باد سخت	نهادند مہدش در آنجا جہت	۵۸۰۹
سوئے ملک خود ہر یکے سر نہاد	پس آنکہ از آنجا بر آئین باد	۵۸۱۰
کہ بودش زہر علی اور انصیب	چو شد روزید اگر گشت آن طیب	۵۸۱۱
کہ بود است در آن خانہ یک قرن پیش	نظر کرد اندر شہستان خویش	۵۸۱۲
بلے عاشق مسکن است آدمی	چو بخت بخت از خنہ می	۵۸۱۳
ہمہ حال خود پیش ایشان براند	پس تباع و اطفال خود را بچاند	۵۸۱۴
بر دلش شد ہر یکے جاں فشاں	چو بعد از سر روزش بدیدند شاں	۵۸۱۵
وزاں پس ہمہ شہر و کشور شنید	بہمسارگان ایں حکایت رسید	۵۸۱۶
کہ تخم ریزی و گل پروری	مگر بود وقت زراعت گرمی	۵۸۱۷
دل اندر شروع امانت نہاد	ہماں پسند آہرمن آورد یاد	۵۸۱۸
تفادت نہ شد تا بوقت درو	چنان کرد کوشش کہ یکدانہ جو	۵۸۱۹
کہ بود است بعینیاں راز روزگار	شنیدم ہماں قایمی ہوشیار	۵۸۲۰
وفاے در آن گشت کامل بدید	بکشتش مساحت کماں در رسید	۵۸۲۱
ز ہر دانہ گشت مقصد فزوں	زہر شاخ صد خوشہ زدہر بروں	۵۸۲۲
بخواند آنکہ صاحب کشت را	عجب کرد از اں کشت کامل وفا	۵۸۲۳
بکشت چہ اقبال سایہ فلند	بر رسید از وی کہ بے بخت مند	۵۸۲۴
دریں خاک تخم سعادت کہ بخت	بگوار است تا خاک گشت کہ بخت	۵۸۲۵
ندید است مردے دفائی چہیں	کہ در ایچ دستے بردی زہیں	۵۸۲۶
کہ کشتش بر آموزہ بر راستی	ہماں بکشت کار از سر راستی	۵۸۲۷
ہی گفت و ایں قاتی می شنید	بجز راست گفتن گریز نہ دید	۵۸۲۸

دراں پس دعا گفت خاموش گشت	چو پیش گفت آن همه سرگشت	۵۸۲۹ F. ۱۶۶
عجب کرد این طرفه روزگار	چو بشنید از مردم پوشیار	۵۸۳۰
طیب گزین رفت در تنگگاه	فرستاد آن تحفه را پیش شاه	۵۸۳۱
دوسه تخم بر مرد آزاده بود	از آن میوه کا هر منش داده بود	۵۸۳۲
ز بعد زین بوس پیشش نهاد	همان تخم را بر دیر شاه راد	۵۸۳۳
همان سرگذشت خود آنکه بگفت	ستاد و حاکم شهنش بگفت	۵۸۳۴
هم آخر چو قصه بیایان رسید	همی گفت و شاه جهان می شنید	۵۸۳۵
دراں پس بگفتا چو کار آگاهان	عجب کرد این قصه شاه جهان	۵۸۳۶
از آن پس بستش مثل دهنده	کلاه شرف بر سر او نهادند	۵۸۳۷
نخواهد که حصه باد شاه	کز اولاد او هم در آن تنگگاه	۵۸۳۸
که او صافش از مرد بخردش نمود	همان تخم گفتا که کار نندود	۵۸۳۹
بر می داد بر دند در پیش شاه	چو شد کاشته از پس چندگاه	۵۸۴۰
دلش گشت شاد به صدق طیب	چو شد دید آن میوه پس غریب	۵۸۴۱
بدفع خیانت شر دس نمود	دراں پس شنیدم که نازنده بود	۵۸۴۲
بهمدش همه سنگها گشت رست	یکه حبه هم تفاوت نخواست	۵۸۴۳
همه چیز را شد بعشره بها	اثر کرد آن صدق در زرخشا	۵۸۴۴
دعا گوئی او گشته هر صبح و شام	بهمدش بیا سود هر خاقان عام	۵۸۴۵
مرا و را همان صدق همراه گشت	هم آخر جوزی کو پیکه برگزشت	۵۸۴۶
کز دنجها کرد از یک پیشیز	عجب کیمیا می است صدق از غریز	۵۸۴۷
ابا کو بهنا طرح کردن توان	از دجه در گه امتحان	۵۸۴۸
که دارم بدعوائی دیں راستی	خدا یا مرا هم بدیں راستی	۵۸۴۹
ز صدقم بگرداں چو شست طیب	ازین بخش مارا چو کامل نصیب	۵۸۵۰
مدام از خود هر یک بار دار	زیک شاخ من گشت زراں هزار	۵۸۵۱
ز شاخ مرادم بکن بارور	خصوصاً ازین گشت زار هنر	۵۸۵۲

۵۸۵۳	بداں تاجو دہقان زحمت گزین	کہ بے شرکت دیوکارم زمیں
۵۸۵۴	خوم برازیں باغ بقیل و قال	کہ زحمت بہر دم دین خشک سال

## ذکر مجلس کردن سلطان علاؤ الدین دہر

### انداختن شراب و شراب خانہا

۵۸۵۵	شنیدم کیے روز شاہ کریم	بیار است بزمے چو باغ نعیم
۵۸۵۶	حریفان طلب کرد بس یک بیک	چو غزوینا سخاں و چوں قیر بیک
۵۸۵۷	چو اس چاشنی گیر شیریں جواب	کش آمد خداوند زاده خطاب
۵۸۵۸	چو قیران شیر افکن و دیو بند	کہ بود دست گردن کشتے ہو شمند
۵۸۵۹	دگر سر فرزادان تسلیم دار	کہ بدہر کیے محرم شہر یار
۵۸۶۰	حریفان محرم در راں بزم گاہ	بفرمان آں شاہ گیتی پناہ
۵۸۶۱	نشستند در پیش شہ با ادب	خود شے بر آمدند اہل طرب
۵۸۶۲	ہمی گشت خوش جام کنجی سدی	ہمی داد دور کہن را نو می
۵۸۶۳	نوائے معنی بلابل نظر	ہمی داد از عالم جاں خبر
۵۸۶۴	فونے دل انگیز آمد سرود	دے عیش آئین آمد سرود
۵۸۶۵	ہمہ ساز او آلت سوز جاں	ز سوزش رسد و دود بر آسمان
۵۸۶۶	نوائے کہ مطرب بر آرد بندوق	چہ نقطہ خوش است آں پمبائی شوق
۵۸۶۷	غرض اندراں بر نگہ بید رنگ	ہمی گشت ساغر براہنگ جنگ
۵۸۶۸	چو خورشید در دامن با خضر	نئے لعل می گشت در جام زر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

زیریں درآمد دریاں بزم گاہ	دراں حال ٹخنے زفاصلان شاہ	۵۸۶۹
پس آنگہ زباں باادب برکشاد	دعاگفت شہ رازیں بوسہ داد	۵۸۷۰
گواندہ بادت بسے روزگار	بگفتا کہ شاہائے خوشگوار	۵۸۷۱
ہماں بہ غم زیر دستاں خوری	دلے جامی نقل اندرین ادوی	۵۸۷۲
زمیں باد از جرعہ ریز تو پاک	مبادا ضعیفے بدورت ہلاک	۵۸۷۳
بہ عہدیت کہ حق راگز میں بندہ	شنیدم کہ امر در دستہ	۵۸۷۴
چناں گشت انبوہی مردماں	پئے غلہ اے خسرو کامراں	۵۸۷۵
شد آنجا ضعیفے دوسہ پایمال	کہ از غایت قحط خشکی سال	۵۸۷۶
شد افسردہ دستے زساغر کشید	شنیدم چو شہ این حکایت شنید	۵۸۷۷
کہ آمد فرو از شہ شراب	چناں زین خبر شد در روش خواب	۵۸۷۸
کہ غافل شدم از دیار دامن	بگفتا کہ مدللے بر عیش من	۵۸۷۹
کہ زد آتش ایام در خسرم	چناں برد از راہ آہر نسیم	۵۸۸۰
ندامم چہ گویم بفر دوا جواب	ازیں ستم شد جہانے خراب	۵۸۸۱
شد از غفلت خود ندامت گرلے	بگفت ایں وزد گر یہاکی ہائے	۵۸۸۲
بہ میخانہ آتش در زرنند	پس آنگہ بگفتا قدح بشکنند	۵۸۸۳
بگویند بانگ مہابیت زناں	لقبیاں بہر سو منادی کناں	۵۸۸۴
شود خان دمانش سر امر خراب	کہ بہر گودرین دور نو شد شراب	۵۸۸۵
کہ بودند در دورادہ ہوشیار	دزاں پس طلب کرد مردان کار	۵۸۸۶
بجاں انداز قحط و تنگی سال	بگفتا کہ خلقے دریں خشک سال	۵۸۸۷
بہر نصیحت تا بوقت غروب	کشائید ابار ہائے خوب	۵۸۸۸
بدادہ ندر بخ کہن مستقیم	فروشدند غلہ بہ نرخ قدیم	۵۸۸۹
رسانند خستہ دلا نرا بکام	برند آفت قحط از خاص و عام	۵۸۹۰



۵۸۹۱	برآرند هر محسّر را بدار	مگر آنکه تايب شود ز احسّار
۵۸۹۲	فراخي برآرند و نيكي بربند	بدین ساں همه شهر را ببردند
۵۸۹۳	ز بازار هر روز دقت غروب	بريدان بيارند ز رخ جوب
۵۸۹۴	پس آن ز خواجه در پيش شاه	بگويند يك يك بهر شمارگاه
۵۸۹۵	گر دے كه از فاقها سوختند	دل از آتش جوع افزوختند
۵۸۹۶	هم از مطبخ خاص شفقت كنان	بهر روز شان را رساند تاں
۵۸۹۷	شنيدم بده روزے آن سرفراز	جهاں را بر دلق درآور د باز
۵۸۹۸	چنين آيد از خسردان كريم	كه از خلق دحق شان بود شرم و بيم
۵۸۹۹	غم زير دوستان عالم خوردند	دزين غم دے آن خوش كم خوردند
۵۹۰۰	همه بر رعيّت رعايت كنند	همه در حقيّت حمايت كنند

## عزيمت كردن سلطان علاؤ الدّين در

### سيوانه و فتح آل

۵۹۰۱	غرض چونكه آسود شهر و ديار	زد آبي برون خيمه زد شهر بيار
۵۹۰۲	سپه را بر آهنگ سيوانه راند	بر آئين شاهان فرزانه راند
۵۹۰۳	پس سيوانه چون شكر شده رسيد	شنيدم كه بهندوبه دزد و فرزند
۵۹۰۴	چهل روز شكر بهر صبح و شام	خور و خواب بر خویش كرده حرام
۵۹۰۵	همي كرد قصد بربريگاه و گاه	به پيچيد در حصن سيوانه شاه
۵۹۰۶	چو در ماند از سختي آل حصار	شبه بر در حق نبالسيد زار
۵۹۰۷	چو شب شد باختر نمودن گرفت	بخواست نمودند فتنه شگفت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کے پیر مردے کلیدے بداد	کہ گوئی بہ دست شہنشاہ واد	۵۹۰۸
در مملکت برگش ازین کلید	ہمی گفت کاے شاہ اختر سعید	۵۹۰۹
زیر مغربی ریخت برکو ہمار	چو عراده زرز نیلی حصار	۵۹۱۰
دل خویش در را حق کرد راست	نہ شرق از تحت زریں نجاست	۵۹۱۱
کہ ایند سپئے فتح را ہشمن نمود	بشکر خدا برد سر در سجود	۵۹۱۲
ستہ تیغ بردست دبر گاہ شد	بفیروزی خود چو آگاہ شد	۵۹۱۳
نقیباں بہ شکر خدا در دہند	بفرمود تا زین برابرش نہند	۵۹۱۴
بہ پیکار این حصن بست و مکر	کہ لشکر شود ساختہ سر بسر	۵۹۱۵
جہانے سر اسر در آمد بجوشش	تبیرہ بر آورد ہر سو خودش	۵۹۱۶
سپہ را بفیروزی آراستند	سران سپہ جملہ برخواستند	۵۹۱۷
بہ دشمن کشی مکیہ خواہ آمدند	ہمہ پیش دہلیز شاہ آمدند	۵۹۱۸
عناں رفت از دست خیم از نوب	پس آنگاہ شب بردیاد رکیب	۵۹۱۹
قرار از دل خصم شد در فرار	بہ یکبار برگشت گرد حصار	۵۹۲۰
تعیں کرد ہر صفدرے را النگ	وزاں پس شہنشاہ فیروز جنگ	۵۹۲۱
بشد در محلوستہ را و نفس	چو از نامے ترکی دہندی جرس	۵۹۲۲
دہلہائے جنگی ز ہر سوز و ند	ہمہ سرکشاں چین برابر و ند	۵۹۲۳
چو شیراں پئے کارزار آمدند	خودشاں بہ گرد حصار آمدند	۵۹۲۴
ز خنداں گزشتند کیسر چو باد	شنیدم ہم از اول باداد	۵۹۲۵
ز بن برہسار اہمی کاغشت	بچوب اختر می جملہ ہشتادند	۵۹۲۶
ہمہ ہندواں کرد شکر رہا	بکنگر رسیدہ سپہ نیز ہا	۵۹۲۷
بگے سنگ دگر آتش انداختند	بسے ہندواں چارہ می ساختند	۵۹۲۸

نیا بد چو تدبیر شاں کار گر	۵۹۲۹
چو بسته از خنجر قسم راه گریز	۵۹۳۰
ز باران تیرے کہ از حد گذشت	۵۹۳۱
بس از چشمها غوں ہی رکھتند	۵۹۳۲
بہر تن دو صدر رخسہ افزوں نفاذ	۵۹۳۳
چو حال عدو دید شمشاد اینچنین	۵۹۳۴
بیار مذیک حملہ بر در شتاب	۵۹۳۵
بفرمان شب شکر آید بکوش	۵۹۳۶
کیے حملہ کر دند بر حصم دوس	۵۹۳۷
سیرا خستہ ز فرقد گذشت	۵۹۳۸
سپہ رنت حملہ بکھن اندر دہاں	۵۹۳۹
یکے مرد زنده نہ رنت از حصار	۵۹۴۰
گرفتہ ہاں سپیل شوم را	۵۹۴۱
شہش گفت تازہ و در گردن زنند	۵۹۴۲
دگر در زباں خسرو سرفراز	۵۹۴۳
چو بار فتح بکفرت رسید	۵۹۴۴
بجاں دادن آنکہ نہادند سر	
ز آشفتنی شد دے در ستیز	
تن ہندواں حملہ غر بال گشت	
بغر بال تن غوں ہی رکھتند	
دل ہند و از دیدن غوں نفاذ	
بفرمود تا سر کشاں گزیدن	
کہ اکنون در آمد کہ منتخب اب	
دہل زن بر آرد ہر سو خورش	
علمہائے کفار شد سرنگوں	
ہاں سپیل از حصن نو مید گشت	
ہمی راند ہر طرف جوئے غوں	
اسیر آمدہ حملہ خیل و تبار	
کشیدند در پیش فرماں ردا	
سرش را بکھنش معلق کنند	
بد نصرت سوئے تنگہ گشت باز	
ہمہ شہر از خرمی آرمید	

## رواں شدن ملک نایب و مصداق دادن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

# بالکٔ و اسیر شدن کبک بر دست او

یکے مژدہ بامہابت بخواب	بنے دید آں خسرو کا سیاب	۵۹۴۵
ہجی گشت دریشہ و مرغزار	کہ گوئی شہنشاہ برسم شکار	۵۹۴۶
پدید آمد و کرد آہنگ شاہ	یکے شیر ناگہ در اں صید گاہ	۵۹۴۷
در آو در آں شیر را در کمنہ	ز خاصان خسرو یکے ہوشنہ	۵۹۴۸
در اں حال صبح سعادت دید	اسیر اندر پیش خسرو کشید	۵۹۴۹
طلب کرد آنکہ معتبر ثناب	پوشد صبح شہ را ز سرفروختن آہ	۵۹۵۰
یکے حرف از اں خواب کتر نہفت	ہیں خواب پیشش نامی بگفت	۵۹۵۱
بر تعمیر مر شاہ را بوسہ داد	مقبور کا گفت و دفتر کشاد	۵۹۵۲
بشارت ترا باد از خواب دوش	بگفتا کہ لے خسرو تیز ہوش	۵۹۵۳
مراد را بدست آورد ناگہاں	یکے بندہ خاص شاہ جہاں	۵۹۵۴
پس آنکہ بیار د با یوان شاہ	کند بندہ اور اہاں نیک خواہ	۵۹۵۵
شہنشاہ جامہ فرمود و النعام داد	چو ایں را ز بر شہ مقبر کشاد	۵۹۵۶
جہاں گشت آراستہ چو عروس	دگر روز ہوں وقت بانگ خروش	۵۹۵۷
ز نکتاں و را کہ ملاغے سثاب	شد آغاز تا تیر تعبیر خواب	۵۹۵۸
در آمد بر فہم مان شاہ و مغل	بگفتا کہ شاہا سپاہ مغل	۵۹۵۹
بہ ہند آمد افزدن تر از صد ہزار	در اں ملک ہر جا کہ جندہ سوار	۵۹۶۰
چنین لشکرے جندہ کتر کشید	مغل گرچہ ہر بار لشکر کشید	۵۹۶۱
پہنہ جست از ہم شاں در حصار	بہر جا سرحد دار بدور دیار	۵۹۶۲
کہ آمد مغل بابے کرد و فر	ہمہ ہند و افتاد و رشتہ دشمن	۵۹۶۳

نوٹ کی تشریح کیلئے غمیمہ ملاحظہ ہو۔

پہست از دلش خست خود را فراغ	چو بشنیدشہ اس خبر از الارغ	۵۹۶۴
پس آں نایب غیبتش را بخواند	زمانے دل شہ مشوش بماند	۵۹۶۵
بکن اندراں خیمہ عرض سپاہ	بگفتا بر آدریکے بارگاہ	۵۹۶۶
پس آں تذکرہ زد و پیشم بیار	جد اکن بہر جا کہ جندہ سوار	۵۹۶۷
کمر بستہ در کار عرض سپاہ	ملک نایب یل بعد مان شاہ	۵۹۶۸
بد فتر دور آدریک لک سوار	شنیدم مہندس در اں روزگار	۵۹۶۹
سیران سپہ را با خویش برد	ملک نایب آں تذکرہ پیش برد	۵۹۷۰
بشکر بفرمود یک تلہ زر	پس آنگاہ آں خسرو نامور	۵۹۷۱
سیر ہر یکے را بہ گردوں نواخت	سیران سپہ را فرازاں نواخت	۵۹۷۲
چو عالم ملک داں سہل فراراد	چو تغلق چو کا نور مرہتہ نژاد	۵۹۷۳
بہ جنگ آدری ہر یکے نامدار	دگر سہل فرزان ہند و دیار	۵۹۷۴
پئے ساز پیکار بشتافتند	چو از شہ ہمہ خلعتے یافتند	۵۹۷۵
بدان تابو د چیرہ دل درو غا	بے داد دل نایب خویش را	۵۹۷۶
کہ لشکر بر اند سوئے مولتاں	دگر دزد فرمود شاہ جہاں	۵۹۷۷
ہمہ آہنی چنگ و پولاد خائے	بر اند نہ شہر ان حملہ گرایے	۵۹۷۸
ہمی شد ہوا اخبار از تیرگی	ہمی راند لشکر بعد چیرگی	۵۹۷۹
سپاہ ملا عیس در اں حد رسید	چو ہند علی دامن اندر رسید	۵۹۸۰
یکے ہفتہ ذکرہ آخبا مقام	ہما سجا بزد خیمہ لشکر تمام	۵۹۸۱
بر اندی از انجا بہر روز پیش	ملک نایب یل نیر کھائی خویش	۵۹۸۲
کہ گر گئے کہن بود در کار جنگ	ملک تغلق آں مرد باہوش جنگ	۵۹۸۳
نہر دش بدے کار پیکار سوار	شہش داد اقطاع دیا پور	۵۹۸۴

۵۹۸۵	خطابش شدہ شمعہ بارگاہ	مہوسریریک بود در ہر سپاہ
۵۹۸۶	بہر روز آن نایب کامراں	بگردی از آن پردہ گاہش رواں
۵۹۸۷	ہواں تا خبر ہائے فوج مغل	رساند ہواں نایب شاہ کل
۵۹۸۸	یکے روز تعلق یک رائدہ بود	شب اندر میان مغل ماندہ بود
۵۹۸۹	دوم روز ناگہ ہلشکر رسید	بگفتا سپاہ مغل در رسید
۵۹۹۰	ملک نایب سر فرزاں خبر	چو بشنید از تعلق نامور
۵۹۹۱	بگفتا نقیبان نہاد روہند	نہر براں ہمہ زیر بار ہوش نہند
۵۹۹۲	بگرد سپہ سر بساختہ	کند ساز پیکار پرداختہ
۵۹۹۳	کسے را کنا ساختہ بنگرند	بگیرند و جائے سیاست برند
۵۹۹۴	سرش را جدائی دہند از قمش	بود خون آن مرد در گردنش
۵۹۹۵	غرض چونکہ افواج ہند در تال	شد از جنبش صبح چوں بوستان
۵۹۹۶	برآمد ز ہر خروش دہلی	یکے گرد خاست از سپاہ مغل
۵۹۹۷	جہاں گشتہ تاریک زان تیوگد	خروشید چوں رعد ہر جا کہ مرد
۵۹۹۸	وزاں پس دو لشکر قابل ستاد	ز ہر سوئے نامور در ادل فشاں
۵۹۹۹	دے از دوسو کرد لشکر درنگ	نکردہ کسے پیش دستی بنگ
۶۰۰۰	ہم آخر ز فوج مغل ہوئی خواست	خروشے زخم ہر سو کو خواست
۶۰۰۱	سپاہ مغل پیش دستی نمود	شنیدم کہ فوج کبک پیش بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۰۲	بجئید بر سب ہندوستان	باقاد بر قلب ہندوستان
۶۰۰۳	قلب اندروں نایب شاہ ہند	پے افشرہ بر باصفی دل پسند
۶۰۰۴	کبک چوں برزد و سیکارگی	بر پیچید نایب بناچارگی
۶۰۰۵	بیاراں بگفت آں بل نامور	کہ برزد و بدارند یکدم سپر
۶۰۰۶	نائبند از پیش دشمن عنان	نترسند از حملہ دشمنان
۶۰۰۷	جواب حریفان خود بے دریغ	دہند از زبان گہر زبیر تیغ
۶۰۰۸	بدارند دلہائے خود را بجائے	بدوزند در مرکز خویش پائے
۶۰۰۹	مغل را ہمیں حملہ اولیں	نگہداشت باید بہم گام کیں
۶۰۱۰	چو نایب زیاراں خود گفت پیش	ہمی داد دل مر سواران خویش
۶۰۱۱	بلے چوں سراں سر بستی نہند	سر دافسر خود بدشمن دہند
۶۰۱۲	سپہ کبے چہرہ دستی کند	چو سپہ عز بود میل سستی کند
۶۰۱۳	شنیدم کبک قصد بسیار کرد	بعد چہرگی حملہ ہر بار کرد
۶۰۱۴ F. 181	کہ نوے صفت قلبدار بشکند	پس آہنگ افواج دیگر کند
۶۰۱۵	ملک نایب بل چو سرشکراں	بجئید ازاں حملہاں گراں
۶۰۱۶	کبک دید کہ قلب ہندوستان	نہ پیچید از بجائے خود کس عنان
۶۰۱۷	عنان داد بر دست افواج خویش	باند اختش نایب بہ پیش
۶۰۱۸	چو مردان بدیناں اودر نشست	بہ شمشیر فوج کبک را شکست
۶۰۱۹	بلوکید اسب کبک نا کہاں	رسید از پس آں سرفراز جہاں
۶۰۲۰	بدستش کبک زندہ آمد اسیر	ز فوج مغل خاست شور و بغیر
۶۰۲۱	سپاہ مغل را نوائے نمائند	چو سر رفت تن را بقائے نمائند
۶۰۲۲	شکستہ نہادند سر در گریز	بر آمد ز بنگاہ شان رستخیز
۶۰۲۳	سواران ہندی درو تا خفتند	بسے گردناں را سر انداختند

۶۰۲۲	مغل گشت عاجز در آن رستخیز	شده ہر یک از دیدہ خونا بہر پز
۶۰۲۵	کسا از کہ ہر بار کردہ اسیر	شد این بار بدست شاہ دستگیر
۶۰۲۶	ہمی کرد چون ہندو اں خود مری	بعد عاجز می پیش ہر شکری
۶۰۲۷	ندیدہ کنے ہیچ گہ خشم شاہ	مگر آن زمان کاب از دشر رواں
۶۰۲۸	بہ بینی رسیدہ روان مغل	ہمی گفت ہر یک زبان مغل
۶۰۲۹	بس آب بینی در اں بسنگری	کہ گشتم ز مردوی و جلدی بروی
۶۰۳۰	غرض چون ملک نایب بختند	سپاہ مغل را شکستے لگند
۶۰۳۱	بسے را بآہست و بسے را شکست	سوئے تنگہ شد رواں ناگزشت
۶۰۳۲	خردشاہ در آمد چو در تخت گاہ	خراماں بر آمد بر ایوان شاہ
۶۰۳۳	چو بشتین خسرو رواں بار داد	در لطف بر نایب خود کشاد
۶۰۳۴	بعد خرمی نایب خاص شاہ	خراماں در آمد در اں بار گاہ
۶۰۳۵	ہم از دور بہناد سر بر زمین	شگفت از رخ شاہ چوں یاسین
۶۰۳۶	اسیران فوج مغل با کبک	بیاد در پیش شہ یک بیک
۶۰۳۷	مرصع یکے خلعتش داد شاہ	نہ تنہا کہ با سر کشان سپاہ
۶۰۳۸	ہمہ شہر و کشور شد اندر طرب	بدل شاہ بیانگ معنی شغب
۶۰۳۹	کبک را بفرمود آنگاہ شاہ	کہ دارند بایند محنت زگاہ
۶۰۴۰	شنیدم پس از چند گاہے دگر	بفرمان شاہش بریدند سر

## ذکر کار خیر خضر خاں

۶۰۴۱ خضر خاں ہماں پور شاہ جہاں کہ بود است پور دیز ہندوستان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



نیا سودہ روزے نہ خفتہ بشے	دلش گشت پابند شیریں بے	۶۰۴۲
کہ بود است جاں پرورد دلربائے	دول رانی آن دفتر کرانے	۶۰۴۳
گر کرده بدست نشوخی دناز	ر بوده دل خاں ہماں جاں نواز	۶۰۴۴
شدہ صید آن کنبہ ہم در حرم	ہدیہ درخ آں صنم در حرم	۶۰۴۵
چو شد بختہ خود داد پیریں تمام	نڈانست تا عشق او بود خام	۶۰۴۶
کہ ہم شہر بشنید و ہم شہر یار	شد از گریہ حالش چیاں آشکار	۶۰۴۷
کہ صبر از دلش شد بردن ناکرنت	چناں عشق اندر دلش جا گرفت	۶۰۴۸
ہمی سخت از دید ہا جوئے خوں	دلش شد تہی از قرار و سکوں	۶۰۴۹
کہ ہر کو اسیر تو شد خوں گریست	ندام کہ لے عشق اصل تو صیت	۶۰۵۰
نہ از آب و آتش نہ از خاک و باد	وجودت بر دین عناصر رفتاد	۶۰۵۱ ۶۱۸۲
شکار تو ہر جا کہ با حاصلے	اسیر تو ہر جا کہ صاحب دلے	۶۰۵۲
و ز آں پس کہ بر دردت اندر کنار	بگو کہ چہ زادی دریں روزگار	۶۰۵۳
کہ بیش از متحیا بقایا فقی	ز شیر کہ نشو و نما یا نستی	۶۰۵۴
مسلم ترا گشت ملک بقا	چہ شکلی کہ بعد از بقائے خدا	۶۰۵۵
بدام تو پیر و جواں شد اسیر	جوانی دہر گز نہ گردی تو پیر	۶۰۵۶
گدایان کویت ہمہ خسرواں	کنی پیر را باز اسیر جواں	۶۰۵۷
گدرا کنی شاہ و شہ را گدا	بہ زردت یکے بادشاہ و گدا	۶۰۵۸
پریشاں کنی حال شہنشاہاں	بدام آوری جان آزادگان	۶۰۵۹
پریشاں شد از عشق آن کلعدار	غرض چونکہ شہنشاہ روزگار	۶۰۶۰
یکے تیر غمزہ دوا مانج دوخت	دل شاہ از سوز عشقت بسوخت	۶۰۶۱
کہ فرزند را داد خسرو از گزند	بتدبیر شد خمیر و ہو شمتد	۶۰۶۲
دوائے ہی داد بر دفع درد	شخیدم بسچارہ و حیلہ کرد	۶۰۶۳

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۰۶۴	بہر جا کہ درد از دوائے رود	و لے درد عاشق فزوں تر شود
۶۰۶۵	لیے گل شکر شاہ پر ہنر گار	کہ درد قوی سینہ پر نگار
۶۰۶۶	مغرب منوہا و صبر و شکیب	منقرح طلہات عاشق فریب
۶۰۶۷	برسم طیبیان بیمار دوست	سپردہ بہ مجرد تیار دوست
۶۰۶۸	زمجوعہ حفظ و معجون پیسند	چونامد دوائے برد سود مسند
۶۰۶۹	بگفتا کہ نسیم یک دوائے دگر	مگر آید اندر دشس کار گر
۶۰۷۰	پئے دفع شرکش کنم کار خیر	بہ کعبہ برم راسے راز دہر
۶۰۷۱	پس آنکھ دخت البجان راد	بہ شہزادہ برسم تنزدیج داد
۶۰۷۲	شنیدم بہ شہزاد فوشی شہریار	یہے جیش کرد اندراں روزگار
۶۰۷۳	کہ اندر جہاں یاد کار سے بماند	وزاں سے بہ ہر سہر خمار سے بماند
۶۰۷۴	شنیدم دران حبش ہر مرزاں	زہر کشور سے خواند شہ میہاں
۶۰۷۵	ز گجرات آمد البخان راد	بفرمان سشہ سر بخت نہاد
۶۰۷۶	شنیدم کہ آرد بس برگ دساں	پئے کار دخت خوداں سر قرار
۶۰۷۷	ہماں رام دیو آرد دیو گیر	کہ مر شاہ را بود فرماں پذیر
۶۰۷۸	دگر مرزا بانان اتسیم دار	خراماں رسیدند از ہر دیار
۶۰۷۹	زقبہ ہمہ شہر در سایہ کشد	عروس جہاں غرق پیرا پشد
۶۰۸۰	نہاں شہزاد تریمہ دیوار دور	ہمی رفت در ہر طرف جوئے زور
۶۰۸۱	خوژدہ کستہ تاد دمنہ نان و آب	مگر سیو دیا شہر بست ویا گلاب
۶۰۸۲	فلک شد برقرا ز نو لے سرزد	زمیں مست شد از طربہائے رود
۶۰۸۳	شب دروز عیش جہاں می فزود	تو گوئی دوسہ دور ناہید بود
۶۰۸۴	نشہ حکیمان ساعت شناس	بتقویم ہر یک گرفتہ قیاس
۶۰۸۵	سوئے خود سطرلاب برداشته	بوقت سعادت نظر داشته

کہ تہا کے در آید خوب اختر می	۶۰۸۶
ہم آخورد آمد چو دقت شمار	۶۰۸۷
سحر کہ کہ اہل حرم غاسختند	۶۰۸۸
کسے و کسے آں جلوہ چوں کند	۶۰۸۹ F. 182
بد اند خرد کز چٹاں شہر یاد	۶۰۹۰
شنیدم در اں جلوہ گاہ حرم	۶۰۹۱
تو لکلی و محسنوں اگر خواندہ	۶۰۹۲
بذاتی چہ درد است دریں استاں	۶۰۹۳
وے ہست بد دوست زندان ہشت	۶۰۹۴
نقض چوں شد از ہر دو جانب تمام	۶۰۹۵
سوار می شہزادہ تا سوار	۶۰۹۶
بسے کلہ بر پشت پیلاں رواں	۶۰۹۷
ہمی رفت شد در یمن و یسار	۶۰۹۸
در آمد چو در خانہ میزبان	۶۰۹۹
ہمہ میزبانان براہ آمدند	۶۱۰۰
نثارش بکردند گوہر فزوں	۶۱۰۱
نشانند او را بہ تخت شہاں	۶۱۰۲
در اں جاے یک جتن دیگر گذشت	۶۱۰۳
یکے خطبہ بر خواند صدر جہاں	۶۱۰۴
چو شد جملہ آئین خطبہ تمام	۶۱۰۵
ہمہ میزبانان بیا غاسختند	۶۱۰۶
زبان قرآن مدد مشتری	
سعادت دوید از یمن و یسار	
یکے جلوہ گاہے بیاراستند	
طبیعت در اں باغ رہ چوں کند	
چہ ردنی شود در چٹاں کار و بار	
جہاں بود در عیش و مجنون دژم	
وگر در غم عشق در ماندہ	
کہ عاشق بد اند غم عاشقان	
حرم نیز بے یار باشد گذشت	
قوانین تزویر و توجہ رسم کرام	
شدہ کہتری از منازد گرا	
ابا فضل خواناں در امشگران	
ہمی گشت دینار و جوہر نثار	
بہارے گزر کرد در بوستان	
جرارہ کنان پیش شاہ آمدند	
سواراں بہر دندش آنکہ دروں	
ہمی گشتہ گرد سرش میزبان	
از اں پس کہ تنہا شربت بگشت	
کز تازہ شد جان کار آگہاں	
نماز کرد رفت شد دقت تمام	
یکے جلوہ گاہے بیاراستند	

نشانند آنگہ در اں جلوه گاہ	۶۱۰۶
دراں جملہ ہر کس بشادی قناد	۶۱۰۸
سہرودیسے عشرت انگیز بود	۶۱۰۹
غرض چوں کہ برزند شہزادہ را	۶۱۱۰
کشیدند پیش بت جانفرای	۶۱۱۱
در جملہ مشاطہ خوشنوا	۶۱۱۲
جرارہ برآمد ز را مشگر اں	۶۱۱۳
کسے شاہ و شہزادہ را سستیں	۶۱۱۴
بدیں خرمی از کجا آمدی	۶۱۱۵
ز رویت ہمہ خانہ گلشن شد است	۶۱۱۶
چو بلبل دریں باغ بشتافتی	۶۱۱۷
نزیب چنین جملہ گوہر میں	۶۱۱۸
خدا ہر دور اساز گاری دہاد	۶۱۱۹
چو آئین جلوه گری شد تمام	۶۱۲۰
نہانی گئے خلوتے ساختند	۶۱۲۱
شنیدم کہ تا وقت بانگ خردوس	۶۱۲۲
گئے گفت کیس دیو خانہ گجاست	۶۱۲۳
چہ خواب است کہ بیدار بنم ہر	۶۱۲۴
گئے گفت کاسے دلبر جاں مگذا	۶۱۲۵
تو آنہر منی مردمی کیستی	۶۱۲۶
گئے گفت امشب کہ ایش بشت	۶۱۲۷
ز روی درازی و ظلم و ظلام	۶۱۲۸
گئے گفت کایں خار یا کبوتر است	۶۱۲۹
شہے بچو مہر و عروسے چو ماہ	
دل شہے چو شمع بسوزد گداز	
بہ نزدیک شہے توحہ می نمود	
بہ تخت شہانش بداند جا	
ہمہ غرق ز یوز سر تا پیائے	
بجلوہ در آرد طاؤس را	
بگفتند با صد طرب ہر زماں	
ترا زید اس تاج و تخت و نگین	
چہ مرئے کہ در دارم ما آمدی	
ز نورت ہمہ جملہ روشن شد است	
نگائے چو سرور و اں یافتی	
چنین شاہ را بجز عروسے چنین	
دو شمشاد نو بہر بر و منہ باد	
شگفت از خوشی خاطر خاص عام	
مہ و مہر را دروے انداختند	
حکایت ہی کرد شہ با عروس	
کہ اطراف ایں خانہ وحشت گراست	
چہ وحشت است کہ خو خوار بنم ہی	
دریں وحشت پر ہول و پر از دہا	
بہ پہلوئے من از بے چہرستی	
کہ جانم در دہم نشین ب است	
بلیسوے یارم بہ اند تمام	
کہ پہلوئی من زو پر از شتر است	

۶۱۳۰	دگر نے چو اسے نہ خواب من	چراخ سے نہ جان بزماب من
۶۱۳۱	ازیں ہانچی گفت تا صبح گاہ	چوزد نوبتے کوس در گاہ شاہ
۶۱۳۲	خضر خان مجھوس با صرغذاب	بجست از شب تیرہ چو آفتاب
۶۱۳۳	ز ظلمات چوں خضر آمد بروں	بہ عمر آمد بخت شد ز سمنوں
۶۱۳۴	وز انجا سوئی آب حیواں شتافت	تن مردہ در جانب جاں شتافت
۶۱۳۵	نظر کرد و در دے گلزار خویش	بشد مست از رنگش یار خویش
۶۱۳۶	بیاس قیاد رخلائے خیال	بجام طرب وہ شراب وصال
۶۱۳۷	ز شبہائے ہجران مراد راہاں	بضج امیدم بکن شاد ماں

## نصیحت کردن مادر خضر خاں را و افسانہ گفتن خضر خاں پیش مادر

۶۱۳۸	کیے روز شہزادہ را در نہفت	شنیدم باند ز مادر بگفت
۶۱۳۹	کہ شاہ از دل سوزیت سو ختم	بے ابجد صبرت آموختم
۶۱۴۰	نگہشتی ز مانے نصیحت پذیر	نہ باز آمدی از صد ادلفیہ
۶۱۴۱	بہ عجزیت من بہ سوز و گداز	تو بر شمع پروانہ ساں عشق باز
۶۱۴۲	توانی کر زین عشق تائب شوی	ز صحرائے اندوہ غایب شوی
۶۱۴۳	رضا جوئیے مادر خود کنی	دل از سیل آن تازنین بشکنی
۶۱۴۴	چو خاں این نصیحت ز مادر شنید	تو گوئی نمک بر جواحت رسید
۶۱۴۵	بلگفا کہ لے مادر مہر باں	تو پندے کہ دادی شنیدم بجائ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۱۴۶	ولیکن یک افسانہ ام ہست یاد	کہ سارے است در شہر ناگور زاد
۶۱۴۷	بگویم ترا اگر بجاں بشنوی	دناں پس بہ تدبیر کارم شوی
۶۱۴۸	چو بشنید مادر بگفت ای جواں	بگو آنچه داری بخاطر نہاں
۶۱۴۹	پس آن گاہ ایں قصہ آغاز کرد	ہی گفت دلی ز دلیرے ز درد

## حکایت

۶۱۵۰	شدیدم جو نے بہت ناگور در	دلے بست بر دلبرے سیم بر
۶۱۵۱	مگر آمدے دست او بر در شیں	کہ شد بستہ برے دل مضطرب شیں
۶۱۵۲	شب در در دل خیالش گماشت	دے بے مجالش شیکے نداشت
۶۱۵۳	دل ہر دور در لاکشہ کے	فردوں ہر دور عاشق صبر اند کے
۶۱۵۴	چو مجنوں ویسی دراں روزگار	شدہ شہرہ از عشق در ہر دیار
۶۱۵۵	شد آ میختہ خون ہر دو بگر	بصد جاں دلے بستہ با ہمدگر
۶۱۵۶	سر انجام چوں عشق شاں بچہ گشت	زہر کشور افسانہ شاں گذشت
۶۱۵۷	رقیبان ایسی شدہ ہوشیار	جدانندہ مجنوں ز ایوان یار
۶۱۵۸	بگئے بہ بازار ہار روز و شب	بر آوردے از درد ہر دم شنب
۶۱۵۹	بگفتے حکایت بد یوار و در	زہر باوے از یار بختے خبر
۶۱۶۰	یہ عشوہ دل خویش خوش داشتے	حیاتے برس گو نہ بگذاشتے
۶۱۶۱	بکوشید ہر یک دراں روزگار	چہ اصحاب خیل و چہ اہل تبار
۶۱۶۲	کہ مجنوں دلیکی البصید حلال	نبوشتند جامعے ز خم وصال

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملحقہ ہو۔

بجوں نمی داد لیسے پدر	۴۱۶۳۴/۸۵
شنیدم چو سیلی بنبخوار رگی	۴۱۶۴
ز غم خوردن عشق بد پوشش شد	۴۱۶۵
ہم آخرو وصلش چو نسید گشت	۴۱۶۶
چو این قصہ در گوش مجنوں رسید	۴۱۶۶
زہر دیدہ جوئے خوں می فشاند	۴۱۶۸
دلش گشت بیمار از درد عشق	۴۱۶۹
شنیدم طبعیے پس ہفت روز	۴۱۶۰
نظر کرد و ز حال او بر رسید	۴۱۶۱
ز درد نہانش چو آگاہ گشت	۴۱۶۲
بگفتش کہ نزد پدر خود شتاب	۴۱۶۳
بدو گئے کاکے پیر نامہرباں	۴۱۶۴
ندادی مرا دخت تا زندہ بود	۴۱۶۵
بکن شرط با من کہ گر آں نگار	۴۱۶۶
برسم زکاشس سیاری بہ من	۴۱۶۶
چو این قصہ در گوش بر افتاد	۴۱۶۸
بگفت انجہ از مرد بخرو شنید	۴۱۶۹
بخندید پیر از حدیش رداں	۴۱۸۰
نہانش ہی داشت از بام و در	
ز مجنوں جدا ماند یکبارگی	
دلش در ہم از ہجر معشوق شد	
یکے روز ازین کہیکہ برگزشت	
چو دیوانگان جامہا بر درید	
بحر پوستے در وجودش نمازد	
تنش نقد جاں باخت در درد عشق	
براں خستہ درد و مجروح سوز	
پس از شفقت در قی بنفش بدید	
بجان و دل اورا ہوا خواہ گشت	
بروئے جوان درد نہ خراب	
ازین پیش بر من مکن قصہ جاں	
کنون در عدم چوں نہر نیست نمود	
شود زندہ از قدرت کردگار	
نداری نہاں گل ز مرغ چمن	
رداں رفت بر پیر و در یافتاد	
حدیث چواں چوں بیایاں رسید	
دزاں پس رخ آرد دسوی جوان	

بدو گفت کاسے مرد آشفته رائے	۶۱۸۱
گو آنچہ از عقل باشد بعید	۶۱۸۲
جواں گفت کاسے پیر فرخندہ کیش	۶۱۸۳
دریں شرط با من بخش کی مکن	۶۱۸۴
لبان جواں چونکہ از حد گذشت	۶۱۸۵
بگفتا بدیں شرط دادم رضا	۶۱۸۶
کہ گرد خرم سرب آور د خاک	۶۱۸۷
بکایں سپارم بتوے جواں	۶۱۸۸
در اں شرط چوں پیر نہاد سر	۶۱۸۹
بگفتا طیب مر لیضان عشق	۶۱۹۰
ز بان ت تقریر دارا شفا	۶۱۹۱
بر فتم ز ارشاد تو سوئے پیر	۶۱۹۲
در اں شرط خوش کردمش مستقیم	۶۱۹۳
کنوں خیر بشتاب ای کج راز	۶۱۹۴
طیب گزین دست مجنوں گرفت	۶۱۹۵
شنیدم چو بر گور ایسے رسید	۶۱۹۶
ہاں خستہ را پہلے او نشانند	۶۱۹۷
شنیدم بجنبید کیسے تنش	۶۱۹۸
گرداند پیش پہلویش بر زمیں	۶۱۹۹
بتا کید بر شخص ایسے رسید	۶۲۰۰
رواں شخص لیلا بہ جنبش فتاد	۶۲۰۱
ز جنت مرا گشتہ رحمت نمای	
کہ کس مردہ را باز زندہ ندید	
در پنج آیدت خاکے از خون خویش	
بکن تازہ جانم بدیں یک سخن	
دل پیر از عجز او نرم گشت	
خدا را دریں حال کردم گوا	
بگرد ز سر زندہ شخص ہلاک	
نگردم اذیں شرط دیوا نکاں	
جواں رفت بر مرد صاحب ہنر	
دلت ہم ترانہ دے سنگ دمشق	
ضمیرت ز اسرار دار البقا	
پس از گریہ و شور و جگر و نفیر	
بتا کید سو گندہائے عظیم	
دولے دل درد مندم باز	
رہ گور لیلائے مدفون گرفت	
تن پستی از خاک بیرون کشید	
براں خاک کیا را افسوس بخواند	
دگر بارہ خواند آن فسون بر تنش	
سیوم بارہ خواند آن فسون گزین	
چو بر خاک او باد افسوس رسید	
نشست و نظر سوئی مجنوں کشاد	



۴۲۰۲	دزاں پس باغاستند آں دوتن	کیکے جامہ پد رید و گیک کفن
۴۲۰۳	کنائے گرفتند مر یکدگر	دزاں پس نہا دند بر خاک سر
۴۲۰۴	خروش افغاناں زار بگریستند	تو گوئی بیک جاں دوتن زیستند
۴۲۰۵	پوآں ہر دوتن جان نویافتند	از انجا سوائے شہر بشتا فتند
۴۲۰۶	سوئے خانہ لیلی گرفتند راہ	پدر کرد چوں رودے دختر نگاہ
۴۲۰۷	چو دقتے ازیں سان نظارہ بدید	عجب کرد دواز شرط چارہ ندید
۴۲۰۸	شندیم کہ لیلی بہ مجنوں سپرد	ہم آخر چو فتنہ بہ مفتوں سپرد
۴۲۰۹	بشہ اندروں آں خبر گشت عام	کیکے محضے کرد خلقے تمام
۴۲۱۰	گرفتند دست طبیب غریب	بگفتند کے طرفہ مرد طبیب
۴۲۱۱	سیحانہ معجزات مسیح	کہ آموخت بر سبیل تصحیح
۴۲۱۲	کہ اندرتن مردہ جاں می دہی	تو آہر منی یا بنی آدمی
۴۲۱۳	بگور است تا خود چہ افوں گری	دگر نے ازیں شہر جاں کم بوی
۴۲۱۴	ہمہ خلق شورید پس بر طبیب	چو شد نجرم شہر مرد غریب
۴۲۱۵	ندیدہ بجز راست گفتن گزیر	کہ از راستی رست ہر جا سیر
۴۲۱۶	بگفتا کہ لے اہل اصحاب شہر	زادہ بر غریباں ہمہ بانگ تہر
۴۲۱۷	یقین اینکه ستم طبیب غریب	کہ از علم ابدان گرفتہ نصیب
۴۲۱۸	چنین یافتہ از حکیمان سپرد	کہ بودند و ناورد دشمن ضمیر
۴۲۱۹	کہ گرشہ دو دل دالہ دیکدگر	برا میخت یکجا دد خون جگر
۴۲۲۰	سراجام گرد دد و جاں ہم کیے	دریں باب خود کس ندارد شکے
۴۲۲۱	یکے زان دو گر جاں بایزد سپرد	دوم ہم بہ بینی کہ بدر دم بگرد
۴۲۲۲	چہ رنج و چہ راحت چہ عیش و چہ غم	بود مشترک درد و شخصی دژم

۴۲۲۳	چو من دست در بنفش عاشق زدم	ز عشق حقیقتش آگہ شدم
۴۲۲۴	ہم از نبض عاشق گزتم قیاس	کہ معشوق را کم خلل شد اساس
۴۲۲۵	اگر مردہ بودے تب دردناک	شدے عاشق صادق ہم ہلاک
۴۲۲۶	چو از حال شان آگہی یافتہ	بتد بیرایں کار بشتا فتم
۴۲۲۷	کشیدم ز فلک آں تن خستہ را	کہ باقی درو بود بوسے بقا
۴۲۲۸	بہ پہلوئے رنجونش دادم قرار	و میدم فنون محبت سہ بار
۴۲۲۹	چو بوسے ز مجنون بلیلی رسید	روانش فنون محبت شنید
۴۲۳۰	بجنبید از خواب و بیدار گشت	ز بہوشی عشق ہشیار گشت
۴۲۳۱	مر اعلم ابدان چنین داد بر	کہ افکند جان مراد در خطر
۴۲۳۲	شنیدم چو اہل نظرایں فنون	شنیدند از ازل مردم ذوق فنون
۴۲۳۳	بجنبید از دل رگ عشق شان	شد از سوز دل ہر یکے خون شان
۴۲۳۴	اثر کرد احوال خاصان بعام	بگریہ در افتاد محض ہر تمام
۴۲۳۵	شنیدم غریبے در انجا گذشت	ہمہ خلق از ازل بہوش گشت
۴۲۳۶	چو مرد غریب آنچنان حال دید	سبک رخت از ازل جمع بیرون کشید
۴۲۳۷	چنان دید خلقے ز خود بے خبر	کہ بروے نیقباد کس را نظر
۴۲۳۸ F.	چو ایں قصہ حال پیش مادر خواند	ہمی گفت و از دیدہ خون می فتاند
۴۲۳۹	ہم آخر حدیثش چو پایاں رسید	بزد آہ و پیر ہن بر درید
۴۲۴۰	ہم از قصہ خویش مدہوش گشت	ز بہوشی عشق خاموش گشت
۴۲۴۱	چو مادر چنین دید حال پسر	بصد مہربانی کشیدش ہر
۴۲۴۲	بے زحمت آنکہ بکارش برود	دگر روز نیلے بہ مجنون سپرد
۴۲۴۳	چو نیلے مجنون در اں روزگار	گرفتند در قصد قربت قرار
۴۲۴۴	شکستند یکبارہ دہام فراق	بہ بستند از شعلہ احراق

نشتند با ہم بنرم وصال	۶۲۴۵
کشیدند ساغر زخم حلال	
دریں داتاں عاشقاں جاں دهند	۶۲۴۶
بریں قصۂ اہل نظر سر نہند	
خدا یا با سر ایستان عشق	۶۲۴۷
بہ بیہوشی ہے پرستان عشق	
مرا ہم ازیں جرعہ بوئے رساں	۶۲۴۸
کہ تا زندہ باشم بگویم بجاں	
بیاساقیا جام اسرار دہ	۶۲۴۹
زہشیا یم تو بہ کیبار دہ	
کہ در صبح محشر ہم از بانگِ صبور	۶۲۵۰
زستی بخیرم چو اہل قبور	

## رسیدن سیاح از جانب دیوگیر و خبر مردن راندیلو گفتن و رواں شدن ملک نایب آں طرف

یکے روز سیاح از دیوگیر	۶۲۵۱
کہ بد صادق القول روشن ضمیر	
بحضرت بیاد سیاحت کناں	۶۲۵۲
زین راز ہر سو مساحت کناں	
خبر گفت از مردن آرام دیو	۶۲۵۳
کہ بود است در ملک مرہتہ خدیو	
چو بشنید خلق آندو این خبر	۶۲۵۴
بصد عزا کوام دبے شور و شر	
برنداد را بر ایوان شاہ	۶۲۵۵
پیر دند دست بریدان شاہ	
بریدال ہماں لحظہ بر شہ پاد	۶۲۵۶
بر دند آں مرد در لبے مدار	
فقیر جہاں گرد مر بادشاہ	۶۲۵۷
ادا کردیکہ سلام و دعا	
شہش کرد تعظیم و بنواختش	۶۲۵۸
ابا خویشتن ہمیشیں ساختش	
بپرسید آنگہ بصد احترام	۶۲۵۹
کہ اے پیر سیاح گیتی خرام	
دریں تختگی می رسی از کجا	۶۲۶۰
چہ دیدی تو اندر جہان فنا	
زاطراف عالم چہ داری خبر	۶۲۶۱
ز تعظیم بکن آگہ از خیر و شر	

دعا گوئی شاہ را تازہ کرد	دگر بارہ سیاح گیتی نورد	۶۲۶۲
بد بلی ہی ایم از دیو گیر	بگفت آنکہ لے شاہ روشن ضمیر	۶۲۶۳
کہ بد نیک خواہ شہ را ستیں	چنبی آنکہ آں رام دیو گزیں	۶۲۶۴
درینا چناں مرد ناپاک رفت	در آتش ازین عالم خاک رفت	۶۲۶۵
کہ آں رے را ہست ناخوش پیر	ہماں بھیکم تا ہما یوں سیر	۶۲۶۶
سر اندر مہار تکتہ کشید	گذشت از اطاعت تمر و گزید	۶۲۶۷
سر دشمنان زیر پائے تو باد	یقین است این قصہ ای شاہ داد	۶۲۶۸

## رواں شدن ملک نایب بار دوم در دیو گیر

### واستقامت اسلام کردن در اں دیار

ز برگشتن بھیکم در گرب رائے	چو آنکہ شد آں شاہ کشور کشائے	۶۲۶۹
ہمیں قصہ پیشش سر اسر براند	ملک نایب دوست رو را بخواند	۶۲۷۰
ز اید رہم ہر ہتہ سبک سر بخش	پس آنکہ بگفتا کہ لشکر بخش	۶۲۷۱
کہ سر تافت از خط فرمان ما	ہماں بھیکم سست تدبیر را	۶۲۷۲ F. 188
ہی بے سپر ساز بوم و بر شش	بدام آورد تاراج کن لشکرش	۶۲۷۳
تو خود باشش در کشور دیو گیر	بہ حضرت فرستش گر آید اسیر	۶۲۷۴
در اں ملک خود باشش فرمانزا	بکن ضبط آں ملک نو گیر را	۶۲۷۵
در اں ملک اسلام کن آشکار	یکے مسجد جمعہ آنجا بر آرد	۶۲۷۶
بکن کشور سر کشاں پایمال	طلب کن ز مرد کشاں و ز مال	۶۲۷۷
بہر ہتہ سپہ را ند از تخت گاہ	ملک نایب یل بفرمان شاہ	۶۲۷۸
ہی کرد در راست و چپ ترک تاز	ہمیر اند ہر روز آں سپہ فراند	۶۲۷۹
بے گردن آورد اندر دودال	ز اہل محمد در اں گوشت مال	۶۲۸۰
بتاراج بھیکم کمر چیت بست	کہتی ساگوں چوں برشت	۶۲۸۱

چو کم دید خود را سر حر بگاہ	خبر شد بہ بحیلم کہ آمد سپاہ	۴۲۸۲
ملک نایب این ماجرا چوں شنود	ندادہ مصافحہ ہزیمت نمود	۴۲۸۳
گرفت آئینکے قلعہ دیو گیر	در آمد خروشاں بصد دار دیگر	۴۲۸۴
ہمہ خلق شہر از آمانش برست	کے رانہ کشت و کسے رانہ بست	۴۲۸۵
برسم سران مرست گرا	ہمی داد دل خلق آشفیتہ را	۴۲۸۶
چہ زان بلا دوجہ زان حشم	جو اید طلب کرد از اہل قلم	۴۲۸۷
رسیدہ دلا ز را بہ تلبیس خواند	اماں نامہا در حوالی بر اند	۴۲۸۸
بیا سود از لطف او خاص و عام	در آمد بر و خلق مرہبتہ تمام	۴۲۸۹
برافروہ ہر روز شب جاوہ	شدہ شہر و کشور ہوا خواہ او	۴۲۹۰
کہ کس سر نہ پیچید از ان شیر مرد	ہمہ شہر و کشور چنان مضطرب کرد	۴۲۹۱
بر و ناخن و خنجر یا فتنے	و گر کس سر از طاعتش تافتے	۴۲۹۲
گر صلح صلح و گہ جنگ جنگ	ہمی کرد آن مرد با ہوش و ہنگ	۴۲۹۳
ہمہ حال از قول خود کم گذشت	ہمہ کشور از قوش آباد گشت	۴۲۹۴
ریاحین بر آمد بجائے از قوم	شدہ بوستانے ہمہ مرز و بوم	۴۲۹۵
منابر بر آمد بکا شاہنا	مساجد شدہ جائے بتخانہا	۴۲۹۶
چو ابر بہار می ست در بوستان	بکشور بلے عدل فرماں دہاں	۴۲۹۷

رواں شدن ملک نائب جانب کنپلہ سبک  
باز گشتن و در حضرت دہلی عزیمت نمودن

۴۲۹۸ چو در ضبطش آمد سرا سردیار بروں آمد از شہر رسم شکار

باقطاع ہر منہ آتش زناں	ہمی رفت چہ سو غنیمت کناں	۶۲۹۹
بیک مغفۃ انجام مقاصے گزید	بیکایک سر کینکہ سر کشید	۶۳۰۰
ہمی گشت جائے ریاحیں نہ قوم	ہمی تاخت اطراف آں مرد و قوم	۶۳۰۱
پس از ہفتہ زانجا بیک گشت باز	چو آسودشکر از آن ترک و تاز	۶۳۰۲
کہ خود را بہ سیدال جریفے نیافت	خود شاں سوئی کشور خود شافت	۶۳۰۳
ہمی بود آن خجاسکوت پذیر	در آمد چو در قلعہ دیو گیر	۶۳۰۴
الانے درآمد ز در گاہ شاہ	شنیدم کہ روزے پس از چند گاہ	۶۳۰۵
ابا خلعت خاص شاہ جہاں	رسانید فرماں براں پهلوان	۶۳۰۶
بتدبیر پیودن راہ گشت	ز معنوں فرماں چو آگاہ گشت	۶۳۰۷
بہ حضرت پئے خورمی میہماں	مگر خواند اور اسٹہ کامراں	۶۳۰۸ ۶۳۰۸۴۱۸۹
بہ تزدوج اوشا و کیتی پناہ	ہماں خان شادی کہ بد پور شاہ	۶۳۰۹
ہمچو اند ہر مرزبان دیار	مگر بستہ بود اندراں روزگار	۶۳۱۰
کہ خواندش شہنشاہ عالم شباب	چو دید آں ملک تائب کامیاب	۶۳۱۱
بیک ہفتہ پیوست بہ شہر یار	بہ رسم الافال آبادہ سوار	۶۳۱۲
ز شادی دل شہ چو خنجہ کفید	ملک تائب یل چو بر شہ رسید	۶۳۱۳
ازاں پس با تمام آں ساز کرد	ہماں کار خیرے کہ آغاز کرد	۶۳۱۴
بہ تزدوج مرخان شادی بداد	شنیدم کہ دختر البخان راد	۶۳۱۵
دریں ہم یکے جہ کم نہ گشت	ازاں کار خیری کہ اول گذشت	۶۳۱۶

آغاز شدن زحمت بسلطان علاؤ الدین و  
پہری شدن ملک اود کشتہ شدن البخان

بگفتند حال خضر خان زار	شنیدیم تخمه دوران روزگار	۴۳۱۶ - (الف)
دلش کم تر آسود یک دم زرد	که تا کار خیرش نه نشاه کرد	» (ب)
گه دیگری اندویش افزون تر است	دلش دم بم زار و محزون تر است	» (ج)
بر آورد از سوز سر زنده آه	شنیدیم چو این قصه بشنید شاه	» (د)
خضر خان یل را بتزویج داد	و در آن پس دول را نی آن شاه برد	» (ه)





۶۳۱۷	چون ملک علانی بیاباں رسید	یکے زحمۃ شاہ را شد پدید
۶۳۱۸	بہر جا طیبے پئے نفع خویش	ہمی برد کار خود از جہد بیش
۶۳۱۹	در آفاق ہر جا تحسیر دوا	پے دفع آں ز حمت لادوا
۶۳۲۰	اطباءے حضرت بگردن ساز	مگروا بد خسرو از درد باز
۶۳۲۱	ولیکن ہر آن درد کاں جانی است	دوایش نمودن ز نادانی است
۶۳۲۲	گر آب حیاتے ہی خورد شاہ	زیاں بود مر شاہ گیتی پہناہ
۶۳۲۳	کے کش حق از درد بد نجات	برو آتشے گرد د آب حیات
۶۳۲۴	غرض چوں شہنشاہ پر ہیزگار	شد از درد زحمت نخیفت و تزار
۶۳۲۵	بدانت کیں درد من لادواست	ز افزون درد عقلش بکاست
۶۳۲۶	بلے مردم از درد شیداشود	درد و غفلت و سہو پیدا شود
۶۳۲۷	شنیدم ملک نایک نامدار	چو دید اینچنین حالت شہریار
۶۳۲۸	یکے روز در خلوتے پیش شاہ	نبالید چوں مردم نیک خواہ
۶۳۲۹	بلقا کہ شاہا دریں بوم و بہ	بنام نکویت شدم نامور
۶۳۳۰	بنیوے اقبال شاہ جہاں	زدم تیغ بر تارک سرکشاں
۶۳۳۱	بے گردن آوردم اندر کفند	گر قسم فراوان حصار بلند
۶۳۳۲	کنوں چوں تو بستی بر علت کمر	مرا یا بکشش یا برابر ببر
۶۳۳۳	حیات رہی از حیات تو بود	کنوں زین بے حیاتی چہ سود
۶۳۳۴	مرا جملہ ابنائے شہ دشمن اند	شب روز در قصد جان من اند
۶۳۳۵	چو بیند شاہ جہاں جہنم بست	بتاراج جانم بر آرنند دست
۶۳۳۶	یقین آنکہ در غیبت شہریار	کشیدم بصد عاجز می زار زار
۶۳۳۷	چو شہ دید در دش زاندا زہین	فراموش شد شاہ را در خویش

مراد دد گونی تارصلے توجہیت	بگفتا دریں کار رائے توجہیت	۶۳۳۸
بگو تا چہ داری دریں کار دہار	هنوزم ز نیت است از دست کار	۶۳۳۹ ۱۹۰
بزدگر ده تنور چوں گرم دید	چو نایب دل شاه را نرم دید	۶۳۴۰
که دارد سیاهے گراں در بلاد	بگفتا البخاں است کان فساد	۶۳۴۱
قوی تر کنوں گشت بنیاد او	دو شهنزاد گشتند داماد او	۶۳۴۲
کرایدر دریاں شو با قطع خویش	شبه کشورش گفت عیار بیش	۶۳۴۳
بریں تاندا نم چیم دارد بسر	هنوز بیدرست لے شبه نامور	۶۳۴۴
ز خا صان درگاه بنیاد گشت	هم اکنون بفرمان خسر و گذشت	۶۳۴۵
برگ شهنشہ نظر داشته است	در از خدمت شاه برداشته است	۶۳۴۶
نباشد ز شهنزادگان ریتج پاک	نخستین گرافند کلا بکش سجاک	۶۳۴۷
بداں تاسرے بر نیار و گردند	بیک قلعه شازا تو ان کرد بند	۶۳۴۸
بگفتا که اے محرم نیک خواه	چو از نایب این قصه بشنید شاه	۶۳۴۹
که در خدمت بود حاضر مدام	شد است تیغ من بر آلبخاں حرام	۶۳۵۰
به خونریزیش چوں بد بندم کمر	به طفلی سپرد دشمن در کنار	۶۳۵۱
حواله ترا کرده ام با خدای	البخاں مرا هست جائے سپر	۶۳۵۲
بیای جوازش زیزدان پاک	تو دانی گشت هست در یک روزگار	۶۳۵۳
مکافات آل از خدا چشم دار	اگر خون نافع بریزی سجاک	۶۳۵۴
چو در نامه پند شد نقش بند	اگر غلامے را بر آرمی بدار	۶۳۵۵
هر آنچه بکار می همال بدردی	چه خویش گفت شیرازی بپند	۶۳۵۶
چو مقدر در داری چه پرسی زمین	تو گر کی قبادی دگر خسروی	۶۳۵۷
	بکن آنچه خواهی دریں اجمین	۶۳۵۸

۶۳۵۹	مراد سر افتاد کائے دگر	بستم کمر در دیارے دگر
۶۳۶۰	مرنجاں مرازانکہ در حالتم	دریں حال منہا دگر حالتم
۶۳۶۱	چو در زندگی بودہ ام نیک نام	بہ نیک نام برد و ہر نام تمام
۶۳۶۲	کنوں وقت مردن مفر نام را	کہ نام نیکویم رو در ہر نام
۶۳۶۳	شنیدم شہ این گفت دلیوش گشت	دزین ماجرا یک روز و دو گذشت
۶۳۶۴	دگر روز گیس چرخ خونین لقب	بر آورد تیغے بخو نیز شب
۶۳۶۵	ہماں خوں گرفتہ البجان را د	بغفلت بدرگاہ شہ سر نہاد
۶۳۶۶	در دین دراں خوگہ آل شیر مرد	کہ بود است درو شاہ مجروح درد
۶۳۶۷	بہ تعظیم شہ بر زمین بوسہ داد	دزاں پس زباں در حیات کشاد
۶۳۶۸	بگفتا منت باد ازیں درد پاک	چگونہ است شاہان درد و ناک
۶۳۶۹	شہش گفت کیندم فراہم تراست	کہ چون تو عزیزے عیادت گراست
۶۳۷۰	البجان چو بس نیک خواہی نمود	شہنشہ قبائے کہ پوشیدہ بود
۶۳۷۱	کشید و بسوئے البجان فلکند	ازاں خلعت آمد مراد را گزند
۶۳۷۲	ملک تائبان ماجرا چوں بدید	قباب سبند و بر البجان دودید
۶۳۷۳	گرفت آستین و بروشش برد	بدام بلا یا فوشش برود
۶۳۷۴	قباب برشش کرد و دامن گرفت	بے جا مداریش گردن گرفت
۶۳۷۵	شنیدم دراں ہر دو طرفہ حریف	قوی بود تائب البجان ضعیف
۶۳۷۶	بافشرد چوں گردش را بلاغ	بجانش از اں بلاغ بہاد داغ
۶۳۷۷	سبک دشنہ از اہل تر خاک خواست	بدست چپ آوردش از دست راست
۶۳۷۸	چو شد در خلل مہرہ گردش	جد کرد از اں دشنہ مرز قش
۶۳۷۹	ستد جاں پس از خلعت شہ یار	زہے جامہ داری زہے جامدار

۶۳۸۰	وزاں پس بفرمود تا با قبا	بیک جامہ خانہ زر سر تا بسپا
۶۳۸۱	بہ پیند اور او بیرون برند	بخاکش سپارند و پس بگذرند
۶۳۸۲	پس آن گاہ خود پیش فر کہ نشست	در شاہ بر حسبہ عالم بہ لبست
۶۳۸۳	بحکم نیابت ہی را اند کار	حوالہ ہی کرد بر شہر یار
۶۳۸۴	ہراں کار کار و انتادی صواب	اگرچہ خطا بود کردے شتاب

برگشتن حیدر وزیرکے گجرات بعد کشتن البجان وراں

شدن ملک دینار شمس پیل و بے عرض باز آمدن

۶۳۸۵	شنیدم ز قتل البجان راو	خبر حویں بہر دند در ہر بلاد
۶۳۸۶	ہاں حیدر وزیرک نامور	شنیدند در گجرات ایں خبر
۶۳۸۷	کہ شد کشتہ آن خان فرخ خصال	شہنشاہ شد از رحمت آشفته حال
۶۳۸۸	یکروند با یکدیگر اتفاق	کہ چون کشتہ شد خان اہل لفاق
۶۳۸۹	نباید کہ مارا بدست آورند	سر سر فرازاں بہ غفلت برند
۶۳۹۰	ہاں بہ چو شیراں دریں مرغزار	بگیریم از زور بازو سوار
۶۳۹۱	بہ ہنیم تا اندریں یک دو ماہ	چہ باز د فلک اندریں تھنگاہ
۶۳۹۲	غلط باشد از سر بہستی ہم	بہ غفلت چو کم ہمتاں جان ہم
۶۳۹۳	دریں رائے ہر دو نہادند سر	سرا نرا بخواند نذر روزگار
۶۳۹۴	چو فرمان خسرو بدیشان رسید	شنیدم چو عنوانش سرکش بدید

۶۳۹۵	دریند فرمان فرماں ردا	بکشتند فرماں رساننده را
۶۳۹۶	ملک نایب این قصبه چوں گردگوش	خبر داد فرخسرو تیز پوش
۶۳۹۷	شهنش گفت کاوی سرکش هوشیار	مرا از سر لطف معذور دار
۶۳۹۸	بکن انچه دانی درین سخت گاه	که هستی بجن نایب بادشاه
۶۳۹۹	ملک نایب آنکه بفرمود زود	بدینار کو شمع پسیل بود
۶۴۰۰	که لشکر کشد جانب گوجرات	بدست آورد سرکشان بغات
۶۴۰۱	وزاں پس رواں گیرد تیار راد	بسرحد کجرات چوں سحر نهاد
۶۴۰۲	سفر کردن شاه عالم شنید	سبک سرباقصائے دہلی کشید

جد کردن خضر خاں ابروهه و از ولولہ عشق بدینا

بحضرت آمدن و در کالیور محبوبس شدن

۶۴۰۳	شنیدم خضر خاں دران روزگار	که التجان یل را بکشتند زار
۶۴۰۴	پیاده بہشتنا پور از تخت گاہ	فرستاده بد مادر نیک خواہ
۶۴۰۵	بدان تاپے صحت شہر یار	زیارت کند اندران خوش مزار
۶۴۰۶	چو در غیبتش شد التجاں شہید	الانغہ ز شہ بخضر خاں رسید
۶۴۰۷	بارش او آن نایب نابکار	نبشته دبیر شہ نامدار
۶۴۰۸	کہ ناید خضر خاں با یوان شاه	کندم از اینجا با بروہہ راہ
۶۴۰۹	ہمانجا بود بر سبیل جلا	چنین است فرمان فرماں ردا
۶۴۱۰	خضر خاں چو مضمون فرماں شنید	ز فرمان خسرو گریزے ندید

۶۴۱۱	۱۹۲	بدل گفت کاں شاخ زہر کہ بود	بہستان دل خار خاکے نمود
۶۴۱۲		نہا شد عجب گرازیں خار خار	رسد ز گس نازنین را فگار
۶۴۱۳		مرا خود نخستیں غم یار بود	غمی دیگر اکنوں براں غم فرود
۶۴۱۴		غم جاں دے نزد اہل کمال	بہ غمہائے جانان نہا شد ہمال
۶۴۱۵		غرض چونکہ خاں سوئی آنبر وہ ماند	زہر دیدہ صد جوئی غوں می فشانند
۶۴۱۶		ہی گفت بنگر زمانہ چہ کرد	کہ خاص از یے دود ماں کرد فرد
۶۴۱۷		جدا کرد از یار و از شہر یار	جدا کرد از شہر خویش و تبار
۶۴۱۸		بباید شدن در رہی شہر بند	شب و روز در انتظار گزند
۶۴۱۹		شنیدم خضر خاں بخون جگر	بانبر وہم چوں رفت با در دہر
۶۴۲۰		ہمی بود بر رسم دل خستگان	شب و روز چوں دست و پا بستگان
۶۴۲۱		جدا مانده مرغے ز باغ بہشت	نقادہ بزندان اہل کنشت
۶۴۲۲		اگر چہ نبود دست بندش پیائے	ہمی بود چوں بندیاں غم گرے
۶۴۲۳		تکے روز بریدیت نہ خیال	بباز دے شوق و زور وصال
۶۴۲۴		یک کایک نہ آنبر وہم بے امر شاہ	غماں داد در جانب تخت نگاہ
۶۴۲۵		ملک نایب این فقہ را چو شنید	کہ بے امر خسر و خضر خاں رسید
۶۴۲۶		بحر کہ دروں رفت و آمد بروں	بر آئین تلبیس و رسم فسون
۶۴۲۷		پس آنکہ عواناں سبکسار را	رسانید فرمان نسوان را
۶۴۲۸		کہ بر پائے خاں تخت بندی نہند	نویسے دگر بہر جش و ہند
۶۴۲۹		اسیرانہ در کالیور شش پرند	بدست عوانان دز بسرند
۶۴۳۰		بدیشاں رسانند فرمان شاہ	کہ نیکو بدارند خاں را نگاہ
۶۴۳۱		عوانان کہ ملزوم در گہ بند	چو از حکم دہلیزی آگہ شدند

۶۴۳۲	شہنشاہ ہاں لکھنؤ پر پائی خاں	سبکتر نہاوند بندے گراں
۶۴۳۳	وزراں پس براہند در کالیور	گلے راز باغے فلکند دودور
۶۴۳۴	دول را نیش ہمدراں روزگار	ہر دند یادے بہ جیس حصار
۶۴۳۵	بیائے کہ گل بر کفش بوسہ داد	فلک از ستم بند آہن نہاد
۶۴۳۶	چنیل ست آئین ایں روزگار	کہ گاہے دہستی و گہ خمار

## محضر کردن ملک نایب از نقل سلطان و ملک

### بشہاب الدین عمر شاہ وہانیدن خود نایب شدن

۶۴۳۷	غرض چون ملک نایب بدسگال	فرستاد خاں را بہ عین نکال
۶۴۳۸	شہنشاہ را حال آشفٹہ دید	بخواہے دگر بخت خود خفٹہ دید
۶۴۳۹	یکے انجن کرد در پیش شاہ	ز اہل کلاہ وز اہل سیاہ
۶۴۴۰	عمر خاں ہاں طفل فرزند شاہ	کہ بود است شش سالہ و چند ماہ
۶۴۴۱	شہنش زادہ از دختر را بدیو	دراں روز شد جاکے خسر و خدیو
۶۴۴۲	مراد را شہاب الدین آمد لقب	کہ بود است طفلے کیانی نسب
۶۴۴۳	ہاں نایب شاہ شد نایبش	کہ خود خواہ بدرائے ناصایبش
۶۴۴۴	چوشہ بود در ہم دران قیل و قال	ز سستی ز بانس شدہ بود لال
۶۴۴۵	نگفتہ دران انجن یک سخن	ز بہوشی خاطر و ضحیتن
۶۴۴۶	مثل ہر کسے زودیریں ماجرا	کہ خاموشی آمد دسیل رضا

۶۴۴۶۱۹۳	عمر خاں ہمہ سال شد بادشا	بہ فرقت نہادند زریں کلاہ
۶۴۴۸	نہادند چتر سیم بر سرش	شدہ عانیہ خلق فرماں برش
۶۴۴۹	ہماں نایب شاہ خود گشت شاہ	نشانند آں پسر را بنا موس گاہ
۶۴۵۰	فلکدہ کیلے طفلکے را بہ پیش	ہمی راند ہر کار برائے خویش

## وفات یافتن سلطان علاؤ الدین نور اللہ

### قبرہ و جلو س شہاب الدین عیشہ

۶۴۵۱	چو شد سال بر مفضلہ و پاژدہ	گذشتہ دہ دیک ز شوال مہ
۶۴۵۲	سفر زین جہاں کرد شاہ جہاں	رہا کرد تخت و کلاہ شہاں
۶۴۵۳	خود شہ بر آند ز چرخ بریں	بلکہ یہ شدہ آسمان و زیں
۶۴۵۴	ہمہ شہر و کشور بہ ماتم نشست	زمر گشت جہاں جملہ در غم نشست
۶۴۵۵	بر آند ز دیوار و در ہائے ہائے	کہ رفت از جہاں شاہ کشور کشتائے
۶۴۵۶	چو شہ سر بہا لین خاک کے نہاد	شنیدم در اں روز بے ابر و باد
۶۴۵۷	ہوا زار بگڑ لیت در ماتم نش	فرزہ رنجت برخاکش اندر غمش
۶۴۵۸	کیلے ہفتہ بد بے سکون و قرار	ہمہ شہر در ماتم سشہ یار
۶۴۵۹	ہمیں است مرا انجام کار جہاں	بدانند ہر جا کہ کار آگہاں
۶۴۶۰	تھے را کہ اندر دوا جے کشید	سرے را کہ در زیر تاجے کشید
۶۴۶۱	کیلے روز آں تن در آرد بخاک	کیلے روز آں سر کشد در مغاک
۶۴۶۲	بہ نر دم فقیری ز شاہی خوشست	ز گردن کٹی خاک را بہی خوشست
۶۴۶۳	شہ از ہم جان و جہاں در ہم است	فقیر از غم این دواں بی غم است



۶۴۶۴	درال پند نامہ کہ در ہر دریار	ز سعدی شیرازی است یادگار
۶۴۶۵	دریں باب بیٹے عجب خواندہ ام	کہ از ذوق آل جان برافشا نندہ ام
۶۴۶۶	گدار اچو حاصل شود نان شام	چنان خوش بخشد کہ سلطان کام
۶۴۶۷	ز ملک سعادت دو آمد کلاہ	یکے بر فقیر و دگر بہر شاہ
۶۴۶۸	چہ دیکھم شاہ و چہ دلق گدا	رسد عاقبت اہل میراث را
۶۴۶۹	وے خلعت عاشقان دیگر است	نہ مطلوب شاہ خرقہ نے افسر است
۶۴۷۰	ندارند از ہر دو عالم خسیس	بہ نزدیک شاہ شد یکے نفع ضر
۶۴۷۱	مہ و سال و روز و شب و صبح و شام	ہر گونید ہر دو بشوئے تمام
۶۴۷۲	بیاساقیا جان ماتازہ دار	ہر دوں دوسہ ساغر خوشگوار
۶۴۷۳	چنان کن دریائے مرغوق باں	کہ خیزد ز ہر دو کلمہ فرق تاں

## جلوس سلطان شہاب الدین طاب ثراہ و کیفیت

### کور کردن خضر خاں محل اللہ الجنۃ متواہ

۶۴۷۴	بساط کین چوں جہاں در نشت	یکے مفرش نو پدیدار گشت
۶۴۷۵	شہاب الدین اس طفل ناویدہ کام	کہ بود است پویش نیک نام
۶۴۷۶	برآمد بخت کیاں بار داد	ہماں فتنہ جائے نیابت ستاد
۶۴۷۷	بہ ملکہ کہ طفلے شود بادشا	شود پیش او فتنہ فرماں روا
۶۴۷۸	ہر دو سرا سیمہ شہر دویار	نگیرد چنان ملک ہرگز قرار
۶۴۷۹	غرض چونکہ ایام بازیچہ باز	بریں گونہ بازیچہ کرد ساز

ہماں دم کہ در خواب شد شہر یار	شنیدم ہماں نایب نابکار	۶۴۸۰
نگاہیں سلیمان بدیوسے رسید	سب خاتم از دست خسر دکشید	۶۴۸۱ F. ۱۹۴
کہ بود ست موافق برودر فساد	ہماں لحظہ بدست سبیل برداد	۶۴۸۲
یکایک بکن قصد چشمانِ خاں	بلقنا شب زاید بر اس	۶۴۸۳
بہ تدبیر کن انتظام امور	رسی چون تو در قلعہ کالیور	۶۴۸۴
بگویش کہ اس قلعہ دار گزین	بر اس فتح در باں نمایں	۶۴۸۵
ترا خواند در حضرت اس شاہ زاد	مر شاہ در بانی قلعہ داد	۶۴۸۶
بر اصحاب اس قلعہ ضابطہ نشوی	بدیں حیلہ بر قلعہ چون بروی	۶۴۸۷
بمعنی تنش زندہ در گور کن	خضر خان دل را سبک کور کن	۶۴۸۸
سوئے کالیور آمد از تخت گاہ	شنیدم چو اس سبیل رو سیاہ	۶۴۸۹
بگردانچہ نایب بردگفتہ بود	بہ تعلیم نایب پے افشرد زود	۶۴۹۰
طلب کرد خاں را بعین گزند	بحیلہ گرد آمد بہ حصن بامند	۶۴۹۱
رسید است سبیل بہ حفظِ حصار	بگفت خاں را کہ از شہر یار	۶۴۹۲
بیاتاشوی آگہ از حکم شاہ	ہمی خواندت بیرون از جس گاہ	۶۴۹۳
رواں آہے از زر گساش دید	شنیدم چو خاں نام سبیل شنید	۶۴۹۴
مرا ہم کنوں جاں بباید فشانند	بدل گفت دامن شہنشاہ نہانند	۶۴۹۵
ز زر گس برا نشانِ دخن ز ارزار	طلب کرد پس یار تسری عذار	۶۴۹۶
بکار تو بادا دل و جان و تن	بگفتا کہ اے موس جان من	۶۴۹۷
کہ بے علم او نیست بید او داد	بحکم خدا سر بپاید نہاد	۶۴۹۸
کہ دیر نہ یاری گزینم ترا	بیات اوئے سیر بہینم ترا	۶۴۹۹
نیارم نظر کرد در روی تو	کہ داند نہ بینم دگر روی تو	۶۵۰۰
تکلی را بر تو بہارے گرفت	برسم وداغش کن اے گرفت	۶۵۰۱

دگر بارہو آور دوش اندر کنار	زمانے سرانگند در پائے یار	۶۵۰۲
در نقشہ گیتی بچشش کشاد	بے چونکہ فستہ ہم از چشم زاد	۶۵۰۳
کہ خانانچیں است فرمان شاه	بگفتا ہماں سبیل دل سیاہ	۶۵۰۴
بچشمان سست تو میس کشید	کہ در چہرہ حسن نیلے کشید	۶۵۰۵
دریں کار تقصیر از سوئے کیست	چو بشنید شہ گفت تاخیر چیست	۶۵۰۶
بریں بستہ ہر چہ توانی بکن	اسیر تو ام انخسہ دانی بکن	۶۵۰۷
چہ مشکل بتقدیر و حکم آتہ	اگر بہت یانیت فرمان شاه	۶۵۰۸
بہ چشم خضر خاں کشید ندیل	مہ حال بعد از بسے قال و قیل	۶۵۰۹
سر اسر کنان نوز دست ستم	فتادہ بروں ناز کان حسم	۶۵۱۰
بنالید دیوار و در زار زار	غریبے بر آمد ز اہل حصار	۶۵۱۱
بہر جا کہ مرغ صغیرے کشید	چو آں نالہ در گوش مرغال رسید	۶۵۱۲
کہ چوں ماہی افتاد اندر شنا	چنای مرغ بگرست اندر ہوا	۶۵۱۳
چہ نام کم گذشت اندراں بوم دہر	چہ گویم کہ چوں فاش شد این خبر	۶۵۱۴
کہ موئے فشگانی ہم از طبع تیز	الا اسے ہنر پر در سظم نیز	۶۵۱۵
ز الفاظ و صنعت نظر دور دار	مرا اندرین فقطہ معذور دار	۶۵۱۶
چون در رسیدم دریں داستان	کہ داناست دانا کے راز نہاں	۶۵۱۷
زمانے مرا گریہ فرصت نداد	زہر دیدہ جوئے خونم کشاد	۶۵۱۸
لزد و لواط در آرم تمام	کہ تاحق صنعت گزارم تمام	۶۵۱۹ F. 195
بباید تو ہم چوں منی بگذری	ضرورت قلم را اندہ ام سر سری	۶۵۲۰

طلب کردن ملک نایب عین الملک از دیو گیر جمع مسلمان

# درواکن دن او بقصد حید وزیر کشیدن عین الملک

## تلف شدن ملک نایب حد و حجت و ہما نجا ماندن

۶۵۲۱	شنیدم ز افسانہ گوئے کہن	کہ از زیر کی برد گوئے سخن
۶۵۲۲	چو شہ رفت ازین عالم یونفا	ہماں نایب ہر دو فرمانروا
۶۵۲۳	فرستاد پیکے سوئے دیو گیر	بد و گفت کاے پیک فرماں پذیر
۶۵۲۴	زادیر چیاں رو بمرہتہ بلاد	کہ برگرد تو کم رسد تند باد
۶۵۲۵	شتاباں رسی چون در اٹھ بوم دہر	براں عین ملک ہمایوں سیر
۶۵۲۶	بگو تا با دیدر بر اند شتاب	ابا شہ سواران چابک رکاب
۶۵۲۷	بیار دہمہ اہل تسلیم را	کند خالی آں جسدہ اقلیم را
۶۵۲۸	غرض عین ملک خجستہ سیر	چو شکر رواں کہ دازاں بوم دہر
۶۵۲۹	ہمیشہ اند آں صفدر کینہ خواہ	کہ پیکے رسیدش در اشنا کی راہ
۶۵۳۰	بگفتا کہ لے سرکش نامور	بیابوست از شہر بستم کمر
۶۵۳۱	مرا گفت آں نایب بادشاہ	بعین ممالک بگو ہسم براہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۵۳۲	ملک نایب گفت تا در زماں	بہ گجرات رانی سپاہی گراں
۶۵۳۳	کہ بجز دستت آئند جملہ بغات	بکردم ترا مقطع گو خسترات
۶۵۳۴	بفرمانش آں عین ملک گزین	کہ بدستم زال در دشت کین
۶۵۳۵	نہ چہ راند آں جازا ثنائے راہ	بدنبالشش افزوں سرانِ پاہ
۶۵۳۶	شنیدم بچہ رچوں دیر رسید	تلف گشتن نایب شہ شہید
۶۵۳۷	ہے یک دودر حدِ چوڑا ماند	دراںجا سپہ مانج سوئی نراند

## ذکر شہ شہنشاہ نایب بندا ملک قطبی

۶۵۳۸	شنیدم ز پیرانِ دیرینہ سال	کہ چوں آں ملک نایب بدنگال
۶۵۳۹	فرستاد سنبھل سوئے کالیور	کہ از شمع دولت کند محو نور
۶۵۴۰	بزدنالہ چند بے سوز و درد	شب شب شہنشاہ را دفن کرد
۶۵۴۱	طلب کرد ارکانِ دولت تمام	بیاراست تختے پئے بارعام
۶۵۴۲	دگر روز گز چون دوراںِ فرزند	بر آورد سسر خسر و نیم روز
۶۵۴۳	براں تخت آں طفل را جانی داد	خود اندر مقام نیابت ستاد
۶۵۴۴	طلب کرد شہزادگانِ دگر	بگفت کہ بندہ پیشش کمر
۶۵۴۵	چو خان مبارک کہ در عجم وجود	ز شہزادگانِ دگر پیش بود
۶۵۴۶	چو آں خان شادی و خانِ فرید	ہماں خاں عثمان اختر سعید

۶۵۴۶	چو خان محمد چو بوبکر خاں	کہ بودند این جملہ شہزادگان
۶۵۴۸	درینا کہ ابنا و شاہ جہاں	اسیر آمدہ دست بستہ زماں
۶۵۴۹	غرض چونکہ ابنا و شاہ کریم	شدہ دستمال خمیہ لیتم
۶۵۵۰	بطغی رہا کردہ شاہ شہر یار	شدہ دریتی ہمہ خوار و زار
۶۵۵۱	ورای روز گردن دیا بوس شاہ	دلے بود آرزو ز شاہرا سیاه
۶۵۵۲	دیگر روز گفتا کہ ہم در صدم	گرفت کہ پیدار شش اندر ستم
۶۵۵۳ F. ۱۹۶	بگیرند خان مبارک بقاے	نہاں تحت بندی نہندش بپاکی
۶۵۵۴	جہاں خان شادی سوئی کالیور	رداں کرداں سفلہ نہا صبور

## مشورت کردن نایکان بہت کشتن ملک نایب و غلبہ کردن بیشتر بشیر و صالح و تنیر کشتن ایشان ملک نایب

۶۵۵۵	چونیک مہ ازین ماجرا گذشت	زمان مسکانات اظہار گشت
۶۵۵۶	شنیدیم دوسرہ نایک خواہ گاہ	کہ بودند خاصان در گاہ شاہ
۶۵۵۷	یکے آن بیشتر دگر آن بشیر	سیدم صالح و جہاں میں انہیں
۶۵۵۸	مشورت بکردند با یکدیگر	با گفتن کیس سفلہ کردند سیر
۶۵۵۹	نہمراست و دوزن دلی در فساد	کنہ کار ہر مرد و زن بامراد
۶۵۶۰	ز خون النجاں رداں کرد نیل	بچشم خضر خاں کشانید نیل
۶۵۶۱	دگر جملہ شہزادگان را کنوں	بدام خطر در کشید از فسون
۶۵۶۲	شب در و زماں ظالم پرستم	چون ہزار خواناں بود در حرم

۶۵۶۳	بہ عالم دگر چند خواہیم زلیت	ہرین زندگانی بباید گریست
۶۵۶۴	کہ مازندہ و خانہ شاہ و ما	پریشان کند سفلہ بے وفا
۶۵۶۵	گراموز ما ز سرش بگذریم	بفردا چہ رو پیش خسرو بریم
۶۵۶۶	ہم امشب دریں کار دستہ ز نیم	یکایک سرش را بجا کال فلکیم
۶۵۶۷	دراں پس بریزند گر خون ما	نہ طالع و بخت میمون ما
۶۵۶۸	رویم از جهان فنا نیک نام	مدار بقا نیز یا بسیم کام
۶۵۶۹	چو شب بستی بر چہرہ روزگار	یکے پردہ غبریں آشکار
۶۵۷۰	لک نایب این فقہ از کس شنید	دراں شب بیک خرگے در خرید
۶۵۷۱	شنیدم چو بگذشت پاسی ز شب	فرستاد بہر سبب طلب
۶۵۷۲	بشتر بدل گفت کیں بیوفا	بدینساں کہ تنہا بخواند مرا
۶۵۷۳	مگر گشت آگہ از ان اتفاق	کہ کہ دیدم در خود نہاں اتفاق
۶۵۷۴	پس نگاہ یاران خود را بگفت	کہ بزم سرش ہر کہ امشب بخت
۶۵۷۵	دراں پس رواں شد برو با سلاح	کہ کم دید در کار ہائیش صلاح
۶۵۷۶	شنیدم چو نزدیک خرگہ رسید	ز خرگہ یکے مرد بیرون دوید
۶۵۷۷	بگفتا سلاح خود ایدر گزار	دروں پس ردای دارش نامدار
۶۵۷۸	بشتر مراد را بگفت ای فلان	منم خواہی گاہی شاو جہاں
۶۵۷۹	بلکہ دشمن نامور بودے	تہی کم ز تیغ و سپر بودے
۶۵۸۰	کنون چیست کیں نایب شہریار	بدینساں ندارد مرا استوار
۶۵۸۱	بگفت این دد خرگہش شد دروں	بزد تیغ بر سفلہ پرفنوں
۶۵۸۲	زہر سو رسید یا ران او	سرش را بریدند بے گفت و گو
۶۵۸۳	دوسہ بار بواب زہر سو دوید	ہم از دست آن نایکاں شد شہید
۶۵۸۴	دراں پس ہماں نایکاں دلیر	کہ کردند کار سے بزدلی نہ دیر

۶۵۸۵	زخان مبارک بریدند بند	بروشین بگردند خود را سپند
۶۵۸۶	چو شد روز حمله سران سپاہ	نہا دند سر سوئے در گاہ شاہ
۶۵۸۷	شدہ ہر یک از قتل اس فتنہ نشا	کہ بدگوہرے رفت دکان فساد
۶۵۸۸	وزاں پس بجان مبارک سیر	بگفتند کاے خان فرخندہ فر
۶۵۸۹ F. ۱۹۷	نیابت بہ پیش شہِ خرد سال	ہمی کن کہ داری خود بر کمال
۶۵۹۰	چو خاں مبارک شنید این سخن	بگفتا کہ اے سرکشان کہن
۶۵۹۱	مرانیت مطلوب اقبال نہ جاہ	کہ اندر خلل بینم اس تنگناہ
۶۵۹۲	اگر لطف دارید در باب من	پذیرندہ باشتید این یک سخن
۶۵۹۳	کہ با مادر خود ازیں بوم دہر	نہم سر بر ملک و دیارے دگر
۶۵۹۴	چو ارکان دولت ز تقریر خاں	شنیدند این قصہ در یک زباں
۶۵۹۵	بگفتند کاے تاج آزادگان	توئی نہتر از جملہ شہنہ ادگان
۶۵۹۶	سزایت کت بادشاہی دہم	بخدمت ہمہ پیش تو نہر نہیم
۶۵۹۷	وے در حیات خود آں شہر یار	زارش و آں فتنہ نالبار
۶۵۹۸	یک طفل بنشاند بر جاسے خویش	قصورے عیاں کرد در راجی خویش
۶۵۹۹	دوسرہ بجکش رعایت کنیم	وزاں پس یکے رائے دیگر ز نیم
۶۶۰۰	تو نمایان ملکی پریشاں شو	یک امر و زبر گفتہ ما برو
۶۶۰۱	ہمہ شہر و کشور ہوا خواہ نست	بلکن رائے خود در نیابت درست
۶۶۰۲	کند باغبان خدمت شاخ نو	ہم آخر خورد بر وقت درو
۶۶۰۳	شنیدم چو مشفق بخود دید شاں	بگفتا رایشاں رضا داد خاں
۶۶۰۴	مہے یک دوسرہ در نیابت نہاد	در عدل بر شہر و کشور کشاد
۶۶۰۵	ہوا خواہ ادگشتہ ہر خاص عام	بریں با جواچوں دومہ شد تمام
۶۶۰۶	جہتیا ملی ہماں و خیر را مدیو	کہ بود است در حکم کپہاں خدیو



۶۶۰۶	ہماں خسرو طفل زوزادہ بود	کہ شاهش بزمحت شہی دادہ بود
۶۶۰۸	شندیم چو در ضبط خان سعید	ہمہ خلق را سر در آورده دید
۶۶۰۹	حسد کردمی خواست تا در نہاں	کیے جام زہرے سیار دہاں
۶۶۱۰	خبر کرد خاں را کیے نیک خواہ	کہ شد از شہا قلم ایں تخت گاہ
۶۶۱۱	نہ من گفتہ بودم برویہ تخت	کہ باید ازین ملک اعراض جست
۶۶۱۲	کنوں حاسداں از درون دہرول	کمر بستہ بر قصد جانت فرہول
۶۶۱۳	بریں گو نہ تاکے دریں تخت گاہ	تا ایں دہشتن جان خود را ز گاہ
۶۶۱۴	کیے روز با شد کہ در عین خواب	شود دہشتے از زمین دست یاب
۶۶۱۵	چو ارکان دولت ز خان گزین	شندیم نہ ہر یک یسا رویمین
۶۶۱۶	بگفتند پس ہر ہمہ یک زماں	کہ اے خان فرخندہ دکارداں
۶۶۱۷	تو دانی کہ دانائے خوب اختر می	کہ ناید ز طفلان جہاں داوری
۶۶۱۸	اگرچہ بہ نزدیک کار آگہاں	چو بازیچہ ہست کار جہاں
۶۶۱۹	جہاں داوری کار بازیچہ نیست	ممالک سزاوار بازیچہ نیست
۶۶۲۰	بزدیک طفلان بازیچہ جوی	بہ از تاج و تخت است چو گان بوی
۶۶۲۱	عمارت گری پیشہ بالغان ست	جہاں قایم از عدل انصاف شاں
۶۶۲۲	تو امروز شایست بہ ملک جہاں	بزمید ترا تاج و تخت شہاں
۶۶۲۳	کہ شہزادہ با نغ و عسقلی	بنامت سزد سکہ مستقبلی
۶۶۲۴	چو گفتند ایں قعہ ارکان ملک	کہ جز تو کسے نیست شایان ملک
۶۶۲۵	بتعظیم او جملہ برخاستند	زباں درو عایشش بیاراستند
۶۶۲۶	پیشکش نہادند میر بہ زمین	ستاد و ندیس در بسیار و ہمین
۶۶۲۷	جہاں ہست بازیچہ بوالعجب	کہ بس بازی آوردن روز و شب

گئے ملک جسم را بہ طفلی دہد	۶۶۲۸
فریش بجز کو دکاں کم خورند	۶۶۲۹
دلے بالغا نزار ہے دیکست	۶۶۳۰
چنید نہ تا جرعت در آست	۶۶۳۱
و گر یک زماں دہر کو دک فریب	۶۶۳۲
ازاں مستی شاں شو نہ ہوشیار	۶۶۳۳
بیاسا قیاست مکن ز سر	۶۶۳۴
بدہ مے کہ یکبار گردیم شاد	۶۶۳۵
گئے تاج بر فرق خاے نہد	
کہ طفلان طلب کار بازی کنند	
نہ مطلوب شاں تخت و فی افرست	
شب و روز زان چوہہ باشند مست	
نماید برایشاں فراز و نشیب	
بگویند چون خستگان خماری	
ز بازیچہ دہر ماں باز خر	
غم دور ماضی نیاریم یاد	

## جلوس سلطان قطب الدین توارک مرقدہ

کسے را کہ یار است جہاں فریں	۶۶۳۶
بروش ز عین ہلاک آورد	۶۶۳۷
کلید مالک بدستش دہد	۶۶۳۸
جہاں را در آرد یہ حکش تمام	۶۶۳۹
و گر خود دریں باب خواہی نظیر	۶۶۴۰
شنیدم زدہ حقان ہندوستان	۶۶۴۱
گزیدند آں سرو آزادہ را	۶۶۴۲
مبارک شدہ آں خسرو استیں	۶۶۴۳
برآمد بصد عیش بر تخت علج	۶۶۴۴
بے خدش سرکشان گزیں	۶۶۴۵
نخیں لب مود آں ہو شمنند	۶۶۴۶
ز چاہ رساند بہ چرخ بریں	
سرد شمش را بجاگ آورد	
کلاہ گپانی بفرش نہد	
مطعمش کند ہر کج خاص و عام	
زمن بشنوائے یار روشن ضمیر	
کہ چون خار شد و درازیں بوستان	
لے ملک یعنی کہ شہزادہ را	
فلک قدر و کیواں محل قطب دیں	
پوشید نہاد تاج و دولج	
کمر بستہ اندر یار دیں	
کہ ہر جا سیر دست مجوس بند	

۶۶۴۷	کنند از نوید طرب شادیاں	کہ کردیم از لطف آزادشاں
۶۶۴۸	ہمیں دم پر بند بند ہبہ	زگرگان رہا نہ میش درمہ
۶۶۴۹	ہماں دم کہ ارکان ملک کہن	شنیدند از شاہ نوامیس سخن
۶۶۵۰	بہر جایکہ بندی بیت سال	چہ بدخواہ ملک و چہ مدیون مال
۶۶۵۱	تہی شد ہمہ جائے زندانہا	پیر از عور می شد ہمہ خانہا
۶۶۵۲	فراموش گشتہ تیج محن	سراسر ز آہن بفرسودہ تن
۶۶۵۳	بزنڈاں جوان رفتہ و گشتہ پیر	شب و روز بردست محنت امیر
۶۶۵۴	دل از جان آزرده برداشتہ	براہ اجل چشم بگماشتہ
۶۶۵۵	ز محنت کشتی گشتہ راضی بمرگ	چو شاخ از خزاں ماندہ بی برگ
۶۶۵۶	چوناکہ شد آزاد از حبس گاہ	بکردہ زباں وقف در شکر شاہ
۶۶۵۷	کس از باز پرس بکردار عقاب	نکفتن بجز شکر خسرو جواب
۶۶۵۸	و گر کس پیر سید نامش براہ	بگفتا کہ نامسم دعا گو شاہ
۶۶۵۹	غرض روز دیگر شد نیکنام	در لطف بکشاد بر خاص و عام
۶۶۶۰	وزیدہ ز خلقش نسیم بہار	گلستاں شدہ بجلہ شہر و دیار
۶۶۶۱	ز بہر شہر و کشور بر انداخت باج	ببخشید و بقانیان را خراج
۶۶۶۲	درال سال ہر شام و ہر صبح گاہ	شدہ خلق آورد تہنید شاہ
۶۶۶۳	ز تار بج بد ہفصد و شانزدہ	کہ نشست شہزادہ بر تخت شہ

فرستادن سلطان الدین ملک تغلق را بر عین ملک  
دو با بعد از مصالحہ درویشان ملک عین ملک در گجرات

F. 199

ہاں قطب دین ضابط ملک گشت	۶۶۶۴	شنیدم چو ملک شہابی گشت
رود رود بر عین ملک کراز	۶۶۶۵	بتعلق بفرموداں شہ فراز
چو بگذشت ایام شور و گزند	۶۶۶۶	بگوید مراور کہ اے ہوش مند
ہمہ کنج ز اقبال بے یار شد	۶۶۶۷	ہمہ گلشن ملک بے خار شد
بفرمان ماسہرہ لے سر فراز	۶۶۶۸	ازیں پیش از ما کن جستہ از
بہ تجارت رانی سپہ صفت	۶۶۶۹	بباید چو تعلق رسد اں طرف
بہر سو گئی جوئے از فوں رواں	۶۶۷۰	کشی تیغ بر قصد برگشتگان
ہاں تحفہ آرمی درس شہنگاہ	۶۶۷۱	بری چون سراں گردہ تباہ
ابا سر فرازان کشور گشتا	۶۶۷۲	مشرق برگردی بیا بوس ما
زا کرام شاہانہ آگہ شوی	۶۶۷۳	دزاں پس چو بر حکم بایگروی
بہ چٹور شد ہجو کارا گہاں	۶۶۷۴	چو تعلق بفرمان شاہ جہاں
بفرمان شاہ جہاں سر نہاد	۶۶۷۵	بداں عین ملک سر فراز راہ
ہمیں قصہ در سمع ہر یک براند	۶۶۷۶	دزاں پس سراں سپہ را بخواند
چو در گوش کردن فرمان شاہ	۶۶۷۷	گرفت ز گردن کشان سپاہ
کہ رویش ندید است کس از ما ہنوز	۶۶۷۸	بگفتند کاں شاہ کشور فروز
چہ احکام بر ما کنند آشکار	۶۶۷۹	چہ دانیم تا در سہ انجام کار
کشد آب نادیدہ موزہ ز پاسے	۶۶۸۰	نہ بینی کہ کم مردم بختہ راے
مہی یک دو گیریم بیدر قرار	۶۶۸۱	ہاں یہ کہ چون مردم ہوشیار
چہ پیدا ہی آید از خیر و شر	۶۶۸۲	بہ بنیم کز شاہ فیروز فر
دزاں پس بفرمان حسد و دیم	۶۶۸۳	ز صلح مزاجش چو آگہ شویم
ہماندہ خاموشش سرشکراں	۶۶۸۴	چو ایں قصہ گفتند بے سراں

سرا نادرین باب راضی ندید	چو زان قوم این قصہ تعلق شنید	۶۶۸۵
شتاباں سوئی کشنگشت باز	شنیدم ہاں روزاں سر فراز	۶۶۸۶
زبا پوس خسرو گزیرے ندید	چو در حضرت خسرو نور رسید	۶۶۸۷
بگفتا کہ لے شاہ کشور کشا	لبس از شرط با پوس و رسم دعا	۶۶۸۸
کہ بے دانہ مرغی نیفتد بدام	تہی آید از دست صیاد خام	۶۶۸۹
چو صیدے شتابندہ در عین زود	گر نہی رسیدہ ز غوغا و شور	۶۶۹۰
ز اندیشہ ہر سینہ در ہم ہنوز	ندیدہ رخ شاہ عالم ہنوز	۶۶۹۱
شوند اینچنین قوم حضرت پناہ	یکایک چگونہ لفسرمان شاہ	۶۶۹۲
کہ سر در طاعت نہاد این چشم	اگر خواہی لے شاہ و شہزادہ ہم	۶۶۹۳
ابا خلعت و عہد پیمان فرست	بہر سر جداگانہ فرماں فرست	۶۶۹۴
بیایاں رسانید این قصہ را	چو تعلق ملک پیش فرما زدا	۶۶۹۵
کہ بندہ دریں کار ہم خود میاں	ہمورا بفرمود شاہ جہاں	۶۶۹۶
ابا خلعت شاہ گہیاں برد	بہر یک جداگانہ فرماں برد	۶۶۹۷
فروشانہ از ہر دے آتش	رسانید فرمان بہر سر کشت	۶۶۹۸
بصد خورمی خلعت شہریار	پوشید جملہ ملوک و کبار	۶۶۹۹
سوئے در گم شہ نہادند سر	وزاں پس سران ہمایوں سیر	۶۷۰۰-۶۷۰۱
اطاعت نمودند شہ را بجاں	چو تعلق نہ کہ کرد کاں سر کشاں	۶۷۰۱
رسانید فرمان شاہ دلستہ	براں عین ملک آنکہ آں ز شیر	۶۷۰۲
برا آئین سرشکری برقرار	کہ باشد در اں لشکر آں مرد کار	۶۷۰۳
مدد ما بہ کشور کشائی کند	ہاں تعلقاں پیشوائی کند	۶۷۰۴
کن قصہ خصمان در گاہ شاہ	بگجرات از انجا براند سپاہ	۶۷۰۵

# عزیمیت کردن فلک عین الملک از چتور در گجرات

## وفی ز می یافتن او بر حیدر وزیرک

دگر روز کیں گنبد حقہ باز	۶۶۰۶
رواں شد ز چتور یکسر سپاہ	۶۶۰۷
چو اں حیدر وزیرک نامور	۶۶۰۸
سپہ را کشیدند بیرون شہر	۶۶۰۹
نکردند با کے ز افواج شاہ	۶۶۱۰
دگر روز در التفیق نہر	۶۶۱۱
ہماں عین ملک اقا لیسم گیر	۶۶۱۲
یکے نامہ نوشت بر ہر سرے	۶۶۱۳
کہ لے سر فرزان فرخندہ رکے	۶۶۱۴
ہم آخر بنزدیکے روزگار	۶۶۱۵
چنان سیل زد خون آں نامجو	۶۶۱۶
نہ خسید بے خون ہر بگیاہ	۶۶۱۷
چو مظلوم و ظالم حکم خدا	۶۶۱۸
غلط باشد انہوں کہ براہل دیں	۶۶۱۹
گر امروز کو شیم در انتقام	۶۶۲۰
کہ در مرغزارے دوشیز ثریاں	۶۶۲۱
در غور می بر جہاں کرد باز	
بہ مقصد رسید از پس چنڈ گاہ	
شنیدند از قصید شکر خبر	
چو مر داں بر آوردہ شمشیر فہر	
برانڈند بر عزم تاجبا سپاہ	
دولشکر بد شستے ملاقات کرد	
کہ بود است دنا و روشن ضمیر	
فریے بہر نامہ از ہر درے	
اگر گشتہ شد خان کشور کشائے	
بشد گشتہ آنکس بگشت آشکار	
کہ شد غرق ریزندہ خون او	
کشد عاقبت کینہ از کینہ خواہ	
بگشتند از دہر رعلت گراے	
دو جانب برار یکم شمشیر کیں	
بدان ماند این قصہ ماتم	
کنند از تن یکدگر خون رواں	

۶۶۲۲	زوحشت چو گردند ہر دو ہلاک	اثر ماند از خون ایشان بجاک
۶۶۲۳	دزاں پس بہر ما کہ گد و سگال	دراں دشت گردند و حشت سگال
۶۶۲۴	کفند آنکھے یکدگر را ہلاک	پئے خون شیراں بگردند جاک
۶۶۲۵	بگیرد اگر آدمی این خصال	بہ دشت بود، پھر گد و شغال
۶۶۲۶	زوحشی و ششی و بامرداں	کجا بعد ازاں فرق کردن توان
۶۶۲۷	اگر حیدر وزیرک خسام کار	کمر بستہ انداز پئے کارزار
۶۶۲۸	ہم آخو ز دشت پشیاں شوند	یقین یا تلف یا پریشاں شوند
۶۶۲۹	کہ ہرگز اباشکر سخت گاہ	ز رفتہ است فیروز دیگر سپاہ
۶۶۳۰	شمارا اگر عقلے اندر سراسر است	خرد محدود و بخت یاری گراست
۶۶۳۱	مخالف مگردید با بادشاہ	شوید از سر بجزدی عذر خواہ
۶۶۳۲	شمارا اگر شہ بہ بخشہ اماں	سہم با گوہی ایزد ضماں
۶۶۳۳	چو بردست ہر مردم اختر سعید	نہانی چنین نامہ در رسید
۶۶۳۴	شنیدم سران سپہ روز جنگ	نکردند اندر اطاعت درنگ
۶۶۳۵	دو لشکر چو بردے صحرا تاد	خودش از تیرہ بہر سو فتاد
۶۶۳۶ F. ۱۰۲	سران سپہ ہم با غازی کار	رسیدند در لشکر شہر یار
۶۶۳۷	ہماں حیدر وزیرک کینہ خواہ	چو دیدند برگشتہ از خود سپاہ
۶۶۳۸	زمانے نہادند سر در ستیز	ہم آخربادند پاد در گریز
۶۶۳۹	چو افتاد در فوج ایشان شکست	صلح سخنگوہ برد در تیغ دست
۶۶۴۰	گریزند گا زراتی تائب نمود	ز فوج شکستہ بسے سر بود
۶۶۴۱	ہماں حیدر وزیرک نامدار	سلامت بر فتنہ ازاں کارزار
۶۶۴۲	دزاں پس ہماں چین ملک گوین	چو فیروز شد اندراں دشت کین

۶۶۴۳	بزدخمیہ دآں شب ہما سجا بماند	یہ قصدِ عدو یک دو فوجے برآمد
۶۶۴۴	وگر روز آں سرکش نامدار	بزد دست در کار ضبطِ دیار
۶۶۴۵	مے یکد و آں شیرکشور کشائی	زمیدہ دلائلِ ادل آورد جائے
۶۶۴۶	چو گرفت دلباسے خلقے قرار	فروختست غوغا ز شہر و دیار
۶۶۴۷	وزاں پس و اں شد سوئی تیرنگاہ	پس از یک دومہ شد بایوان شاہ
۶۶۴۸	شہش داد خلعت زراہ کرم	نہ تنہا کہ با سرکشان حشم
۶۶۴۹	دلش از وفورِ مکارم ربود	چو شاہان مکرم نواز شش نمود
۶۶۵۰	پس از نگہ سشنیدم شہ کایا	بدینا کرد ہفت خان خطاب
۶۶۵۱	بر اندش بہ گجرات شاہ کیم	کہ بد شمنہ پسیل ملک قدیم

## عزیمت سلطان قطب الدین جلال دیوگیر

۶۶۵۲	چو در ملک دلی شہ بختیار	شد از قوتِ بختِ نو کامگار
۶۶۵۳	بدلِ گفت در کشورِ دیوگیر	مرا خیمہ بایدر زدن ناگزیر
۶۶۵۴	کہ بود است ہاں نایبِ بدگل	دراں بوم و بر ہر کجا بود مال
۶۶۵۵	چو بردست من آید آں مالہا	بسازم از اں برگِ خود ساہا
۶۶۵۶	وگر آنکہ من شہر یارِ نوام	در اطرافِ ایں ملک ضابطِ نوام
۶۶۵۷	وزاں خافِ ستم سیاہ گراں	بفرمایم آنکہ بسرِ شکر اں
۶۶۵۸	کہ آرند مالے زراے تلنگ	بتازند اقصائے آں بید رنگ

نوٹ کی شرح کے سے تخمیر مل جاتا ہو۔



۶۶۵۹	برائے سپہ در حدود دیار	کے رایت خسروی آشکار
۶۶۶۰	دگر روز کیں چرخ دوران نور	زرافشاں از غر فہ لا جور
۶۶۶۱	بفرمود شہ تا تیرہ زنند	خروشنے بہ گشتے ملک انگلند
۶۶۶۲	بتلیت بر آرنیک بارگاہ	بگردش ز نذیمہ اہل سپاہ
۶۶۶۳	سراسر مرتب چو شد بگ ساز	پس از چند روز آں شہ فرار
۶۶۶۴	ز بتلیت بھدر وہی کوچ کرد	ز اہل نمر د بر آورد گرد
۶۶۶۵	ہمی رفت ہر سو غنیمت کنان	بہر کوہ و ہر دشت آتش زمان
۶۶۶۶	غرض چو نکہ خورشید انجم سپاہ	تجرمتہ در آمد پس از یک دو ماہ
۶۶۶۷	بسے مال نایب بدستش فساد	بہ ضبطش در آمد چو شہر و بلاد
۶۶۶۸	ہمی کرد اقصائے کشور خراب	بدال تاباں کش نہند سر رقاب
۶۶۶۹	بلے در دیارے کہ شہ بگذرد	خرابی در اں بوم رد آورد
۶۶۷۰	چنان بے سپر گرد آں ہم دہر	کہ در دے گیا کم بر دید دگر
۶۶۷۱	شنیدم کہ ہر مال نایب بدست	شہ کامراں را ہیفتاد دست
۶۶۷۲	بسمت بر نذہ بر رسم فرار	سرے برزد از ہیبت شہریار
۶۶۷۳	چو خواہد دگر بیج جاں آدے	نیک برگ کاہی بر آرد سرے
۶۶۷۴	چو خالی شد از دلم دود کوہ و دشت	خردشاں سوئے ننگہ باز گشت
۶۶۷۵	وز انجا سرفراز کا قور را	کہ بد مہر دار و خزائن کشا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۶۶۶	بترتبت فرستاد بالشرکے	کہ ازلے تڑتبت بیار دنیے
۶۶۶۷	وگر بیند اور ادگر گونہ رلے	سر دکشور شش راکشد زیر پائے
۶۶۶۸	شنیدم چنین بود آئین شاہ	کہ در ہر طرٹ کو براندے سپاہ
۶۶۶۹	حرم نیز باد براندے تمام	ز جام طرب مست بودے مدام
۶۶۷۰	ہمہ دخترانِ سلاطین ہند	بجائ پرور می ہر یکے دلپند
۶۶۷۱	بسے نازنینان چاکب سوار	بہ میدان دل ہر یکے جاں شکار
۶۶۷۲	خواماں شدندی چپے راست شاہ	بر فتنے پس و پیش خسرو سپاہ
۶۶۷۳	بہر جا کہ دیدے یکے مرغزار	شدہ تازہ از ردنی نو بہار
۶۶۷۴	زمنے چا نچا فردا مدے	طلبگار جام و سرود آمدے
۶۶۷۵	زمنے در گہ خوش در اں خوش مقام	بخور دے در اندی دوسہ جام دکام
۶۶۷۶	چو خورم شدی ز اں مے خوشگوار	وزاں پس براندی از اں مرغزار
۶۶۷۷	در اں چار سالے کہ اوشاہ بود	شب و روز ایں گونہ عیشے نمود
۶۶۷۸	نظر جز بر مے نگاہے نہ داشت	غرض جز بہ سیر و شکارے نہ داشت
۶۶۷۹	چو شاہان نوخیز کامے براند	چو شد نو بیت کہنگی خود نماند
۶۶۸۰	مرا گر دہد ملک گیتی خدے	نجوم در در گہ بزم عشرت گراے
۶۶۸۱	شرابے بجویم ز جامے دگر	بگیرم از اں جام کا مے دگر
۶۶۸۲	نہ بنیم بخوبی بجز برونے دوست	نہ شنیم بجز بے بجز کوئے دوست
۶۶۸۳	دگر ساں زخم مرغ بر باب زن	کنم کشت گاہے بد یگر چمن
۶۶۸۴	خوام در اں باغ ہر صبح گاہ	کنم در گل و سرو دیگر نگاہ
۶۶۸۵	ز ہر فصل جویم ہوائے دگر	ز ہر مرغ خواہم ہوائے دگر

۶۶۹۶	شکوہ صفت شگم از طرب	بگویم بہر صبح دم تابہ شب
۶۶۹۷	بیاسا قیادہ نے ہر سحر	کہ توبہ دہد از شرابے دگر
۶۶۹۸	یہے جرمہ ملک دو عالم دہد	یکے قطرہ لعل دو عالم دہد

## برگشتن یک لکھی دیو گیر و روان خسرو خاں

### بقصد ادوا سیر کردہ در حضرت فرستادن

۶۶۹۹	یکے روز یکے زیر پتہ زمیں	بر گاہ شاہ جہاں راستیں
۶۸۰۰	در آمد پس آن گاہ حجاب باد	بہر دند اور ابر شہر یار
۶۸۰۱	در آمد جوان پیک در بار گاہ	زمین را بوسید و پیش شان
۶۸۰۲	خنقی زبان در و عابر کشاد	کہ شاہا صودت ہمہ کو ر باد
۶۸۰۳	ہمی آیم از کشور دیو گیسہ	کزاں ملک بر خاست ہر سونفیر
۶۸۰۴	ہماں یک لکھی گشت از شہر یار	بر آورد شوئے بہ شہر و دیار
۶۸۰۵	لقب کرد و در استم شہر دین	سیرے تافت از شاہ رودی زمیں
۶۸۰۶	یکے پتر در دعوئے پہلوی	بر آورد و دزد سکہ خسروی
۶۸۰۷	چو دیدیم در اں ملک آغاز شود	گر ہے ز نو دولتیاں گشتہ کور
۶۸۰۸	دلم شد گرفتہ در اں بوم دہر	ضرورت باید رگزیدم سفر
۶۸۰۹	مرا یک ہے باشد لے شہر یار	کہ ایدر بردن آدمم ز اں دیار

چو گشتن یک لکھی شاوراد	۶۸۱۰
دوروزے پہ پیچید چوں اڑوہا	۶۸۱۱
دگر روز گفتا شہسفر از	۶۸۱۲
زند خیمہ در جانب دیو گیر	۶۸۱۳
بہد بند بردست و پایش گراں	۶۸۱۴
وز انجا خود اندر پیش سپاہ	۶۸۱۵
برو نامزد کرد شاہ جہاں	۶۸۱۶
چو آں تیغہ پور بے غدہ دگر	۶۸۱۷
چو قلعہ گروہ است امیر شکار	۶۸۱۸
ہماں حاجی سرسفر از و گزیں	۶۸۱۹
غرض خان خسرو چونک گشت	۶۸۲۰
ز کشتی ساگو نہ چوں برگدشت	۶۸۲۱
کہ آں خان خسرو ز درگاہ شاہ	۶۸۲۲
شنید آتش در درویش فقاد	
نیا سود ہرگز صبح و مسا	
کہ آں خان خسرو شود عزم ساز	
کند زندہ آں یک لکھی را اسیر	
کند پس دریں سوکھ اور ارواں	
براند باد دولت و عز و جہا	
گر ہے ز کرداں و کار آگہاں	
چو شادی ستیلہ یل نامور	
دگر تاج ملک آں یل نامدار	
کہ بدشب نویس شہ راستین	
پس از یک دو ماہ بمرہتم رسید	
بشہر اندروں میں خبر فاش گشت	
بیاد دید رفراواں سپاہ	

گرفتار شدن یک لکھی بہ دست ان لشکر کہ وہ بہ پیش خفاں

ہماں یک لکھی چونکہ مغور شد	۶۸۲۳
شب و روز در جام طینور شد	

۶۸۲۴	شنیدم کہ در کہنتکہ آں خامکار	کہ بود است غافل بہر کار و بار
۶۸۲۵	یکے چیت حصے بر آوردہ بود	در ان دزد وطن گاہ خود کردہ بود
۶۸۲۶	چو گفتند ادر کہ آمد سپاہ	بقصد توار حضرت بادشاہ
۶۸۲۷	بدیں گفت دگو التفاتے نہ کرو	شرابے ہی خورد آں سست مرد
۶۸۲۸	شنیدم سپاہی کہ آں سست داشت	بکار غزنی ہنجو خود چیت داشت
۶۸۲۹	بہشتے غواں گفت آں خامکار	کہ ہر یک زندہ خیمہ گردِ حصار
۶۸۳۰	دگر سرفرازاں کہ در دیو گیر	براں یک لکھی گشتہ بودند اسیر
۶۸۳۱	نبودند بر یک لکھی نیک خواہ	چو نزد یک دیدند آمد سپاہ
۶۸۳۲	شنیدم براں خان گردن فراز	بنشند مکتوب ہر یک برآز
۶۸۳۳	کہ ماہر یکے بندگان شہیم	ولیکن اسیر نیلے ابلہسیم
۶۸۳۴	چو ایدر رسد خان گردن فراز	کند از پئے جنگ و پیکار ساز
۶۸۳۵	خود شئی بر آریم دگوئے ز نیم	در افواج خال خویش را فلکیم
۶۸۳۶	پس آں تلفیہ کوز ناگور بود	سوئے شاہ دہلی مدد می نمود
۶۸۳۷	نصیر الدین آں شیر باز در ہم	برو یار شد با گرہے ششم
۶۸۳۸	ہماں شمس ملک شہ کامکار	بیکجا شدہ ہر قسمے ایں مردکار
۶۸۳۹	ہماں یک لکھی مرد غفلت گراؤ	کہ بد غرق جام و دبانگ ناسے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

مراد را یکے مرو عراں بنام	۶۸۴۰
چو در کار بایش شبائے غریب	۶۸۴۱
بنفالت در آورد اورا بدام	۶۸۴۲
گرو ہے کہ بودند از دگوشه گیر	۶۸۴۳
بہ تحفه ہمو را گرفتند پیش	۶۸۴۴
گزشتند زان سوئی آں بارہ را	۶۸۴۵ E. ۴
بریدند چوں یکدو فرسنگ راہ	۶۸۴۶
برفتند بر خان خسرو رواں	۶۸۴۷
بفرمان خاں بستہ ہر یک کمر	۶۸۴۸
پس آنگاہ با خاں حکایت کنان	۶۸۴۹
خروشاں بہ شہر اندرون آمدند	۶۸۵۰
چو آں یک لکھی زندہ آمد اسیر	۶۸۵۱
مسلسل بکرده بہ فرمان شاہ	۶۸۵۲
چو کردش رواں جانب شہر یار	۶۸۵۳
بفرمود آنگاہ کہ در دیو گسیہ	۶۸۵۴
نجیر سپہدار را خان راد	۶۸۵۵
قریبک شدہ بود قائم مقام	
دو فرسنگ از شہر شکستید	
کہ غرق مے در و دیدش مدام	
فرد آمدند از در دیو گسیہ	
برفتند ہر یک ابافوج خویش	
شدہ سوئے لشکر عزیمت گرا	
بدیدند رایات افواج شاہ	
سپردند آں یک لکھی راجاں	
ہمہ در اطاعت نہادند سر	
دراں مرو غافل شکایت کنان	
ابا صد قرار و سکون آمدند	
ہماں خان منصورش از دیو گیر	
رواں کردہ در جانب تخت گاہ	
نہ تنہا کہ با جملہ خیل و تبار	
بود عین ملک شہنشاہ وزیر	
ہماں کشور و مرز اشرف داد	

# عزیمت خسرو خاں از دیوگیر بجانب پٹن

خود آں خان خسرو پٹن چند گاہ	۶۸۵۶
ہمی راند لشکر بھد کر تو فر	۶۸۵۷
چناں راند بر بندواں بزدلیخ	۶۸۵۸
شنیدم چو اندر پٹن در رسید	۶۸۵۹
چو دست آمد آں شہر بے گاہ زار	۶۸۶۰
نخو اندند اور اس سراج تفتی	۶۸۶۱
شنیدم کہ از حد بردوں داشت مال	۶۸۶۲
چو لشکر در آبد آباد دار دگیر	۶۸۶۳
ہمو در پٹن بود سرماں ردا	۶۸۶۴
بروند اورا بدر گاہ خاں	۶۸۶۵
ہزارے سہ چارے دختر بار مال	۶۸۶۶
چو خاں دید در منظر دخترش	۶۸۶۷
بگفتا بداراں مرد پر ہیز گار	۶۸۶۸
چو شنید آں مرد افزوں گریست	۶۸۶۹
کہ خواہد چنین سفلہ دختر م	۶۸۷۰
بسوئے پٹن راند کیسر سپاہ	
ہمی تاخت اطراف ہر بوم دہر	
کہ در آب دریا فروشت استیج	
دراں شہر حصن و بنا کو بدید	
دراں شہر بد تاجوے بالدار	
کہ بود است یک سنع منقی	
ز کواش ہی داد ہر ماہ و سال	
شد آں مرد بد دست لشکر اسیر	
کہ ہم را د بد دست و ہم پارا	
نہ تنہا کہ با جملگی خان و ماں	
زرو گوہرے دختر با جمال	
نظر وخت از جملہ مال و زرش	
کہ دختر خود اندر بکا خم در آہ	
بگفتا نباید ازیں بیش زلیست	
ہماں بہ کہ یک تخت زہری خورم	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۶۱	شنیدم ہاں روزِ سری بخورد	وزیر کاروان کہن کوچ کرد
۶۸۶۲	سپہ تاخت در جملہ شہر و دیار	گر گفتد ہر یک زر سے بیشمار
۶۸۶۳	چو بر خاں خزانہ بسے جمع گشت	خیالے مراد را بنجا طر گزشت
۶۸۶۴	ہمی خواست آل صاحب القباب	نشیند بہ کشتی و افتد در آب
۶۸۶۵	بتابد سر از خسر و نامور	زند خیمہ بیرون ازین بوم و بر
۶۸۶۶	بصد صد درار چہ گیر د قرار	بود عزم ہند و برہ در فطار
۶۸۶۷	ازین حال ناگہ سران سپاہ	خبر یافتند از یکے نیک خواہ
۶۸۶۸	بر دجان و دل جملہ بگماشتند	شب و روز پاسش ہی داشتند
۶۸۶۹	براں تازہ در گاہ شاہ جہاں	نمانند شرمندہ چون بحر ماں
۶۸۷۰	چو خاں دید ہشیاری آل گروہ	کہ بودند برگردا دبا شکوہ
۶۸۷۱	شد از خاطرش دور سودا ہی خام	دلش گشت نیز از ازل را ہی خام
۶۸۷۲	طلب کرد یک روز جملہ سراں	بگفت لے کر از اں و سر لشکر اں
۶۸۷۳	منم بندہ خاص در گاہ شاہ	نہا ہم سر از شاہ خود بایج گاہ
۶۸۷۴	و گر خود تا شیر آخسر زماں	بگشتید بر چوں منے بدگماں
۶۸۷۵	یکے تخت بندی پیام نہید	مرا پس بدست عواناں دہید
۶۸۷۶	بریدم اسیرانہ در پیش مشاہ	ولیکن مدارید زین ساں نگاہ
۶۸۷۷	چو ایں قصہ از وی سراں سر بسر	شنیدند گفتند کاے نامور

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



۶۸۸۸	چو مارا فرستاد شاہ جہاں	خصوص از پے خدمت دآب جہاں
۶۸۸۹	گر ایدر دریں کار غفلت کنیم	سر خویش را خود بخاک افکنیم
۶۸۹۰	اگر ہست خاں را خیالے دگر	دگر گو نہ سودایش افتاد سر
۶۸۹۱	چہ داند کسے راز کس در جہاں	مگر آنکہ دانائے راز نہاں
۶۸۹۲	نوعین چو نہ لشکر لیر از ترک تاز	خروشاں ز ملک بچن گشت باز
۶۸۹۳	نقیبش بدیوان خسرو رسید	چو بشنید شہ خاں خسرو رسید
۶۸۹۴	شنیدم کہ شہ شہاندم سوار	بتعظیم خاں راند مشتاق دار
۶۸۹۵	ملاقات کردش در شانای راہ	شہ کشادہم خان دہم بادشاہ
۶۸۹۶	بہر جائے خاں پانچ شہی قتاد	شہنشہ ہی برسرسش بوسہ داد
۶۸۹۷	شہنشہ بفرمود پس بار خاص	کہ از دام فرقت شد اور اخلاص
۶۸۹۸	نشستند عوں خان و شہ روبرو	بگردند از ہر درے گفت و گو
۶۸۹۹	چو وقت شہنشاہ خوش دید خاں	شنیدم شکایت بگرد از سراں
۶۹۰۰	بلقفا کہ اے شاہ گیتی پناہ	تو سر شکرم کردی اندر سیاہ
۶۹۰۱	چو بندی نگاہم ہی داشتند	عواناں شب دروز بگماشتند
۶۹۰۲	اگر سر بر آرم بہر بند سر	مگر گفتہ بدشاں شہ نامور
۶۹۰۳	چو ایں قصہ خاں پیش خسرو باند	شہنشہ سراں سپہ را بخواند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۰۴	برایشاں بہ تفتی زباں برکشاد	وزراں پس بدست عواناں بداد
۶۹۰۵	کہ تا جسدہ را بند محکم کنند	دگر کس سخن گفت گردن زند
۶۹۰۶	وزراں پس بجاں غلعت خاص داد	بعد عذرخواہی زباں برکشاد
۶۹۰۷	بروں آمد از مرہ عا قلاں	شرایع ہی خورد چوں غافلان
۶۹۰۸	بلے چوں سرے را سر آید بقا	سرہ کم کند دشمن و دوست را
۶۹۰۹	دہد دشمنان را قباد کلاہ	کشد دوستان را بزند ان دجاہ
۶۹۱۰	سر نیکنواہاں در آرد بدام	رساند ہمہ دشمنان را بکام
۶۹۱۱	عرض چوں کہ آن قوم را گرد بند	زمانہ بروز دیکے ریش خند
۶۹۱۲	جوانی دستی و عشق مجاز	تن آسانی و خود پرستی دناز
۶۹۱۳	بزودی کشد ملک را در خلل	ز یا نکار آید براہل دول

## کشتہ شدن سلطان قطب الدین برون خسرو خاں بعد

۶۹۱۴	شنیدم بنیہ آن شہ کامیاب	زستی بہ تخت کیاں شد بخواب
۶۹۱۵	خبرنے کہ دہراں شرایع دگر	سرش را در آرد بخوابے دگر
۶۹۱۶	ہماں خان خسرو کہ ہر صبح و شام	بہ پیرامن شاہ بودے مدام
۶۹۱۷	ہو بود و ز دو ہو پاسباں	دلش بود و ز دیدہ بر قصد چاں
۶۹۱۸	در آن شب گرد ہوز خویشان خویش	کہ در کیش شاں بوداں سست کیش
۶۹۱۹ F. ۲۰۶	ہمہ و شیان پراڈ نراڈ	کہ ہر یک ز اقصائے کجرات زاد
۶۹۲۰	یکایکت در آرد در حصن شاہ	ہمی بر دشاں جانب خواہ گاہ
۶۹۲۱	ہماں خان قاضی مل ہوشیار	کہ بد بر در خواہ کہ عہدہ دار

۶۹۲۲	چو خاں را بر آہنگ دیگر بدید	شنیدم نمی داد دستش کلید
۶۹۲۳	ازاں ہندواں ہندوئے نامترا	بزد تیغ و کردش سزا زن جدا
۶۹۲۴	کشادند آہنگ در خواب گاہ	رسیدند در خلوت خاص شاہ
۶۹۲۵	ز آواز شاں شاہ بیدار شد	چو اں قوم را دید ہشیار شد
۶۹۲۶	سبک غایت از تخت سوئے حرم	شتاباں ہی رفت و آشفتہ ہم
۶۹۲۷	ہماں خان خسرو پس از دروید	گر قبش رواں جعد اندر کشید
۶۹۲۸	سلاطینے چو بدست شہ کم قناد	روانش گرفت و فروزش نہاد
۶۹۲۹	گردچہ ہے پر او کہ آمد دروں	بجستند شہ را کہ ریزند خون
۶۹۳۰	چو شہ را ازاں جائے کم یافتند	خود شاں بہر سوئے بشتافتند
۶۹۳۱	ہماں جھریہ ناگ کجب بر مہ ہم	دویدند از انجا بسوئے حرم
۶۹۳۲	چو خاں دید شاں اندران جنت جو	بر آورد یکبار سرازہ فرو
۶۹۳۳	کہ شہ ہست بالا و من زیر شاہ	بباید کہ دادید جب نام نگاہ
۶۹۳۴	شنیدم ہماں جھریہ چوں شنید	کشیدہ یکے تبتہ و در رسید
۶۹۳۵	بزد تبتہ در پہلوئے پہلواں	سفر از جہاں کرد شاہ جہاں

۶۹۳۶	بہر جانبے خاست غوغا دشور	کزاں شور بیدار شد مار و مور
۶۹۳۷	پیش آنکہ پراداں ہاں بے وفا	بریدند کیس سر سربا دشا
۶۹۳۸	مہرجم ہاں لحظہ صحتا کیاں	نمودند مہر جملہ ترغاکیاں
۶۹۳۹	چو خلقے سر شاہ بریدہ دید	سوئے خانہ خویش ہر کس دید
۶۹۴۰	بود تا بود حبان ادراماں	نگردد تلف جہلگی خانماں
۶۹۴۱	بے ہر کس گاہ غوغا دشور	بجوید صلاح خود از اہل زور
۶۹۴۲	جہاں خود خطر خانہ آدمی است	در و در و شب آدمی در کمی است
۶۹۴۳	نماندست چناں آدمی در جہاں	کہ باز دبراہ دشا خانماں
۶۹۴۴	دراں دم کہ دور اجل در دہند	گدرا دوشہ را برابر دہند
۶۹۴۵	دگر نیک بینی گدا خوشترست	کہ فارغ ز اندہ و در دسراست
۶۹۴۶	چو رختے یہ بند دازیں کارواں	یکے حیہ نگزارد اندر جہاں
۶۹۴۷	برابر برد آئینہ دارد تمام	چو مرغ بگلزار افتد بدام
۶۹۴۸	گرم ملک درویش آید بدست	بگویم چو ستیان جام الست
۶۹۴۹	بیاب تیا جام تحسیریدہ	مرا توبہ از زہد بقلیدہ
۶۹۵۰	چنانم زمستی جواں مرد کن	کہ باشم ہمہ کنج خاک کہن

جلوس خسرو خان و خطاب صرا الدین کردن خود را و شاہ  
زادگان را و مادر ہزار دگان خداوند شہ را کشتن و مخدومہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

# جہاں رانی جہتیا پلے رانی کشتن کہ دختر آرم دیو پو

۶۹۵۱	ہمان خان خسرو چو نہ را بکشت	فتادش ز دشت خطای درشت
۶۹۵۲	شنیدم کہ شہزادگان را تمام	تلف کرد آن فتنہ ناتمام
۶۹۵۳	بکشت آنکے مادر شاہ را	فتادش چو زین ساں خطا در خطا
۶۹۵۴	بہر سوز رافشائی آغاز کرد	فریب از پئے مرد ماں ساز کرد
۶۹۵۵	بر دیار شد خلق دنیا پرست	دل ہر یک از سکۂ زربکشت
۶۹۵۶	دگر رشتہ ز چوں شاہ گردوں نمود	جہاں راز ز رر ریختن ضبط کرد
۶۹۵۷	ہا خان خسرو بر آمد بہ تخت	بہ شہر اندرون فتنہ بزد سمخت
۶۹۵۸	مسلمان زبے قوتی ہر زماں	بہ عجز می گشتہ در حفظ جہاں
۶۹۵۹ F. ۲۰۱۳	بہر جا پر آؤ سرا فر از گشت	جفاے بہر کوچہ می گذشت
۶۹۶۰	زودہ در حرم خیمہ اہل گشت	شدہ ملک اصحاب دولت بہشت
۶۹۶۱	باب آمدہ تاجان اصحاب دین	شدہ مومن از ظلم عزت گزین
۶۹۶۲	کیسے گشتہ نال فتنہ بابا زو برگ	کشتے بے سیر گشت در راہ مرگ
۶۹۶۳	ہمہ گشتہ گشتند شہزادگان	اسیر آمدہ جبہ ازادگان
۶۹۶۴	ہماں خان غدار ہندی نژاد	دو سالہ مواجب بہ شکر بداد

نوٹ کی تشریح کے لئے خیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۶۵	ہمیشہ پیراؤ اور وجاہے کساں	شدہ اہل دین رامضرت رساں
۶۹۶۶	شدہ ناصر دین بعد شاں لقب	کہ بود است در قلع دین روز و شب
۶۹۶۷	بہ مقصد برافزودہ بد نوزوہ	کہ آن فتنہ زاد اندراں تخت گاہ
۶۹۶۸	حسام الدین آن فتنہ خام کار	شدہ خان خانان دراں روزگار
۶۹۶۹	برادر بدے شاہ غدار را	کہ گشت از سر عذر سراں روا
۶۹۷۰	ہاں یوسف صوفی دوں پرست	بشد خان صوفی بعد رمی نشست
۶۹۷۱	ہاں سنبل خاں روسیہ	شدہ خان خاتم دراں چنگ گاہ
۶۹۷۲	ہاں عنبر نا حمیدہ خصال	شدہ خان بغرا بزشتی فال
۶۹۷۳	شدہ شامسی خاں ہاں قنار	بہر جایکے فتنہ سرفراز
۶۹۷۴	دراں چند روزاں گروہ عذاب	بر آورد سرچوں سواران آب
۶۹۷۵	دوسہ سہ چوزاں عہد ناخوش گشت	شنیدم کراں قوم دولت بگشت

## بر دن ملک فخر الدین جو نا آخسٹیک

### اسپان خاص و پدر خود پیوستن

۶۹۷۶	ہاں پور قفسن ملک فز دین	کہ سیائے ملکش بداند جبین
۶۹۷۷	مگر بود آخربک آں مرد کار	یکے روز بر مرے کشد سوار

زہر پاکہ چند ایسے بخت	۶۹۷۸
بدیا پور چوں شتاباں رسید	۶۹۷۹
ملک غازی آں تعلق دیں پناہ	۶۹۸۰
پسر را پسید آں نامجوی	۶۹۸۱
پس آنگہ پسر پیش آں کامیا	۶۹۸۲
بگفتا کہ ملک شہبان کریم	۶۹۸۳
چہ پرسی ز احوال شہر و دیار	۶۹۸۴
بہر سو پردہ بر آورد تیغ	۶۹۸۵
مسلمان شدہ عاجز و سنداں	۶۹۸۶
چو من زین تماشا بردن آدم	۶۹۸۷
برایوانت اکنون گرفتہ پناہ	۶۹۸۸
بسوی پدر شد مرا حل پسند	
ز رویش روان پدر آر رسید	
کہ بود است کہن شخمہ بارگاہ	
کہ احوال آں بوم و دیار گوی	
بصد خستگی کرد دیدہ پر آب	
فتاد است بردست مشتہ ایم	
جہا می رود ہر طرف آشکار	
بجو من ستم می کند بے دریغ	
چنین ظلم تا چہ دیدن توان	
یکایک زد بلی بروں آدم	
کہ آمد دریں محبہ داد خواہ	

## برگشتن ملک غازی از ناصر الدین و بیوستن

F. ۲۰۸

### بعضے سراں باوے

چہ شنید غازی ملک از پسر	۶۹۸۹
ز خواری اسلام یک یک خبر	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۹۹۰	دلش ز آتش کیں براں گونہ نیست	کہ بر روی شعلہ بر فروخت
۶۹۹۱	بگشت از رخس گونہ ارغواں	شد از چشم بر روی غوں چکان
۶۹۹۲	ز سوزِ جگر گشت خویش بکوش	بر آورد یکدم ز گریہ خود دش
۶۹۹۳	چہ از ماتم شاه و شہزادگان	چہ از خواری حال آزادگان
۶۹۹۴	دم سرد از سینہ زد بے قیاس	چنین آید از مردم حق شناس
۶۹۹۵	دزل پس رُخِ خورشید و سوزی سپر	بگفتا کہ بے پورِ فرخندہ فر
۶۹۹۶	چنین سفلہ چوں دریں تختگاه	شہنشاہ را گشت و خود گشت شاہ
۶۹۹۷	تلخ کرد ہر جا کہ شہزادگان	اسیرش شدہ جملہ آزادگان
۶۹۹۸	بخاری در آورد اسلام را	مضرت رسانید اسلام را
۶۹۹۹	نہائے نباشد کہ چوں دیگران	ز بون دار بند ہم پیشش میاں
۷۰۰۰	ہاں بہ کہ بر رسم اہل وفا	بگردیم باوے اخلاص و است گرا
۷۰۰۱	بر آرم شمشیر از انتقام	ز رہ جامہ و خود سازیم جام
۷۰۰۲	بکشیم تا نیم جاں در تن است	خودشیم تا نائے ماد مزن است
۷۰۰۳	اگر خود سرش را بجاک آوریم	زمیدان اقبال گوئے بریم
۷۰۰۴	کشیم انتقام دلی نعمتاں	رہا نسیم کعبہ ز بد ملتاں

نوٹ کی تشریح کے لئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔



بگیم سر ہائے نفعان دین	۶۰۰۵
دگر خود دگر گونہ گرد و دغا	۶۰۰۶
چو مرداں براہِ وفا سر نہسیم	۶۰۰۷
ہمہ رستے این لئے آمد صواب	۶۰۰۸
بگیم ارکانِ رودے زیں	
شود کار بر عکسِ روزِ دغا	
بکین دلی نعمتاں جاں دہیم	
بباید درسِ کار گردنِ شتاب	

## پیوستن سراں بر ملک غازی ز اطر اور اندن شکر از دیالپور جانبِ ہی فیروزی یافتن

چو تغلق جنینِ رائے زد با پسر	۶۰۰۹
نرخ آورده برتے سراں خشم	۶۰۱۰
چو بہرام ایہیل چیر دست	۶۰۱۱
چو گلچند رچوں سہجہ آئے کر از	۶۰۱۲
چو پور سراج آں یلی شیر مرد	۶۰۱۳
یکے روز از تن جدا کردہ سر	۶۰۱۴
دراں پس بسامانِ جہو نہیں	۶۰۱۵
باقصائے اقلیم رفت این خبر	
خصوصاً گئے کہ جست از ستم	
کہ بسیار افواج کا فر شکست	
کہ بودند در کھوکھراں سر فراز	
کہ بہرام چو ہیں بد اندر نہر د	
تغلق فرستاد دستِ پسر	
بر آورد یک روز شمشیر کین	

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۱۶	ہماں لکھی را کہ تعلق	۶۰۱۶	بھونہ است کشت آن یل نامجو
۶۰۱۷	دزاں پس ابا چند جندہ سوار	۶۰۱۷	بہ پیوست بر تعلق نامدار
۶۰۱۸	بریں گونہ بر تعلق کینہ خواہ	۶۰۱۸	شب در دزمی گشت افزوں سپاہ
۶۰۱۹	سران سپہ را ہماں مرد راد	۶۰۱۹	بصد وعدہ لطف می کرد شاد
۶۰۲۰	بنقد بشناست ہماں بختہ مرد	۶۰۲۰	بسے مرد آزادہ را بند کرد
۶۰۲۱	ہوا خواہ ادگشتہ سرشکراں	۶۰۲۱	کمر بستہ در خدمت ادسراں
۶۰۲۲	ہمی کرد تدبیر بیک گاہ در گاہ	۶۰۲۲	ہمی کرد لطف بر اہل سیاہ
۶۰۲۳	چو بڑے سپاہی گراں جمع گشت	۶۰۲۳	ز انقلسے اقلیم میتش گذشت

## رواں شدن خانہاں بہ قصد تعلق و مصافحہ دادن تعلق با او در حد سرتی و فیروزی یافتن

۶۰۲۴	چو بر تامل رسیدیں رسید این خبر	۶۰۲۴	کہ تعلق بہ شاہی بر آرد سر
۶۰۲۵	بفرمود تا خان خانان سپاہ	۶۰۲۵	بقصدش بروں راند از تخت گاہ
۶۰۲۶	ہماں تکتہ در لشکرش سر بود	۶۰۲۶	شب در روز در کار لشکر بود
۶۰۲۷	ہماں بود کا لے بہ لشکر کشی	۶۰۲۷	شب در روز در کار گردن کشی
۶۰۲۸	بفرمان مشہ خان خانان براند	۶۰۲۸	فرس را بے قصد تعلق جہاند
۶۰۲۹	ہمی رفت چوں تھلک ہانسی رسید	۶۰۲۹	شنیدم کہ این قصد تعلق شنید

۷۰۳۰	رواں کرد لشکر زدیا پور	ہجی راند تا بود از دشمن دور
۷۰۳۱	دو لشکر چون زدیک اندر رسید	یز کہائے ہر لشکرے در دوید
۷۰۳۲	دو چارے بخوردند با ہمدگر	ببردند سر بر سپاہاں خبر
۷۰۳۳	دگر گروز در سر شستی صبح گاہ	بیگجا بہ پیوست ہر دوسپاہ
۷۰۳۴	زمانے نکر دند آسجا درنگ	شستابی نمودند در ساز جنگ
۷۰۳۵	پہر جانے لشکر آراستند	دلیراں بہر سو بجاں خاستند
۷۰۳۶	از پنجاب آں خان ناخوب گیش	یکے چتر زر کرد در قلب خویش
۷۰۳۷	مقدم شدہ قتلہ نابکار	کہ بود ست دایم امیر شکار
۷۰۳۸	ہمان تلیفغہ بغداد در میسرہ	ستادہ ابا فوج خود یکسرہ
۷۰۳۹	سوئے میمنہ ناگہ کج بر دم	ستادہ تمامی پر او بہم
۷۰۴۰	دراں جانب آں تعلق دیوبند	بقلب اندروں خود شدہ جاپند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۴۱	مقدم شدہ پیش ادھو کھراں	چو گل چند رنجیو د دیگر سراں
۴۰۴۲	ہماں پورا یہ سوئے میسرہ	پے افشرہ چون گرسنہ اشگرہ
۴۰۴۳	اسد الدین آل کرش کینہ توڑ	سوئے میمنہ بود شکر فروز
۴۰۴۴	دگر مہر اذان کشور کشائے	پشتی شرف و ج بگرفتہ جائے
۴۰۴۵	وزاں پس ہماں کھو کھراں دلیر	کہ در کار کیں بود ہر یک چو شیر
۴۰۴۶	چناں از مقدم بر اند نہ تند	کہ دست حریفان شد از غب کند
۴۰۴۷	یکایک بر اندند آں قتلہ را	کہ اندر مقدم بد افشرہ پا
۴۰۴۸	مگر اسب قتلہ یکے تیر خورد	بجست و ز پشتش بیفتا د مرد
۴۰۴۹	بیفتاد قتلہ در آں دشب کیں	بریدہ سرش کھو کھراں گزین
۴۰۵۰	چو در فوج قتلہ شکستے قتاد	گزیں آں سوئے قلب خود سر نہاد
۴۰۵۱	ہماں فوج لشکر بر آردہ تیغ	رسیدہ بہ قلب عدو بے دریغ
۴۰۵۲	چو آں خان خانان بال شکر و	کہ کم کردہ بود است وقتے سرے
۴۰۵۳	در آں دشت دید انجناں ستیز	چناں خورد دوشست کہ شد در گریز
۴۰۵۴	چو فوجش سر خویش بر جانید	عناں را بہ عزم نہر بکشت کشید
۴۰۵۵	نظر کرد چوں کھو کھراں چہرہ دست	کہ قلب عدو ہم بہ ہوئی شکست
۴۰۵۶	خرد مشید ہر یک چو شیر تریاں	قتادند در قلب دشمن رواں

نوت کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بر اند ند بر دشمنان بے دریغ	بر و ند پس دست بر تیر و تیغ	۷۰۵۷
کہ بود است شہزادہ کھوکھراں	شنیدم کہ گلچند رکش رداں	۷۰۵۸
زدش تیغ بر سر بعین فرار	فرس را ند در جانب چتر دار	۷۰۵۹
ر بود آنگے چتر از دست او	سرش را برید آن بل ناخو	۷۰۶۰ F. ۲۱۰
شد آن تغلق و لشکرش چل شاد	سبک چتر و فرق تغلق نہاد	۷۰۶۱
کہ آں روز ایں گونه فتنش بدید	ملک غازی آں مرد اختر سعید	۷۰۶۲
مقاسے دد سہ ہمد راں بر و کرد	بجیند از انجائے آں بختہ مرد	۷۰۶۳

## عزیمت ملک غازی بقصد تختگاہ دہلی و مرصا دادن باناصر الدین و فیروز می یافتن

دگر روز از انجائے میوں سپاہ	رداں کرد در جانب تختگاہ	۷۰۶۴
ہمی را ند ہر دم بر آں نامدار	علامی و قطبی ملوک کبار	۷۰۶۵
فراداں در اثنائی رہ می رسید	پناہندہ از تختگاہی رسید	۷۰۶۶
بے نامہائے سران حشم	کہ بودند از ظلم ہند و دژ م	۷۰۶۷
بہر منزل از جانب تختگاہ	رسانیدہ پیکانش بگاہ دگاہ	۷۰۶۸
ہم آخوچ نزدیک دہلی رسید	زد دہلی سپہ نامہ الدین کشید	۷۰۶۹
پس پیشکش انداخت آں بلخ جوہ	کہ از تختگاہ ملت فرسنگ بود	۷۰۷۰

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۰۶۱	بزد خیمہ زان سوئی آں بوستان	ابا جملہ افواج ہندوستان
۶۰۶۲	دگر روز کر گنبد لا جور د	سیاہ سحر گہ نمودار گرد
۶۰۶۳	ہماں تغلق مل خود شاں رسید	چو اعلام افواج ادا شد پدید
۶۰۶۴	شدہ ناصر الدین دود ہوشیار	بگفتا شود جبکہ لشکر سوار
۶۰۶۵	دو لشکر ستاد ند بہ ساز جنگ	دو دریا بجوش آمدہ بہر ہنگ
۶۰۶۶	یکے خسروی را سر انداختہ	ہمہ ملک ادولک خود ساختہ
۶۰۶۷	دگر راندہ لشکر پے انتقام	بر آوردہ تیغ و فدا از نیام
۶۰۶۸	بستہ چو مردان پر خاشاک	بکین ولی نعمت خود کمر کھ
۶۰۶۹	بدان تاک شد کین فرماں داد	ز ہند و خود باز ایہ سلام را
۶۰۷۰	کمر بستہ ہر یک بکین خواستن	شدہ ہر دو لشکر در آراستن
۶۰۷۱	ہماں ناصر دین دود آں طرف	سپہ را تعین کردہ جا صفت صیف
۶۰۷۲	بقلب پہ خود گرفتہ مقام	بدنبا لہ ادمرات تمام
۶۰۷۳	ہماں خان خانان دگر مالدیو	ستادہ بہ قلب اندروں باخدیو
۶۰۷۴	در آں فوج بدینہ و بوندہ ہم	بدنبا ل ہر یک فرداں حشم
۶۰۷۵	شدہ نیمہ سنبلی نابکار	کہ بدخان خاتم دران رزگار
۶۰۷۶	ہماں خان صوفی مقدم شدہ	برو سر کشتہ چند ہمدم شدہ
۶۰۷۷	برو سیف چاکش بیار ہی ہی	پے افتر دہ مانند سرد ہی

نوٹ کی تشریح کے لئے فقیر لافظہ ہو۔

۶۰۸۸	زیر بر سر نرسد از و محمود ہستم	۱۵ نوج یار آمدہ با چشم
۶۰۸۹	سوئے میسر و غمیر کا سیاب	ن بقرامراور اخطاب
۶۰۹۰	برو شاستی خاں ہاں کس قماز	ما دہی باصف جملہ ساز
۶۰۹۱	دگر ناگ و کب بر تہ دزد محولم	... نوج بر او ہستم
۶۰۹۲	دگر تفسیقہ کوز ناگور بود	ابا خان بقر استادے نمود
۶۰۹۳	ہاں ناصر الدین عتار مرد	بریں گوئے افواج ترتیب کرد
۶۰۹۴	وزاں جانب آں تعلق کینہ خواہ	پے افشردہ ہم خود یہ قلب سپاہ
۶۰۹۵	علی حیدر و نیک پے سہمراے	پس تعلق کرد بگرفتہ جائے
۶۰۹۶ F211	سرافراز گل چند چوں صفدر اں	مقدم شدہ با ہمہ کھو کھراں
۶۰۹۶	اسد الدین آں شیر دشت و غا	کہ بد پور دادر سپہدار را
۶۰۹۸	سوئے سیمہ رفت چالش کناں	شدہ شادی و اور نشیم غناں
۶۰۹۹	ملک فخری آں یل سرفراز	وگر جاشغوری شہاب کراز
۶۱۰۰	ستادند در پستی سیمہ	کہ بودند چالاک ہر دو تنہ
۶۱۰۱	بہا الدین آں کرد کشور کشا	کہ بد پور خواہر سپہدار را
۶۱۰۲	چومرداں پے افشردہ سوئی بسیار	فرداں ہشتی او مرد کاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے فہمیدہ ملاحظہ ہو۔

دگر یوسف اُس شمعہ پیل ہم	چو بہرام ایہ مداح ششم	۶۱۰۳
کہ دراصل افغان بد اُس شیر مرد	چو اُس نور مندی کرا زہر	۶۱۰۴
ابا ہر یکے بے سرتی با دہل	دگر اُس سر اسرا ز گری مغل	۶۱۰۵
بہار است افواج خود سہر	بریں گو نہ چوں تعلق نامور	۶۱۰۶
نشمہ سوارے بر ایسے سیاہ	شنیدم کہ از شکر تخت گاہ	۶۱۰۷
کہ بد شمعہ بندہ اُس کرا ز	قبول آمدہ نام اُس سرفراز	۶۱۰۸
خروشای میان دوشکر قتاد	جدا گشت از فوج مانند باد	۶۱۰۹
چو دیدش ہمال تعلق نامدار	کما ز ابگرد اند باے سہ چار	۶۱۱۰
کہ بودست مردے اشارت شناس	بیاری لشکر گرفتہ قیاس	۶۱۱۱
کہ بودند ہر یک سران ششم	پس آنگاہ کبے بر مہ درندھولم	۶۱۱۲
شدہ بر ملک فخر دیں کینہ خواہ	زدست چپ لشکر تخت گاہ	۶۱۱۳
عناں تافت باجا شغوری شہاب	ملک فخر دیں چوں نیاورد تاب	۶۱۱۴
دراں راہ فوج پراڈ گذشت	چو در لشکر تعلق ایں خنہ گشت	۶۱۱۵
شتاباں فرس راند بر ساز جنگ	اسد الدین از مینہ بے درنگ	۶۱۱۶
صدفش جاے بد خواہ یکسر گرفت	صف خان بغرا ز جا بر گرفت	۶۱۱۷
دراں فوج یکسر شکست قتاد	دراں جملہ آں تلفیہ سر نہاد	۶۱۱۸
یلاں ماندہ بہر دو قائم سیاہ	غزاں عطف کردند از اں حرباں	۶۱۱۹

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔



ہاں ناصر الدین شہ نامحید	۶۱۲۰
درا فواج تعلق ز بعد نبرد	۶۱۲۱
بفرمود تا یکسر آں قریب از	۶۱۲۲
ہاں شاستی خاں یفران شاہ	۶۱۲۳
طیاب سپردہ اد پرید	۶۱۲۴
کہ تعلق سر از شیر مرداں بتافت	۶۱۲۵
در دے دگر چند رسم دناں	۶۱۲۶
سپاہش ہمہ سر بہ غارت نہاد	۶۱۲۷
شنیدم چو ایں شور تعلق شنید	۶۱۲۸
نویسے فرستاد در ہر طرف	۶۱۲۹
ہنر براں کہ بودند بر جای خویش	۶۱۳۰
ہمہ در صفت قلب یکجا شدند	۶۱۳۱
ہاں گنجہ پرور و گنجینہ راے	۶۱۳۲
سپہ را کہ فیروز مندی رسد	۶۱۳۳
غرض چونکہ بر تعلق سرفراز	۶۱۳۴ F. ۲۱۲
چو بہرام ایبیل و پہلو اں	۶۱۳۵
دگر آں سپہ دار و الا نسب	۶۱۳۶
دگر ہر کراودا خستہ بیائے	۶۱۳۷
دزاں پس شنیدم در اں خولگاہ	۶۱۳۸
گزین کرد آں تعلق ہوشیار	۶۱۳۹
بفرمود شاں را کہ یکجا شوند	۶۱۴۰
چو بیند ازیں سوئح من با سرائ	۶۱۴۱
یکایک ہمہ تیغہا برکشند	۶۱۴۲
در آئیند ازیں بر آورده تیغ	۶۱۴۳
بگویند در تیغ راندن نشان	۶۱۴۴
چو افواج تعلق پر اگندہ دید	
دراں معرکہ مانند معد و مرد	
بہ بنگاہ تعلق کند ترک تاز	
سبک رفت در بنگہ کینہ خواہ	
بنا موس آواز و بر کشید	
گر یزاں سوئی کشور خود شتافت	
ہمی گفت کوس تعلق ز ناں	
یکے شور در خلق بسنگ فتاد	
چپ در است خود و معد و دید	
کہ لشکر شود یک گروہ صفت صفت	
یفران آں کار فرمائے خویش	
ہمہ یکدل از بہر ہیچ باشند	
دریں باب غرض گفت با افسر	
زیاراں یک دل بلندی رسد	
رسیدند شیر افغان کر از	
کہ بودست بپشتی سرشکراں	
کہ بودست بہادریں مراد القب	
بہ ہوست بر تعلق در کشائے	
کہ بگذشت خونے ز ہر دو سپاہ	
ز افواج خود صدیل نامدار	
خروش ایں پس قلب دشمن روند	
کنم حملہ بر قلب بدگوہراں	
بقلب عدو سر سر اسر کشند	
بر اندازد دشمنان بے دریغ	
قلاو لما در دریک زباں	

پس آنکہ ہماں مرد پر خاش گر	۶۱۴۵
رواں کرواں تعلق بختیار	۶۱۴۶
خروشاں بجنید از جائے خویش	۶۱۴۷
بگرد از عصب حملہ باشکوہ	۶۱۴۸
خود از پیش و از پس ہماں صد سوار	۶۱۴۹
شنیدم چو آن ناصر الدین خس	۶۱۵۰
ز سستی ہمت عنان تاب گشت	۶۱۵۱
صفش چوں سر خویش بر جانید	۶۱۵۲
ہمہ فوج قلبش پریشاں فتاد	۶۱۵۳
بداں تعلق گرد اختر سعید	۶۱۵۴
صفش برد در تیغ و گویاں دست	۶۱۵۵
خروشاں گریزند گاں رایلماں	۶۱۵۶
ز فوج شکستہ درآں دار و گیر	۶۱۵۷
شنیدم کہ گلچند دشمن شکار	۶۱۵۸
چو بر حیدر مخالف رسید	۶۱۵۹
وزاں پس سنجید از دست او	۶۱۶۰
پس آنکہ تعلق درآں حو لب گاہ	۶۱۶۱
دو آماج داری ستادہ بدید	۶۱۶۲
مگر بوداں سنبل خام کار	۶۱۶۳
چو در قصد خود دید فوجے گراں	۶۱۶۴
نظر کرد پس تعلق چیرہ دست	۶۱۶۵
بزد کوس وزاں حو لبکہ باز گشت	۶۱۶۶
بلے ہر کہ بجنت یاری دہد	۶۱۶۷
ز پایاں بر گیر داور اسرے	۶۱۶۸
ز عین ہلاکتش بروں آورد	۶۱۶۹
دراں قوم گل چند را کرد سر	
پس قلب دشمن ہماں صد سوار	
رخ آورد بر قلب اعدائی خویش	
کراں حملہ جنید ہر جا کہ گوہ	
شدہ بر صف ختم تختہ گزار	
نوید خطر دید از پیشکس پس	
گریزاں از اں حو لبکہ برگزشت	
ز ہر قالب از بے سری جاں پرید	
ہمہ خلق سر در ہزیمت نہاد	
ز ملک سعادت بشارت رسید	
بے تن درید و بے سر شکست	
بگردن فلکند ہر سوکساں	
بے مرد شد کشتہ و شد اسیر	
ہمی رفت دنبال اہل فرار	
بزد تیغ از پس سرش را برید	
بیاورد بر تعلق نام جو	
بدست چپ خصم فوجے سپاہ	
بہ پویہ عنان سوے اُصف کشید	
بماندہ سوے میسرہ بر قرار	
بہ پیچید اندر نہریمت عنان	
کہ افواج دشمن تمامی شکست	
سوے بنکہ خود عنان تار گشت	
قرارش پس از بے قرار می دہد	
وزاں پس بفرقتی نہداں سرے	
کلید ممالک برد و بسپرد	



۱۷۷۵ (الف) بدستم فرستاد سویت ا یاز  
یکه شزده کاسه خمیر دسر فراز

# فیروز شدہ رفتن تغلق در بنگاہ خود رسیدن احمد ایاز بر تغلق و آوردن کلید ہا حصار

غرض چونکہ تغلق در آں روزگار	۶۱۷۰ F. ۲۱۳
بر بنگاہ خود رفت بعد از شغب	۶۱۷۱
ملک زادہ آں احمد بن ایاز	۶۱۷۲
بیاد پیشش زمین ہوسہ داد	۶۱۷۳
وزاں پس بگفتا کہ لے شہریار	۶۱۷۴
منم پور آں کو تو ال ایس	۶۱۷۵
بیاز و دبا کا مہ دوستاں	۶۱۷۶
ز قنیتہ بخر باز اسلام را	۶۱۷۷
چو آمد تغلق کلمہ حصار	۶۱۷۸
در لطف بکشا د بر کو تو ال	۶۱۷۹
در آں شب چو اورا رسیداں خبر	۶۱۸۰
ظفر یافت از خون پروردگار	
شنیدم چو بگذشت یکپاس شب	
بے تہنیت سوئے آں سرفراز	
کلید دوزیر پایش نہاد	
جہاں باد بر نام تو پایدار	
کہ خوانند نامش ایاز گزیں	
کہ ملک تو شد ملک ہندوستان	
ز سر تازہ کن ملک اسلام را	
شگفتہ دیش چون گل نو بہار	
بر آئین شاہان فرخ خصال	
شنیدم نخت از خوشی تا سحر	

## آمدن تغلق بر تختگاہ و قصاص کردن بر طائفہ

### پیر او و غمیہ آں

چو ریات خورشید شد آشکار	۶۱۸۱
بصد خرمی خاست از خواہگاہ	۶۱۸۲
سیاہ کو اکب شد اندر فرار	
سوئے تختکہ راند از آنجا سپاہ	

بہ پیش آمدش قاضی و کوٹوال	بشہر اندر آمد بفرخند فال	۶۱۸۳
اسیر آمدہ بود در نیم شب	مگر خاسخا نان ہندی نسب	۶۱۸۴
بدر داند و حصنش آویختند	بفرمود تا خون اور کھیندند	۶۱۸۵
بفرق پر او برانستند تیغ	پس آنکہ بفرمود تا بے دریغ	۶۱۸۶
بہر کوچہ از خون رداں گشت جوی	ہماندم بفرمان آن ناجوی	۶۱۸۷
تہ خنجر آمد پر او تمام	ہم از اول روز تا وقت شام	۶۱۸۸
بہر جاسرے زندہ آمد اسیر	بہر کوچہ خون شد رداں دار و گیر	۶۱۸۹
زمان جہا و ستم برگشت	ز خون پر آوزیں سیر گشت	۶۱۹۰
بیک جہا بہر کے سار دار	بے تاجہا نسبت بود روزگار	۶۱۹۱
نہ شاہ گراز و گورے فیضے	نہ سکر برد دوستی با کے	۶۱۹۲
گہے باد و آتش گہے خاک و آب	ہمیشہ بود از سر انقلاب	۶۱۹۳
بدست خسیسے دید کشورے	اسیر خسے گہ کند گورے	۶۱۹۴
خسار از روستے زمین کم کند	گہ از گاہ بر خسد این ہم کند	۶۱۹۵
نہ در جہا نہ را گہے اسلوار	ہمہ حال ہر جا یکے ہوسنیار	۶۱۹۶
نہ بندد در ددل جو کار آگہاں	گرش ملک عالم سپارد جہاں	۶۱۹۷
کند جست و جوئے جہانے دگر	بود مایل بوستانے دگر	۶۱۹۸
کہ بولیش نیابی ز خنیاں	ہمیشہ بود مست پیماں	۶۱۹۹
مرا ہم از اں بادہ بوئے رساں	بیاساقیاد طفیل کساں	۶۲۰۰
بگردد دل خستہ بتان من	کز اں بوی خرم شود جان من	۶۲۰۱

## جلوس سلطان غیا الدین تغلق شاہ

کہ چون کار تغلق بسااں رسید	چہ نیم زافانہ گویاں رسید	۶۲۰۲
درآمد بصد عیش بر تخت گاہ	دوم روز اں صندر لکینہ خواہ	۶۲۰۳
بوقت سعادت برآمد بہ تخت	بتائید اقبال و تسبیح بخت	۶۲۰۴

مطیعش شده جمله لشکران	سراسر کمر بسته پیشش سران	۶۲۰۵ F. ۲۱۲
جبین بر درش نخت و دولت نهاد	چپ و راست او فتح و نصرت ستاد	۶۲۰۶
که فریاد زبس گشت بر اهل دین	غیاث الدین آن شاه شد بالیقین	۶۲۰۷
که بد پور مر آن شده راستین	ارتغ خاں شده آن ملک فخر دین	۶۲۰۸
که بد خاتمه دیگر اندر جهان	وگر پور شده گشت بهرام خاں	۶۲۰۹
که میبوی سیر بود آن کامیاب	پور سپهرم شده ظفر خاں خطاب	۶۲۱۰
که بود دست کهر زشته زادگان	چهارم پسر گشت محمود خاں	۶۲۱۱
شده خاں لشکر دلاں روزگار	هشام پور ایوب میل نامدار	۶۲۱۲
که از خون خصماں زمین کرد میر	بهادر الدین آن پهلوان دلیر	۶۲۱۳
بعد لطف آن خسرو کامیاب	دلاں روز گرشاب کردش خطاب	۶۲۱۴
بنسبت بفرمود شعله لعلین	بد دیگر سران هم شمشیر استین	۶۲۱۵
طرب شد مهیا بتعلیض غم	همه شهر دکنشور پرست از ستم	۶۲۱۶
یکروز دزد در گاشتن دستگیر	سیدم روز شد ناصر الدین اسیر	۶۲۱۷
شاهش گفت غنم رخسین بدیدار	اسیرانه یزدند پر شمشیر یار	۶۲۱۸
که شکر شسته آن فتنه دوز پناه	جهان گشت بد غم پس از چاراه	۶۲۱۹
چو زاسیب باد سحر بوستان	شگفت از طرب ملک هندوستان	۶۲۲۰
که تیغش بر انداخت بدخواه را	همه خلق داعی شده شاه را	۶۲۲۱
همه شکر ظلم مقهور گشت	زمانه بساط ستم در نوشت	۶۲۲۲
دعا گویش آمد جهان صبح شام	شناخوان شده گشته هر خاص و عام	۶۲۲۳
که این خورجی در جهان رو نمود	نه هجرت یقین نه فصد و بیت بود	۶۲۲۴

قرار گرفتن ملک غیاث الدین و باز طلب کردن

کشیدن بعضی قریبات انعام و نقصان کردن از لشکرانها و ترمیم

چو گرفت ملک غیاثی قرار	۴۲۲۵
فرز شست هر جا که شور و شغب	۴۲۲۶
بهر جا که بود دست خف و خنجر	۴۲۲۷
دگر سیکه زد و گروش روزگار	۴۲۲۸
ورق گشت دیوان ایام را	۴۲۲۹
شده محو فرماں دیوان کهن	۴۲۳۰
شه نو که گوئی سعادت را بود	۴۲۳۱
همی باز پرسید از هر دره	۴۲۳۲
مهندس همی خواند شمی شنید	۴۲۳۳
شنیدم خبر آنه تپی وید شاه	۴۲۳۴
که بام و غدار ز زنبار خوار	۴۲۳۵
ز رومال غارت کیاں کرده اند	۴۲۳۶
کشیدند بس کاتبان یکسر	۴۲۳۷
بخواندند پیش شه نامور	۴۲۳۸
شنیدم کز آن زمره بدر گال	۴۲۳۹
پس آنگاه در کار عرض سپاه	۴۲۴۰
طلب کرد اصحاب نادر در	۴۲۴۱ F. ۲۱۵
بمقدار هر کس پس از امتحان	۴۲۴۲
کس را که می دید شاه قدیم	۴۲۴۳
همی کرد دانش سپه دار کم	۴۲۴۴
به پرداخت از کار و بار سپاه	۴۲۴۵
شنیدم که اورا رشتاں شهر یار	۴۲۴۶
چو قریات الغام خلق رسید	۴۲۴۷
نیاگان من مہر راں روزگار	۴۲۴۸
دوده داشتند از شہان قدیم	۴۲۴۹
ز دست خنجر تپی گشت شہر و دیار	
جہاں گشت مشغول عیش و طرب	
بدل شد با من و اماں سر بسر	
چنان کرد و نہرے دگر آشکار	
نشست آسماں کہنہ احکام را	
جہاں بازی دیگر افکندہ بن	
ز ہر کار خانہ تقصص نمود	
بہ پیشش کشادہ ہر دفتر	
چو نوبت بکار خزانہ رسید	
بد دفتر بفرمود کردن نگاہ	
پئے زر کیاں گشتہ بودند یار	
دو سالہ بموجب کیاں بودہ اند	
ز ہر جمع و خوبے برون تذکرہ	
چو معلوم شد شاہ را سر بسر	
بسختی و شدت شد جملہ مال	
شروع نمود آں شہ دین پناہ	
ہمی امتحان کرد ہر مرد را	
مقرر ہمی داشت صفہ ازان	
قرارے ہدایت ناستقیم	
تقدیر سپہ گشت بسیار کم	
قتادش بکار ائمہ نگاہ	
بے کرد نقصان در آں روزگار	
با سودہ و لہا جرات رسید	
در اقصاء آبادی آب دیار	
کہ بہ ہر یک از عیش باغ نعیم	



مقدّر بہ ماندہ بے سا لہا	۶۲۵۰
شہے کاں نشے درآں تھنگاہ	۶۲۵۱
باجداد سن داسھے مستقیم	۶۲۵۲
بدادی چو شاہان فرخندہ فن	۶۲۵۳
شنیدم چو نوبت بہ تغلق رسید	۶۲۵۴
باز ردو لہائے آسودگان	۶۲۵۵
ہم آخر نیز دیک آں روزگار	۶۲۵۶
الائے خود مند فرخندہ لے	۶۲۵۷
مکن بر گلم فقیراں نظر	۶۲۵۸
کہ داخل شوی در صف بد براں	۶۲۵۹
اگر می نیاید ز دستت ثواب	۶۲۶۰
شب در روز بہر نردونی گنج	۶۲۶۱
ہمہ گنجیا ملک خود کردہ گیر	۶۲۶۲
ہم آخر چو آں گنج خوی گذشت	۶۲۶۳
چہ سودت کند آں ہمہ ملک مال	۶۲۶۴
مگر آں کہ یادت بنفیس کنند	۶۲۶۵
ہاں صاحب پنج گنج کہن	۶۲۶۶
چہ خوش گفت شاہ نصیحت گری	۶۲۶۷
چنان زمی کران زیتن سالی	۶۲۶۸
زہر دیہ حاصل بے ما لہا	
بدیدی چو فرمان ہر بادشاہ	
نکشتے ز حکم شہان قدیم	
دگر تازہ فرمان با جداد من	
بیکبار آں ہر دو موضع کشید	
بخشود بر حال فرسودگان	
زیا نہار سیدش با انجام کار	
ترا دادا اگر ملک عالم خدایے	
مقام مساکیں بشارت مبر	
بروں آئی از زمرد بد دلاں	
مکن کردہ دیگر آں را خواب	
دل زیر دستاں میا در برنج	
جہاں جملہ بردست آوردہ گیر	
جہاں ز ابصر رنج خوی گذشت	
بانڈیش اگر بہت عفت کمال	
بنامت مثل درخوست زند	
کہ ز دینج نوبت بہ ملک سخن	
کہ گر ملک عالم بدست آوری	
ترا سود و کس را نباشد زیاں	

عزیمت کردن الخ خاں جانب تلنگ

و بلغاک کردن تمر و تمکین

۶۲۶۹ چو پرداخت خسرو پس از چند گاہ ز تحویل اموال و عرض سپاہ

دگر آنچہ عیاش نمود اجتهاد	۶۲۶۰
بگفت آنکهی شاه فیروز جنگ	۶۲۶۱
الغ خان صفدر بفرمان شاه	۶۲۶۲
بروز نامزد کرد سربازان رودی	۶۲۶۳
چوبل و تمر تگمتاش و تکیس	۶۲۶۴
نهی رفت آن خان خیر نشان	۶۲۶۵
بپی داد مرغسداں گوشت مال	۶۲۶۶
بجبار مرهتہ خروشاں گذشت	۶۲۶۷
غلیمت کنان خان فیروز جنگ	۶۲۶۸
ہی کرد اطراف در ترک و تاز	۶۲۶۹
اساسے بہر کار و بارے نہاد	
کہ راندانہ خان سپہ در تلنگ	
سپاہو گراں راند از تخت گاہ	
بے سرفرازان کشور کشای	
کہ بودند سر لشکران گزین	
خود شاں بفرمان شاه جہاں	
ہمی بستہ از ہر زمین دار مال	
بجدا رنگل عنان تاز گشت	
بزد خیمہ زیر حصار تلنگ	
پے حصن گیری ہی کرد ساز	

## بلغاک کردن تمر تکیس از دروغ پرداختن عبید

شنیدم چو شش ماہ کامل گذشت	۶۲۸۰
بہر مہفتہ فرمان فرماں رودا	۶۲۸۱
نہشتہ بہر نامہ شاہ و لیر	۶۲۸۲
مگر پند آہر منان گوش کرد	۶۲۸۳
چو دانیم تا خود بہ رایش فتاد	۶۲۸۴
چو خاں دیدرنجیدن شہر یار	۶۲۸۵
یکایک رود زود در تخت گاہ	۶۲۸۶
مگر بود بر خان والا تبار	۶۲۸۷
ہمیشہ زدی بر در ہتسار قوم	۶۲۸۸
بردی زہر خاں فلان راہ دام	۶۲۸۹
الغ خاں یکے روز خواندش براہ	۶۲۹۰
چو ہست بہ تیغ دعوئی مدام	۶۲۹۱
وہ فتح آں حصن پیدا گشت	
رسیدے بول خان کشور کشا	
کہ داتم دل خاں ز ما گشت سیر	
ازاں رودی مارا فراموش کرد	
گزین سودگر بارہ نادر دیاد	
ہمی خواست خیر روز گر حصار	
شستا باں کند عزم پاہوس شاہ	
یکے فیلسوفے در آں روزگار	
ز دے لات در کار رمل و نجوم	
عبیدش ہی خواند ہر کس بنام	
بگفتا کن و فر خویش باز	
بیان کن بتاکید و بہد تمام	

معین بہت بگوبے درنگ	کہ کے فتح گرد حصار تلنگ	۶۲۹۲
نگرود براں حکم فتح حصار	وگر خود تفادات بوداں شمار	۶۲۹۳
باختر شناسیت بنود فروغ	شود لا نہایت سراسر دروغ	۶۲۹۴
بغیر اطاعت گزیرے ندید	عبید این حکایت جواز خاں شنید	۶۲۹۵
شنیدم چو یک ہفتہ کامل گذشت	دریں کار یک ہفتہ مشغول گشت	۶۲۹۶
معین در روز فتح حصار	بیاد در بر خاں رقوم شمار	۶۲۹۷
بدعوی بر آورد یک سر زباں	شنیدم کہ اں روز در پیش خاں	۶۲۹۸
نیامد ظفر خان کشور فروز	بگفتا کہ گرد فلماں وقت دروز	۶۲۹۹
مگر ایں سخن راست شد زباں شمار	بدارم بر آند گرد حصار	۶۳۰۰
ادان معین نیز دیک گشت	غرض چونکہ زباں مدت اکثر گذشت	۶۳۰۱
چہ بود آگہ از زرق و تقلید خویش	عبید از پیے دفع تہدید خویش	۶۳۰۲
چہ رو بہ یکے بازی آغاز کرد	یکے فتنہ اندر سپہ ساز کرد	۶۳۰۳
یکے قصہ تا خوش اندر نہفت	شنیدم تمکین و تمر را بگفت	۶۳۰۴
دو زبں ماجرا یک دو ہفتہ گذشت	کہ خسرو ز باد فنا خاک گشت	۶۳۰۵
بزریر قبائی در دیہ سیر ہن	دو سہ ہفتہ شد خان رو باہ ہن	۶۳۰۶
رخش ہست بر ماتم شہ گوا	نہ ہفتہ ہی دار دایں راز را	۶۳۰۷
بر دمی رسد از سسران دیار	دگر نامہ بعد روزے سہ چار	۶۳۰۸
نہ از مالکہ از جملہ سر لشکر اں	ہی دار دآں نامہ از ما نہاں	۶۳۰۹
کہ می خواہد اں خان ناحق شناس	گر فتم کنوں از مزاجش قیاس	۶۳۱۰
یلاں را بعد رے کشد و گناہ	جغای کند بر سران سپاہ	۶۳۱۱
سراسر شنیدند ایں قصہ	تمکین و تمر چوں از اں بی وفا	۶۳۱۲
شنیدند ایں قصہ دیگر سران	بگشتند بر خاں یلاں بدکماں	۶۳۱۳
شد آخر وکیل در شہر یار	چو کا فور کاؤل بداد مہر دار	۶۳۱۴
کہ بودند ہم نام ہر دو اسیر	چو کیتونی و چوں کلمہ زر تفسیر	۶۳۱۵ F. ۲۱۷
بسے سرازان فتنہ شد در غفل	چورن بادلہ چوں تمکناش یں	۶۳۱۶

بجائے دوسرے ایک بلوغہ خاں کزو محترز گشتہ ازیم جاں ۶۳۱۶

لیکایک کوچ کردن ترمو تکیں از زیر حصار تلنگ

بعد عہد بستن بارائے تلنگ

۶۳۱۸	تکیں و ترمو دوسر شکران	کہ بودند برتر ز دیگر سداں
۶۳۱۹	شنیدم کہ روزے ہم از باداد	نہادند سرور اساس فساد
۶۳۲۰	بسویے لدر دیوے گزیں	کہ پوشش از تنگل بریر تکیں
۶۳۲۱	یکے پیک کردند یکسر رواں	نبشتمہ بردکاسے سرہنداں
۶۳۲۲	گرام روزا سر بخت نہنم	زد ز بخت می یکسر خلاصت دہنم
۶۳۲۳	ز گرد حصار تکیں بر کنگ	ز ملک دیدارت بروں سر زیم
۶۳۲۴	بکن شرط بابا کہ یک پاس پیش	بباشی تو در حصن بر جائے نویں
۶۳۲۵	سوار دپیادہ نیاری بروں	عقب ماندگاں را نگیری زبوں
۶۳۲۶	یکے آدمی را ہم از عام و خاص	زیاں کم رسائی بشکر خلاص
۶۳۲۷	نہی گر چہ مرداں دریں شرط سر	ہیں لحظہ بینی ز وعدہ اثر
۶۳۲۸	شنیدم چو زیاں پیک باہوئی تنگ	نیوشید آں را ز رے تلنگ
۶۳۲۹	بصد معذرت گشت فرماں پذیر	بگفتا کہ اے پیک روشن ضمیر
۶۳۳۰	بر دوسوی سر شکران بید رنگ	گوئی کند عہد راے تلنگ
۶۳۳۱	کہ گر یک نفر را ز چندیں چشم	رسد در دیارم بنوع ستم
۶۳۳۲	بخور شنید رخسندہ و آب تنگ	با صاحب ز نار و اصنام سنگ
۶۳۳۳	بتعظیم بت خانہ سومناں	بتکریم ایوان عزای ولات
۶۳۳۴	نباشند ازین یک نفیسیم دست	بدست کیے مرد چالاک و چست
۶۳۳۵	فرستاد با یک سوی سراں	چو گشتند این ز سولیش سراں
۶۳۳۶	شنیدم لیکایک دامہ زدند	فر و جیلہ ادمان جامہ زدند

براندند زیر حصار تلنگ	زدند آتش آنگاه در هر تلنگ	۳۳۶
ز ساز عزیمت گریزے ندید	الغ خاں چو آن شور و غوغا شنید	۳۳۸
دست کرد پیش سراپا قرار	سبک گشت بر باد پائے سوار	۳۳۹
خصوصاً گریه که بد حق شناس	به پیوسته بروی میاں بقیاس	۳۴۰
که بود دست شیرے بدشت بند	چو آن عین ملک و قادر مرد	۳۴۱
بخواند اورا خواهی حاجی مدام	تقصیر مالک که هر خاص و عام	۳۴۲
که بد پهلوانی در آں روزگار	چاں مل افغان یل نامدار	۳۴۳
که آخر شد اورا قدیخاں خطاب	دگر کرد پندار ثایت رکاب	۳۴۴
ستاوند بر گرد خان کرانه	چو آن چار سرشکر سر فراز	۳۴۵
بسیار در آوین بسته میاں	بدنبال هر کوفه فوجی گراں	۳۴۶
که برگرد او فستنه راره بنود	صف خاں چو سد سکندر نمود	۳۴۷
شنیدم که خاں نیز شکر برآند	چو افواج برگشته یکسر برآند	۳۴۸
بیک روه دے در بین دیار	دو لشکر دواں شد زیر حصار	۳۴۹
دگر دے دگر زیر ریات خاں	گریه بدنبال برگشتگان	۳۵۰
بگفتش بسی چون بفرستد	بریں گویند رفتند روزی سه چار	۳۵۱
فرستاده خسرو مختشم	رسولے فرستاد تنویری سراں	۳۵۲
شد از سوسه مابدگماں هر کس	برایشاں بگوکای سران خشم	۳۵۳
بتعلیم درگاه فرماں روا	گرا دون از اشتعال خن	۳۵۴
دو لشکر بیک راه در میرودیم	مرا با شما نیست الا صفا	۳۵۵
نه زانو کسے گشت در کارزار	دوسه روز شد همد گری رودیم	۳۵۶
که یکجا دو لشکر رود بعد ازین	نذیر سوی شد دهنه آشکار	۳۵۷
مقامے کند هم بریں بودگاه	ولیکن پسندیده نبود چنین	۳۵۸
منزد بر زند منزلے خیمه پیمیش	بهر دایک به زبرد و سپاه	۳۵۹
که زنده است و بود در انداز	رود دگریری با جواشی خویش	۳۶۰
	و گرنے بود هر دو اندر خط	۳۶۱

۴۶۲	ز شیطان ملعون نباشد عجب	کہ ناگہ ز سوئے برآرد شغب
۴۶۳	یکے شور در دو برادر کند	گہے پور و گاہے پدر افگند
۴۶۴	سرال از فرستادہ خان راد	پے دفع غوغا و شور و وف
۴۶۵	شنیدند آن قصہ دل پذیر	ندیدند جز سر نهادن گزیر
۴۶۶	وز این پس بگفتند آن بیک را	کہ خاں را پس از عرض پاپوس ما
۴۶۷	بلوکا سے سرفراز فرزند فر	نگہدار بادت خدا از خطر
۴۶۸	خسے کرد مار از خاں بدگساں	کز دور رسیدیم از بسیم جاں
۴۶۹	کنوں خود یکا یک نباشد صواب	کہ ایم برخاں والا جناب
۴۷۰	جز این یک سخن ہر چہ خاں است	بفرمان او ہم اطاعت نمائے
۴۷۱	چو فردا خور از کوه سر برزند	فلک انجہ در حمزہ افسند
۴۷۲	ہماں بہ کہ خاں با طیمان خویش	دو فرسنگ ز ایدر ز ندیم پیش
۴۷۳	شنیدم بروز دگر خاں براند	صفت بدگماناں ہما نجا بہ اند

## رسیدن التماس در کوتگیر و از مجیر ابورجا کہ کوتگیر

### محصر کردہ بود چشم زدن

۴۷۴	ہمہ اند خاں جانب دیو گیر	فتادش گذر در رہ کوتگیر
۴۷۵	مجیر گزین آن یل بورجا	گر بود آنجا خصومت گرا
۴۷۶	ہمہ یک دواندہ برال حصار	شب دروز با خصم در کارزار
۴۷۷	درال دز محصر شدہ ہندوان	شنیدم رسید اندراں دز چو خاں
۴۷۸	ازو چشم زد خاں اختر سعید	کہ ناگہ شدو خدے از دوی پدید
۴۷۹	چو معلوم کرد از فراست مجیر	ہر اس دل خاں روشن ضمیر
۴۸۰	شنیدم بسے مرکب باد پامی	چو طادس خوش گام جلوہ گرای

نوٹ کی مشرح کیلئے تھیمہ ملاحظہ ہو۔

بیاد و بنهاد خاں را به پیش	شبه زر ز محصول اقطاع خویش	۶۳۸۱
مکر بسته پیشش چو آزادگان	بدیدش بتعظیم شهرادگان	۶۳۸۲
بگفتا که لے خاں خسرو نژاد	وزاں پس دعا گفت آن مرداد	۶۳۸۳
که گشتند از خان والا تبار	مکن پاک از زمره خامسکار	۶۳۸۴
چه شهنزاده کرد نزد چه شاه	منم شاه را بنده نیک خواه	۶۳۸۵
فدایت بسازم همه خاننماں	چو مرداں به بندم به پیشت میاں	۶۳۸۶
ز باغ دل خاں برم خار خار	بر آرم ز برگشته لشکر دمار	۶۳۸۷
دروشش قوی شد ز تیر او	شنیدم چو خاں دید تقریر او	۶۳۸۸
نکرد التفات تمکین و تخفیر	دل و دستش از ضرر زشت بر	۶۳۸۹

نامہا فرستادن مجیر ابو رجا بر زمینداران دیوگیر و

F. ۲۱۹

## تلف شدن لشکر و تمکین کلیان

نوندے فرستادہ در ہر زمین	وزاں پس شنیدم مجیر گزین	۶۳۹۰
کہ قومے ست برگشتہ از شہر یار	نبشتہ بسوی سران دیار	۶۳۹۱
بہر مزو بومے کہ لشکر گشتند	بباید بہر سو کہ سریر گشتند	۶۳۹۲
بہ پیکار آن زمرہ نابکار	در آیند ہر سو سران دیار	۶۳۹۳
ہماں سر فرستد بر ایوان شاہ	کسے کو سرے را کشد زان سپاہ	۶۳۹۴
اگر مرغ زر بہست در دام اوست	دگر جلد از باب الغام اوست	۶۳۹۵
فرستاد بر مضابط ہر زمین	چنین نامہا چوں مجیر گزین	۶۳۹۶
بہر قلب گاہے بہستد راہ	زہر پر گنہ ز اند فوج سپاہ	۶۳۹۷
رسیدند در موضع کلیان	شنیدم ہم آخر چو برگشتگان	۶۳۹۸
شدند ابر از بیم فرماں دعا	سلامت شنیدند صفدار را	۶۳۹۹

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔

رسیدند بر قصد شاں صفت	سراں زمیں دار از سر طرف	۶۴۰۰
چو دیدند خود را بعین ضلال	وز این پس ہاں قوم برگشتہ حال	۶۴۰۱
جو برگشتہ دولت پریشان شدند	ز برگشتن خود پشیمان شدند	۶۴۰۲
بشد جمع شاں جہلہ زیو دزب	گر یزاں نہادند ہر سوئے سر	۶۴۰۳
کے گشت تیر خطر را ہدف	کس از دست دہقانیاں نہ تلف	۶۴۰۴
کس از یاری سخت شد گوشہ گیر	کے گشت بر دست ہندو اسیر	۶۴۰۵
بریں گوئے ہر جانے سر نہاد	ہمہ حال چوں آں گروہ فساد	۶۴۰۶
مکرستہ دو کار و بارش منجر	انخ خاں بز دغیمہ در دیو گیر	۶۴۰۷
زیاری اقبال شد شاد کام	چوناں را بے فتنہ آمدید ام	۶۴۰۸

## رسیدن محمود خاں در وہلی و بار دادن سلطان تغلق

### وسیاست فرمودن بر طالیفہ بغات

کہ بد مختر جملہ شہزادگان	پس آنکہ شنیدم کہ محمود خاں	۶۴۰۹
ہمی بود آنجا سکونت پذیر	شہش کردہ بد مقطع دیو گیر	۶۴۱۰
مشتاباں سوئے تنگہ سر نہاد	بحکم النخاں سرخ نژاد	۶۴۱۱
کہ بد کردہ حکمے بفتح حصار	نیکے آں عبید کو اکب شہار	۶۴۱۲
کہ بد در وکیل ورے مستقیم	دگر مہر دار شہباز قدیم	۶۴۱۳
ہماں کرد کیتونے دور ہیں	نصیر لدیں آں زر گاہ گردین	۶۴۱۴
مسلل چو راہب بسلاک گاہ	دگر چند مرد از سران سپاہ	۶۴۱۵
بحفرت شد از ملک مہرہ رواں	غرض چوں سرافراز محمود خاں	۶۴۱۶
بہو سید پائے شہ دیں پناہ	برو آن اسیراں بر ایوان شاہ	۶۴۱۷
کہ بد شرط کردہ بردز شمار	عبید منجم بر آمد بدار	۶۴۱۸

نوٹ کی نشرج کیلئے نمیمہ ملاحظہ ہو۔



در آں روز شد منته عام و خاص  
نگذند اورا تہ پائے پسیل

ہاں مہر دار آمد اندر قصاص  
نصیر کہ ز شد اندر رحیل

۷۴۱۹

۷۴۲۰ ج ۲۲۰

## عزیمت کردن الخاں بار دوم در تلنگ و فتح کردن تلنگ و برون

بر آراست افواج را سر بسر  
بزد در ستاری یکے بار گاہ  
بیک منزلی ہم نکرده درنگ  
بس از چند گاہے بودون رسید  
چناں دہشتے خورد اہل حصار  
ہمہ ملک و اسباب آرد پیش  
نہ تنہا کہ با جملگی خان و ماں  
دہم روز زیر انگل رسید  
کہ سویش دگر تاخت آرد و خاں

الغناں صفدار بار دگر  
دگر روز آں صفدر کیمنہ خواہ  
بروز دگر را ند سوئے تلنگ  
شنیدم کہ چوں خان اختر سعید  
در آں حصن سعید روزی سر چار  
کاماں خواہ شد راسی با طبع خوش  
بیاورد ایماں ز بعد اماں  
دگر روز خاں خیمہ زانجا کشید  
دل لدر افتاد در بیم جاں

۷۴۲۱

۷۴۲۲

۷۴۲۳

۷۴۲۴

۷۴۲۵

۷۴۲۶

۷۴۲۷

۷۴۲۸

۷۴۲۹

## ذکر فتح تلنگ و فرو آمدن رائے لدر دیو

ز بلغاک شد مخوف از حصار  
شدند ایمن از ترک فیروز جنگ  
یکے جشن کرد اندر آں روز نگار  
غور شش چناں گشت غفلت ہی  
بروق در آرد بازار ہا  
کنند آں ہمہ چاہ غلہ تہی

شنیدم کہ چوں لشکر بے شمار  
برستند اسیران حصن تلنگ  
ہاں لدر رائے از نگل دیار  
چو ایمن شد آں رائے نا پختہ رائے  
بغتاک شایند انبار ہا  
ایناں بہ پیمانہ رو بہی

۷۴۳۰

۷۴۳۱

۷۴۳۲

۷۴۳۳

۷۴۳۴

۷۴۳۵

نوٹ کی لکھنؤ کیلئے غیر ملاحظہ ہو۔

بدرهقان سپارند جنس جویب	بهر صبح دم تا بوقت غروب	۶۴۳۶
بدارند دست از دیگر کار و بار	شود در زراعت تمامی دیار	۶۴۳۷
تبی کرد از جنس غله حصار	بریں گونہ چون اندراں روزگار	۶۴۳۸
یکے دائرہ گرداں دزکشید	یکایک انخاں درآں دز رسید	۶۴۳۹
مددی نمود اندراں کار و بار	گمر بست در کار فتح حصار	۶۴۴۰
بشد چیرہ از سخت گری سپاہ	بریں گونہ بگذشت چون پنج ماه	۶۴۴۱
دل حصن باناں دژم گشته بود	علف چوں از آں حصن کم گشته بود	۶۴۴۲
سراسر به بسند مال آمدند	هم آخر بستی بجای آمدند	۶۴۴۳
اماں خواست چوں دید دژ خلل	ہماں را می کرد از درخان میل	۶۴۴۴
وز آں پس ہماں رے آشفته بے	بدادش مال خان کشور کشائے	۶۴۴۵
زده کاراد سربادارگی	فرد آمد از دز بسا چارگی	۶۴۴۶
خلل حصن را در عمارت فساد	ہجوم حشم سر بشارت نهاد	۶۴۴۷
بدست ایلخان فیروز جنگ	دز آں روز شد فتح تلنگ	۶۴۴۸
مگر یک دوسر جز یہ برده بود	کشش پیش از آں رخ کم کرده بود	۶۴۴۹
منظرف شد از فرو خون خدا	غرض چوں انخاں کشور کشا	۶۴۵۰
رواں کرد در حضرت شہر یار	ہماں رے را با تمامی تبار	۶۴۵۱
چو آرام گرفت از آں قیل قال	فرستاد بر شہر ہمہ میل مال	۶۴۵۲

## تا ختن انخاں از تلنگ در جاج نگر

بقصد در ملک لشکر کشید	پس از چند کہ خیمہ بیرون کشید	۶۴۵۵
فراواں بروم و پر خاشاک گر	سپہ را اندر سمت جاج نگر	۶۴۵۶
خبر شد بہند کہ لشکر رسید	باقصای آں ملک چوں در رسید	۶۴۵۷
بود دامن غول ہاموں بے	خز دیدند ہر سو بہر جنگلے	۶۴۵۸
سپہ دید ز خیمہ اندر دیار	شنیدیم کہ چوں را می آں فرغار	۶۴۵۹

۴۵۸	یکے فوج آراست از کشتاں	ہمہ نیزہ داران و خنجر کشاں
۴۵۹	برایشاں یکے صفدر کے کرد سر	سپردہ بدستش سران دگر
۴۶۰	بداں تا بیکہ ندرہ سیاہ	چو شیر افگناں در یکے قلبگاہ
۴۶۱	شنیدم چو آہی ہندوان دلیر	ز بر بادی از خون خود گشتہ سیر
۴۶۲	بہ پیکار ترکاں بردوں آمدند	چو گاداں ہمہ با سئوں آمدند
۴۶۳	ہمہ نیزہ دارو ہمہ تیغ زن	بغوغا بکرده یکے انجمن
۴۶۴	گروہے پیادہ گروہے سوار	ازیں پانصد بوزاں چیل ہزار
۴۶۵	یکے فوج پیلان لشکر شکن	خرو شدندہ در پیش آں انجمن
۴۶۶	شنیدم کہ روزے بر افواج خاں	مقابل شد آں لشکر ہندوان
۴۶۷	بیک قلبگاہے بدادند جنگ	شکستند ترکان شاں بید رنگ
۴۶۸	بڑا فتادور فوج ہندو شکست	ببروند ترکان بششیر دست
۴۶۹	شدہ ہندوان بیشتر بے سیر	دہے ہر قدم دار بہناد سیر
۴۷۰	گریزاں از اں قوم معدود نیست	دگر جملہ شد در تہ تیغ و بست
۴۷۱	بہاں فوج پیلاں در اں حربگاہ	باقتا و بردست اہل سیاہ
۴۷۲	ز بنگاہ ہندو بے رخت و مال	گرفتند ترکان پس از اں تھال
۴۷۳	انج خان صفدر چو نیروز گشت	دزیں ماجرا ایک روزے گذشت
۴۷۴	از آنجا سپہ راند در تخت گاہ	ہی راند تا کہ دیا بوس شاہ
۴۷۵	سرخ را شہ آور داند رکن ر	بعد آفریں گفت کا سہ مرد کار
۴۷۶	پنہن آید از دودہ خسرواں	کہ روشن کنند از صلابت جہاں
۴۷۷	شنیدم چو آں شہر یار گریں	قرواں بشنواہ گفت آفریں
۴۷۸	مرصع یکے خلعت خاص خویش	بفرمود مر بور فرخندہ کیفش
۴۷۹	ہم آخرو صفدار کشور کشا	نوازش بے کرد شہزادہ را
۴۸۰	یکے جتن نگاہے در آں روزگار	بفرمود آراستن شہر یار
۴۸۱	دوسہ مہفتہ آہ سنجائے کامراں	ہی داد و در طرب ہر زماں
۴۸۲	وزاں پس بر آئین خود روزگار	کہ بنودیکے دورادے خسار

۶۴۸۳ یکے فتنہ دیکر آغاز کرد وگر شورشے درجہاں ساز کرد

## رسید شیرین با فوج مغل در ہندوستان و مصاف دادن گر شاسب و طفی یافتن بر فوج مغل

۶۴۸۴۰	یکے روز گر شاسب کشور کشا	کہ بودست بسا مانہ فرماں روا
۶۴۸۵	فرستاد بر شہ نوذی شتاب	بگفتش رسی چوں بالک رقابت
۶۴۸۶	جو سی زمین پیش خسرو زمین	و عایش رسائی بصد آفرین
۶۴۸۷	وزاں پس بگوی کہ اسے شہر یار	جہاں بادیر نام تو پایہ دار
۶۴۸۸	دو فوجے مغل از دیو تک و تاز	سوے کشور ہند کردند ساز
۶۴۸۹	شتاباں گذشتند از آب ہند	رسیدند انہوں در اقصای ہند
۶۴۹۰ F. ۲۲۲	گر آید از آں سوی بازید ہاں	فرستد باقبال شاہ جہاں
۶۴۹۱	کنم ہم بسر حد پامال شاں	دوم تا بار دو بدنبال شاں
۶۴۹۲	فرستادہ چوں بردر شہ رسید	بشہ جملہ گفت انچہ از پیل شنید
۶۴۹۳	مشو مش شدہ خاطر شہر یار	کہ در کشورش فتنہ گشت آشکار
۶۴۹۴	پس از حزن بسیار و فکر زبوں	یکے سے خوش زد بخاطر دروں
۶۴۹۵	وزاں پس گر بیہ سران حشم	کہ بدہر یکے از دہا سے و نرم
۶۴۹۶	چو شادی و ادبیل شہزادہ گیر	کہ بداندراں عہد نائب وزیر
۶۴۹۷	چو شادی بیتلکہ کہ ہنگام جنگ	کشیدہ بیے شہزادہ دیرا نہنگ
۶۴۹۸	سپاہی چو دریا چو شہ شاہ	بسا مانہ چوں راند از تخت گاہ
۶۴۹۹	بدیشاں چنین گفت شاہ دلیر	کہ در بنیثہ ما گذر کرد شیر
۶۵۰۰	بیاید کز آید رسبک بگذرید	سیرا بسا مانہ یکسر برید
۶۵۰۱	بگر شاسب گوید کای کامیاب	ز سا مانہ لشکر برون کش شتاب
۶۵۰۲	چناں کوشش در قصد فوج مغل	کہ مقہور و تاراج کردند کل

۴۵۰۳	توسر شکر یکن کن که دیگر سراں	به پیشیت به بندند هر یک میاں
۴۵۰۴	چو فرماں بگرشاپ صفدر رسید	سبک لشکر از شهر بیرون کشید
۴۵۰۵	باخبا ربخواه آن نام جو	شب دروز می بود و جت و جو
۴۵۰۶	هم آخر شنیدم که روزی کشید	که نیچے مغل در نواحی رسید
۴۵۰۷	زگر یاد بند دی بوسے دگر	هماں ارس سرشکر نامور
۴۵۰۸	که بودند اندر مغل آشکار	سراں هزاره در آن روزگار
۴۵۰۹	میان دو آب این و دگر دن فراز	کشیدند لشکر پے ترک و تاز
۴۵۱۰	هماں شیر با شکرے باشکوه	نگهبان داشت بنگه ز دامان کوه
۴۵۱۱	چو این قصه بشنید گرشاپ یو	که بدخون و پیوند گهیاں خدیو
۴۵۱۲	سپه راند در سمت دامان کوه	سراں در پس او گروها گروده
۴۵۱۳	همی راند تا دید بنگاه شاں	چپ و راست دل داد مر سرکشان
۴۵۱۴	شنیدم که زور روز روشن دہل	یکایک بزور سپاہ مغل
۴۵۱۵	هماں شیر سرشکران گروہ	که بد پیشه بگرفتہ دامان کوه
۴۵۱۶	چو شد لشکر ہند ناگہ پدید	بجز جنگ کردن گریزے ندید
۴۵۱۷	هماں لخط بر مرکبے شد سوار	مغل در سپاہش ہزارے سہ چار
۴۵۱۸	پس انداخت آرزگاہ بنگاہ خویش	دو آماج دارے سپہ راند پیش
۴۵۱۹	مقابل بر افواج دشمن ستاد	چو مرداں دل اندر خصومت تناد
۴۵۲۰	دزس سوی افواج ہند و تال	خود شاں زہر جانے شد رواں
۴۵۲۱	ہم آخود و لشکر بہیجا شدند	زہر سو بر آہنگ خو غا شدند
۴۵۲۲	صفت ہندیاں پیش دیتی نمود	کہ از قوت دین خود حیرہ بود
۴۵۲۳	شنیدم کہ گرشاپ صفدر دست	کہ بود کش بہ پیکار دستی دست
۴۵۲۴	بگفتا کہ گیرند جنگی دہل	قتاد آنکے در سپاہ مغل
۴۵۲۵	بیک حملہ بدخواہ را بر گرفت	مغل ماند از آن جگر در شگفت
۴۵۲۶	هماں شیر سردر ہر نیت نہاد	ہمہ لشکرش را شگفت قتاد
۴۵۲۷	صفت ہندیاں ہر طرف چہرہ دار	برا در دہ شمشیر کیں ہر سوار

تلف شد بے سنگ دران رختیز	ہمی راند بر فرق اہل گریز	۵۲۲۳
کے رفتہ کتر ز افواج شاں	کمر بست گیتی بتا راج شاں	۵۲۲۹
بہر گام صد آدمی سر نہاد	ہمہ لشکر شاں پریشان قتاد	۵۲۳۰
خزداں مغل زندہ آمد اسیر	شدہ بنگہ شاں ہمہ دستگیر	۵۲۳۱
بسر خورده نیزہ زاسب او قتاد	دران بیشہ شیر گزین سر نہاد	۵۲۳۲
بر دند بر صاحب لشکرش	بریدند شیران ہندی سرش	۵۲۳۳
بصد عیش با گامہ دوستان	وزاں پس سپہ دار بندستان	۵۲۳۴
بقصد دگر کا فراں کرد ساز	بزد کوس زان جو مکہ گشت باز	۵۲۳۵
بکیں کردہ اندر یکے قلب گاہ	شنیدم کہ زیں سوئی آب بیاہ	۵۲۳۶
بگردو سوئے بنگہ خویش باز	بدان تا مغل چوں پس از ترک تاز	۵۲۳۷
بیک حملہ افواج شاں لبش کند	بن گاہ بر لشکر شاں زند	۵۲۳۸
طلایہ ہی کرد دھسر سو سوار	دوسہ روز بگرفت آنجا قرار	۵۲۳۹
پیشیں سپہدار ہندوستان	دگر روز از لشکر کا فراں	۵۲۴۰
زہر دیدہ اشک ریزاں رسید	یکے از اسیراں گریزاں رسید	۵۲۴۱
دمارے بر آورد از مرز دوم	بگر شاسب گفتا کہ آن قوم تو م	۵۲۴۲
بر نزدیک آں دشت و حد میر و ند	شتا باں در اقطاع خود میر و ند	۵۲۴۳
رہا کردم بے صفدر روز گار	من افواج شاں را دوزخ گار	۵۲۴۴
سپہ راندا زان قلب گاہے درنگ	چو بشیند گر شاسب فرورنگ	۵۲۴۵
عمی راند لشکر بحزم نہر	تہاں مردار ہر خویش کرد	۵۲۴۶
بگفتا کند پاشنا سناہ	دساں شد چو بر رود بار بیاہ	۵۲۴۷
بدیند کا فر بدان سوئے آب	رسیدند یکسر جو برے آب	۵۲۴۸
کہ بود اندراں گاہ تا ب و زیر	مقدم بدان شادی شتر نہ گیر	۵۲۴۹
بہر کار از دوزیر کی می رسید	کرازے کہ از پشت دادر چلید	۵۲۵۰
کہ شد شیتلہ اصل تعریف او	برو ہم عنان شادی نام جو	۵۲۵۱
دران فوج بد با فراوان شتم	شنیدم کہ محمود سربتہ ہم	۵۲۵۲

۶۵۵۲	بقلب اندرون بود گر شایسته	که افکند در زور شیراں غلغل
۶۵۵۳	همان یوسف شهنشاه پیل نهم	پس افشوده بر دست راست حشم
۶۵۵۵	ملک احمد چپ بد اندر یار	دیگر بود شعبان سپهر چتر دار
۶۵۵۶	وزان سو مقدم زگر یار کرد	که بس رنج در کار پیکار برود
۶۵۵۷	به ساقه همان هندو کی را بود	که از پشت پوری پولاد بود
۶۵۵۸	ارکش خود می بود در تلب گاه	بدنبال هر یک فرداں سپاه
۶۵۵۹	چو شادی داد سر حق شتافت	گذر گارود آب یاب یافت
۶۵۶۰	سپاه مغل جمله چاکر گذاشت	بقصد زگر یا علم بر فراشت
۶۵۶۱	شنیدیم که سر تیر نامدار	باشد پیشتر با هزاره سوار
۸۵۶۲	اباقلب کار دو چارے بخورد	سوئے فوج خود زود تر میل کرد
۹۵۶۳	نشان مغل گفت سر فوج را	که بود است دران فوج فرمانروا
۶۵۶۴	وزان پس همان شادی سر فراز	بفرمود آن سرکشان گراز
۶۵۶۵	که مرکب گذارند بر پاشنا	بسختی معلق ستوند از چنبا
۶۵۶۶ F۲۲۲	رکاب و عنان هر یک آرنیاد	چو شیران صف در بزند شاد
۶۵۶۷	بفرمود جمله سپهر لشکران	سیر دند سوئے ملا عین عنان
۶۵۶۸	رسیدند بر زگر یار دلیر	که بود دست در آویز که زده شیر
۶۵۶۹	شنیدیم زگر یار سرکش چو دید	که بدخواه چیرودل از پس رسید
۶۵۷۰	عنان را به پیچید چون جعفران	رخ آرد بر دروئے کند آوران
۶۵۷۱	چو شادی بدید آن خفت جضم را	بزدل کوس در عین آن پاشنا
۶۵۷۲	ابا فوج بدخواه چون سرکشان	در افتاد با جمله لشکر کشان
۶۵۷۳	مغل بود بے دل ز تالاب شیر	بشیر افگنی فوج بندی دلیر
۶۵۷۴	شنیدیم هم از مسئله اولیں	شکستند سستان ناپاکین
۶۵۷۵	زگر یا شنیدیم ز مرکب قتاد	بدست سوارے مرتب قتاد
۶۵۷۶	اشیران زود بر سیر خویش	عدو بسته چون دید شادی پیش
۶۵۷۷	ز شادی نلجید در پیرهن	بگفتا که هان طبل شادی بزن

۵۵۷۸	صفت ہند سرور غنیمت نہاد	ہمہ رخت شاں دست لشکر فتاد
۵۵۷۹	مغل زندہ بسیار آمد اسیر	بے اسپ تانار شد دستگیر
۵۵۸۰	وزر انہوئے گر شاہ سپین فراز	نہ تنہا کہ با سر کشان کر از
۵۵۸۱	خروشدندہ چون برب جرسید	مشیدم دران سو کو غرقاب دید
۵۵۸۲	عنان را بہ پیچید بر جویبار	کہ شد رستہ بروی روہ کارزار
۵۵۸۳	دگر سوار کس ہندوی چیرہ ہم	بر آہنخت ہر دو بیکجا چشم
۵۵۸۴	شدہ ہر دو از بے دلی بیقرار	شدہ ہر یکے مستعد فراہ
۵۵۸۵	دگر ہر یک از ہم جاں در خطر	شنیدہ ز شیر دزگر یا خمیر
۵۵۸۶	بجیلہ سپاہ مغل شب گرفت	تین ہر یک از ہم جاں تپ گرفت
۵۵۸۷	ہم آخوچو شب شد عنان تافتند	سوئے دامن کوہ آبشتا فتند
۵۵۸۸	بصد حیلہ زانجا بر دند جاں	بدادند در کشور خود عثمان
۵۵۸۹	صفت ہند بعد از چنیں فقیاب	رسیدہ برو خسرو کامیاب
۵۵۹۰	سر شیر زندہ زگر یا یاماں	کشیدند پیش شہ کامراں
۵۵۹۱	سران شہنشاہ روسے زمین	بصد عیش گفتا ہزار آفرین
۵۵۹۲	چنیں آید از حیرہ وستان بل	کہ آرنند بخوہ را در خلل
۵۵۹۳	دزاین پس نشیندم شہنشاہ آلود	بہر یک جدا گانہ انعام داد
۵۵۹۴	بہر جا کہ از سے دران روز کار	مشرقت شد از خلعت شہر یار

رواں کردن شادی را در گجرات کشتہ شدن و  
بر دستپیر داراں کہ بلباس زناں پاکوب سرو گوپاں

از درون حصار بیرون آمدند بخدر  
بر آمد جو زین باجر ایک دو ماہ ۵۵۹۵  
بکشاوی داور بنرمود شاہ



بیار دیکایک یکے ترک دتاز	کہ در گوجرات آں یل سرفراز	۶۵۹۶
سرانرا بدام آورد سر بسر	بتاؤ تو حاجی آں یوم و بر	۶۵۹۷
بخا اہل زہ صاحب حصن مال	باہل مقرر دہد گوشت مال	۶۵۹۸
دریں کار باشد چومردان کار	بفبط آورد سر بسر آں دیار	۶۵۹۹
چوز و خمیر بیرون بفرمان شاہ	غرض شادی داور از تخت گاہ	۶۶۰۰
پس از یک دو ماہے بکرات رفت	دگر روز از انجا سپہ راند لغت	۶۶۰۱
بفرمان شد تیج کین برکشید	چو در حد آں یوم دیر در رسید	۶۶۰۲ F۲۳۵
چو مضبوط شد آں زمین بیشتر	ہمی تاخت اطراف آں یوم و بر	۶۶۰۳
بہ پیچید آں مرد و فیروز مند	شنیدم کہ گرد حصار بلند	۶۶۰۴
در آں دژ شب و روز خون می نشاند	ہمے یک دود و زیر آں حصن ماند	۶۶۰۵
آہی کردند بر نیل و نہار	چو ہندو اسیر آمدند در حصار	۶۶۰۶
شودا میں از نیم قتل و قصاص	کہ نوسے از آں بند یا بد خلاص	۶۶۰۷
بعد از انکے آناں خواستند	ہم آخر کہ وہے زجاں خاستند	۶۶۰۸
قتلادہ دریں دام شور و شغب	بگفتند ما سیم اہل طرب	۶۶۰۹
کہ ناکہ دریں دزد در آمد سپاہ	باید رر رسیدیم شد یک دو ماہ	۶۶۱۰
دزین حرب و زار و زیر آمدیم	چو مرغال دریں دام اسیر آمدیم	۶۶۱۱
امانے بیابیم ازین دام غم	گرازلطف سرشکر این حشم	۶۶۱۲
بیابیم بر سار اہل طرب	بیابیم در بزم اور و زو شب	۶۶۱۳
نتابیم از خد نیش بعد ازین	سر ما بود تاکہ باتن قرین	۶۶۱۴
ملک را خط بندگی میدہیم	بیک بار ازین بند اگر دار ہم	۶۶۱۵
بجان بندہ آں سپہ کش شویم	چو آں دزین دام ناخوش شویم	۶۶۱۶
کہ در ہر یکے ہست ساز و دگر	زہر جنس در ماست اہل ہنر	۶۶۱۷
کہ دزدند دلباہے خلق آشکار	چو عورات باکوب و سرین غدار	۶۶۱۸
بیک در ہزاراں معلق زند	چو بگ گئے گرچہ نازک تن اند	۶۶۱۹
جسکہ دوز اہل نظر بدربلا	دلہا سائے عشرت گراں در خلا	۶۶۲۰

ہم عقل سوز و فزا میر ساز	بے مرد پر ساز و پردہ نواز	۶۴۲۱
ہم شہرہ از ہر ترانہ شدہ	بہر ساز ہر یک یگانہ شدہ	۶۴۲۲
چہ سر دگل اندام عشرت گرای	چہ بوق و چہ مندل و چہ دچہ نا	۶۴۲۳
اماں دہ کہ آنسیم حلقہ بروں	دریں طائفہ ہست ہر یک فردوں	۶۴۲۴
اماں دادشاں را و ہر دین کشید	چو این قصہ بر میر لشکر رسید	۶۴۲۵
لباسے بہ کردہ چو را مشکراں	شنیدم گر دہے ز جنگ آرداں	۶۴۲۶
کہ بد چہرہ ہر یک بہ ساز نہر د	لباس زنمان امروء چہند کرد	۶۴۲۷
بدست ہمہ ساز اہل طرب	گر خے دگر کردہ ساز شغب	۶۴۲۸
بروں زد ہمہ حصن وقت صبل	نہفتہ ہمہ زیر جامہ سلاح	۶۴۲۹
مگر داشت در سر شبانہ خمار	ملک شادی آں سرکش ہوشیار	۶۴۳۰
طلب کردشاں در سراچہ دروں	چو بشنید کاہل طرب زد بروں	۶۴۳۱
زدور انش وقت سفر و رسید	بے چوں بقائے سرے در رسید	۶۴۳۲
یکے پردہ پیشش بر آورد قضا	اگر چہ بود زیرک و بادو ہا	۶۴۳۳
زمرکش جہاں را و آرد بہ غم	کند انچہ رفت ست اندر قلم	۶۴۳۴
یکو بند غلغلی بہ غفلت بہ مرد	چو بیند کواز جہاں رخت برد	۶۴۳۵
یو ناہنیاں داغ غفلت رسید	خبر تے کہ چوں وقت رحلت رسید	۶۴۳۶
دروں خواند آں زمرہ زرق ساز	غرض چوں ملک شادی سر فراز	۶۴۳۷
براند ند برفرق ادبے در پرخ	شنیدم یکا یک کشیدند تیغ	۶۴۳۸
زہے مطربان مجالس نواز	بکشتند اوراد و کشتند باز	۶۴۳۹
سر مجلس را بگردند مست	کہ نابردہ اندر فزا میر دست	۶۴۴۰
بہر جا سرے بردش سر نہاد	یکے شور و راہل لشکر قتاد	۶۴۴۱
کہ کشتن در صابجے را بصدر	نہادند دوسے تبراں اہل غدر	۶۴۴۲
گردے دگر سر بلشکر تہاد	گردے از آں قوم درد ز قتاد	۶۴۴۳
دزاں پس یکجا شدہ ہر سرے	بہ حال شد کشتہ سر لشکرے	۶۴۴۴
سپہ را ازین جا باید براند	بگفتند چوں در سپہ سر نماند	۶۴۴۵

۶۶۴۶	دگر روز راندند از آنجا سپاہ	نہاوند سر جانب سخت گاہ
۶۶۴۷	چو شنیدند قتل نائب وزیر	بہر آمدند در پینہاں ز خاطر نفیر
۶۶۴۸	تا سبقت بے کرد شاہ جہاں	کہ شد کشتہ آں فرکار آگہاں
۶۶۴۹	چنین گفت پیر فغان سراسی	کہ تعلق شد آں شاہ فرخندہ را
۶۶۵۰	شعبہ بود شیر افکن و دود بند	ہمیشہ بہر کار میسر و زمند
۶۶۵۱	شکستہ نیامد سپاہ پیش گئے	بعہد شش نیفتاد ہرگز دہے
۶۶۵۲	در آں پنجبالے کہ ادشاہ بود	زدیں دست ہر فتنہ کوتاہ بود
۶۶۵۳	شنیدم ز عہدش چو سالی چہار	بخوبی گذشت اندر آں روزگار
۶۶۵۴	حصار بے بنا کرد آں بادشاہ	بمقتدار فرسنگ از تخت گاہ
۶۶۵۵	ز بنیاد تا سنگ کر آں حصار	بفرمود آں خسرو کا مگار
۶۶۵۶	کہ از سنگ خار اعمار کنند	اساسش ز فرسنگہا فلکند
۶۶۵۷	یکے حوض زیر حصار بلب	بفرمود کنند شہ ہوشمند
۶۶۵۸	کہ ہر دم زندہ موج آں حوض صاف	چو دریائے سائے تہ کوہ قاف
۶۶۵۹	شد آں حصن را تعلق آباد نام	کہ بنیاد کرد آں شہ شاہ کام
۶۶۶۰	شنیدم در آتنا آں کار و بار	بز دھیمہ روز بے برکت از حصار
۶۶۶۱	سوسے ملک لکھنوتی اہنگ کرد	بساط زمیں از سپہ تنگ کرد
۶۶۶۲	کمر بستہ اندر رکابش سراں	بے بے روش کشتہ سر لشراں
۶۶۶۳	چو ہر ام خاں سرفراز گزیں	کہ بود است شہزادہ را سیت
۶۶۶۴	چو ز لہجی و دولت شہ نامدار	کہ تعریف او آید از بو تہوار
۶۶۶۵	چو تا قمار جو ہندوی حیرہ دست	دگر جا شغوری تا تار مست
۶۶۶۶	انج خان یل را بدلی گذاشت	برونیک دوسہ زیر کے برکاشت
۶۶۶۷	چو شاہین آخر یک دوں شکار	زیر جنس دیگر فراواں سوار
۶۶۶۸	یکے احمد ابن ریا ز گزیں	دگر یک دوم دھیمہ داین
۶۶۶۹	بروز دگر راند یکسر سپاہ	دو فرسنگ خیمہ زد از گنج گاہ
۶۶۷۰	ہمی رفت آں خسرو کا مگار	ہمی تاخت اندر زمین دیسار

شکار افغاناں ازاد دہ برگزشت	۶۶۶۱
ہاں سوچو چوں کرد لشکر گئے	۶۶۶۲
ہمے یک دو اندر لب جو ببار	۶۶۶۳
کئے روز ہم اول با داد	۶۶۶۴
برادر بدے پورہ را با یقیں	۶۶۶۵
مطیعانہ آمد بر ایوان شاہ	۶۶۶۶
ہماں ناصر الدین فرخندہ نوی	۶۶۶۷
بصد عذر بر پائے شہر نہاد	۶۶۶۸
وزاں پس نشانیش بکرتی زہر	۶۶۶۹
وزاں پس ہماں ناصر الدین راو	۶۶۷۰
بہنگا کہ شش خانہ روزگار	۶۶۷۱
من آں پورہ غامہ تدبیر را	۶۶۷۲
ہماں بہ کہ سر در اطاعت بہیم	۶۶۷۳
کہ تیر از سر صدق پا بوس شاہ	۶۶۷۴
بریں گونہ جانرا اسلامت بریم	۶۶۷۵
چو بشنید ایں قصہ آں خامکار	۶۶۷۶
کنون سر ز ایوان شہ تافتہ است	۶۶۷۷
چو من دیدم آں مرد آشفتمہ رای	۶۶۷۸
نمی گرد از من نصیحت پذیر	۶۶۷۹
ضرورت سراز صحبتش تا فتم	۶۶۸۰
کے فوج با سن شہ کا برگار	۶۶۸۱
بیگ ہو کھو در فوج آرم شکست	۶۶۸۲
ز رو د آب گوشتی چو یکسر گذشت	
بہر سو بر آمد یکے خر گئے	
ہمی بود آں خسرو کا مہکار	
لیکا یک ہماں ناصر الدین راو	
مگر مشترک بود شاں آں زین	
بترقصیر باضی شدہ عذر خواہ	
در آمد چو پیش شہ نامجو می	
شہ از لطف بردست او بوسہ داد	
بیر سید ازو قصہ بوم و بر	
زماں در دعائے شہنشاہ گشاد	
تہ حکم شہ با دوسالے ہزار	
بگفتم کہ جنبید فرماں روا	
خران کاسہ سالہ تجسرو دہیم	
شویم از خطا ہائے خود عذر خواہ	
و گرنہ قصائے سیاهش خوریم	
نیا و در دوسرا اندر تیں کار و بار	
و ما غش ز وحشت خلل یافتہ منت	
شد از حضرت شہ ترمزد گرای	
دلش گشت در دام وحشت بہر	
سوئے حضرت شاہ بشتافتم	
فرستدے قلع آں خامکار	
ز فر شہش زندہ آرم بدست	

F ۲۲۷

عنایت بہرام خاں بقصد پورہ و اسیر شدن پورہ

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۹۳	وگر روز فرمود شاه جهان	که بالمشکر چنده بهرام خاں
۶۹۴	بقصه بهادر براند شتاب	ابا شمسواران ثابت رکاب
۶۹۵	مقدم بود ز لچنی پاک دیس	که گرسه کهن بود در دشت کین
۶۹۶	ابا هندوئے شیر دل آل تار	بود جانب میسمه دیده دار
۶۹۷	بچیا بود ناصر الدین سره	ایا شایین آخر یک میسره
۶۹۸	بقلب اندر دل خان کشور کشا	بگیر چو شیراں دران میشره جا
۶۹۹	بباشد شب و روز با حرم دہوش	همه تن شود چوں سران خیم دوش
۷۰۰	سپه سوئی لکهنوتی یکسر برد	ہماں پورہ رازندہ دست آورد
۷۰۱	شنیدم بفرمان شاہ جهان	شتاباں سپہ را نہد بہرام خاں
۷۰۲	ہمی رفت چوں دروالی رسید	بہادر ہم از شہر لشکر کشید
۷۰۳	ستادند ہر دوسران سپاہ	یکے شاہ داں دیگر محی پور شاہ
۷۰۴	دگر روز ہر دو سپاہ گراں	بگردند در قلب گاہے قراں
۷۰۵	بہادر دران قلبیکہ جا گرفت	بریں سوئے افواج شہا گرفت
۷۰۶	وے ہر دو از میسمہ میسرہ	بگردند یکدگر اسیرہ
۷۰۷	وزاں پس ہماں پورہ خامکار	شدہ پیش دست اندران کار
۷۰۸	بدل گفت کاموزی بہت مرا	کہ بالمشکر دہلی ام ہم وغا
۷۰۹	برآرم برانگونہ تیغ از نیام	کہ ہر سو برآید از آل تیغ نام
۷۱۰	مرا نام باید بر دز بسود	کہ شد نام ہر مرد بہتر ز مرد
۷۱۱	بلغفت این وجہید با فوج خویش	بجاں کردو لشکرش دی افخ خویش
۷۱۲	خروشاں بروں آمد از قلب گاہ	رخ آورد بر ز لچنی کینہ خواہ
۷۱۳	چو بر فوج او در خصومت گراے	شنیدم بجنید ز لچنی زجاے
۷۱۴	سپہ را یکے لحظہ برد کشید	تارن بیاری گری در رسید
۷۱۵	نہادند ہر دوسرے دروغا	زبوں گیر گشتند بدخواہ را
۷۱۶	بہادر چو غوغاے لشکر پدید	گریزے بجز باز گشتن ندید
۷۱۷	چو شد سپہ از جاے خود چنڈ گام	ملاں بر کشیدند تیغ از نیام

۵۲۲۸

خوشاب فتادند در شکرش	۶۶۱۰
زمانه گرفتند آنجا خسار	۶۶۱۹
گریزند گاه پیش دشیرا ز پس	۶۶۲۰
فرداں کنند از پس یلاں	۶۶۲۱
همای پوره را اندر آن رستخیز	۶۶۲۲
مگر بود شیمین تنه گلزار	۶۶۲۳
شنیدم عقال سوسه تنگ کشید	۶۶۲۴
گریزاں دوسه کوهسار گذشت	۶۶۲۵
ما فتاد بآبارگی در خلاب	۶۶۲۶
گرفتند زنده مرا در ارواں	۶۶۲۷
چو خان دید بدخواه خود را اسیر	۶۶۲۸
بلگفتا بدارند سخته زعام	۶۶۲۹
نگیرند نبال ابل خسار	۶۶۳۰
در آن شب هماغان دریا پناه	۶۶۳۱
دگر در گزند و دمان فلک	۶۶۳۲
بصد خرمنی خان دالالتار	۶۶۳۳
پس از چند روزی بمقصد رسید	۶۶۳۴
خزماں در آمد بایوان شاه	۶۶۳۵
همان محقه پیش نهان شد کشید	۶۶۳۶
چونته دید در دام خود پوره را	۶۶۳۷
دزاں پس بلگفتا که بندش کنند	۶۶۳۸
دگر در زچوں شاه خور ز رشاند	۶۶۳۹
رُخ آورد در سمت تربت شتاب	۶۶۴۰
دو شاهنش بدست آمده بیدار	۶۶۴۱
همی رفت آن شاه اختر سعید	۶۶۴۲
سهرایم شد سهر بستر شکرش	
هم آخر نهادند سهر بر خسار	
بر اعدای خود یافته دست رس	
گریزند گاه از آن بگردن کماں	
کینر بے بیاد آمد اندر گریز	
که بد شیفه بر رخس شهر پناه	
همای ماه رور از خمر که کشید	
که ناگاه در درو دبا بے گذشت	
رسیدند از پس نهنگان شتاب	
ببر و دزد پیش بهرام خاب	
شگفت از ضرب خان روشن ضمیر	
که شهباز مقصود آمد بدام	
بدارند دست از اسیران زار	
زده خیمه همسدران حب گاه	
بر آورد سهر شعله یک بیک	
سپه راند در حضرت شهریار	
رداں را تشش سر بفرقت کشید	
بیاد و دقوسه ز ابل گناه	
که سراز مراعات در که کشید	
بصد خرمنی گفت شکر خدا	
چو صید زبوں در کندیش کنند	
بزد کوس و از آب گوشتی براند	
لکام دل آن خسرو کامیاب	
یکه از ره صلح و دیگر به جنگ	
شنیدم چو در حله تربت رسید	

کہ در قصد او شد شہ نامور	۷۷۴۳	ہاں رائے تربت شنید این خبر
ندادہ مصافحہ ہزیمت نمود	۷۷۴۴	ز اقبال خسرو چو آگاہ بود
کہ بود است مرہند و از اپناہ	۷۷۴۵	خود شاہ بدشتی در آمد سپاہ
بر آوردہ از ہرے سر ہزار	۷۷۴۶	صدوسی گز می نے در آن مرغزار
عجب کرد از آن مامن کا فرات	۷۷۴۷	چو شہ دید آن جنگل بیکراں
ہمہ گشتہ با آسمان ہم اساس	۷۷۴۸	درختان و شتی بروں از قیاس
بطوفان شدہ جائے بتان فوج	۷۷۴۹	ہمہ یافتہ آب طوفان فوج
شدہ گم در آن دشت یل و نہار	۷۷۵۰	بر بچیدہ بیکراں شاہ خباہ
نزدیک کس از تیرگی دست خویش	۷۷۵۱	در آن دشت تاریک از اہل یز
کہ کم بود مرہور را بد خیلے	۷۷۵۲	عجب کرد شہ زان چنان جنگلے
فرود آمد از مرکب را ہوار	۷۷۵۳	وزان پس شنیدم کہ خود شہ یار
تبر خود دست ہر قلکش بدست	۷۷۵۴	پسے تلخ جنگل میاں را بہت
خود شاہ بر تیرک خسرو زن	۷۷۵۵	شنیدم کہ یک دو دخت کہن
سپاہش بر آورد یکسر تیر	۷۷۵۶	چو دیدند خود بہت خسرو کمر
کف دست کردن آں دشت را	۷۷۵۷	بیکدم نہنگان حیر و غا
تو گوئی کہ آنخانہ بد برگ و گاہ	۷۷۵۸	رے گشت پیدا رے سپاہ
کہ ملک ہدایت سپہ دش خدا	۷۷۵۹	چو خوش گشت آن پیشکش کشا
بہر جا کہ آید خدائی کند	۷۷۶۰	سپہ شاہ اگر چہ آفتابی کند
رے کہ پیدا سپاہے گراں	۷۷۶۱	غرض چوں در آن جنگل بیکراں
سیوم روز در حصن تربت رسید	۷۷۶۲	دوسہ روز لشکر رے را برید
سر اسر پرازا بہا کے غریق	۷۷۶۳	شنیدم کہ بہفت خندق عمیق
چو سد سکندر بر آں گزند	۷۷۶۴	ولے ہر یکے گرد حصن بلند
فرستاد اندر زمین و سیار	۷۷۶۵	دوسہ ہفتہ انون خود شہ یار
بتا زندا طراف آں مرز و بوم	۷۷۶۶	کہ ہر جا کہ کرد است ہند و ہجوم
ببرند سر ہائے شاہ و اسلام	۷۷۶۷	بگیرند اسباب ہند و تمام

نوش چونکہ اقصا کو آں بوم دیر	۷۷۶۸
بود اندراں ملک فرماں روا	۷۷۶۹
شنیدم چو اورا شہزادہ ناچو	۷۷۷۰
بہ لطیفش یکے چتر شاہانہ داد	۷۷۷۱
کہ اخلاص مالے شہ نیک نام	۷۷۷۲
ازیں بے سرت زیر ظل خداست	۷۷۷۳
پس آنکہ ہاں احمد پاک دیں	۷۷۷۴
بفرمان خسرو بہ تر نہت بماند	۷۷۷۵
چو برید خسرو در ہی یک دوماہ	۷۷۷۶
در آمد تو تا خلق سر بس	
کند کار بر سنت مصطفیٰ	
فرستاد در کشور و ملک او	
بگفتا سرت زیر این سایہ باد	
رسیدی تو بے قاصد و بے پیام	
کہ جان تو پیوند بر جان ماست	
کہ بد پوریل تبلیغہ بنا لیتیں	
دگر روز خسرو از آنجا براند	
بزد خیمہ نزدیک کی تخت گاہ	

## باز آمدن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ از لکھنوتی و شہید شدن در کوشک افغان پلور

ز آئیندگان چوں انجمن شنید	۷۷۷۷
بفرمود تا احمد ابن ایاز	۷۷۷۸
بر آرد یکے گشک انجا بلند	۷۷۷۹
خود از بہر بابوس شاو جہاں	۷۷۸۰
چو بشنید ز آئیندگان دیار	۷۷۸۱
بہ تعظم شہزادہ شہزادہ زود	۷۷۸۲
شتابان گذشت از لکھنویار	۷۷۸۳
سبک را ندو سوائے شہ بارگی	۷۷۸۴
چو نزدیک ریاات اعلیٰ رسید	۷۷۸۵
بصد آرزو کرد پابوس شاہ	۷۷۸۶
چو خسرو ز شہزادہ رنجیدہ بود	۷۷۸۷
کہ ریاات شہ در حوالی رسید	
با فغان پر اندر شود عزم ساز	
کہ برے رسد و ہم را کم کنند	
ہمی کرد اسباب کو جو و خان	
کہ نزدیک جون آمد آن شہزیار	
پئے دیدن شاہ عجلت نمود	
چو ریاات شہ دید آن شہسوار	
رسیدہ سوئی او جملہ نظارگی	
زیر کراں فرود آمد و دروید	
دعا گفت شہ را و شد عذر خواہ	
کہ اسرافش از خلق بکشیدہ بود	



سپہ باند ازاں باجواد شکفت	چورنجید گان در کنارش گرفت	۷۷۸۸
ہاندم گزشتند ازاں جو بیار	ہمہ حال شہزادہ و شہریار	۷۷۸۹
بکاخ اجل کرد خسرو نگاہ	چونزدیک افغان پور آمد سپاہ	۷۷۹۰
درد و خراج گشتہ تبے خواستہ	یکے کاخ نوید آراستہ	۷۷۹۱
نزول سپہ ہم باید رکند	بقومود تا پیل منسزل زند	۷۷۹۲
کہ پرامنش بود صحنے فراخ	سپہ خیمہ زد کرد بر گرد کاخ	۷۷۹۳
نمک گرد در کاخ بالا و زیر	بکاخ اندرون رفت شاہ دلیر	۷۷۹۴
پیشش یکے صحن اندہ گسار	یکے بار کہ دید گوہر نگار	۷۷۹۵
کہ ہر یک بے صفت ہجاشکت	بقومود کار بند پیلان مست	۷۷۹۶
پیشش گرفتے زکار آگہاں	در آنجائے پشت شاہ جہاں	۷۷۹۷
بہ آگہاں کہ جند زین تادو نیل	دو ایندو صحن آں کلخ پیل	۷۷۹۸
کہ چون صحن آں کشک شہل مال	شنیدم زیران دیر مینہ سال	۷۷۹۹
ز تحفہ یوسف شہ تیز شد پے تیز کرد	بجنبید ساز عم رات نو	۷۸۰۰
ز زیرش یکے گرد بر خاستہ	بغلطید آں صحن آراستہ	۷۸۰۱
سر شاہ در زیر پستہ نیز ماند	از آں حادثہ خلق خود را جہاں	۷۸۰۲
بہر سو کہ سر زد ہنودش گذر	بقاے شہنشتہ چو آمد بکسر	۷۸۰۳
ہم آخر ستوں شد بروی ستوں	بجنبید بسیار کاہد بروں	۷۸۰۴
بجستند خورواں بزرگے بگرد	گرانی تن شاہ بشکت خورد	۷۸۰۵
بگیرد ازیں قصہ ایدوں قیاس	دگر نوع پیر کنایت شناس	۷۸۰۶
ملک زادہ را کرد برہہ براز	کہ شہزادہ ظالم و حیلہ ساز	۷۸۰۷
طلسم با نگرہ از سبک گلار	کہ تا ہم ببنیاد آں سادہ کلار	۷۸۰۸
فرواقت آں سفت بد گفت گو	بسیازی کہ چون شہ نشیند ورو	۷۸۰۹
چو فرہادر اسیر تہے ستوں	سر خسرو آید بزریر ستوں	۷۸۱۰
شود ملک شہزادہ ملک شہاں	بشرطے کہ شہ چون رود از جہاں	۷۸۱۱
کہ بختے جواں دارد و راستہ پیر	ملک زادہ گرد و پیشش وزیر	۷۸۱۲

رواں کردیکسر ملک زادہ را	بریں شہر شہزادہ بیوفا	۷۸۱۳
خرد و غتبہ از چینیں حال شد	میرے در ہمہ حال پایاں شد	۷۸۱۴
ہمہ دے دہلی شہہ دار و گیر	برآمد ز خاصان حضرت لغیر	۷۸۱۵
نچا کش سپر دند و گشتند باز	پس از نالہ و شور و سوز و گداز	۷۸۱۶
چونیکو بہ پٹی نیز زو پیشین	چنین ست کار جہاں ای عزیز	۷۸۱۷
سے تاج در خاک گرد نہاں	بلک تا تو بر ہم زنی در جہاں	۷۸۱۸
چو کر و ت خدا صاحب تاج و تخت	الائے خرد مند بیدار بخت	۷۸۱۹
کزس توشہ از نہ فلک بگذری	ہماں بنغم زبردستان خوری	۷۸۲۰
ہمی توش ہر دم بشوق ایاز	چو محمود غزنائیں یکے جام راز	۷۸۲۱
ہمی گوی ہر دم بکشد شوق و ذوق	چو دریافتی ذوق صہبائی شوق	۷۸۲۲
دلم را بشو پاک از تنگ و نام	بیاساتیائے در افکن بجام	۷۸۲۳
فروشتم بیک جرعہ ملک جہاں	مراست کن تا چو کارا گہاں	۷۸۲۴

## جلوس سلطان محمد شاہ ابن تعلق شاہ

F. ۲۳۱

بشد فانی از دفن و خاک پیر	چو شہزادہ ناہا یوں ر سیر	۷۸۲۵
بباطن یکے عشرت آغاز کرد	نظارہ کے ماتھے ساز کرد	۷۸۲۶
دگر روز نامہوس ماتم شکست	سہ روز کی بناموس ماتم نشست	۷۸۲۷
بصد عیش بر تخت زر بار داد	دواجے ہوشید و مایجے نہاد	۷۸۲۸
شدہ ہوا لجا بد در آں روزگار	حک خدا کنیت شہر یار	۷۸۲۹
کہ دیدند فرقتن سمرائے کلاہ	محمد شہکش خواند خیل و سیاہ	۷۸۳۰
خواندند جونا بہندی زباں	خطاب قدیش بہند وستان	۷۸۳۱
بکاریشیں بستند ہر یک کمر	سمران جلد پیش نہادند سر	۷۸۳۲
کہ بر تخت بنشست آن شہر یار	ز تارنج بد ہفصد و بست و چار	۷۸۳۳
بفرمان دارائے ملک قدیم	چو ملک پیر شد برو مستقیم	۷۸۳۴

نوٹ کی مشرح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

# فریب دادن سلطان محمد شاه ابن تغلق

## خلق هندوستان

بشارت بهر شهر و کشور دهند	بفرمود هر شوند ادر دهند	۶۸۳۵
یفر دوس شایان ادر زم ساز	که گرفت شاه رعیت نواز	۶۸۳۶
کجا تا کم از سنت شاه روی	منم نائب شاه فرخنده خوی	۶۸۳۷
درین تختگاه جای خوشیم گذاشت	اگر شه همه نیت عدل داشت	۶۸۳۸
مراجای شاه جهان پرور است	بهر جا که پیر می درین کشور است	۶۸۳۹
مرا هست بر جای بهرام خاں	درین شهر و کشور بهر جا جول	۶۸۴۰
همه هندش خون دیو بند من	بهر جای که طفل فرزند من	۶۸۴۱
هم از جانمن زنده با و ایدام	همه خلق این کشور از خاص و عام	۶۸۴۲
بر آرم بجز یادش کم نفس	مرا تا بود جان و تن بمنفس	۶۸۴۳
که خوانند شاه جهان پرورم	بر آنگونه از عدل شاں پرورم	۶۸۴۴
شده خلق دلی همه با تشکیب	بس خوانده زمینان منون و فریب	۶۸۴۵
عیان کرد در شهر آن شهر یاب	همه عدل و احسان در آغاز کار	۶۸۴۶
که مهر از زرافشا نشین طره ماند	در آن بار جای خندان زرفشانند	۶۸۴۷
همه آفرین کرده بر جان او	بیا سوده خلق ز احسان او	۶۸۴۸
بجائے وزیران گرفته قرار	ملک زاده پیشش بهر کار و بار	۶۸۴۹
فرستاد در کشور گوجرات	پس از چندگاهش شده لاشات	۶۸۵۰
بلکه هندی از حکم شده شد رواں	پس آنکه با عز از بهرام خاں	۶۸۵۱
گرفت از در شاه صدرے بلند	بها در شه آن پوره دیو بند	۶۸۵۲
بستار گانوشش فرستاد شاد	شهرش پنج چتر گرانمایه داد	۶۸۵۳
بدگفتن ز فرمان شه شد خدو	توام الدین آن نور بر پاں نیو	۶۸۵۴

نوٹ: اکی شریک کیلئے تقسیمہ ملاطمت ہو۔

بہرام ایبہ بفرمود شاہ کہ در حلمات براند سپاہ ۶۸۵۵

## تا تختِ سلطان محمد تغلق ہم در آغازِ ملک در کلا نور و فرسور

بفرمود تا سر فرسور از ان نیو	شنیدم در آغاز ملک آن خدیو	۶۸۵۶
بشکر سپارند تعجیل تر	ز خازن ستانند یک سالہ زر	۶۸۵۷
کہ مار است در سر ہولے شکار	بسازند نوا لت کار زر	۶۸۵۸
دگر روز فرمود فرسور ماں روا	چو ز شد باصحاب لشکر ادا	۶۸۵۹
وزو سایہ در بام چرخ افگند	یکے سایہ باں سوئی ملتان زند	۶۸۶۰ F. ۲۳۲۲
شہ از شہر دہلی سپہ راند لغت	دریں ماجرا ہفتہ یک دورت	۶۸۶۱
قضا اخترش را بہ گردون کشید	بلا ہور بعد از دو ماہے رسید	۶۸۶۲
سران سپہ را بفرسور راند	شنیدم کہ خود ہم بلا ہور ماند	۶۸۶۳
نہنگان ہندی بتا زند کل	بدان تاحدود و یا مغسل	۶۸۶۴
زلا ہور راندند یکسر سپاہ	سران سپہ چوں بفرمان شاہ	۶۸۶۵
گرفتند گردان کشور گشت	یکایک کلا نور و فرسور را	۶۸۶۶
بر آمدن اقصائے گردول لغیر	زن و بچہ کا فراں شد اسیر	۶۸۶۷
گذشتے بتاراج اقصائے ہند	مغل کان بہر سال از آب بند	۶۸۶۸
بلکہ مغل تاخت ہندی سوار	در اسی سال بر عکس ازین کار	۶۸۶۹
بغفلت کلا نور و فرسور ہم	گرفتند چوں سرکشان حشم	۶۸۷۰
بخواند خطہ در آن شہر ما	بنام جہاندار کشور گشت	۶۸۷۱
شنیدم سبکتہ بگشتند باز	سران سپہ بعد از ترک تاز	۶۸۷۲
کہ کم روید آنجا گویا جز قوم	دو سہ ہفتہ لشکر در آن مزوم	۶۸۷۳
دگر خور و غیر شکارے بخورد	بنودست چوں غلہ فاقہ کرد	۶۸۷۴

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

همه اهل شکر پس از یک دو ماه	۶۸۶۵
شهنشہ سمران را نوازش نمود	۶۸۶۶
دوسه مه در اطراف آل بوم دبر	۶۸۶۷
همه سرکشان را بکشد گوشش	۶۸۶۸
بروز دیگر را اندازانجا سپاه	۶۸۶۹
چو در شهر آمد طرب ساز کرد	۶۸۷۰
ره عدل و احسان بکشور کشا	۶۸۷۱
بیا سواد از و شهر و کشور تمام	۶۸۷۲
چو ساعی دو گدازشت ازین سرگزشت	۶۸۷۳
چنان بدگمان گشت بر خلق شهر	۶۸۷۴
ره عدل کرد از ستم ناپدید	۶۸۷۵
خروشان در آمد با یوان شاه	
ز راه کرم قدر هر یک فرود	
سپه تاخت آن خسر و نامور	
رسانید بر بام گردون خروش	
رخ آورد در جانب تخت گاه	
طریق کریمانه آغاز کرد	
بهر روز اساسی دگر می نهاد	
و عاگوسه او گشت هر خاص عام	
مزاج شه از عدل و احسان بگشت	
که شد نوشدارو مبدل بزهر	
سیاست بتوفیق احسان گزید	

## ذکر پرگشتن بهاء الدین گرشاسب

بهاء الدین آن شهسوار و غا	۶۸۷۶
چو دیدش سزای بزرگی خدیو	۶۸۷۷
رواں کرد شاهنش بسمی سکر	۶۸۷۸
چو در طبع خسر و بدید انقلاب	۶۸۷۹
سپاه بر رسم کیاں جمع کرد	۶۸۸۰
یکے بود شیر افکن و شتر زه گیر	۶۸۸۱
بیک تن سپاه بهانگیر بود	۶۸۸۲
که بودی سپه ستم شاه را	
خطابش بفرمود گرشاسب نیو	
در آن بوم می بود آن نامور	
بر افکند از رخ و حشت نقاب	
ز اقصای کشور بر آورد گرد	
ز حق یافته دست بر تیغ و تیر	
چو ایند شد یار او را چه سود	

عزیمت کردن احمدای از جرات در دیو گیر و  
شکر کشی کردن بقصد گرشاسب

چو شنیدم ملک زاده از گوجرات	۷۸۹۲
ز اقصای کشور سرانرا بخواند	۷۸۹۳
سبک کرد یکی سپاهجو گراں	۷۸۹۵ F. ۱۳۳۳
یکے روز پیکی محضرت رسید	۷۸۹۶
رسانند فرمائ ملک زاده را	۷۸۹۷
که باید ملک زاده لشکر کشد	۷۸۹۸
ہاں پور ہاں توام دول	۷۸۹۹
چو آں قطب ملک چو تاتا رنجو	۷۹۰۰
چو آں اشرف الملک دودگر سراں	۷۹۰۱
کند اندراں جیش ہم خود سری	۷۹۰۲
ملک زاده کو مخلص شاہ شد	۷۹۰۳
سیر چو نکہ شد سر بسر ساخته	۷۹۰۴
یکے روز مرداں کہ شیر افکنند	۷۹۰۵
ملک زاده روز دگر کوچ کرد	۷۹۰۶
ہمی راند لشکر بر آہنگ جنگ	۷۹۰۷
وز آنسو گر شایب گردن فراز	۷۹۰۸
چو شنید آں رستم دیو گیر	۷۹۰۹
نہی عزت شہ چو شہ غاوری	۷۹۱۰
یکے گردید از لب جو بیبار	۷۹۱۱
عنان لگا ور کشید آں جوان	۷۹۱۲
چپ و راست خود دید مردان کار	۷۹۱۳
یکے حملہ بر قلب خصم آوریم	۷۹۱۴
یک ابروز گر پیش دستی کنیم	۷۹۱۵
بسے گفت زینہا باران خویش	۷۹۱۶
چو نزد یک شد لشکر دیو گیر	۷۹۱۷
چو شنید این قصہ ز اہل ثبات	
خزانہ کثاد و زرے بر فشانند	
ز پولاد خایاں و آہن خوراں	
ز دہلی بکرات سرور کشید	
نہشتہ درو شاہ فرماں روا	
با قلیم مرتہ سرے بر کشد	
و گر جملہ گردن فرازاں میل	
کہ ہر کس ہجرات گو در زدگیو	
بیکجا کند جملہ لشکر آں	
کہ شایاں ترست او بسر لشکری	
ز مضمون فرماں چو آگاہ شد	
شد از ترگ تا نعل پرداختہ	
بفرمود تا خیمہ بیرون زنند	
بماہی ز ماہے بر آورد گرد	
چو دریا کہ موجش بود پر ہنگ	
ہمی کرد در ہر طرف ترک و تاز	
کہ لشکر ہمی آید از دیو گیر	
رواں عبرہ کرد آب کو داری	
کز آں گرد شد آسمان پر غبار	
طلب کرد اسیان بر گستوان	
بگفتا کہ اے سرکشان و بار	
صفت قلب بدخواہ را بر دریم	
ہمہ کوس بر ملک شاہاں ز نیم	
ہمی زاد دل مر سواران خویش	
بر آید خرد شے ز کوس و لہیر	

ملک زادہ خود بود در قلب گاہ	۶۹۱۸
سوئے میمنہ اشرف الملک بود	۶۹۱۹
متار شش بیاری ہی صفت کشید	۶۹۲۰
توام الدیں آں پور بہان دیں	۶۹۲۱
ہماں اہل ملک شش بازی گری	۶۹۲۲
دگر سوئی گرشاپ شترہ شکار	۶۹۲۳
شدہ حضر بہرام در میمنہ	۶۹۲۴
سوئے میسرہ مید صفت شکن	۶۹۲۵
چو از ہر دوسو شکر آراستند	۶۹۲۶
برا انجینت مرکب ہماں شہسوار	۶۹۲۷
بزد راست برفون پورایا ز	۶۹۲۸
دریدہ یکایک صفت قلب گاہ	۶۹۲۹
بجینید تاتار از راستا	۶۹۳۰
شدہ دیکد وساعت زہر دوسپاہ	۶۹۳۱
برآمد یکے گرد آں تیرہ جنگ	۶۹۳۲
ہماں تحضر بہرام نایاک دیں	۶۹۳۳ F. ۲۳۷
چو پوہست یکیسر برفون مجیر	۶۹۳۴
ز گرشاپ مسکین چو برگشت یار	۶۹۳۵
بدنالش اند شکر دیو گیر	۶۹۳۶
ہمی گشت ہر بار گرشاپ باز	۶۹۳۷
چو شیر شکستہ زمین بر گرفت	۶۹۳۸
ہم آخر گشت از لب جو بیار	۶۹۳۹
شندم چھن سگر چوں رسید	۶۹۴۰
ہمہ شکر و مال برباد داد	۶۹۴۱
گرے زان چو در گومتہ در رسید	۶۹۴۲
چپ در است او سر کشان سپاہ	
کہ در ہر سپہ پیش دستی نمود	
کہ بسیار صفہا خود سخن درید	
سوئے میسرہ گشتہ مرکب نشین	
سپہ راند در دھوئے صفدری	
بلقلب اندروں خود گرفته قرار	
ابا شہسوار ان سر بہر ہمنہ	
چو مرد ان ثابت گرفتہ وطن	
یلاں از دوسو جنگ نی خواستند	
کہ گرشاپ خواندش اندر دیار	
چو تر کاں نمودہ یکے ترکتا ز	
بجینش فتادہ تمامی سپاہ	
ابا اشرف الملک قلعہ کشا	
یکے جنگ تیرہ در آں قلب گاہ	
زمین سرخ گشت و ہوا تیرہ رنگ	
عناں تافت اندر محلے جنیں	
بشد مدد و لشکر دیو گیر	
عناں داد یکیسر سوئے جو بیار	
رسان گشتہ ہر شتر زہ شیر گہر	
ہمی کرد و دشمنان شکست ساز	
ہر براں ازاں چیرگی در شگفت	
سپہ ہم برس سو گرفته قرار	
زن و بچہ خویش از آنجا کشید	
وز انجا سوئے کتیلہ سر نہاد	
پناہندہ اندر حصار سے خزیار	

شده ہر دور دوستے یکدلہ	حمایت گرفتیش بجاں کنپلہ	۶۹۴۳
مخوئے غم ترا اگر شکستے فتاد	بگفتا بگرشاسپ کاوی مرداد	۶۹۴۴
کہ نشکست از پیش جنگ اور	بگیتی ندیدم سر لشکرے	۶۹۴۵
کہ گاہے قرار ت دہد کہ فرار	چہیں ست بلے کا راس بروزگار	۶۹۴۶
کہ یک حال کمتر بود آدیں	ز تحویل احوال کم شو غمیں	۶۹۴۷
کہ کردی گذر اندرین مرغزار	نکو کردی لے صفدر تاملار	۶۹۴۸
دے جز باخلاص تو کم نہ تخم	کنوں تا بجنبد رگے در تخم	۶۹۴۹
کہ گرسر رود یا ہم در و فاخت	بجو رشید و زار و لات و منات	۶۹۵۰
نیار دک یک جو زیانت کند	جہاں جملہ گر قصد جانت کند	۶۹۵۱
کہ سر در کشیدی بدارالا ماں	مخوئے غم ہی کن طرب ہر زماں	۶۹۵۲
پیالے رساں شد حضرت سپاہ	چو بگشت زیں با چرا چند گاہ	۶۹۵۳
زہر سو براں حصن آورده زور	بجو شید لشکر چو دریائے شور	۶۹۵۴

## رسیدن سلطان محمد ابن تغلق شاہ در دہلی و آباد فرستادن احمد یازبرائے کنپلہ و رسیدن یکایک در گومتہ

سوسے دولت آباد سر بر کشید	شدیم شر از شہر لشکر کشید	۶۹۵۵
ملک زادہ راخواند بر خود خدیو	چو شنید بشکست گرشاسپ نو	۶۹۵۶
بفرمان آں شاہ صاحب قراں	ملک رکن دین قطب ملک بہاں	۶۹۵۷
شکستہ عثمان تاب شد دیوار	سوسے کنپلہ راند لشکر دوبار	۶۹۵۸
ملک زادہ شد در پے آں حصار	سیوم بار از حضرت شہر یار	۶۹۵۹
کہ اقبال دنیا بدستش خدے	یکے مرد باہوش و تدبیر در دستے	۶۹۶۰
قوی تر بود لے فرخ بزور	سر از اہنگام غوغا و شور	۶۹۶۱
خروشش آور دہلی ہاموں خوام	ز بی بی بیک رشتہ جرم خام	۶۹۶۲

دہلی کی فتح کیلئے نصیر ملاحظہ ہو۔



یگایک سوئے گوئے سر کشید	غرض چون ملک زاده لشکر کشید	۶۹۶۳
ابا سر فزان و کند آوراں	بجنید پر رسم سر لشکر ال	۶۹۶۴
که بودند از جان و دل یک دله	دوسه بار گرشاپ و آن کینده	۶۹۶۵
هم آخر شکسته حصار می شدند	بمیدان هیجا بروں آمدند	۶۹۶۶
همی خواست شود از درون و درون	مے یکدو آنجای می ریخت خون	۶۹۶۷
سپاس شده پیر در کار جنگ	چو کاسه حصار می در آید به تنگ	۶۹۶۸
که بد شاه رارئے آودل پسند	یک روز سر لشکر شاه هند	۶۹۶۹ F1350
شود ساخته هم باورد نگاه	بقرینودتا جمله اهل سپاه	۶۹۷۰
در انداخت در دز صف حمله گر	پیش یک زمان آن یل نامور	۶۹۷۱
فتادند تخبه زمان در حصار	زهر سود ویدند مردان کار	۶۹۷۲

## شکسته رفتن کینله و بهاء الدین در حصار مهندگ و فتح شدن مهندگ

چو دیدند ز رفت از دست شان	بهاء الدین آن کینله در زمان	۶۹۷۳
سرے سوگو کسار و هاموں زوند	بیک روز از آن حصن بیرون زدند	۶۹۷۴
بدن مال شان لشکر می کینده توز	بهندگ رفتند باور دوسوز	۶۹۷۵
به تیر و تیر تیر بهشت و بسنگ	در آن دز بیک ماه واد جنگ	۶۹۷۶
در آن دزد را فتاد بهر خاص و عام	یک روز جو کشید لشکر تمام	۶۹۷۷
چهار پر شغب شد هوا پر غبار	خوشان فتادند اندر حصار	۶۹۷۸
ز بهشتیاری آوردم گرم گریز	چو گرشاپ یل ویدایں مستحضر	۶۹۷۹
بر بسته بیک دست و پا اسقوار	شنیدم در آن حالت پس بهار	۶۹۸۰
بر آهنگ مردان پخته تبرد	فرود و آرد آن شیر مرد	۶۹۸۱
بیک سیه خود بهشت دست برانند	حرم ابرایسه دوسه بر نشانند	۶۹۸۲

نوٹ کی تشریح کیلئے مضمیمہ ملاحظہ ہو

ہم گشت باز و سرش می برید	ہم رفت و ہر کس ز پس نمی رسید	۶۹۸۳
نہ در شب کہ در روز روشن رفت	چو مرداں از افون دشمن رفت	۶۹۸۴
چو مرداں پیکار نگذاشت جا	ہماں کنبہ ہندے با وفا	۶۹۸۵
فلکندہ ہماں خانماں در خطر	بلایے رفیقاں گرفتہ بے	۶۹۸۶
ہم آخر جوہر گشت از روزگار	بسے جنگ دادہ و در آں کارزار	۶۹۸۷
بجز سر نہاں گریزے ندید	بسے زخمش از تیر باران رسید	۶۹۸۸
سپہ را فلک ہندو فتح داد	چو مرداں براہ و قاسر نہاد	۶۹۸۹
غنیمت گراں گشت در کار و بار	در آملہ سپہ سر بسر در حصار	۶۹۹۰
گرفتہ بسے گنہا ہر یکے	گرفتند کشتند ہندو بسے	۶۹۹۱
یہ بردند پیشش یکے زندہ مرد	ملک زادہ یوں ہندو گ فتح کرد	۶۹۹۲
کنندش سرت براہی حصار	بلغتا ملک زادہ نامدار	۶۹۹۳
مراور افسر بود درون نگاہ	ہر آں سر کہ آورد اہل سپاہ	۶۹۹۴
ز غصہ ہی خورد و خون جگر	ہم کرد ہندو بسہا نظر	۶۹۹۵
بر آورد و غوغا و شور و فضا	سرے دید گل گشتہ از زخم تیر	۶۹۹۶
سروریش خود را سر اسر بکند	ہزار می بسے خاک بر سر فلکند	۶۹۹۷
سر کہست این و شنب بہریت	ملک زادہ پرید کین شور جیت	۶۹۹۸
کہ مرگش غم داند وہ افزائی ناست	بعد گر یگفتا سرے ناست	۶۹۹۹
کہ داند آں سر بیک تہال نہ	بلغتا ملک زادہ نامور	۷۰۰۰
کہ غمگین شود دشمن و شاد دوست	بر آمدند اناں سرداں تہال پست	۷۰۰۱
بخص اندروں آتشی در زند	پس آں پست مرد راہر کہ کنند	۷۰۰۲
بخصت فرستاد آں پست سر	ہماں دم ملک زادہ با خبر	۷۰۰۳
بدنہال گر شایب فیجے گراں	فرستاد آنکہ ز کند آوراں	۷۰۰۴

گر تیرہ رفتن بہاء الدین گر شایب ہندو گ محدود

دہوہر سمند و اسیر شدن او

نہ کی مشرق کیلئے سیر ملاحظہ ہو

۴۶ (الف)

## نوٹ

شعروں کے نمبر ۵۰۰۸ سے لے کر آخر تک ابتداء غلط ہو گئے  
تھے۔ اس لئے دوبارہ صحیح کر کے شامل کئے گئے۔

گر نریاں در آمد بکس بلال	شنیدم چو گر شایب کم ایٹ مال	۷۹۱۸	۸۰۰۵
غم و دور و تنہا سش دریافتند	از و آخر تو بخت سر تا رفتند	۷۹۱۹	۸۰۰۶
خرد و بر و ماند جائے عقیقہ	گرفتہ بلاش بکر و فریب	۷۹۲۰	۸۰۰۷
بصد سستی آن ہندو کو نا تو ان	بسوے ملک زادہ گردش رو ان	۷۹۲۱	۸۰۰۸
فرستاد بر شاہ عالم رو ان	نہادش ملک زادہ بندو گر ان	۷۹۲۲	۸۰۰۹
در آں پوست خاشاک دلخس پکند	لفظ مودشم پوستش برکشند	۷۹۲۳	۸۰۱۰
کہ گرد و آرد منبتہ ہر سرے	برندش بشتہ ہر کشورے	۷۹۲۴	۸۰۱۱
ببرند و آشتے بسا ز آں	تنش را بفتاکہ خوالی گر آں	۷۹۲۵	۸۰۱۲
بشہ و بکشور منادی دہند	پس آں آں را پیش پیلاں نہند	۷۹۲۶	۸۰۱۳
نہر آیش ہمیں ست سر انجام کار	کہ ہر کو بتا بد سر از شہر یاد	۷۹۲۷	۸۰۱۴
بدیہا گرفتند دیوار ہا	بہ بستند آذین بیبا زار ہا	۷۹۲۸	۸۰۱۵
بشہر اندروں کرد خلقے طرب	دو ہفتہ کما بیش ہر روز و شب	۷۹۲۹	۸۰۱۶
بروز و شبش سور و ماتم نہاں	چنین ست کار جہاں تا جہاں	۷۹۳۰	۸۰۱۷
ز سوریکے ماتم دیگرے	کنڈ روز و شب بھی بازی گرے	۷۹۳۱	۸۰۱۸
دہد گاہ از خار بیروں رطب	بر آرد گئے روز روشن ز شب	۷۹۳۲	۸۰۱۹
بکرمال دہد بگ از مرگ سنگ	بسازد مرگ خرسے بگ سنگ	۷۹۳۳	۸۰۲۰
خردمند کم داردش اسوار	جہاں گرد ہند ملک سارے ہزار	۷۹۳۴	۸۰۲۱

## عزیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ جانب کندھیانہ و فتح آں

گل و گنج او گشت بے خار و مار	چو شہ گشت بزم از آں کار و بار	۷۹۳۵	۸۰۲۲
کے روز لشکر بکندھیانہ راند	مے چنڈ و دولت آباد ماند	۷۹۳۶	۸۰۲۳
چو شنید شہ می رسد شد طپاں	ہاں ناگ نایک سر کو لیاں	۷۹۳۷	۸۰۲۴

نوٹ کی شش رچ کیلئے ضمیر ملاحظہ ہو۔

حذر کرد از پائمال سپاہ	حصاری شد از بیم شمشیر شاه	۶۹۳۸	۸۰۲۵
همه کند و بربق او با شکوه	حصار عجب داشت بر تیغ کوه	۶۹۳۹	۸۰۲۶
جہاں خوانده کسب آہر منش	بگشتم بکس بہ پیر منش	۶۹۴۰	۸۰۲۷
نہ در یافتہ ہم کس غور او	ندیدہ گئے پیچ کس دور او	۶۹۴۱	۸۰۲۸
کہ از کوه دور یار آورد گرد	ز بے لشکر دہلی اندر نبرد	۶۹۴۲	۸۰۲۹
بے حصن بکشد دور ملک ہند	ز اقتضای دیار تا آب سند	۶۹۴۳	۸۰۳۰
ز جاں بخشیش داد خسرواں	اماں خواہ شد ہند و از ہم جاں	۶۹۴۴	۸۰۳۱
ہر آن دشت کا بجائے کم گذشت	ہر آن کوه کا فداک گردش بگشت	۶۹۴۵	۸۰۳۲
ز بے لشکرے با شکوہ و خضر	شہ از لشکر دہلی آں بے پیر	۶۹۴۶	۸۰۳۳
ہمہ کر گدین گم و شہ زہ شکار	دلاور جو اماں درو بے شمار	۶۹۴۷	۸۰۳۴
بماندہ بد از حکمی در اماں	ہر آن در ز اسخند کاعراں	۶۹۴۸	۸۰۳۵
زمینیت شد آں کوه مانند گاہ	غرض چوں بکند ہاند آمد سپاہ	۶۹۴۹	۸۰۳۶
کہ طوفان خوں شد ز باران تیر	در آں حصن برخواست ہر دم بغیر	۶۹۵۰	۸۰۳۷
بر آمد ز ہند و ز ہر کس گر آہ	چو بگشت ازیں با جہشت ماہ	۶۹۵۱	۸۰۳۸
فراواں در آن جہش اہوں نورد	جہاں گشتہ پیران یکمہ نبرد	۶۹۵۲	۸۰۳۹
ز حصن آمد آں ناگ ناگ فرو	نیکے روز بعد از بے گفت و گو	۶۹۵۳	۸۰۴۰
بفرمود شاہش قبا و کلاہ	بند عاجز می کرد پائوس شاہ	۶۹۵۴	۸۰۴۱
سوے دولت آباد بہاد سر	دگر روز از آنجا شہ نامور	۶۹۵۵	۸۰۴۲
یکے ہفتہ از رنج راہ آرمید	چو در دولت آباد لشکر کشید	۶۹۵۶	۸۰۴۳
بحضرت حم از اول با مداد	یکے روز یکے در آمد جو باد	۶۹۵۷	۸۰۴۴
جہاں باد ملکت کراں تاکراں	بگفتا کہ لے شاہ آفر زماں	۶۹۵۸	۸۰۴۵
شنیدم ز ہر کس در اثنائے راہ	ہمی آیم از سو کو دہلی شاہ	۶۹۵۹	۸۰۴۶
وزد بانگ دمقان ز فرقہ گذشت	کہ بہرام ایہہ ز خسرو بگشت	۶۹۶۰	۸۰۴۷
یقین ست شہایں خبر و اہتمام	ہمی تا زدا قضا محملتان تمام	۶۹۶۱	۸۰۴۸

# عنایت کردن محمد شاه ابن تغلق شاه از دوت آباد

## در دہلی وضیافت کردن

پوشنید از یک شمشیر	۶۹۶۲	۸۰۴۹
دگر روز از آنجا عنایت گزید	۶۹۶۳	۸۰۵۰
چو در حضرت آمد ششم نامور	۶۹۶۴	۸۰۵۱
یکے روز گفتا کہ در بار جا	۶۹۶۵	۸۰۵۲
یکے سایبانے معالی زنند	۶۹۶۶	۸۰۵۳
یکے منبر خوش بفرمان شاه	۶۹۶۷	۸۰۵۴
بفرمود آنکہ کہ اصحاب بار	۶۹۶۸	۸۰۵۵
وزاں پس بفرمود فرمان روا	۶۹۶۹	۸۰۵۶
نقیبان حضرت نداور دهند	۶۹۷۰	۸۰۵۷
بخوانند جملہ وضع و شریف	۶۹۷۱	۸۰۵۸
یکے انجن شد در آں بار جا	۶۹۷۲	۸۰۵۹
یسے روز آں خلق پامال گشت	۶۹۷۳	۸۰۶۰
بفرمود پس شاه گیتی خرام	۶۹۷۴	۸۰۶۱
بر آید بران منبر دل کشا	۶۹۷۵	۸۰۶۲
نصیحت کند خلق ایام را	۶۹۷۶	۸۰۶۳
ز آغاز و انجام کون در کان	۶۹۷۷	۸۰۶۴
بفرمان خسرو جلال حسام	۶۹۷۸	۸۰۶۵
پس از وعظ آمد منبر فرود	۶۹۷۹	
وزاں پس شهنشا از فیروز تخت	۶۹۸۰	
یکے خطبہ بر خلق آغاز کرد	۶۹۸۱	
بزدخمیہ در جانب باختر		
بکوج تو از بدلی رسید		
بیا سو دہ ماہے ز رنج سفر		
بر آرد پس خیمہ چرخ سا		
طلابش زنہ چرخ بالا زنند		
بیار استند اندراں بارگاہ		
ستادند اندر بین دیار		
کہ باتازہ روی ہمہ خلق را		
نوید ضیافت بکشور و ہند		
کہ گرد ہمہ شہر باہسم حریف		
کہ گوی جہاں شد قیامت گرا		
کہ ابوہی خلق از حد گذشت		
کہ بہر نصیحت جلال حسام		
چو بر شاخ گل بلبل خوشنوا		
گند نخچہ ہر مردم حسام را		
و بدعا فلان جہاں رانشال		
نصیحت یسے کرد مرخص و عام		
زبا از فر دلبست از گفت و گو		
بر آمد منبر ز فیروز تخت		
کراں خطبہ گوش خرد باز کرد		

دعا گفت بر شیخ و شاب مہی	پس از حمد و توحید و نسبت بنی	۷۹۸۲	۸۰۶۹
بگندم نمائی شدہ جو فروش	درینا چنین خسرو تیز پوش	۷۹۸۳	
رعیت از گشتہ شد با حشم	نمودہ ہمہ عدل و کردہ ستم	۷۹۸۴	۸۰۷۰
زرا مشکراں خاست آواز رودا	غرض چون شد از منبر آمد فرودا	۷۹۸۵	۸۰۷۱
کہ در رقص شد صوفی آسماں	سماع بگردنذر مشکراں	۷۹۸۶	۸۰۷۲
بفرمان خسرو کشیدند خواں	چو برداختند از سر و کمر چناں	۷۹۸۷	۸۰۷۳
رسیدند خواں لیکراں بے شمار	گر گفت با نیکے نقیبان بار	۷۹۸۸	۸۰۷۴
بنعت جہاں پر شدہ سر بسر	گرفتہ بسر ہر یکے خواں زر	۷۹۸۹	۸۰۷۵
کسے تابشش بہ جزاں ناں بخورد	ز بس زلہ کاں روز خلقے برد	۷۹۹۰	۸۰۷۶
نویسنداد صفاں سادہ خواں	بسالے اگر کا تبان جہاں	۷۹۹۱	۸۰۷۷
نیاید بد فتریکے اند ہنر ارہ	در اوصاف آن نعمت خوشگوار	۷۹۹۲	۸۰۷۸
			۸۰۷۹

## عزیمت نمودن سلطان محمد ابن تغلق شاہ دہلیتان بقصد کشلیخان و فیروزی یافتن

ہمہ شہر ز آذر م اوتا زہ گشت	چو یک شفقہ زیں با جہاں گذشت	۷۹۹۱	۸۰۸۰
بر آئین و رسم کیاں شد سوار	نیکے روز شہ بر طریق شکار	۷۹۹۲	۸۰۸۱
جہاںے بد نباشش از عام و خاص	نشانہ بزد بر سر عرض خاص	۷۹۹۵	۸۰۸۲
ہمہ سر فرازان و سر لشکراں	متابع شدہ را پیش را سراں	۷۹۹۶	۸۰۸۳
کہ بود ست مامور امر خدیو	زلکہنوتی آن ناصر الدین بنو	۷۹۹۷	۸۰۸۴
چو لالہ بہادر چو لالہ کرنگ	چو تانار چو سنندرو چو شنگ	۷۹۹۸	۸۰۸۵
و گر خیل داران صاحب کلاہ	چو آن نیک دی سرود آند ار شاہ	۷۹۹۹	۸۰۸۶
بزرگشش یکے باد پادیسے	چو شاہی ہشتیلکہ کہ بدرستی	۸۰۰۰	۸۰۸۷
ملک مخلص الملک شیر نیک	چو مقبول داں نایب بار بک	۸۰۰۱	۸۰۸۸

نوٹ کی تشریح کے لئے مضمیمہ ملاحظہ ہو۔



کہ میر نکونام و میسوں لقب	چو دولت شہ بہ ہوا ری نسب	۸۰۰۲	۸۰۸۹
دگر سر فرزان کشور کشا	چو کشمیر چوں بختی و چون نوا	۸۰۰۳	۸۰۹۰
کہ بودست چو پردانہ در حرب گاہ	دگر آب طغی تختہ بار گاہ	۸۰۰۴	۸۰۹۱
زرا فشانہ گردوں بخوب اختر می	دگر روز گز خنہ رخ دور می	۸۰۰۵	۸۰۹۲
سپہ را نذر عادت ترک تاز	بزد خیمہ در کیلی اس سر فراز	۸۰۰۶	۸۰۹۳
یکایک بلا ہور سر بر کشید	بہر روز یک منہ لے می برید	۸۰۰۷	۸۰۹۴

## مکتوب فرستادن کشلیخاں بر سلطان محمد شاہ

کہ شد خان کشلی مراد رخطاب	چو بشنید آن مرد ثابت رکاب	۸۰۰۸	۸۰۹۵
در اقصائے اقمار او سر کشید	کہ افواج دہلی بقصدش رسید	۸۰۰۹	۸۰۹۶
نبشتہ کدی شاہ گیمہاں خدیو	عزیمت فرستاد بر شاہ ینو	۸۰۱۰	۸۰۹۷
نتابم سدا شاہ در بیج کاد	منم مخلص خسر و کامگار	۸۰۱۱	۸۰۹۸
یکایک بریں بندہ شد پیر گان	چو خسر و بگفتار نا بخز داں	۸۰۱۲	۸۰۹۹
رہے زان خطرات را ہی گزین	یکے آتش افروخت از ختم و کین	۸۰۱۳	۸۱۰۰
بگرد و سوسے کشور خویش باز	زلا ہور کنوں گراں سر فراز	۸۰۱۴	۸۱۰۱
دہم مال معہ دہر سال و ماہ	اطاعت نماید بفرمان شاہ	۸۰۱۵	۸۱۰۲
کند اقتضایاں چو افراسیاب	دگر خود باید رشتہ آید شتاب	۸۰۱۶	۸۱۰۳
کہ تا بہت رستم بایراں زمین	نکو انداں خسر و گرم کین	۸۰۱۷	۸۱۰۴
کز اہرہ کو بگذر درو آب	چہ باک ست ز افواج افراسیاب	۸۰۱۸	۸۱۰۵
بگفتاد بیران جاری تسلیم	شہنشاہ جو گاہ شد زان رقم	۸۰۱۹	۸۱۰۶
بخواند آن مرد خود کامہ را	نویسند سولیش یکے نامہ را	۸۰۲۰	۸۱۰۷

## جواب نامہ سلطان کشلیخاں

بلطف گوارا و خط قبول	پس از نام نردان و لغت رسول	۸۰۲۱
----------------------	----------------------------	------

کے نامہ چوں عارض گلخوار	نہشتہ ویریش کاسکار	۸۰۲ ۸۱۰۹
مگرد از بر آوردگان خدای	کہے مرد خوب اختر و پختہ رای	۸۰۲ ۸۱۱۰
منم سرو پیرائے این بوستان	مراد ادعی ملک ہندوستان	۸۰۲ ۸۱۱۱
بدگر درختاں نماید سلمے	دستے کہ منیم بر آورد سرے	۸۰۲ ۸۱۱۲
بجایشش نشاغم درختے دگر	سرسش را بزم سبک از تبر	۸۰۲ ۸۱۱۳
ز گردن کشان جہاں سرتاب	گرت جاں ببايد زمين برتباب	۸۰۲ ۸۱۱۴
ہاں رسم پیشینہ بر پامو دار	سرخو اگر بادت پائدار	۸۰۲ ۸۱۱۵
ببايد کہ اید در آرمی شتاب	چو قسمت نماید طریق صواب	۸۰۲ ۸۱۱۶
کہ اینک رسیدم بر آہنگ جنگ	و گر نشوی ساختہ بے درنگ	۸۰۳ ۸۱۱۷
سلامت زدشت و عالم روی	گر اید و نگ باسن مقابل شوی	۸۰۳ ۸۱۱۸
بگیری سپاہ سوار مغفل	و گر سر زنی در دیار مغفل	۸۰۳ ۸۱۱۹
بہ بندم بار دوت را و گریز	بر آرم ز ملک مغل رستخیز	۸۰۳ ۸۱۲۰
ز آبت چو ماہی بر آرم ز دام	بجاک از خمی خاک سوزم تمام	۸۰۲ ۸۱۲۱
دگر نے بشود دست از خانماں	اطاعت گزین تا بیانی اماں	۸۰۳ ۸۱۲۲

نامزد شدن لالا بہادر و لالا کرنگ در بوہنی و بانیہ کہائے  
کشتلیخان دوچار خوردن و رسیدن سلطان محمد در ملتان

بتد بیر پختہ برائے صواب	شنیدم کہ برغان کشتلی خطاب	۸۰۳ ۴
بلفقائے فوج ہاموں خرام	فرستاد شبچوں جواب پیام	۸۰۳ ۷
بسرحہ ملتان بگیری و قہار	ز اید و بجنبہ برسم شکار	۸۰۳ ۸
در انجا باشد بشر افکنی	رود را بست در موضع بوہنی	۸۰۳ ۹
شب و روز ہشتاں تا شہ سیاہ	بسا زد کے محکم آورد گاہ	۸۰۴ ۰
یکایک برایشان کن ترک تاز	گر آید یز کہائے دشمن فراز	۸۰۴ ۱

دوسہ کس درآں فوج باشند سر	۸۱۲۹	۸۰۴۲
چو لالہ بہادر چو لالا کرنگ	۸۱۳۰	۸۰۴۳
چو دربوہنی فوج لشکر رسید	۸۱۳۱	۸۰۴۴
بلغفتا بکشمیر صاحب چشم	۸۱۳۲	۸۰۴۵
رود رود بر گروان تہا نہ را	۸۱۳۳	۸۰۴۶
چو کشمیر در بوہنی در رسید	۸۱۳۴	۸۰۴۷
برایشان یکے حملہ آورد خام	۸۱۳۵	۸۰۴۸
کہ کس برنتا بدزد خواہ	۸۱۳۶	۸۰۴۹
چو کشمیر آن تعینہ بخشید	۸۱۳۷	۸۰۵۰
سران بزرگ چوں درآں روزگار	۸۱۳۸	۸۰۵۱
بلغفتا لشکر بجنبہ زجائے	۸۱۳۹	۸۰۵۲
چو کشمیر جنبہ دین شاں بدید	۸۱۴۰	۸۰۵۳
گریزاں سوئے مولتاں سر نہاد	۸۱۴۱	۸۰۵۴
صوابش کم افتاد الا گریز	۸۱۴۲	۸۰۵۵
چو شکست کشمیر از آں کارزار	۸۱۴۳	۸۰۵۶
پیش تاسہ فرسنگ نلذاشتند	۸۱۴۴	۸۰۵۷
سوئے شہ نہشتند آں سر گذشت	۸۱۴۵	۸۰۵۸
سواراں بسے اندراں ترک تاز	۸۱۴۶	۸۰۵۹
زلاہو رو نہ دگر کو قہ کرد	۸۱۴۷	۸۰۶۰
ہمی رفت چوں منزل چند رفت	۸۱۴۸	۸۰۶۱
ابوالفتح شیخ زماں رکن دیں	۸۱۴۹	۸۰۶۲
بر آہنگ نصرت در اٹنا کی راہ	۸۱۵۰	۸۰۶۳
شہنشاہ کرد تنظیم دوسید پاسے	۸۱۵۱	۸۰۶۴
چو ابوالفتح بر شاہ مہدر رسید	۸۱۵۲	۸۰۶۵
ہمی راند لشکر شہ کا مرگزار	۸۱۵۳	۸۰۶۶
بر بندہ بردشتاں رو گذر		
کہ ہستند چالاک و فیر و جنگ		
بہرام ایہ خبر در رسید		
کہ سر لشکرش بود و داماد ہم		
بر اندیز کہا، بیگانہ را		
یز کہاسے بیگانہ آنجا بدید		
سران بزرگ گفتہ مرخاص و عام		
کشہ بر بنا گویش بر کس پسر		
ز خامی عنان نگاہ در کشید		
عدد را بدیدند دل بر نہاد		
شود سوچی دشمن خصومت گرای		
ہمہ لشکر خویش حیراں بدید		
سران بزرگ را جہاں شد و داد		
کہ برخاست از ہر طرف رستخیز		
بدنباں اورفتہ مردان کار		
ز کشہ ہی رہ بر اہناشتند		
چو شہ دید آں نامہ را شاہ گشت		
گر فتنہ و گشتند و گشتند باز		
سوئے مولتاں راند عزم نہرو		
زمین را ز کسار پیو نہ رفت		
بہ تعلیم آں شاہ روی زمین		
بیک منزہ سے شہ تلافی شاہ		
مدخواست از شیخ نصرت غما		
بجان و دل این فال خسرو گزید		
نی کرد در پیج منزل قرار		

سبک خاں ز ملتان سپہ برکشید	چو لشکر بجد تلنہہ رسید	۸۰۶۰ ۸۶۵۴
ز بسیار دشت و بیابان گذشت	ز رود آب راوی شتابان گذشت	۸۰۶۰ ۸۶۵۵
ہمی کرد از بہر بیگار ساز	چو در بونہی آمد آں سرفراز	۸۰۶۰ ۸۶۵۶
فرس را بہت تلنہہ چہا ند	وز انجاد گرد ز لشکر برآمد	۸۰۶۰ ۸۶۵۷
بر آورد دہلیزے و خرہے	گذشت از تلنہہ کرہے فہے	۸۰۶۰ ۸۶۵۸

## مصاف کردن سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

### با شلیخان

نمود از کمر گاہ خاتم نگین	دگر روزنیں چرخ بد مہر و نگین	۸۰۶۲ ۸۱۵۹
رسیدند جنگ آوردان رو برو	یز کہانہوار گرد از دوسوے	۸۰۶۲ ۸۱۶۰
پیشک دروں چون بدریانہنگ	ازیں سوے آں شاہ فیروز جنگ	۸۰۶۳ ۸۱۶۱
کمر بستہ بر رسم و ساز گیان	در آرایش لشکر بیکراں	۸۰۶۵ ۸۱۶۲
بہر قلب چترے دگر کرد ساز	سہ قلب گراں کردہ آں سرفراز	۸۰۶۶ ۸۱۶۳
کہ بدشاہ لکھنوی آں مرد و داد	بقلب میان ناصر الدین ستاد	۸۰۶۷ ۸۱۶۴
کہ بودست صفائی دل و پاک دین	بقلب چپ آں اسمعیل گزین	۸۰۶۸ ۸۱۶۵
در آں قلب او شتہ فرمان روا	بر آوردے ششج بوالفتح را	۸۰۶۹ ۸۱۶۶
زمینیت دل فوج دشمن بکاست	ہماں سردو اتدار و قلب راست	۸۰۸۰ ۸۱۶۷
میان بود دو لختہ شتر زہ جنگ	مقدم سوے میمنہ شد ہشتک	۸۰۸۱ ۸۱۶۸
مقدم شدہ در صف میستہ	تتار و دگر سرکشان یکسرہ	۸۰۸۲ ۸۱۶۹
کمین کردہ با سرکشان شہر یار	خود از میسرہ یک دو آماج دار	۸۰۸۳ ۸۱۷۰
پیش صف خاص شہ درخروش	یکے فوج پیلان پولاد پوش	۸۰۸۴ ۸۱۷۱
چو کوہے تو ابر گشتہ نہاں	تن ہر یکے زیر برگ ستواں	۸۰۸۵ ۸۱۷۲
در آمد کہ عرض یک لکھ سوار	شنیدم کراں لشکر نامدار	۸۰۸۶ ۸۱۷۳
بر آراست افواج خود را شتاب	وزاں سوے آں خان کشانی خطاب	۸۰۸۷ ۸۱۷۴

ہماں ہندی افناں کہ دلشکرتش	۸۱۷۵	۸۰۸۸
سوئے مینہ کرد خاننش کعیں	۸۱۷۶	۸۰۸۹
ہماں شمس دین خصوصت گرا	۸۱۷۷	۸۰۹۰
سوئے میسرہ شد بفرمان خاں	۸۱۷۸	۸۰۹۱
بلقب اندرون خان و کشمیر ہم	۸۱۷۹	۸۰۹۲
شنیدم دران چیش جنگی سوار	۸۱۸۰	۸۰۹۳
زبس گردنخبر در آں دشت کیں	۸۱۸۱	۸۰۹۴
اجل شد در آں حربہ گہ ساختہ	۸۱۸۲	۸۰۹۵
کشادہ فلک دیدہ انتظار	۸۱۸۳	۸۰۹۶
سنان اجل را قضا دادہ آب	۸۱۸۴	۸۰۹۷
شدہ نامے ترکی بصورت و ناع	۸۱۸۵	۸۰۹۸
ہمی کرد ہر جاں دوا بے تنے	۸۱۸۶	۸۰۹۹
پریدہ دل از مردم ناد لیر	۸۱۸۷	۸۱۰۰
نہاں گشتہ خورشید اندر بخار	۸۱۸۸	۸۱۰۱
چو از ہر دو سو شد سپہ ساختہ	۸۱۸۹	۸۱۰۲
ہماں ہندی افناں در آمد بکوش	۸۱۹۰	۸۱۰۳
کیے حملہ آور دوسوئے ہنگ	۸۱۹۱	۸۱۰۴
بکشید آں مرد جملہ گرای	۸۱۹۲	۸۱۰۵
سبک سواں فوج خود گشت باز	۸۱۹۳	۸۱۰۶
پس آن نگاہ آں شمس بن ہنگ	۸۱۹۴	۸۱۰۷
زد از راستا بر صفت اسمعیل	۸۱۹۵	۸۱۰۸
بیک حملہ آں فوج را بگر فست	۸۱۹۶	۸۱۰۹
فتاد اسمعیل اندیاں کارزار	۸۱۹۷	۸۱۱۰
بفرمود تا قطب ملک جہاں	۸۱۹۸	۸۱۱۱
کند پستی در صفت اسمعیل	۸۱۹۹	۸۱۱۲
بہر کار بود دست یاری دہش		
ابا فوج از سرکشان گزین		
کہ بود می برادر سپہدار را		
بر و فوجے از لشکر مولتاں		
پے افشردہ ہم چوں سہران حتم		
ہزار و دو افروزیں بدازدہ ہزار		
زمیں آسمان آسمان شد زمین		
زہر سو بپاؤ خطہ تاختہ		
زہر تماشا کئے آں کارزار		
کشد خطہ را قدر دادہ تاب		
ہیوناں برقص آمدہ زان سماع		
غم سہمی خورد ہر گردنے		
دلاور خروشاں ترانہ تو شیر		
شدہ روز روشن چو شہاں تار		
ہمہ بستہ شستے و تیغ آختہ		
بر آورد از طبل جنگی خردش		
زدہ بر صفت نیک بے درنگ		
چو نگذاشت آں سر و زاندار جا		
کہ نکشاد کاسے از آں ترک نماز		
خروشاں بز کوس بر ساز جنگ		
کہ شدہ در پیش بود با فوج پیل		
سپہ ماند از آں چہرگی و رشکشت		
چو بشند آں ماجرا شہر یار		
بجنبد بر آئین کند آور آں		
در آں سو بر جملہ افواج پیل		

۸۱۱۳	یکے حملہ آور دآں شیر مرد	کہ شہ قلع ملک خود شن نام کرد
۸۱۱۴	ازاں حملہ مرس دین اشکست	کہ بشکستہ بد فوج آں چیرہ دست
۸۱۱۵	وزاں پس پایے بجنید شاہ	ابا اسر فرزان صاحب کلاہ
۸۱۱۶	چو جنید شہ بخش دین بے مدار	بہ جنید زان جنبش شہریار
۸۱۱۷	چو جنید دین شمس دین دید خاں	بجنید از قلب ہجو سراں
۸۱۱۸	شہ شری از راستایش رسید	سپہ جلد در گردن پدید
۸۱۱۹	عماری سواران کو ہاں پسیل	ز تو دین بہر سوراں کردہ نیل
۸۱۲۰	یکے جنگ تیرہ وراں تیرگی	دولت بگردن از چیرگی
۸۱۲۱	بے جوئے خون رفته از تیغ و تیر	شدہ خاک آں دشت از خون مجیر
۸۱۲۲	بیفتہ دھاں اندراں حرب گاہ	بہر پیکار شد چیرہ فواج شاہ
۸۱۲۳	چو در لشکر مولتاں سر نامد	قرارے با فواج لشکر نامد
۸۱۲۴	ضرورت سر از جنگ بر تافتند	گریزاں بہر سوئے بشتافتند
۸۱۲۵	پراگندہ گشتند از یکے گر	بہم فوج شاں گشتہ زیر دزیر
۸۱۲۶	ترازہ شدہ جملہ اعلام شاں	ز وہ سنگ ایام بر جام شاں
۸۱۲۷	ہاں لشکر دہلی از ہر طرف	در آمد بغارت گری نصف بصف
۸۱۲۸	سواراں بے اندر آں قتل و قتل	ترسم ستوراں شدہ پاسبان
۸۱۲۹	یکے مرد جنگی سحرار شاہ	ہمی گشت بہر سوراں حرب گاہ
۸۱۳۰	بہ پیغولہ دید افتادہ خاں	رسیدہ بروز خہائے گراں
۸۱۳۱	چو بختناختش ہمشہ بر کشید	سر خان صفدار ملتاں برید
۸۱۳۲	بیاد درختاں تراز صبح گاہ	دعا گفت و نہاد و پیش شاہ
۸۱۳۳	سر خاں چو شہ دید شد شادماں	بغیر دوحی خویش شد کامراں
۸۱۳۴/۵۴۲۲	بغیر مودکاں سر بنیرہ نہند	نقیبان حضرت نداد و ہند
۸۱۳۵	کہ بہر کو بتا بد سر از شہر یار	سزائش ہمیں ست انجام کار
۸۱۳۶	وگر روز از انجا سہدار داد	سپہ راند و سر سوئے ملتاں نہاد
۸۱۳۷	اسیران کہ فوجش بہی گرفت	سیاست ہمی گردشاں نا گرفت

۸۱۳۸ بے خوں بہ منزلے می فشانند بہر منزلے جوی از خون بر اند

## شفاعت کردن شیخ الاسلام رکن الحق والدین علیہ الرحمہ در باب اہل بیت

۸۱۳۹	چو ریایات اعلیٰ بلتاں رسید	خروش دہل تا بکیواں رسید
۸۱۴۰	بفرمود تا خلق ملتاں تمام	عواناں بگنہ انداز خاص و عام
۸۱۴۱	نیکے آتش کینہ را بر فروخت	وزاں آتش اقصای ملتاں بست
۸۱۴۲	بر آورد تیج سیاست گری	ہمی راند مخصوص بر شکر سی
۸۱۴۳	بے خوں در آں شہر یک ہفتہ رخت	برست آنکہ از حد ملتاں گریخت
۸۱۴۴	ابوالفتح شیخ زماں رکن دیں	مگر بد در آں ہفتہ عزت گزین
۸۱۴۵	چو بشنید در شہر طوفان خوں	بر ہنہ سرو پای آمد بد و د
۸۱۴۶	گشادہ زبان شفاعت گری	ہمی گفت شاہا جہاں پرورے
۸۱۴۷	بے خوں فشانندی وریں بوم و ب	ز بیعت گرفتہ جہاں خون تر
۸۱۴۸	براہل گنہ نزد اہل صغیر	پسندیدہ تر بہت عفو از سزا
۸۱۴۹	کنوں دست داد از سیاست گری	چو شد نوبت عفو و رحم آوردی
۸۱۵۰	چو بشنید آں شاہ آفاق گیر	نشد از شیخ مشفق شفاعت پذیر
۸۱۵۱	گیر نگونام را گفت شاہ	کہ دارند دستے ز اہل گناہ
۸۱۵۲	بر ندبند اسیراں تمام	گذارد مہر خان عاجز ز دام
۸۱۵۳	ازاں تہلکہ ہر کہ باقی بماند	چو آزاد شد آیت شکر خواند
۸۱۵۴	ہمہ جامی ماتم بگردند سور	شدہ نام آں شہر از او پور

## عزیمت کردن محمد شاہ ابن تعلق شاہ از ملتان

## بدیالپور و رسیدن خبر شته شدن پوره از لکهنوتی

چو شته گشت فغان از آن کار و بار	۸۱۵۵
وز آن پس همارا شاه فیروز بخت	۸۱۵۶
شنیدیم که لشکر زلمتان کشید	۸۱۵۷
یکے روز یکے ز بهرام خاں	۸۱۵۸
و عاگفت شته را زمین بوسه داد	۸۱۵۹
گفتا شته پوره برگشته بود	۸۱۶۰
بروشکرے را ند بهرام خاں	۸۱۶۱
زمین را زیلاب خوں کرد سیر	۸۱۶۲
بہادر چو شکست از پیش خاں	۸۱۶۳
گریزان در افتاد و رجوعے آب	۸۱۶۴
در آمد ز پس خاں آفاق گیر	۸۱۶۵
گر فتنه اورا کشیدند پوست	۸۱۶۶
ہماں پوست بر خسر و کامراں	۸۱۶۷
چو این قصه بشنید شاه عجم	۸۱۶۸
بفرمود تا طبل شادی زند	۸۱۶۹
پس آنکاه آن شاه فیروز بخت	۸۱۷۰
بفرمود کار نماں پوست خام	۸۱۷۱
بر آزد و بوقبه ہر دو پوست	۸۱۷۲
و گردن آن شاه کیوان پناہ	۸۱۷۳
چو در شہر ہمد بافت و نصرت رسید	۸۱۷۴
فر دست غوغا، شہر و دیار	
کہ گردوں نشانیش بفریوزہ تخت	
بدیالپور روز پنجہسم رسید	
ز لکهنوتی آمد شته شاہ و ماں	
دو دستے بہت دزدان بر کشاد	
بچون خاک لکهنوتی آغشته بود	
بسے جوئے خوں کرد ہر سوراں	
شاستش بیک حملہ خاں دلیر	
بدادہ سوئے آگہرے عمار	
بماند اشقرش چوں تر اندر خطاب	
بہادر بروزندہ آمد اسیر	
کہ دشمن غمیں گرد و دوشاد و دست	
ابا فتح نامہ فرستاد خاں	
ببخندید چوں عجمی در صہدم	
چہل روز در شہر شادی کنند	
خراماں در آمد بہ فیروزہ تخت	
ہماں پوست بہرام نادیدہ کام	
کہ پوست دوم مغز یکجا نکوست	
سپہ را ند و راجانہ بختگاہ	
در آن روز در شہر گردند عید	

۴۲۳

## رسیدن سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

نہ کی ستر چ کیلے میسر ملاحت ہو۔



## بعد فتح کشلیخان در دہلی و شادی کردن

نہ بستند آفریں بہر چار ہوسے	۸۱۶۵
شگفتہ دل ہر صفار و کبار	۸۱۶۶
چہل روز طبل طرب می زدند	۸۱۶۷
جہانرا فراموش شد نام غم	۸۱۶۸
یکے شہر بر مردمان عسریز	۸۱۶۹
اگر آب حیواں بکوحید کسے	۸۱۷۰
غلط گفتم از حوض آب حیات	۸۱۷۱
دگر شیر مرغے کند کس طلب	۸۱۷۲
در و ختمے بسیار مرد خداے	۸۱۷۳
اگر مرد سیاح گردد جہاں	۸۱۷۴
سوادست اعظم بہندوستان	۸۱۷۵
عجب قہر گشتہ اسلام را	۸۱۷۶
رباطے کہ شد عدل در بان او	۸۱۷۷
بہر چا رخصتاش ہولے بہار	۸۱۷۸
چو کبریت حمیرہ خاک او	۸۱۷۹
اگر صد سیر آید از بے بروں	۸۱۸۰
چنان پیر شد آن شہر از آدمی	۸۱۸۱
شنیدم من از زمرہ پاستاں	۸۱۸۲
بتقصاں رسد مہ چو گردد تمام	۸۱۸۳
نہ بستند عشرت کراں رو برو	
چو گلزار از جنبش نو بہار	
دف و دینگ ہر روز و شب می زدند	
چنان گشت مدرس ایام غم	
مہیا بازار او جملہ چیز	
رواں گیر از حوض سلطان بے	
کہ لطف قصیحاں بہ است از نبات	
چو یاد دران شہر نبود عجب	
سوادش ہمہ نقش عشرت نامی	
چنین شہر دیگر نیاید نشان	
سزاوارتر بہت گیر دوستان	
مہا بات از دہفت اقلام را	
بہشتے کہ شد عین رضوان او	
ندیدم بعمرے چنین مرغزار	
خرد گشتہ عاجز زاد را کہ او	
نداند کس کم شدت یا فروں	
کہ ایام حاسد ندانوش کمی	
کہ بودند بر سنت راستاں	
بلے ہر چہ پر شد بریزد مدام	

## آغاز ظلم سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ

## دشهر دہلی و رواں کردن خلق در دیوگیر

چو شد بدگماں بود بر خلق شهر	۸۱۹۴
هم آخر چو از پوست بیرون افتاد	۸۱۹۵
ز بیداد بسیار کشت آدمی	۸۱۹۶
نہانے یکے کے زو با صواب	۸۱۹۷
بگویند در ہر طرف آشکار	۸۱۹۸
سبک خیمہ زین شهر بیرون زنند	۸۱۹۹
چو سر بر خط حکم خسرو نہند	۸۲۰۰
و گر سر بتابد ز فرمان شاہ	۸۲۰۱
سزا دار آہن بگرد سرشش	۸۲۰۲
بگفتا بشہر آتے در زنند	۸۲۰۳
ہمہ خلق گریاں دہ خانہ خویش	۸۲۰۴
زنانے کہ بودند اندر حجاب	۸۲۰۵
ندیدہ در خانہ خود گئے	۸۲۰۶
بے گوشہ گسیدان پر ہنر گار	۸۲۰۷
عواناں بہ تکلیف و تعذیب شاہ	۸۲۰۸
گوشے کہ گشتند در خانہ تیر	۸۲۰۹
ندادند فرق از برہ تا شتر	۸۲۱۰
زیم جواناں بروں آمدند	۸۲۱۱
ہمی رفت خلقے ہمی کہ دشوار	۸۲۱۲
مزارے ہی شد بہر منزلے	۸۲۱۳
وطن ہر کہ بگذاشت از مرد وزن	۸۲۱۴
یکے پیر مرد از نیاگان من	۸۲۱۵
نہفتہ بے داشت در نوش زہر	
چو ضحاک سر در سیلابست نہاد	
چو کم دید و روے ز کشتن کی	
کہ در یک مہ آں شہر گرد و خراب	
کہ ہر کو بود مخلص شہر یاد	
سوے ملک مرہتہ عزیمت کنند	
شہ روزگار شش بے زردہد	
سرشش خاک گرد در الوان شاہ	
سرشش خاک دہ باد گرد و زرش	
ہمہ خلق از شہر بیرون کنند	
رہا کردہ مالوت داوطن خویش	
ندیدہ بروڑے رخ آفتاب	
ندانند از صفہ تا در رست	
بے کچ شینان شخنہ گزار	
بروں کرد از خانہا موکشاں	
ز غوغا، عالم شدہ گوشہ گیر	
یکے بود نزدیک شاہ دارودر	
ہمہ خیمہ از شہر بیرون زنند	
چو کشتش زندہ را در آرد بگور	
بنودست جز مودہ در منزلے	
شد آسیمہ بر حکم حب الوطن	
کہ بود دست در آں شہر اورا وطن	

## ذکر قتل کردن سپه سالار عزالدین عصامی و تلبیت

نود ساله آن پیر روشن ضمیر	۸۲۱۶
قریبات انعام اجداد خویش	۸۲۱۷
گله نامد از خانه خود بیرون	۸۲۱۸
بیرون در خویش دقتی ندید	۸۲۱۹
یکه صفه طلعت در آن خانه بود	۸۲۲۰
در آن خانه کرد عبادت مدام	۸۲۲۱
لقب عزوین داشت آن نیکمرد	۸۲۲۲
مراد را پدر بود صدر الکرام	۸۲۲۳
نظم بهر ملک میل نام جو	۸۲۲۴
پوچان پیغمبر رخ عصامی نژاد	۸۲۲۵
ابا خلق دینی در آن روزگار	۸۲۲۶
چو خداش از شهر بیرون کشید	۸۲۲۷
گرفت که بروی گذر داشتند	۸۲۲۸
نظر چوین کشاد آن عزیز سعید	۸۲۲۹
بپرسید آنکه ز خدا مخواست	۸۲۳۰
کجا صفه پاک دیرین من	۸۲۳۱
نمی بینم آن فرخ آرمگاه	۸۲۳۲
چو خدام این گفتا گوشش کرد	۸۲۳۳
بگفتند کاسه ختم آل عصام	۸۲۳۴
تو در خواب بودی که از شهر یار	۸۲۳۵
بزد و در شستی چو اسب حزن	۸۲۳۶
کنون رفت آن خانه و صفه طاق	۸۲۳۷
همی بود در خانه آرا مکی	
همی کرد تقسیم اولاد خویش	
همی کرد عیشی بکنج درون	
مگر روز آدین یار روز عید	
که مادر آئے آن پیر نژاد بود	
بدی روز و ذکر و شب در قیام	
همه عمر از کس شکایت نکرد	
کز دمازه شد گلشن بو عصام	
وکیل در شاه نرسد زانه خود	
بجند نود سالگی سر نهاد	
بیرون کرد از دلیش شهر یار	
نشسته بهمدی تلبیت رسید	
غلام از مهر مهر برداشتند	
بهر سو درختان ابنوه دید	
که بودند هر یک ستاده به پیش	
که بد مسکن جان سکین من	
مگر دشت و هامون دو دو امگاه	
ز هر دل خروشی بر آمد ز درد	
مکن بعد ازین ذکر آن خوش مقام	
عواناں رسیدند با گیر و دار	
کشیدند مشتش ز خانه بیرون	
نیایی چنین بارگاه و رواق	

۸۲۳۸	۵۲۴۵	ازیں شہر باید شدن ناگزیر	ابا عامہ خلق در دیو گیسر
۸۲۳۹		چو بشید آن پیر فرخنده فن	ز گفت پرستار گان این سخن
۸۲۴۰		بنومیدی کج با بوق خویش	بر آورد آسے بصدور دریش
۸۲۴۱		مے سرزد جان بایزد سپرد	ازیں غول کہ وین سلامت بہر د
۸۲۴۲		خروشی بر آمد ز ہر چار سوے	ہمی کند ہر مردوزن رود و سوے
۸۲۴۳		ہم آخر بر آئین مردان پاک	و دلایت بدادند اور ابجاک
۸۲۴۴		براں پیر کو گئے ایماں ر بود	سے ہمدراں راہ ہم سہراہ بود
۸۲۴۵		بدیدم کہ خلقے ترہ روز و شب	ازیں ماجرا ماند اندر عجب
۸۲۴۶		سیوم روز خلقے از اں راحلہ	سراسر رواں گشت با قافلہ
۸۲۴۷		ہی رفت خلقے بسختی کشتی	زمین آہنی گشتہ خاک آتشی
۸۲۴۸		گروے کہ کم کردہ جز باغ گشت	گرفتہ زبید ادا مومن و دشت
۸۲۴۹		چہ پروچہ کو دک ہم مرد چہ زن	رہا کرد ہر یک دیا رود من
۸۲۵۰		بسے نازنین داد جان با گداز	چو حجاج ماندہ براہ حجاز
۸۲۵۱		بسے طفل بے شیر گشتہ ہلاک	بسے سرے آب تحفہ بجناک
۸۲۵۲		در آں رہ بدیدم کہ مرد لہرے	بہر غول گاہے نہادہ سرے
۸۲۵۳		ہمہ نازگانے کہ ہرگز خواب	نخوردہ عم از گرمی آفتاب
۸۲۵۴		کئے جامہ کہنہ پیچیدہ پای	ہمی کرد جبکہ بگائی دوجای
۸۲۵۵		میکے یابرہنہ رستہ بی نوشت	ہمہ دشت از ایشان منم خانہ گشت
۸۲۵۶		بروے کہ جز در غ صندل بود	شد از کو بکش گرد زرد و کبود
۸۲۵۷		کھنچے کہ جز در گلستاں رفت	بہاموں برفت و بیاباں برفت
۸۲۵۸		نبتے آبلہ اندراں پانشت	پسے خار گردوں در آں پاشگست
۸۲۵۹		از اں قافلہ باغدا ب شدید	سے دولت آباد عشرے رسید
۸۲۶۰		شہ از ظلم بے زاد و بے راحلہ	ہمہ خلق را کرد بس قافلہ
۸۲۶۱		پیایے رواں کردہ ہر شش نہر	نہ از عدل و احسان کہ از خشم و قہر
۸۲۶۲		چنین شہر معور کردہ خراب	چہ گوید بدادار خسرو دایواب

۸۳۵۰	۸۲۶۳	دراں شہر چوں کس نماں از کرام	بہ بستند درواز ہا را تمام
۸۳۵۱	۸۲۶۴	پہشتہ تہی ماندہ از جنس جور	در وجملہ در بستہ ماندہ قصور
۸۳۵۲	۸۲۶۵	ہمہ خانہا دیو خانہ شدہ	در آں شہر ایام آتش زدہ
۸۳۵۳	۸۲۶۶	برآمد نفیرے ز دیوار و در	چنان شہر خالی شدہ سر بہر
۸۳۵۴	۸۲۶۷	پس از چند گاہے در آں روز گاہ	نشیدم کہ از پر گناست دیار
۸۳۵۵	۸۲۶۸	ہاں شاہ دوں خلق ظالم سیر	مرمت گر می کرد پسندہ ایہ سر
۸۳۵۶	۸۲۶۹	یہے روستای زہر مرزد بوم	در آرد بجائے گلچیں ز قوم
۸۳۵۷	۸۲۷۰	بروں کردہ طوطی و بلبل زباں	بجایش در آردہ زراغ و کلان
۸۳۵۸	۸۲۷۱	ندام در آں زمرہ بے گناہ	یکایک چرا بگیان گشت شاہ
۸۳۵۹	۸۲۷۲	کہ بر کند بنیاد اجداد و شاں	ہنوزست در قلع اولاد شاں
۸۳۶۰	۸۲۷۳	نگشتہ دیش نرم بطفل و پیر	نہ منعم از دور اماں نے فقیر
۸۳۶۱	۸۲۷۴	عے خسرے را کہ نبود ولد	بخوادہا چرا کند ہجج خود
۸۳۶۲	۸۲۷۵	اگر کردن خاک و حشت بے	نگیرد جزا ظلم تہا مشش کے
۸۳۶۳	۸۲۷۶	دریں عہد اگر بودے آں نابگا	و عایش ہی گفت شہر و دیار
۸۳۶۴	۸۲۷۷	شیدم پے دفع ماران خویش	ہم از شہر یان و سواران خویش
۸۳۶۵	۸۲۷۸	دو کس را بہر روز خون ریختے	یکے شور در بابل ایمنیستے
۸۳۶۶	۸۲۷۹	بکرتے ز سر مغز ایشان برد	سیر دے ہماراں بسم فوں
۸۳۶۷	۸۲۸۰	کہ از سیریش زحتے کم دہند	ز آسودگی سیر بخولے نہند
۸۳۶۸	۸۲۸۱	دگر آنکہ خفاک دیے نداشت	بخاطر بجز خشم دینے نداشت
۸۳۶۹	۸۲۸۲	یکے از مطیعان ابلیس بود	ہمہ رسم و آیین شیطان بود
۸۳۷۰	۸۲۸۳	ولیکن عجب بین کہ دوران ما	کہ دار و در ہی طسہ فر سلطان ما
	۸۲۸۴	نہ شیطاں مراور اسم شدہ	نہ اندر کہ تہا مشش مارے زدہ
	۸۲۸۵	نہ اورا بفرو د کس در جہاں	علا بے ز مغز سیر مرواں

چرا شد فزون کنیش از کین او  
 ازین گشت در یک زمان آشکار  
 بکشتے دوموم وراں روزگار  
 ہزار می کشد ہر زباں از جفا  
 ازین جملہ او تا د عالم گر بخت  
 نگر وے مطیعانہ فرماں برے  
 نہ مجبوس گشتے بدام جفا  
 کہ مرفتنہ دادند ملکہ چنین  
 ہماں ظالمش سر بخاک افکند  
 بیکد لکرا نکہ پیرداختند  
 درختے بر آرد در کشورے  
 بر فتنہ نمودند بازی گرمی  
 زمینیا و جیش بر انداختند  
 چو اورفت این زمرہ نابکار  
 نہادند سر در جہان بے فنا  
 ہمہ یکدل از بہر غوغا شوند  
 عجب نے سرش گر بجاک افکند  
 بماند از شہان جہاں یادگار  
 ز پر ہا، خود رفتہ ہر صبح و شام  
 مہا بات از دکر دہ ہر پہلوے  
 بر آرد دہ خسروان عجب  
 بفر دوس جوں سدرۃ المنتہا  
 بر د آب از چشمہ آفتاب

نہ چودین منہاک شد دین او  
 ہراں ظلم کو کرد سلسلے ہزار  
 بتعلیم شیطاں گر آں نابکار  
 نگہ کن کہ بے علتے شاہ ما  
 گراو خون او بایش بابل بر بخت  
 گر کش خلق دہلی ندادی سرے  
 نیفتا وے اندر کمند بلا  
 جزا و چنین خلق باشد ہمیں  
 کس از غلامی را عنایت کند  
 یکے فتنہ را شبہ ساختند  
 وگرتافت از دست ظلمش سرے  
 ہمہ خام وستان تا لشکر می  
 زہر سو یکے انجن ساختند  
 براں مرد تہنا بگشتند مار  
 بقحط و بظلم و بجزو جفا  
 اگر خلق این ملک یکجا شوند  
 یکا یک براں فتنہ دین زنند  
 پتخان تخت گاہے کہ در روزگار  
 ملایک ہمہ کو چہایش بدام  
 مرمت در و کردہ ہر خسروے  
 در و مجد دی بچوبیت الحرم  
 سنارہ در ایں مسجد با صفا  
 ہماں حوض شمسی ز پاک کی آب

۸۳۷۳  
 ۸۳۷۴  
 ۸۳۷۵  
 ۸۳۷۶  
 ۸۳۷۷  
 ۸۳۷۸  
 ۸۳۷۹  
 ۸۳۸۰  
 ۸۳۸۱  
 ۸۳۸۲  
 ۸۳۸۳  
 ۸۳۸۴  
 ۸۳۸۵  
 ۸۳۸۶  
 ۸۳۸۷  
 ۸۳۸۸  
 ۸۳۸۹  
 ۸۳۹۰  
 ۸۳۹۱  
 ۸۳۹۲  
 ۸۳۹۳  
 ۸۳۹۴  
 ۸۳۹۵

نماید در صبح باغ نعیم	کے کو درآں شہر گرد و میقم	۸۳۹۵
چو امزدہ یابی کہ جست و جو	صد و شصت سالہ عمارات او	۸۳۹۶
بے مہر خس کہ آرام گیر	بے غنہا و طبیعت پذیر	۸۳۹۷
برآورد در دور خود صبر	شالی عمارات دروے بے	۸۳۹۸
شد از رونقش باغ و مناں بخل	بہر چار فضلش ہوا معتدل	۸۳۹۹
چو پیرچیں بکرده سواد چمن	با طراف او باغبان حسن	۸۴۰۰
برد بہر رونق صبا در ارم	نئے شدن باغ ہر صبح	۸۴۰۱
درآں شہر ساکن شدہ یک بیک	بجائے زن و مرد و مرد ملک	۸۴۰۲
جہاں گشتہ قائم ز اقدام شاں	گر فتنہ سراسر جہاں نام شاں	۸۴۰۳
ہمہ در ہمہ علم آراستہ	ازاں شہر عالم بے خاستہ	۸۴۰۴
و گر فتنہ در سمرقند زاد	اگر مشکے در بخارا فساد	۸۴۰۵
ز اصحاب ایں شہر فتویٰ برند	گر دے کہ مفتی اُن کشور ند	۸۴۰۶
ہمہ کامل از صنعت بے کراں	درآں شہر ہر جنس صنعت گراں	۸۴۰۷
بہر سو صفت جاں شکر بر کشید	درآں باغ باد خزانہ وزید	۸۴۰۸
بکرده ہتی از صفا و کبار	یکایک چنین شہر را شہر یار	۸۴۰۹
سراسر شدہ دیو خانہ قصور	شدہ باغ پر دوس خالی ز نور	۸۴۱۰
سراسر شدہ دیو ناپاک ساز	بہر سو درآں شہر ہر مردم نواز	۸۴۱۱
چو امیر و مہر خلق در دیو گیر	چو اُن شہر شدہ سراسر دیو گیر	۸۴۱۲
درآں شہر کم خرگ خستہ ماند	تھیکے ماہ در واز با بستہ ماند	۸۴۱۳
کہ خلقے بیارند از روستا	بفرمود آرزو گاہ فہاں دا	۸۴۱۴
بآہریناں جاے حوراد ہند	درآں شہر فرخندہ شاں جادہند	۸۴۱۵
زمانیکہ در باغ آید خزاں	بود چنچند در سکن بلبلاں	۸۴۱۶
		۸۴۱۷

## سبب اول از اسباب تخریبی شہر دہلی

نوٹ کی تشریح کیلئے نصیمہ ملاحظہ ہو۔

کہ صد سال چوں بگذرد از جہاں  
 بگردد ہمہ چیز ہا از تہاں  
 جہاں گیر داز سر طریقے جدید  
 بکنہ بنا بار ساند گزند  
 کند غول گاہے بہر جا چمن  
 و بد جابے اجداد اولاد را  
 زند شعلہ در باغہائے کین  
 دگر روز گسب در جہان خراب  
 عمارت بتولیفن گرد داخل  
 نہ بر آب خود کسرا ماند نہ بر  
 یکے شنگہ بود خراطر پسند  
 بنا کردہ شمس دنیا و دین  
 و یارش چمن در چمن سرسبز  
 شدہ گرچہ بد جابے تہرستان  
 مضافات او مصر و بلخ و اہم  
 گذشت از اساطیر صد و اندیل  
 کہ صد سال پیش از اساطیر گذشت  
 بسے فتنہ زان شہر شد آشکار

شنیدم ز تفت بر کار نگاہاں  
 مبدل شود گوشت روزگار  
 خوابی و بادی آید پدید  
 کند نیست ایوانہائے بلند  
 پریشان کند ہر کعبہ انجن  
 بچکاند از جابے اوتاد را  
 کند قلع کینہ درختان زمین  
 دگر بزم سازد مہ و آفتاب  
 فرازے شود بر نشیمن بدل  
 دگر گویند گرد مزار چشمر  
 غرض شہر دہلی کہ در ملک ہند  
 سوادش علی بندروی زمین  
 تماشا گاہ جملہ اہل نظر  
 بہ نیر وے دین ماسن مومناں  
 بر شک از سوادش سواد ارم  
 عمارات او چونکہ شد بر کمال  
 خست این سبب بر خرابی گشت  
 دوم آنکہ از گردش روزگار

۸۳۳ ۸۴۱۸  
 ۸۳۳۱ ۸۴۱۹  
 ۸۳۳۲ ۸۴۲۰  
 ۸۳۳۲ ۸۴۲۱  
 ۸۳۳۵ ۸۴۲۲  
 ۸۳۳۶ ۸۴۲۳  
 ۸۳۳۷ ۸۴۲۴  
 ۸۳۳۸ ۸۴۲۵  
 ۸۳۳۹ ۸۴۲۶  
 ۸۳۴۰ ۸۴۲۷  
 ۸۳۴۱ ۸۴۲۸  
 ۸۳۴۱ ۸۴۲۹  
 ۸۳۴۱ ۸۴۳۰  
 ۸۳۴۱ ۸۴۳۱  
 ۸۳۴۵ ۸۴۳۲  
 ۸۳۴۶ ۸۴۳۳  
 ۸۳۴۶ ۸۴۳۴  
 ۸۳۴۶ ۸۴۳۵

## سبب دوم متضمن فتح بتدعان شہر دہلی

ہم از شہوت شال سواد بگاست  
 شدہ ہر کجا بدعتے مستقیم  
 ز دستار تا کفنش نو ساختند

زہر کوچہ اہل بدعت نجاست  
 رہا گرد خلق رسوم قدیم  
 لباس دگر خلق پر داشتند

۸۳۴۹ ۸۴۳۶  
 ۸۳۵۰ ۸۴۳۷  
 ۸۳۵۱ ۸۴۳۸

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو



بگنڈم نامی شدہ جو فردش	گردہی زگر بند بار یک پوش	۸۳۵۴	۸۴۳
بیا بنی خصیت گرامی	بظاہر سر اسر تو افع نامی	۸۳۵۵	۸۴۳
ہمہ دیدہ ستمناں مست اعتقاد	نشانی شدہ ہر یکے در فساد	۸۳۵۶	۸۴۴
دو صد گفر ہر یک بگفتہ بلاغ	پسے سینہ از چوبک شاں بدلاغ	۸۳۵۷	۸۴۴
شب در روز در خرچ ناخا صلی	بازار دلہا نہادہ لے	۸۳۵۸	۸۴۴
قوی دست بر زیر دستاں ہمہ	بعا جز کشتی پور دستاں ہمہ	۸۳۵۹	۸۴۴
گہ کار جملہ چو بیوہ ز لے	گہ لاف ہر یک چور دین تنے	۸۳۶۰	۸۴۴
ہمہ آشنا سوز و بیگانہ ساز	ہمہ مردم آزار و شیطان نواز	۸۳۶۱	۸۴۴
صریحی دساغر عوض ساختہ	مصلحا و سبب بر انداختہ	۸۳۶۲	۸۴۴
کہ تار و خرد مست اور برزباں	بسے کار ہا کردہ اندر نہاں	۸۳۶۳	۸۴۴
گنہ گاری شباں ز حد برگزشت	ہم آخر چو آن قوم بسیار گشت	۸۳۶۴	۸۴۴
پہ بنیاد دہلی حسلہا فلند	ہمہ شومست آن گروہ نژند	۸۳۶۵	۸۴۵
کہ تھے ہم ازال شاں کم گذشت	خدا اطالے را برایشاں گماشت	۸۳۶۶	۸۴۵
بروں کردشاں چو سگاں از قہر	ز او طمان مایون شاں کردہ دور	۸۳۶۷	۸۴۵
پس آنگاہ خود شہ سترائی تحیم	بتکلیف شاں نرا باند از نعیم	۸۳۶۸	۸۴۵
بسے گشت آزر دہ اہل ہشت	عطیل معاصی اس قوم زشت	۸۳۶۹	۸۴۵
ملک را بہتی در پیچے افکند	بلے صحبت بد اثر ہاکند	۸۳۷۰	۸۴۵
سکونت مدہ جز بکونے کرام	خدا یا ہمہ مقتبلاں را مدام	۸۳۷۱	۸۴۵
نگہ دار از صحبت مدبراں	ہمہ مو منازا دریں کارواں	۸۳۷۲	۸۴۵

## سبب مومن کر جمیل شیخ الاسلام نظام الحق الدین

بداندہر جا کہ کار آگہاں ۸۳۷۱  
کو اقدام ایشانست قائم جہاں

باقدام مردان دیں بستہ اند	جہانزاکا ساس میں بستہ اند	۸۳۵۹
بہر عمر مہ ہست با حاصیلے	بہر کشورے ہست صاحب دلے	۸۳۶۰
ولے در پناہ فقیرے بود	بہر ملک گرچہ امیرے بود	۸۳۶۱
فقیراں بلا پوشش کشور بوند	امیراں بکشور اگر کس بوند	۸۳۶۲
نماند بسا خیمہ ہفتین	گراوتا د بند و بروے زمین	۸۳۶۳
کہ باشد جہاں در طفیل ام	بدانند مردان ثابت قدم	۸۳۶۴
کہ از مرز دوسے برآرد دمار	چو خواہد خداوند لیل و نہار	۸۳۶۵
نخنین برارند مرداں قدوم	بفرمان ایزد ازاں مرز دہوم	۸۳۶۶
کند اندراں ملک فرماں روا	دزاں پس یکے طالعے را خدا	۸۳۶۷
کہ چون وقت ابطال دہلی رسید	شدیم زیر ان اختر سعید	۸۳۶۸
بلاذ ملک پستہ اسم	نظام الحق ایں پیر ثابت قدم	۸۳۶۹
چو خستیم ہمہ انبیا مصطفیٰ	چشم کہ شد خاتم اولیا	۸۳۷۰
شرعاً سداشش شدہ تاج وار	ز خاک درش خسروان آتا جدار	۸۳۷۱
بصدا گونہ خورد از زمانہ قضا	بر او رنگ تاورد سر در صفا	۸۳۷۲
بر ایوان او سود خانال جہاہ	سلاطین بر ایوان او بار خواہ	۸۳۷۳
بچو یک زنی گشتہ راضی ملوک	بدر گاہ آں شاہ ملک سلوک	۸۳۷۴
چہ داند زمین در جبہ آسمان	چہ گوید کسے وصف آں آستان	۸۳۷۵
بود آگہ از رہ ردان رہنمای	ندانند کسے قدر او جز خداے	۸۳۷۶
مقرر بدو ملک ہندوستان	خدا را یکے بود از دوستان	۸۳۷۷
قدم زد ز دہلی بملکے دگر	نخنین ہاں میر و سرزبانہ فر	۸۳۷۸
دراں ملک شد فتنہ کامیاب	دزاں پس شد آں شہر و کشور خراب	۸۳۷۹
بفرمان ایزد ازاں تخت گاہ	قدم نالہ برداشت آں مرد راہ	۸۳۸۰
بجز عصہ جام شرابے نخورد	دراں تختکہ کس خوش آبے نخورد	۸۳۸۱

فساد و خطر جائے ایشان نشست  
نواحیش سر در خسروانی نہاد  
چہ گویم گذشت آنچه آنجا گذشت

از آں ملک امن و اماں خست بست  
ہمہ شہر یکسر پریشان فتاد  
ہمہ خلق آسودہ آسیمہ گشت

۸۳۸۲-۸۳۹۵

۸۳۸۳-۸۳۹۵

۸۳۸۴-۸۳۹۵

## ذکر آبادانی دیو گیسر متضمن ذکر جمیل شیخ الحق برہان الملک والدین

کہ گیرنگ بنود بلبیل و تہار  
گئے بردہ خار دگا ہے رطب  
کنڈ گاہ آباد و گاہے خراب  
گئے تازہ وارد ز باد بہار  
بیاغے دگر نون شاہ نہال  
بدستے دگر نو عمارت کند  
دگر را بجاں بندہ فرماں شود  
بسر کم برد دوستی پاکست  
گئے دوست رادست دشمن دہ  
کز دگشت پیدا چہ دشمن دہ  
چہ خوش گفت و آرا ملک کلام  
سیکے رادرون دگر کا شستن  
بہشت برین گشتہ دار العذاب  
شقادت ازین ملک شد گوشت گیر  
دریں بوم دبر و نقت شد پدید

یکے نیک رسم است این روزگار  
عجب گلشنے دارد از روز و شب  
بیک دست آتش بیک دست آب  
بسوزد گئے از خزاں لالہ زار  
بیک مرغزارے گرد زردال  
بشہر کہن گرچہ آتش زند  
کے را اگر دشمن جاں شود  
بیکے چند سازد ابا ہر کسے  
گئے سر بفرمان دشمن نہند  
جہاں کیست این جگہ فرمان آوت  
چو آں باغ را دیدہ تازہ بدام  
جہاں دار داند جہاں دوا شستن  
خرمن چونکہ شد شہر دلی خراب  
سعادت رخ آورد در دیو گیر  
ہم از خلق دہلی کہ عسری رسید

۸۳۸۵-۸۳۹۵

۸۳۸۶-۸۳۹۵

۸۳۸۷-۸۳۹۵

۸۳۸۸-۸۳۹۵

۸۳۸۹-۸۳۹۵

۸۳۹۰-۸۳۹۵

۸۳۹۱-۸۳۹۵

۸۳۹۲-۸۳۹۵

۸۳۹۳-۸۳۹۵

۸۳۹۴-۸۳۹۵

۸۳۹۵-۸۳۹۵

۸۳۹۶-۸۳۹۵

۸۳۹۷-۸۳۹۵

۸۳۹۸-۸۳۹۵

۸۳۹۹-۸۳۹۵

۸۴۰۰-۸۳۹۵

۸۴۰۱-۸۳۹۵

۸۴۰۲-۸۳۹۵

۸۴۰۳-۸۳۹۵

۸۴۰۴-۸۳۹۵

۸۴۰۵-۸۳۹۵

فرہم دریں ملک و کشور شدند	ز دہلی گریستے کہ اتر شدند	۸۴۱۲	۸۵۰۰
جمن در جمن کاغذ و کاغذ گشت	ہم از شہر کشور پیرہ و پیرہ گشت	۸۴۱۳	۸۵۰۱
کہ ہر یک بدہیم شادی رسید	ز کوشش بے گوہر اندید	۸۴۱۵	۸۵۰۲
سر حریج گشت از تماشاچی او	بے رست سبزہ ز سحر لے او	۸۴۱۶	۸۵۰۳
خطاب نوش دولت آباد گشت	سوادش چو بتان شد او گشت	۸۴۱۶	۸۵۰۴
از انش جہاں دولت آباد خواند	بے اہل دولت در ان شہر ماند	۸۴۱۸	۸۵۰۵
ہوایش شد چون ہوائی بہشت	ہمہ خاک او گشتہ عنبر سرشت	۸۴۱۹	۸۵۰۶
در ان شہر گشتہ سکونت پند	ز ہر جنس خلق از نواحی ہند	۸۴۲۰	۸۵۰۷
ہمہ شہر معمور شد کو کوبی	ز ہر سودر و خلق آرد و روی	۸۴۲۰	۸۵۰۸
کہ شد خاموش ہر کجا منقلے	سکونت در کرد و صاحب دلے	۸۴۲۱	۸۵۰۹
بہر وصف در ملک عالم غریب	گرفتہ ز اسرار کامل نصیب	۸۴۲۱	۸۵۱۰
ملک اند کرد درش روز و شب	فلک خواند برہان دینش لقب	۸۴۲۱	۸۵۱۱
نشان گشتہ ذاتش ز اہل یقین	شدہ نام او حجت اہل دین	۸۴۲۵	۸۵۱۲
مہ صاحب بران مرو ثابت قدم	شب و روز اوتا دو بیدال ہم	۸۴۲۰	۸۵۱۳
ظہور آمد و خبر عہ کاس او	ہمہ عیسوی گشتہ انفس او	۸۴۲۰	۸۵۱۴
دش کاروان ریاسو خستہ	چراغ معارفیش افزوختہ	۸۴۲۰	۸۵۱۵
رو تیرہ دیدہ بچشم دگر	فر و بستہ چوں بالناں چشم ہر	۸۴۲۶	۸۵۱۶
بے زہتیش گشتہ دارالافراغ	ہمہ دولت آباد از باغ و فراغ	۸۴۳۰	۸۵۱۷
باقبال آن مرد روشن ضمیر	ملک خانہ گشتہ ہمہ دیوگیر	۸۴۳۰	۸۵۱۸
کہ آن ہر دو آید ز دال بلاذ	اگر خلق کردی بخور و داف	۸۴۳۱	۸۵۱۹
گذشتی ہمہ کشور و شہر ہر ہم	طفیل بہاں مرو ثابت قدم	۸۴۳۲	۸۵۲۰
بہین صلاحش نکردی اثر	گناد و شقاوت دریں بوم دہر	۸۴۳۴	۸۵۲۱
شدی محو از نور ہدیش فساد	سری در نکردی بلا در بلا و	۸۴۳۵	۸۵۲۲

ہم آخو چو زین ملک دولت بگشت	۸۴۳۶
ہماں فتنہ شیخ جفا برکشید	۸۴۳۷
ہماں مرد زاید ر قلم پر گرفت	۸۴۳۸
درآمد ز بیداد اہر سولغیر	۸۴۳۹
در بند از ظلم یکسر کشاد	۸۴۴۰
ز ہر یک طلب کرد مالے بزور	۸۴۴۱
بشہوت ہی گشت برخستہ را	۸۴۴۲
عواناں بہر جانے تا خفتند	۸۴۴۳
ہمہ شہر از ان فتنہ یا مال گشت	۸۴۴۴
اسیر آمدہ یک بیک ننہاں	۸۴۴۵
بے سردر آن حادثہ سر نہاد	۸۴۴۶
بساط نشاط آسماں در نوشت	
بسلاک ستم خلق را در کشید	
فلک رسم بیدادی از سر گرفت	
ہمہ دولت آباد شد دیو گیر	
دل نام او بند عدلی نہاد	
ہمہ کشور افتاد در شہر و شور	
مشکبہ ہی کرد ہر بستہ را	
بے خانہ ازین بر انداختند	
ہمہ خلق از ان ظلم بی حال گشت	
گدائی گناں در پذیر مکر ماں	
بے تن در آن واقعہ جاں بداد	

## ذکر سیم و آہن و چہم

شنیدم ہماں خسرووں پرست	۸۴۴۷
چو بشنید از نہایت گناں فساد	۸۴۴۸
بدل گفت کین خلق آسود حال	۸۴۴۹
بتاراج شاں جیلہاں ختم	۸۴۵۰
ہنوز نایس طالیفہ بر شہر ار	۸۴۵۱
ہماں بہ کہ پیشتی شاں بٹکنم	۸۴۵۲
چو مفلس شود ہر کجا منعے	۸۴۵۳
نمود ہر یک از لطمہ فاقہ پرست	۸۴۵۴
کہ بر قصد اصحاب دین بر نشست	
کہ معمور شد باز ہر سو بلاد	
تلف می نگرود ز پیشتی مال	
بتدبیر شاں تعبیر با ختم	
پیشتی اموال در ہر زیار	
بتدبیر شاں جملہ مفلس گنم	
بگدائی گناں در پذیر مکر مے	
کے مر کے را نگیر و بدست	

کے لئے ناخوش زو اند نہفت	شدیم پوشہ بادل این نقشہ گفت	۸۴۵۵
ہم گشت پر ز جہاں خراب	دگر روز گز جنبش آفتاب	۸۴۵۶
بخازن کہ تو فیض ہر سیم وزر	بفرمود شاہ مخرب سیر	۸۴۵۷
سپارد بابل منزلے درگم	سراسر ہمہ آہن و چرم ہسم	۸۴۵۸
ہم مہر بر آہن دست کش کند	بدان تازہ سر کبیا نوزند	۸۴۵۹ F ۲۵۱
رفتہ نگارند از نام شاہ	وزاں پس براں مہر ہا و سیاہ	۸۴۶۰
منزد و جبین مہر ناخوش رقم	یکے نام شاہی چنین پرستیم	۸۴۶۱
یکے فتنہ پیدا شد اندر دیار	غرض چوں چنین سگہ زد و شہر یار	۸۴۶۲
بر آرد یکے نالہ الا ہر از	کرانہ ہرہ کریم آں قسلبہ باز	۸۴۶۳
مسمی خریدند بر وزن زر	ہمہ خلق از بیم آں بد گہر	۸۴۶۴
ز آہن ہمہ کا نہا شد تہی	ز او نہ سس خانہا شد تہی	۸۴۶۵
شدہ انجہ سیم و دینار زر	بہر جای کے طشت و کفش و تبر	۸۴۶۶
گہر بیع کردند از بیم جال	بیک پارہ آئینہا نقد ال	۸۴۶۷
ہمہ خاک شد ہر جا بود مال	بچو زان مہر ناخوش بر آمدہ سال	۸۴۶۸
کہ کس مہر مس را نکیر و بدست	یکے روز فرمود آں زر پرست	۸۴۶۹
کے کم خریدہ بیکد انگ نیم	دو صد تکہ زان مہر ناستقیم	۸۴۷۰
چو از قلب آگہر خاکستری	ہمہ خاک حاصل شد از ہر زرتی	۸۴۷۱
بکشور چنین ظلم شد آشکار	تہی دست شد در سرمایہ دار	۸۴۷۲

ذکر مبدل شدن غربت و دستہ باد بعشرت متضمن ذکر  
جمیل زینت سجادہ شیخ زین الحق والدین

ز باد و ز آں گشت چوں بوستان	چو از ظلم شد ملک هندوستان	۸۴۶۳
بهر جانب خط مہلک فتاد	ہمہ از شوکت خلق اندر بلاد	۸۴۶۴
ہمیں آدمی خورد ہر آدمی	ور آمد باداد آدمی	۸۴۶۵
بہر جا کہ بد غلہ شد تو تیا	بہر جا زے بود شد کیسا	۸۴۶۶
شد از تنگدستی ہمہ یا مال	نہ بر کس درم نہ فراخی مال	۸۴۶۷
شد از قوط و افلاس و خاک پست	کے گز ستمہائے خسرو بہت	۸۴۶۸
خصوصاً کہ در کشور دیو گیسر	نماندہ یکے مرد روشن ضمیر	۸۴۶۹
ز غوغائے ایام ایمن شوند	کہ در ماندگاں در پناہش شوند	۸۴۷۰
بر آمد بجائے ریاحیں نہ قوم	سعادت ربودند ازین مرد و بوم	۸۴۷۱
بسے خلق می شد بہر روز کم	جہاں غرقہ می شد بگرداب غم	۸۴۷۲
یکے مرد سنی پدیدار گشت	ہم آخر چو دور شقاوت گذشت	۸۴۷۳
زین باز گرداب محنت کشید	زما ز از دست ستم و اخید	۸۴۷۴
کہ مقبول کو نین کردش خدا	لقب زین دیں گشت آں مرد را	۸۴۷۵
زدینا و عقبی دلش خاصہ	بعلم و عمل ذاتش آراستہ	۸۴۷۶
کہ شد تو سن نفس رانش تہام	ریاضت جہاں داد ہر صبح و شام	۸۴۷۷
ز بولیش شدہ تازہ گلزار حیث	ز خلقش جہاں گشتہ باغ بہشت	۸۴۷۸
بزم صفا ہمدوم بوسید	براہ و دنا ہمہ گہ بویزد	۸۴۷۹
برستہ ہمہ کشور دیو گیسر	طفیل جہاں مرد روشن ضمیر	۸۴۸۰
انراں اخترش سر بکیو اں کشید	جہاں خان قتل پناہش گزید	۸۴۸۱
جہاں گیسر داند پناہ فقیر	بلے ہر کجا با سعادت امیر	۸۴۸۲
برست این مرد و بوم از ظلم شاہ	غرض در پناہ جہاں مرد راہ	۸۴۸۳
مشرفت از ملک ہندوستان	شدہ تازہ باز اسراں بوستان	۸۴۸۴
در اطراف این شہ بوم بر کاحراں	کم آزار و کم تر فرمان دہاں	۸۴۸۵

۸۴۹۶	بہد چنیں شاہ بیداد گر	برستہ زبیدی اس بوم و بر
۸۴۹۷	دگر خالے ہم بفرمان شاہ	رشتہ کی دران کنور از سخت گاہ
۸۴۹۸	دریں بوم و بردست کم یافتہ	بر آشفتنہ بر شاہ بشتافتہ
۸۴۹۹	بدہلی رہا کرد دیوار و در	شدہ خلق ساکن دریں بوم و بر
۸۵۰۰	بدہلی بجست نام دہلی نماد	سعادت سمران بایدر بخواند
۸۵۰۱	بریں جلد تا چارہ سال راست	سعادت ازین ملک کیجو گاست
۸۵۰۲	ہم آخر چو مردان ازین مرز بوم	سبک برگرفتہ یکسر قدم

## رسیدن ترمہ شیریں در ہندوستان

۸۵۰۳	یکے روز یکے زملتان رسید	نفیرے بر ایوان خسرو کشید
۸۵۰۴	بفریاد گفتا کہ فوج منسل	بر اوی ہم از آدمی بستہ پل
۸۵۰۵	خروشاں گذشت از لب جویبار	بگردوں رسانید گرد دیار
۸۵۰۶	بسے تا صبح کردہ در حدسند	ہمی تازد اکنون در اقصائی ہند
۸۵۰۷	چو خسرو ازین حال آگاہ گشت	کہ از حد ملتان ملا عین گذشت
۸۵۰۸	گمر بست در کار لشکر کشتی	بر رسم کلداری و سرکشتی
۸۵۰۹	نویدے رواں کردہ در ہر طرف	طلب کرد افواج خود صف صفت
۸۵۱۰	سپاہے گراں راندہ صفدرے	نہر بری در آمد نہ ہر کشورے
۸۵۱۱	یکے انجن شد نہر لشکران	بد نہال ہر یک سپاہ گراں
۸۵۱۲	چو شد عرض آں لشکر بے حد	کہ در حضرت آمد برائے مدد
۸۵۱۳	نشنیدم مہندسین شمر دہ سوار	بد فقر در آور دیا نصہ ہزار
۸۵۱۴	ز سیر سی پد خیمہ زد تا بجو	بہر روز فوج برومی فرو د
۸۵۱۵	دگر روز یکے در آمد شتاب	و کا گفت مر شاہ مالک رقاب



زبان را چو اہل تفلک کشاد	پس آنکہ زمین را بے بوسہ داد	۸۵۱۶
بمیر تہ مغل میکند ترک تاز	بگفتا سہ روز ست ای سرفراز	۸۵۱۷
نکستے نیست جز شاہ فریاد رس	اسیر آمدہ خلق اندر قفص	۸۵۱۸
خرابی پدید آمدہ در دیار	خزیدہ ہمہ خلق اندر حصار	۸۵۱۹
بجو شید زوسیل ہر سو برور	یکے لشکرے ہچو دوریاں شور	۸۵۲۰
در آں لشکر شوم سرشکر ست	ہما تر مہ شیرین کہ نام آدرست	۸۵۲۱
کہ آمد صف فتنہ نزدیک تر	چو از پیک بشید شاہ ای خبر	۸۵۲۲
کہ راند سبک سوی میر تہ سپاہ	بدان پور لغیر لغیر ہو دشاہ	۸۵۲۳
ز تازی سواران پیل دہ ہزار	برد با خود آں سرکش نامدار	۸۵۲۴
نماید بدیشاں یکے دست برد	بغفلت چو یا بد معطل را برد	۸۵۲۵
کہ نتوان زدن فوج بر فوج شاں	وگر خود بہ بیند محسے چناں	۸۵۲۶
چو مرداں بود روز و شب ہوشیار	ابا جملہ لشکر رود در حصار	۸۵۲۷
زند در کیں گاہ دشمن کمین	بہر جایکے قاب بیند زین	۸۵۲۸
سپہ راند از بہر تاراج شاں	وگر پیشتر جنبہ افواج شاں	۸۵۲۹
فتنہ در میان سپاہ فتن	ازاں سو تو آسمی ازین سوی من	۸۵۳۰
بیک حملہ افواج شاں بشکینم	یکے روز ناگہ برایشاں ز نیم	۸۵۳۱
بزد کو سدا فوج برول کشید	چو فرمان شدہ پور بغرا شنید	۸۵۳۲
ہمی جست فرصت پئے ترک و تاز	بمیر تہ چو ز غیمہ آں سرفراز	۸۵۳۳
سپاہ ملا عین نمودار گرد	یکے روز بر آسمان رفت گرد	۸۵۳۴
رہا کرد افواج خود چہلہ پس	ہماں تر مہ شیرین مقلوب کس	۸۵۳۵
بد نہال او جندہ پانصد سوار	یکے امواج داری رسید از حصار	۸۵۳۶
بزد کو سدا پرکار و جنگی دہل	چو یوسف تنک دید فوج مغل	۸۵۳۷
ابا سرفرازان و گردن کشاں	برول آمد از حصن چوں سرکش	۸۵۳۸

۸۵۳۹	مغل چوں تنگ بود از کربانفت	گر زیاں سوی لشکر خود شناخت
۸۵۴۰	از یاشاں یکے مرد چوں از دها	کہ بودی پسر خواہر ترمہ را
۸۵۴۱	فرود آمدہ بود در روز کار	شہرانی ہمچو در بادہ سوار
۸۵۴۲	چپ و راست افواج از دیکہ گشت	چو بدست ازین حال آگہ گشت
۸۵۴۳	در آمدیکے فوج ہندوستان	مراور اگر فتند باد و ستیاں
۸۵۴۴	بکروند سوسے حصارش رواں	وز انجا شدہ پیشتر صفدراں
۸۵۴۵	مغل لشکر خود چو نزدیک دید	پیشتی لشکر عنانرا کشید
۸۵۴۶	دوچارے بخوردند مردان کار	در آوینت از ہر دو جانب سوار
۸۵۴۷	ز فوج مغل ناگہاں ہوی غارت	یکے رستخیزی زہر سوی غارت
۸۵۴۸	بر آمد زخم بہرہ ز انسان خودش	کہ مغز سر ہندیاں شد بکوش
۸۵۴۹	سواران ہندی عنان تافتند	سوی کشور خویش بشتافتند
۸۵۵۰	فرستاد یوسف بجفت خبر	کہ فوج مغل تافت از ہند سر
۸۵۵۱	گرشہ کہ آمد بدستش اسیر	فرستاد بر شاہ آفاق گیر
۸۵۵۲	پہستہ جاں مرد در دست پا	کہ بودی پسر خواہر ترمہ را
۸۵۵۳	فرستاد در حضرت شہریار	نہ تنہا کہ با صدیل نامدار
۸۵۵۴	خبر چوں بشاہ سرا فرار گشت	کہ از ہند فوج مغل باز گشت
۸۵۵۵	بزد کوس و بار بار کی برشت	سپہ راند و بال شاں درشت
۸۵۵۶	خزیدہ سواری فرستاد پیش	خود آہستہ میسر اند بگاہ خویش
۸۵۵۷	بتہا نیسر آمد چو رایات شاہ	فرستاد از انجا فرادواں سیاہ
۸۵۵۸	بدنبال آں لشکر شوم پیے	ہمی رفت لشکر بفرمان و پیے
۸۵۵۹	سپہ کرد و دنبال آں قوم شوم	کہ کم باد بے شاں ازین مرز بوم
۸۵۶۰	ہمہ تنگ چٹمان بینی فراخ	دہنہا، شاں ہمچو در ہا کاخ
۸۵۶۱	شب و روز از بینی پست شاں	بہر سوی ز داب گشتہ چکان

بے خوں نشان رخت تا آب سند	چو دنبال شاں کرد افواج ہند	۸۵۶۲
علمہا و شاں بر زمیں میزدند	بہر قلب گاہے کیس میزدند	۸۵۶۳
شہ از چہرگی شاں بے می گزید	چو افواج در حضرت شہ رسید	۸۵۶۴
رداں کرد لشکر سے تخت گاہ	پس آنکہ ز تختانیسر آں بادشاہ	۸۵۶۵
کہ خواندیشیں کہواہہ کوتل دیار	یکے ہندوی بد در آں روزگار	۸۵۶۶
تنش خاکی و اختر شش تیش	بسر داشت دعوی گردن کشتی	۸۵۶۷
بماوے مالوت ادیر گزشت	شنیدم کہ خسرو گہ باز گشت	۸۵۶۸
کہ خضہ ست با جمیع آں مرد راہ	معین الدین آں سنجی در پناہ	۸۵۶۹
از انجا سوی تخت گاہ راہ کرد	چو از زیارت شہنشاہ کرد	۸۵۷۰/۳۲۵۲
ہے چند خلقے لبشہر آرمید	چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید	۸۵۷۱

## فرستادن سلطان محمد شاہ بن تغلق شاہ در کوہ قراجل بر نیت تلف شدن خلق

بگل گشت سوی چین سر نہاد	کے روز شہ اول بایداد	۸۵۷۲
بیازار باکو کہہ می گزشت	ز گلگشت گزرا چوں باز گشت	۸۵۷۳
کسے بود در بیج کس می خرید	بہر سوی ابنو ہی خلق دید	۸۵۷۴
کہ سمورست این شہر و کشور ہنوز	بدل گفت آں شاہ آفاق سوز	۸۵۷۵
ہمی داشت این راز در دل نہاں	بتدبیر باید تلف کرد شاں	۸۵۷۶
ہمی چارہ کشتن خلق دید	وز انجا بدار الحلا فہ رسید	۸۵۷۷
بر آورد سر شاہ سیار گاہ	دگر روز گز غرقہ آسمان	۸۵۷۸
یکے بار گاہے بتسلیمت زنند	بفرمود تا طبل رحلت زنند	۸۵۷۹

سپہ سر بسرخیمہ بیروں کشید	خروش تبیرہ بگردوں رسید	۸۵۸۰
کہ بودے پسر خواہر شاہ را	بخشرد ملک گفت فرماں روا	۸۵۸۱
طنا بش بران سوی گردوں زند	بسر لشکرے خیمہ بیروں زند	۸۵۸۲
سپہ را بکوہ قراصل برد	نامقهای دلی سبک بگذرد	۸۵۸۳
بکوہ قراصل گرد ہا گردہ	در اندازیں لشکر باشکوہ	۸۵۸۴
کہ ہر یک برایتا شست از خار ہا	سپہ را در آدر دران غار ہا	۸۵۸۵
پریشاں کند خلق فردیش را	کشند ہمہ لشکر خویش را	۸۵۸۶
ازاں خلق ادبائش ہر سو ہجوم	مگر کم شود اندرین مرتد و بوم	۸۵۸۷
برو تا مزد کرد یک لک سوار	شنیدم کہ خسرو دران روزگار	۸۵۸۸
ز فرماں خسرو گریزے ندید	چو خسرو ملک در قراصل رسید	۸۵۸۹
در آید بہ پیغولہا صفت بصفت	بفرمود تا لشکر از ہر طرف	۸۵۹۰
کہ بودند چون آزد ہا و دژم	پس آنگاہ نام آدران حتم	۸۵۹۱
کہ گردش مغیلان انہودید	تکے جوئے آبے تیر کوہ و دید	۸۵۹۲
یکدہ حکیمان ہند و ستان	طلسے عجب درد ہا نش نہاں	۸۵۹۳
گرچہ برو نامزد روز و شب	بسر چشمہ او کلیدی عجب	۸۵۹۴
دگر بر کشا نید دریا بود	کہ گر گریستہ دارند صحرا بود	۸۵۹۵
در افتاد در غار و در کوہ ہار	چو بگذشت لشکر از اں قویار	۸۵۹۶
رہا کرد کاہد گرد ہا گردہ	رہی داد ہند و سپہ را بکوہ	۸۵۹۷
بجو شنید ہند و ازاں کوہ ہار	چو افتاد لشکر بہر کوہ و غار	۸۵۹۸
بہ بستند ہر سو رہی بر سیاہ	بہر قلب گاہے گرفتند راہ	۸۵۹۹
بروں آمدہ بہ پنج یا شش ہزار	شنیدم کزاں چند یک لک سوار	۸۶۰۰
بجست از بازار فتن عین گردند	چو بر شہ رسیدیں گردہ ترند	۸۶۰۱
کہ احمست پایان ہندوستان	بمندی بر آورو خسرو نہ بان	۸۶۰۲

۸۶۰۳	سلامت چرا آمدید از بلا	چرا جان ندادید در غار با
۸۶۰۴	نگنید اصحاب را در خطر	بگردید آنکہ از آنجنا حد
۸۶۰۵	بریں سوے چون زمرہ بیوفا	رہا کردہ یاران ہم جنس را
۸۶۰۶	گر یزاں سپردید یکسر غناں	ز سستی دل ملک از بسیم جاں
۸۶۰۷	گروہے کواں کوہ عالم رسید	بریں تہمت آل شاہ شاں سر رسید
۸۶۰۸	ہمہ حال خسرو در اں روزگار	بر آورد گردے ز شہر و دیار
۸۶۰۹	وزاں پس عواناں مردم شکار	رواں کرد در ہر طرف شہر یار
۸۶۱۰	کہ از ہر قبیلہ بر آورد کرد	تہ خنجر آزند ہر جا کہ مرد
۸۶۱۱	ستانند اموال از منعمان	ربانید املاک از مکر ماں
۸۶۱۲	بہر جا سرے ہست گردن زنند	بہر جا کہی ست مغلس کنند
۸۶۱۳	اسیر آمدہ ہر کجا بہر کشتی	زدہ ہر کجا خانہ بد آشتی
۸۶۱۴	عقوبت بہر جانبے سیکندشت	چہ شہر و چہ کشور چہ کوہ و چہ دشت
۸۶۱۵	بے مرد زیر شکبہ بمرد	بجست آنکہ زین بوم برخت برد

۴۲۵۵

## ذکر گشتن سید جلال در معبر و علاحدہ شدن از تختگاہ و عزیمت سلطان محمد شاہ ابن تغلق شاہ جابلنگ

۸۶۱۶	بمعبر خوانے کہ آہنگ کرد	مگر گردہ زد بتنور سرد
۸۶۱۷	بمعبر کیے سیدی کو تو ال	دراں وقت بودست تاش جلال
۸۶۱۸	بزد کوس و ز شاہ دہلی گدشت	بگشت از سران تلگواں ہفت ہشت
۸۶۱۹	بر آورد چہ ترے برسم شہاں	چو بنید این نقشہ شاہ جہاں
۸۶۲۰	رواں شد بیک با سیاہی کراں	سپاہش ہمہ یز سرش کراں

مہر یک دودر دولت آباد دید  
 رسید اندراں بوم و بر بے درنگ  
 ہنسی کرد تدبیر آں شہر یار  
 ایا فوج معبر شکست آورد  
 وزید اندراں شہر باد سموم  
 بسے آدمی جاں باپرد سپرد  
 ازین حادثہ شاہ آشفتنہ ماند  
 دلش زان تماشا پرانگار شد  
 چون بی سپردند جان بیش و کم  
 کہ خود ہم از ان باد در تزع بود  
 الاغے درآمد در اثناء راہ  
 ہمی گفت کاے ملجاہ آد میں  
 فرستاد بر شاہ فیروز جنگ  
 کہ این را ز در سمع خسرو سار  
 مہے شد کہ برگشت از شہ ہشتنگ  
 بکوہ پد سر اشداں سست مرد  
 شہنشہ سپہ را بجای کشید  
 بہنہ جای ہند دست نگاہ فرار  
 سپہ راند ہر سو پے ترک تاز  
 بز و سر و از ان مرز بیروں قتاد  
 ز اشتر دلی اشک ریزاں برفت  
 کہ در شب شگافد سر موے را  
 باقتضاء ہند و ستاں نامدار

۸۶۲۱ ہی راند تا سر بد کہن کشید  
 ۸۶۲۲ وزاںجا سپہ راند سوے تلنگ  
 ۸۶۲۳ مہے یک دو آنجا پے کارزار  
 ۸۶۲۴ کہ اقلیم معبر بدست آورد  
 ۸۶۲۵ شنیدم بتاثر اقدام شوم  
 ۸۶۲۶ دراں واقعہ خلق بسیار مرد  
 ۸۶۲۷ بہر خانہ بس آدمی خفتہ ماند  
 ۸۶۲۸ تنش نیز زان باد بمبار شد  
 ۸۶۲۹ زافوج دہلی سران خشم  
 ۸۶۳۰ شہنشہ از ان شہر عطفے نمود  
 ۸۶۳۱ بہمدی نشستہ ہی رفت شاہ  
 ۸۶۳۲ دغا گفت و بہناد شمر بر زمین  
 ۸۶۳۳ ہاں خان قتلعہ بے درنگ  
 ۸۶۳۴ یکے راز بہانیش گفت خاں  
 ۸۶۳۵ بگو کاے جہانگیر فیروز جنگ  
 ۸۶۳۶ زافقضاء تسلیم شہ عطفے کرد  
 ۸۶۳۷ چونادر حوالی سپہ در رسید  
 ۸۶۳۸ بہر چند کاں بازگہ پایدار  
 ۸۶۳۹ نزول سپہ کرد آں سرفراز  
 ۸۶۴۰ بگوشش ہشتنگ این خبر جوں فتاد  
 ۸۶۴۱ باقتضاء کوکن گریزاں برفت  
 ۸۶۴۲ دریناچان شہسوار و غنا  
 ۸۶۴۳ سخی دست و چالاک و چاکب سوار

دلاور بودست فیروز جنگ	۸۶۴۴
غرض چونکہ بشنید کاں نالو کار	۸۶۴۵
بفرمود کاں خان قتل خطاب	۸۶۴۶
سیار و بدستش اماں نامہ را	۸۶۴۷
یفرقان نشہ خان فیروز جنگ	۸۶۴۸
برفت در سائید اورا بشاہ	۸۶۴۹
یکے ماہ در دولت آباد ماند	۸۶۵۰
ہی رفت منزل بہ منزل حتم	۸۶۵۱
بہر کار پیکار یعنی ہشتنگ	
پسردہ است کوکن عمان فرار	
رود و در بدستش آمد و شتاب	
بحضرت کشدم و خود کامہ را	
جریدہ رواں شد بسوی ہشتنگ	
وز آنجا بکنکہ رواں شد سپاہ	
دگر روز در سمت دہلی برآمد	
شہنشاہ درو با فرادان خدم	

## ذکر برکشتن شاہو و گلچند رو ہلا جوں

### بر سبیل ایجاز

چون شہ راز لاہور دیدند دور	۸۶۵۲
بگشتند از شاہ دریا حتم	۸۶۵۳
کہ شہ در خور خواجگی جہاں	۸۶۵۴
سران سپہ جملہ یکجاے کرد	۸۶۵۵
چو سر تیز و دیکر سران بی حساب	۸۶۵۶
ز افواج برگشتہ کاں خوش فشاں	۸۶۵۷
دگر بار بروید گراں یافت دست	۸۶۵۸
گرفتہ از پیشاں سر چند را	۸۶۵۹
ابا سر فرازان کشور کشای	۸۶۶۰
شنیدم کہ ہے ز راہ غرور	
چو شاہو ہلا جوں و گلچند ہم	
ہماں صاحب مقبل کاں	
بزد کوس بر قصد شاں سائے کرد	
چو قیراں کہ صفہ رشداور خطاب	
زد دہلی بسمت لہا ور راند	
بیکار افواج شاہو شکست	
شکستہ ہلا جوں و گلچند را	
وز آنجا سوئی حضرت آورد راکے	

## رسیدن سلطان محمد در دہلی و تلف کردن بقیہ خلق

چو شد با چشم سر بدلی کشید	۸۶۶۱
گر ہے کسالم رسید از و با	۸۶۶۲
بهر کوے بگماشتیہ مخبر اس	۸۶۶۳
بانیخت دیوان غوثی بشہر	۸۶۶۴
یکے را بہتال یکے را بزور	۸۶۶۵
ز ظلمش ہمہ خلق مضطر شدہ	۸۶۶۶
گر ہے کہ بودند از دور دست	۸۶۶۷
بمعبر جدا گانہ شد تحت گاہ	۸۶۶۸
یکے مرد کش خردین شد لقب	۸۶۶۹
پس از نقل بہرام خان گزین	۸۶۷۰
حشمتہا و خود چوں تملک کرد شاہ	۸۶۷۱
پے ضبط اطراف زورش نماند	۸۶۷۲
حشم از دبا تملک کمتر رسید	
تملک شاہ ہی کرد شاہ از جفا	
کہ گیرند خستے بہر سوراں	
درو نامزد قوتی از اہل قہر	
ہمی بست و می کشت و می کرد کور	
شعب در ہمہ شہر و کشور شدہ	
بگشتند از آب شاہ ظالم رست	
جلال اندراں تختگاہ گشت شاہ	
بلاکھ سنوئی ادر کرد شور و شغب	
بر آور و جستہ می ہماں خودین	
بے خلق از و کشتہ شدی گناہ	
ز خلق زبوں جو یخوں می نشانند	

## قصہ گشتن عین الدین ماہرو

ہماں شاہ عاجز کش و فتنہ جنگ	۸۶۷۳
کہ سر کاہری خواند شش روز گار	۸۶۷۴
بگل گشت آن بارغ مرکب جہاند	۸۶۷۵
ابا لشکر و بیل و اسباب خویش	۸۶۷۶
برابر برد جملہ اسباب جنگ	۸۶۷۷ F ۲۵۷
ہمی رفت تماجرہ کرد آب را	۸۶۷۸
سر از خدمت شاہ ظالم کشید	۸۶۷۹
سپہ را دلے داد ہشیار کرد	۸۶۸۰
باقصا دہلی براں سو گنگ	
بہشتے بنا کرد شداد و اہ	
یکے روز از شہر لشکر براند	
ہماں عین دیں را فرستاد پیش	
بفرمود تا بگذر د آب گنگ	
چو شد عین دیں از سیاہنش جدا	
بہر لشکر و بیل با خویش دید	
بگشت از شہر و از بدیکار کرد	



۸۶۸۱	بگفتا کہ لے سرکشان دیار	پہر بچلم دل بست این نابکار
۸۶۸۲	یگانہ مرور از سران چشم	ز افواج ہندوستان کرد کم
۸۶۸۳	یکے مرد تنہا چہ خاص و چہ عام	بر انداخت اولاد آدم تمام
۸۶۸۴	گر او شد یہندوستان بادشاہ	خروج ست بر شاہ ظالم روا
۸۶۸۵	زبوناں اگر جسملہ یکدل شوند	برور در تہیبا مقابل شوند
۸۶۸۶	یقین و اخذ نایں بر دہوم را	کہ بس گشت شہ خلق مظلم را
۸۶۸۷	اگر بادشاہست ہم یکتن است	ہم از جنس باست اچھا بہر منت
۸۶۸۸	از تنہا بے گفت آن عین دیں	کہ از ظالمے دار ہد آیں زمین
	ولیکن چو ثباتی است شوم گناہ	کسے کم شدش یار در حرب گاہ

## مصا کردن عین الدین با محمد شاہ ابن تغلق شاہ

۸۶۸۹	شنیدم چو شہ رارسید این خبر	درویش شاہ از جن زبرد ز بر
۸۶۹۰	کے لشکر از خویش برگشتہ دید	سر خود قریب ہد گشتہ دید
۸۶۹۱	بے برد و سوس خستگان	نبالید چوں دست و پالبتگان
۸۶۹۲	نیایش گری کرد تا صبح دم	ہمی گفت باز آدم از دستم
۸۶۹۳	بے تو بہا زین صفت کرد خام	شکست این ہمہ کوتاہ چوں یاکام
۸۶۹۴	چو شد ز روز آن شاہ مرد شکار	نویدے فرستاد در ہر دیار
۸۶۹۵	ز ہر کشوری خواند جملہ سپاہ	یکے روز زد کو بس در صبح گاہ
۸۶۹۶	بزدیک قنوج زین سوئی گشت	دو فرسنگ زو خیمہ بے درنگ
۸۶۹۷	پس از ہفتہ جملہ سر لشکراں	رسیدند با فوج ہما، گر اں
۸۶۹۸	ز دہلی رسید احمد ابن ایاز	کہ دو سہر شاہست اں سرفراز
۸۶۹۹	ز کیتھون خطاب افغان رسید	مجیر از بیانہ خروشاں رسید

۸۶۰۰	یکے فوج جو شندہ از ہر دیار	شتاباں بہ پیوست بر شہر یار
۸۶۰۱	سپہ ہفتہ زیں سو گنگ ماند	میان دولشکر نہ فرسنگ ماند
۸۶۰۲	بہاں عین دین باہر وچوں شنید	کہ رایات اعلیٰ بقصدش رسید
۸۶۰۳	بگفتند کال خسرو کامیاب	دو فرسنگ زونیمہ زان سو آب
۸۶۰۴	دگر وز کیں لا جوردی بہر	لقابے بر آئند از روئے مہر
۸۶۰۵	بزد کو سے و عبرہ کرد آب را	بر آہنگ پیکار و قصد و غا
۸۶۰۶	بریں جانب گنگ بندہ گذشت	سپہ خود ہی را ند تا وقت چاشت
۸۶۰۷	چو شد چاشت دلشکر نہ رسید	ہمہ لشکرش تینہا بر کشید
۸۶۰۸	بیک نوی لشکر نکلند شور	شکستند یک جانبے را بزور
۸۶۰۹	چونا ساختہ بود افواج شاہ	ز غفلت بتنبید یکسر سپاہ
۸۶۱۰	زمانے چو شد لشکر ہوشیار	سپہ حملہ شد بر ہوناں سوار
۸۶۱۱	بہ پیوست ہر کس بسالار خویش	چو دیدند با خود سہراں یار خویش
۸۶۱۲	ہمہ با عدو حیلہ ساز آمدند	گر ز زندگان نینہ باز آمدند
۸۶۱۳	شہنشاہ برانشقری شد سوار	بگردشش یکے فوج مردان کار
۸۶۱۴	بہ پیوست در جنگ با عین دین	کمر بستہ بر عزم پیکار کیں
۸۶۱۵	در آں روز آں جنگ تا وقت شام	شد از ہر دو سو قایم آں مقام
۸۶۱۶	چو شب شد و دشمنوں فرود خستند	ہمہ سینہ یکدگر دو خستند
۸۶۱۷	بخونیز از ہر دو جانب حشم	موافق شدہ با شفق دمدم
۸۶۱۸	گئے یک دگر تیر و ناک زدند	گئے گرز و خنجر تبارک زدند
۸۶۱۹	شنیدم ہمہ شب در آدین بختند	دو سہ بار با ہمسری بختند
۸۶۲۰	بگردند بر غاش تا وقت چاشت	کس از ہر دو سو جانی خود کم گذشت
۸۶۲۱	کہ شد چاشت از مہو و بال	فتاد آخر عین دین در زوال
۸۶۲۲	شہ از حیرہ دستی ز بوش گرفت	مقام قرار دسکو نش گرفت

F 268

۸۶۲۳	چو آن عین دین جان خود را گذاشت	بقصد شهنشہ علم بر فراشت
۸۶۲۴	ہم آخر شہنیدم در آن کارزار	چو شد چہرہ تر شکر شہر یار
۸۶۲۵	بر دیار شد خلق خالم پرست	دور شکر تھے عین دین شاکست
۸۶۲۶	چو شکست این حربکہ عین دین	ہتی دید خود را یار و یس
۸۶۲۷	گریزاں بسوی او دھ سر نہاد	ہمہ شکر و بیل دادہ پیاد
۸۶۲۸	گروہ نہنگان تازی سوار	رسیدند بروے بعین قرار
۸۶۲۹	گرفتند اور ایلان سپاہ	بہ بستند و بردند در پیش شاہ
۸۶۳۰	شہش گفت بانبند محکم کنند	قصاص و سیاست بروکم کنند
۸۶۳۱	نشانیدش آنکہ بر پشت خری	برندش بتشہیر ہر کشورے
۸۶۳۲	نقیباں بر پیشش قدم در نہند	بہر فوج گاہے نہاد و ہمند
۸۶۳۳	کہ ہر کو بتابد ز در گاہ شاہ	سراجم اورا ہمیں ست راہ
۸۶۳۴	سہ روزشش عوانان شہ تابشام	بگردند تشہیر در خاص و عام
۸۶۳۵	بروز چہارم بفسر بود شاہ	کہ بخشیدم آؤرا تمامی گناہ
۸۶۳۶	بریدند بندش بتولین بند	شد از خلعت شاہ فیروز مند
۸۶۳۷	شنیدم مراد او ہم زادہ بود	کہ ہر یک بکارش مددی نمود
۸۶۳۸	یکے بود شہر اندنا مدار	دوم بود نصیر اللہ اختیار
۸۶۳۹	شنیدم چو شکست افواج شاہ	فلک کرد آہنگ تاراج شاہ
۸۶۴۰	چنان ہر یکے زد در اطراف سر	کہ سر کم بر آورد بار دگر
۸۶۴۱	و گرو ز زان برد کہ کرد شاہ	عزیمت مصمم سوے تخت گاہ
۸۶۴۲	بشہ آمد و باز بر عام و خاص	دگر بارہ نو کرد رسم قصاص
۸۶۴۳	بقصدش بے خلق بشتافتند	براں آؤد ہا دست کم یافتند
۸۶۴۴	کے را کہ باقی بود عس و جاہ	برو دست کوتاہ ہر کینہ خواہ

برگشتن نصرت خاں در بدر آراشتعال خورم

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ہمی کہ دعویٰ سپاہ دیار	یکے روز شد دادہ بود دست بار	۸۶۴۵
فرستادہ خان روشن ضمیر	الاسخ رسید از سوے دیو گیر	۸۶۴۶
کہ شد خان قتل مراد و خطاب	جہاں پور بہان یل کامیاب	۸۶۴۷
سلام و دعائے سوے شہریار	نہشتہ پس از نام بروردگار	۸۶۴۸
کہ شد خان نصرت بکردش خطاب	وزاں پس شکایت بدشت از شہاب	۸۶۴۹
بفرمان شہ بود فرماں روا	یہ بدر و بکو بر ہماں بیو فنا	۸۶۵۰
رسانید اطراف خود را گرد	یکایک گشت از شہ بخت مند	۸۶۵۱
بہ پیوستش از کشور گوجرات	یکے پور خواہر جنس بغات	۸۶۵۲
چو شیطاں زیاں کار بہر خاص عام	بافعال عفریت خورم بنام	۸۶۵۳
یکایک بدست بلایش سپرد	ہماں غول یکسر زراش برود	۸۶۵۴
دماغش ز سودا خلل یافتہ است	ہم از اشتعالش سر متافتہ است	۸۶۵۵
برم سوے آن غول یکسر سپاہ	رسد گر برس سوے فرمان شاہ	۸۶۵۶
بدست آرش چوں فشانش منم	بیک ہوتے افواج او بشکنم	۸۶۵۷
دژم گشت و شکست و حال بار	چو بشنید مضمون ہمہ شہریار	۸۶۵۸
بر آسان کہ گنجی تلف بیش کرد	دراں روز اندیشہ باجویش کرد	۸۶۵۹
ہمہ سرفرازاں و لشکر کشاں	و گر روز فرمود تا سر کشاں	۸۶۶۰
بگویند مرخان فرماں پذیر	برانند لشکر سوے دیو گیر	۸۶۶۱
بدست آردش با تمامی تبار	کہ لشکر کشد سوے آن نالکار	۸۶۶۲
اطاعت نمود آنچه فرماں رسید	چو افواج حضرت سوئی خاں رسید	۸۶۶۳

## شکر کشیدن قتل خان بقصد نصرت خان

دگر روز کز غرہ نیگلوں بر آرد شاہ فلک سر بردوں ۸۶۶۴

برآمد ز بانگ دہل طمراق	فروختست نوغان اہل یتاق	۸۷۶۵
نہادند زین برہیوں سرکشان	تیرہ برآمد ز درگاہ و خشان	۸۷۶۶
شدہ برکیت سعادت سوار	وقت نوش آن خان پر ہیزگار	۸۷۶۷
سپہ چوں سراسر ز کہتی گذشت	ہمیں خواند فرماں در وہمی نوش	۸۷۶۸
یکے باز گشتے برآمد بلب	بکشک سناری کی صبح خند	۸۷۶۹
برفت گذشتہ ز خرگاہ مادہ	دود پلیندر پیش آن بارگاہ	۸۷۷۰
ہمہ داد مجھو د بر سرکشان	بکشک سناری دوشہ روز خاں	۸۷۷۱
الہاں رہا کرد در دیو گیر	دگر روز آن خان آفاق گیر	۸۷۷۲
کہ کوچ انا فتحنا بخواند	ز کشک طعماری سپہ را براند	۸۷۷۳
چو با فوج سیار ریات ماہ	ہی رفت منزل بمنزل سیاہ	۸۷۷۴
ہمیکہ دس از خصوصت شتاب	دزاں سوئے آن خان نصرت خاں	۸۷۷۵
ہمی کرد اطراف خود پاکمال	سپہ را ہی داد بسے مار مال	۸۷۷۶
چو لشکر بجہید در فکر ماند	ملک شہج را سوئی گلبرگے راند	۸۷۷۷
سوار اند راں انجن شش ہزار	یکے انجن کرد آن ناہار	۸۷۷۸
بگردہ سر آہنگ آن انجن	بفرمود تا خورم فستہ فن	۸۷۷۹
دو فرسنگ از حد خود بگذرد	سپہ جہ از بد بریدوں بگرد	۸۷۸۰
حصارے برآ رویکے مرد وار	کند گنہ گہرے حکم از چوب و چار	۸۷۸۱
بہر کار با شہ جو مردان کار	بودر در زوب چوں سہاں پوشاں	۸۷۸۲
وہد جنگ و کوشش کند ناگزیر	چو آسار سد لشکر دیو گیر	۸۷۸۳
ہمیشہ شد آفاق را چار طاق	دگر روز کز سپہ ہر نیلی رواق	۸۷۸۴
برآمد ز شخص فیض افواج کرد	بزرگہائے لشکر نمودار گرد	۸۷۸۵

## مصاف قلع خاں با لشکر نصرت خاں

F. ۲۶۰

نوٹ کی تشریح کیلئے نمبر ملاحظہ ہو

## د فیروزی یافتن قلعہ خاں

زکتنہر ہمہ جیش خورم کشید	چونزدیک کتنہر سپہ در رسید	۸۷۸۶
غبارے بر آمد جہاں شد سیاه	بمیدان شتاوند ہر دو سپاہ	۸۷۸۷
دلاور خرد شاں پے کارزار	شدہ بیدلاں مستعد فرار	۸۷۸۸
ہمہ مرد کاہے پہنچ سپاہ	نذیرت کس در جہاں بجو گاہ	۸۷۸۹
بسے بگزرد مرد در کارزار	بدنبال یک مرد چابک نوار	۸۷۹۰
زکتنہر یک آماج وارے بروں	ملک شہج از اس سولقلب اندوں	۸۷۹۱
کز وخلق آسودہ در ہسم شدہ	ہماں خورم اورا مقدم شدہ	۸۷۹۲
سوے ہیمنہ بر کشیدہ علم	حمید الدین آں پیر ثبات قدم	۸۷۹۳
بدست چپ قلب کردہ مقام	ہماں عارض نجات مسعود نام	۸۷۹۴
گر فتند ہر یک بجائے قرار	ستاوند ہر یک پے کارزار	۸۷۹۵
بپیش صف خویش چالش گرمی	زہر سوچی کرد ہر شکر می	۸۷۹۶
نظر داشتہ بر یمن و یسار	ہمہ ہر پر خاش در انتظار	۸۷۹۷
ستاوند بقلب اندروں با حتم	دزیں سوچی خان مبارک قدم	۸۷۹۸
برویش وستی مسلم شدہ	علی شاہ نہتو مقدم شدہ	۸۷۹۹
تعیں گشتہ در جانب راستا	ہماں احمد لاجی و قلعہ ستا	۸۸۰۰
ابا فوج از سر فرزان دہار	ہماں سعد ملک آمدہ در یسار	۸۸۰۱
بر پیوستہ وقلب خاں بر لبہر	ملک عالم و سر کشان دگر	۸۸۰۲
چو الماس فتح آشد و چون شنگ	چو بیرم فرہ چون نوار نہنگ	۸۸۰۳
بگردانہ ہنگام سے ابھن	کہند یاد شیرانگن و پیلین	۸۸۰۴
یک آماج وارے چپ و راست خاں	پے آفر شدہ آں جگہ گردناشاں	۸۸۰۵
دل وہاں بفرمانش بگماشتہ	ہمہ گوش بر گفت خاں داشتہ	۸۸۰۶

بہر جا سولے در آدینز گر	۸۸۰۶
چو تنگ آمد از ہر دو جانب سیاہ	۸۸۰۸
یلاں از دو سو مرکب انگلیختند	۸۸۰۹
بہر دو طرف لشکر ہر دیار	۸۸۱۰
بیک سو پد رسوے دیگر پسر	۸۸۱۱
زہر سوچو افواج آورد زور	۸۸۱۲
بجیند اس قلب از جا کج خویش	۸۸۱۳
ملک شیخ خورم بکتلگر خرمید	۸۸۱۴
یکے ساعت آن جا شد جنگیر	۸۸۱۵
علی شاہ تہو کہ بد پیش خاں	۸۸۱۶
چو افتاد فوجش تمامی دروں	۸۸۱۷
ہماں سعد ملکش بیاری ہی	۸۸۱۸
بجیند افواج از چار سوے	۸۸۱۹
چو لشکر تمامی بکتلگر رفت	۸۸۲۰
گریزاں ملک شیخ در بدر رفت	۸۸۲۱
ہماں خورم از لشکر دیو گیر	۸۸۲۲
پریشاں شدہ جملہ افواج شاں	۸۸۲۳
ز اعلام شاہ از دریاں دشت کیں	۸۸۲۴
در آمد سپہ در بلا جاجی شاں	۸۸۲۵
غنیمت گرفتند اہل سیاہ	۸۸۲۶
غنیمت گراں بعد چپکا دکن	۸۸۲۷
چچہ دل داری اے مرد غارت گرا	۸۸۲۸
سرو را کہ بینی ز پامال بیست	۸۸۲۹
بہی راند از فوج خود پیشتر	
ہوا گشتہ انجیر جہاں شد سیاہ	
دراں جو بکہ باہسم آ میختند	
در انداخت شاں یکدگر روزگار	
خروشاں بچو نریزی یکدگر	
بقلب ملک شیخ افتاد شور	
پنہ جست در کج باد و خویش	
سپہ داہرہ گرد کتلگر کشید	
چو شد چہرہ دل لشکر دیو گیر	
در افتاد در کتلگر باغیاں	
ہمی ریخت از دشتاں جوی خوں	
رسیدہ بصد قوت در دہی	
بزد و بصف قلب مغلوب ہوئے	
کس از لشکر بدر نہ مستاد	
اباجندہ نام آوردے ہفت ہشت	
بکتلگر دروں زندہ شد و ستگیر	
کمر بستہ دوراں بتاراج شاں	
یکایک بزد آسماں روزیں	
گرفتہ ہمہ رخت و کالاے شاں	
کسے رخت و کس خیمہ کس بارگاہ	
غنیمت شمارند و قتی چچیں	
کہ رخت ز بوناں بری دروغا	
رُبا نی کلاہش ز بچہر دست	

تو بہر قبائش بگری عنان	تہ تیہ را کہ اندر دواست جان	۸۸۳۰
ربای ز دوش شہداں کفن	لکشی از تن مردگان پیرہن	۸۸۳۱
بیاید کزین پند من بنگذری	اگر نیت خواہی کہ سالم بری	۸۸۳۲
خواہ آن زیاں بیج بدخواہ را	زیانے کہ بر خود نداری اردا	۸۸۳۳
درستی مکن بر زبوان فزون	خصوصاً بوقتے کہ یابی زبون	۸۸۳۴
بے مشرعتی گفت آن مرد راز	غرض خاں چو نارغ شد از ترکناز	۸۸۳۵
بہر دے بخت اندراں حرب گاہ	دران شب نزد خیمہ و بار گاہ	۸۸۳۶
خدا را بہر گام ممد و بخواند	دگر دزد لشکر سوے بدر راند	۸۸۳۷
ہمہ لشکر بدر در دزد خرید	چو در بدر افواج لشکر رسید	۸۸۳۸
فرستاد در حضرت شہر یار	بہستہ ہاں خورم نابکار	۸۸۳۹
دو سہ روز آن خان فیروز جنگ		۸۸۴۰
بر پیر اسن حصن کردہ درنگ		

## فرود آمدن نصرت خاں از حصار بدر باناں

فرستاد آن نگاہ تبول ہم	دگر دزد بر خان نصرت چشم	۸۸۴۱
کہ خان ترا ضماں پیش خسرو بداد	مرا در از عہد کہن داد یاد	۸۸۴۲
کہ اسی عاجز از دقت یاران خام	نہانی فرستاد بر فے پیام	۸۸۴۳
نگند آسمانش بگردش دواں	ترا کرد گرفتہ اشتغال	۸۸۴۴
کہ بنود مرا با تو شایستہ جنگ	فرود آئے کنوں ز دزدے درنگ	۸۸۴۵
رخم سرخ کن پیش فرماں روا	چو دادی ضماں پیش خسرو مرا	۸۸۴۶
گرفتار آئی در امتحان کار	وگر خود سمانی ہمی در حصار	۸۸۴۷
بیاگر تو باید از خان اماں	نیابی ز شمشیر خسرو اماں	۸۸۴۸



بجز صلح کردن گریز ندید	چو اس ماجرا خان نصرت شنید	۸۸۴۹
به پوست برخان پرهنرگار	شبانگاه آمد فرود از حصار	۸۸۵۰
کشادند دروازه را برزور	درون در افتاد غوغا و شور	۸۸۵۱
برون کرازاں درون سر نهاد	درون گریزاں برون می قتاد	۸۸۵۲
همه کاخها باز می بست گشت	بهر حاله منعم حتی دست گشت	۸۸۵۳
که بودست بدخواه اصحاب دین	اسیر آمده آن بدیو لعین	۸۸۵۴
ز غارت گری پستها سوده شد	از آن تاختن لشکر آسوده شد	۸۸۵۵
فرستاد پرتشاه مالک رقاب	دوم روز خان مبارک خطاب	۸۸۵۶
بسته تهاں مرد بر گشته را		۸۸۵۷
نه تنها که با خیل دبا اقربا		

## عزیمت قتل خان از بدرد کو تکمیر

F ۲۶۲

اسیران فرستاد بر شهریار	ازاں پس که آن خان و الامتبار	۸۸۵۸
که باشد درال حصن فرماں روا	که اگر در بدر الماس را	۸۸۵۹
علی شاهیل را پے ترک تبار	بکوب فرستاد آن سر فرار	۸۸۶۰
بلرزد یکبار ازاں دار و گیر	سپه راند خود جانب کو تکمیر	۸۸۶۱
سر رایش دین بفرقد رسید	چو خان معظم بمقتدر رسید	۸۸۶۲
که آمد پدید از جهان فساد	تھاں جبره ملغلا مفسد تراود	۸۸۶۳
که بودست الحی حصار طند	دراں دز خریدہ ز بیم گزند	۸۸۶۴
بسته همه ره گذر بار جنگ	بکوب بر آورد از خشت سنگ	۸۸۶۵
بر دوا پے سده بتاء کار	نمونه ازاں باره استوار	۸۸۶۶
نیکیه دایره گرد او بر کشید	چو خان معظم دراں دز رسید	۸۸۶۷

زودہ خمیمہ ایرانیان با شکوہ	تو گوئی کہ برگردا لبر ز کوہ	۸۸۶۸
گرفتہ بہر سو ہنر پرے زمیں	چو خاں کرد ہر سوا لنگے لقیں	۸۸۶۹
بجوں می شد آن دہر دم غرق	بر آورد ہر سو یکے منہ خنق	۸۸۷۰
بدان تابو د لشکرے را امان	بیگ سود و ایند ثبات خاں	۸۸۷۱
بر انسانکہ بد خواہ کرد سکوہ	بہ بستند گر گنج بسر کوب کوہ	۸۸۷۲
ہمی رفت لشکر بفرمان خاں	دگر سو گرفتند نقبہ نہاں	۸۸۷۳
بہ پیرامن کوہ صحرا نشین	بہ شش ماہ بد آن سپاہ گزین	۸۸۷۴
پے جنگ ہر سو رہے یافتند	دوسہ جائے آن کوہ بشکا فتنہ	۸۸۷۵
کہ بود دست در ہندواں چہر دست	ہماں جہرہ مغلائی آتش پرست	۸۸۷۶
چو اندر خلل دید ہر سو خصار	ہمی کرد بال لشکرے کارزار	۸۸۷۷
اسیران آل حصن رادل قتاد	ہمہ غلبا ہر بنقصاں نہاد	۸۸۷۸
بعذر آمد و بست راہ عتیب	بصد عذر و تزد و زرق و فریب	۸۸۷۹
اماں خواست ازخان مکرم نژاد	رسولے فرستاد و برخاں راد	۸۸۸۰
ببخشید جاننش اباخان و ماں	ہماں خان مکرم بدادش اماں	۸۸۸۱
دگر روزاں ہندوے دول خصال	دوسہ روز بگذشت زین قتل قتال	۸۸۸۲
زن و بچہ از حصن بیرون کشید	شبانکہ سپہ راجو غافل بدید	۸۸۸۳
دراں رہد در آن شب قزازی نمود	براہے کہ در روز بگزیدہ بود	۸۸۸۴
نہ چوں روزگار اسیران زار	بشے بود تار یک چوں زلف یار	۸۸۸۵
وزاں ہوے ہر کس بسوے قتاد	بلشکر کے شور و ہوسے قتاد	۸۸۸۶
باطراف دیکر سپہ صفت بہ صفت	ہمی رفت مغلا بدیگر طرف	۸۸۸۷
کہ از ہرہ کو را بدست آورد	کسے را کہ ایزد سلامت برد	۸۸۸۸
بدنبال ادھر کہ بدباز گشت	شنیدم چو مغلا ز سرحد گذشت	۸۸۸۹
دگر فتح شد قلعہ کو تائیر	دراں شب یکے دخترش شد تائیر	۸۸۹۰

۸۸۹۱ ذکر روز آں خان کشور کشائے کہ بود ست استاد فرماں روائے  
 ۸۸۹۲ عیسیٰ رارہا کرد در کو تکیسہ سپہ راند خود جانب دیو گیر

## ذکر برکشتن علی شاہ تھو طفر خانی

۸۸۹۳ سلطان کرد روز کز بدر در کو تکیسہ  
 ۸۸۹۴ عیسیٰ رارہا کرد در کو تکیسہ  
 ۸۸۹۵ بتازد در اطراف آں مرز و بوم  
 ۸۸۹۶ از و گشت تسخیم آں خود بدیو  
 ۸۸۹۷ رواں شد علی شاہ کشور فروز  
 ۸۸۹۸ بہر دخیمہ در کو برآں سر فراز  
 ۸۸۹۹ بشتے قوسے از مفسدان تلنگ  
 ۸۹۰۰ بدان تارہا کرد آں خود بدیو  
 ۸۹۰۱ علی شاہ ہشیار فیروز جنگ  
 ۸۹۰۲ دگر سوسے احمد شہ دوست روسے  
 ۸۹۰۳ ملک اختیار آں یل مرد را د  
 ۸۹۰۴ برادر بدندے علی شاہ را  
 ۸۹۰۵ در آں شب چو ترکاں یکے ہو زوند  
 ۸۹۰۶ شکستند افواج ہند و تمام  
 ۸۹۰۷ گرفتند بستند ہر سو بے  
 ۸۹۰۸ چو معلوم کرد آں علی شاہ نید  
 ۸۹۰۹ بغر مود کز بند یکسر کشند  
 ۸۹۱۰ جہاں پور اورا بمبہرند ہر

عناں چچ شد لشکر دیو گیر  
 کہ در سمت کو بر بر اند عناں  
 کشد پست از تارک خضم شوم  
 کہ ہنگام پیکار بود دست چو گیو  
 بکو بر رسید از پس چند روز  
 ہی کرد در ہر طرف ترک تاز  
 بروزد بشوخیں بیکجاے تنگ  
 کہ بود ست در کشور شاں خدیو  
 بر افواج ہند و بر دسبے درنگ  
 در انداخت در فوج بدخواہ ہوسے  
 محمد شہ آں مرد ثابت ستاد  
 برایشاں ہو بود و فرماں روا  
 زہر سو ہراں فوج ہند و زدند  
 بے ہندواں را کشیدند خام  
 بیا سودا ز آں تا ختن ہر کسے  
 کہ بود ست این فتنہ از خود بدیو  
 ز سر تا قدم پوشستش بر کشند  
 فرستند بہر نزد ما بے خطر

باقصا کو بر جو مفسد نہی نہ	۸۹۱۱
ہمہ کشور و شہر آباد گشت	۸۹۱۲
بہر سال اس مرد خلیجی نرژاد	۸۹۱۳
اطاعت ہی کرد بر خاں مدام	۸۹۱۴
چو زین باجر ایک دو سال گذشت	۸۹۱۵
تہ بہرن نام شخصے ز جنس ہنود	۸۹۱۶
چو ادمات کو بر زہر کس شنید	۸۹۱۷
تتا و آں بست آں خاکسار	۸۹۱۸
خبرنے کہ پیش آمد ادرا سفر	۸۹۱۹
فرستاد بر خاں یکے نامہ	۸۹۲۰
حدیثیہ در آں نامہ در کار کرد	۸۹۲۱
یکے را بیک نیم کردہ قبول	۸۹۲۲
چو خاں دید بعینے در آں کار و بار	۸۹۲۳
بدستش چو پردان خاں رسید	۸۹۲۴
خفر خانیان را ازال نامہ سرا	۸۹۲۵
خفر خانیان را بگلبرگ خواند	۸۹۲۶
علی شہ جاں مرد پختہ برد	۸۹۲۷
چو عبداللہ آں مرد باہوش را می	۸۹۲۸
چو محمد شہ آں مرد باہوش دہنگ	۸۹۲۹
چو اں ہیرہ احمد شہ شیر دل	۸۹۳۰
ملک اختیار دینیل سرفراز	۸۹۳۱
نہانی یکے انجن ساختند	۸۹۳۲
سر شہ شہ چوں کتوی بہر ناکشید	۸۹۳۳
علی شہ در و کام دل می براند	
ز اقصا اسلیم میتش گذشت	
بدیوان ہی مال مہمود داد	
شدہ شاکر از لطفت او خاص و عام	
یکے فتنہ نوشیدیدار گشت	
کہ در حکمتش اقطاع گلبرگ بود	
بہ محصول آں غنن فاحش بدیشہ	
کہ در ضبط او آید آں خوش دیار	
کہ باید شدن در دیارے دگر	
ابا مالے واسپے و جامہ	
ز توفیر کو بر نمودار کرد	
جھنڈہ بشیر آں سگت الفضول	
بہند و سپرد آں ہاپوں دیار	
بہرن جھتے پختہ بردست دید	
لبغیرت در آورد باد ہوا	
بسے چرب لفظیہ برایشان براند	
ز اخواں یکے خلوتے ساز کرد	
بہر فن کہ گویند مشکل کشاے	
صفش کوہ قانے بہنگام جنگ	
بہنگام ہجرا دیشش مشتعل	
کہ بدرستے دیگر از ترک و تاز	
بہرینچہ قرعہ انداختند	
دل ہریکے را جواحت رسید	

زباں پر دور محض آبروے	کے گفت کاں ہندو رشت خوے	۸۹۳۴
بر آرزو زبان را با مصحاب تیغ	چہ زہرہ کہ ہندو لیکے بیدریغ	۸۹۳۵
مگر خان مادر پئے جان ماست	نہ این فتنہ از جانب خان ماست	۸۹۳۶
حکومت براندہ برا مصحاب دیں	وگر نہ چرا ہندوے ایں چینیں	۸۹۳۷
سخن راندہ بر سنت پاستان	علی ستمہ چو بشنید ایں داستان	۸۹۳۸
بسوزند صد ملک در یک سخن	بگفتا کہ مردان شمشیر زن	۸۹۳۹
بسے گفت از زور و زنا سنا	اگر ہندوے کرد بر ما جفا	۸۹۴۰
کند بختہ تدبیر بر مرد و خام	بداں منتقم کو پئے انتقام	۸۹۴۱
بداں تا نگوید وگر ناسنا	زبانش بر آرم بسوے قضا	۸۹۴۲
کم کم کشورش جملہ زیر و زبر	سرش را کم بردر شش بے پیر	۸۹۴۳
مگر آں سر فراز بیدار مغز	رضا داد ہر یک دریں را کو نغز	۸۹۴۴
سپہدار خان ملا یک سیر	یل پختہ عبد اللہ نامو	۸۹۴۵
بگفتند کا کہ گو ہندوستان	شنیدند ایں قصہ چوں ہمدان	۸۹۴۶
تختیں زہرناشم انتقام	بیاتابہ آرم تیغ از نیام	۸۹۴۷
قضا فرست کا مگر اسی دہ	و زباں پس اگر بخت یاری دہ	۸۹۴۸
ہائیم از خالماں ایں دیار	بکوشیم یک چند در کارزار	۸۹۴۹
عجب نے کہ کوس کیا فی زہیم	بجاں گردیں کار کوشش کینم	۸۹۵۰
کہ مرگ از زبوں زبیں خوشتر ست	بداند بہر جا کہ نام آورست	۸۹۵۱
کشاد از کمالات دانش زباں	چو بشنید عبد اللہ از ہدماں	۸۹۵۲
نباید شد از خشم و تند می ہلاک	بگفتا کہ لے زمرہ خشمناک	۸۹۵۳
کند در خصوصیت زباں آدری	اگر ہندوے از خود سری	۸۹۵۴
خطاے ست قصد ولی نعتاں	منرا نیست برگشتن از حکماں	۸۹۵۵
بباید زدن چشم از ہر کسے	دربں کار باید تا مل بیسے	۸۹۵۶

شمارا سپاہ گرانمایہ نیست	۸۹۵۷
چو افتد در اقلیم آسودہ شور	۸۹۵۸
نحال ست کہ در حالت کارزار	۸۹۵۹
علی شہ چو ایں پند در گوشش کرد	۸۹۶۰
سخن خوب گفتی دریں کاروبار	۸۹۶۱
ولیکن دلم ہر دم از غصہ سوخت	۸۹۶۲
دریں کار از نگوشتد یار من	۸۹۶۳
خو دم خون او گر جہ خون من ست	۸۹۶۴
من اینک دریں کار بستم کمر	۸۹۶۵
بگفت ایں اصحاب خود را بخواند	۸۹۶۶
بروز دگر حساب رفو بجہ گراں	۸۹۶۷

در اں فوج احمد شہ گرم کیں

بہر لشکر محاشہ یکسر تہیں

ملک اختیار دیں اں شیر نرود	۸۹۶۹	Fr ۵
یکے مرد چالاک فرخندہ نام	۸۹۷۰	
بہ تنہا رواں کرداں شہسوار	۸۹۷۱	
علی شہ خود و ہمہ مان دگر	۸۹۷۲	
شبے با سراں جملہ میعاد بست	۸۹۷۳	
بہیں آنکھ ہر یک نمودند عزم	۸۹۷۴	
بگلہ کہ قوسے کہ بست تافتند	۸۹۷۵	
بہرین را بگشتند یک پاس شب	۸۹۷۶	
بشورید ہر جا سوار گزین	۸۹۷۷	
بگرد سر لے بہرین آمدند	۸۹۷۸	
برو نامزد گشت با چند مرد		
کہ خوانند امیر امیرانش عام		
کہ اتباع شانرا کشد از حصار		
بقصد دزد بدربستہ کمر		
کہ ہر یک در اں شب نمایند دست		
نہائی ہر جائے سازند بزم		
ہاں شب رو کار دریافتند		
بر آمد ز گلبرگ یک سوشغب		
ہمہ بر ہیوناں نہادند زین		
بکیں خواہی اہر من آمدند		

دگر چہرہ احمد شہ دیوبند	ملک اختیاراں یں ہوشمند	۸۹۷۹
چو در روزا خاں بدنبال بوم	چو دیدند از خلق ہر سو بوم	۸۹۸۰
نمودند خود را بخلق خدا ی	گرفتند بر بام دہلیز جاے	۸۹۸۱
بگیرید آرام از یں قیل و قال	بگفتند کاوی خلق شوریدہ حال	۸۹۸۲
بکشتیم بر حکم فرمان خاں	اگر ہندوے را بشہر شماں	۸۹۸۳
بفرماں برآں ساز ہمایا کنید	شماراں شاید کہ غوغا کنند	۸۹۸۴
نمودند پروانہ بانہاں	پس آنگہ بخلق زد دیوان خاں	۸۹۸۵
ز بالا بروں دژ انداختند	وزاں پس سر کی کش برانداختند	۸۹۸۶
کہ در ہر یکے مختلف جنس بود	در دیدند پس بدرہ چند زود	۸۹۸۷
زرا از سقفت در کوچہ میر بختند	فریبے بے خلق آگینختند	۸۹۸۸
کشا دند بر خلق راہ کرم	در افتاد خلیفے ز بہر درم	۸۹۸۹
بامید زر بلک از ہم زور	فرد شست در شہر غوغا و شور	۸۹۹۰
کشیدند کس زراں سگ نانرا	بدینساں گرفتند گلہ گرا	۸۹۹۱
ہماں شب رسیدہ باہنگ کیں	گردہے کہ بدو کی پناہاں نقیں	۸۹۹۲
خبر ہم نشد ہیچ بو آب را	کشیدند تبار اصحاب را	۸۹۹۳
در آمد در آہنگ دیگر فصول	ہماں شب علی شہ بد ز اندول	۸۹۹۴
چو شد روز در قعد دشمن شتافت	دراں شب چو در کار دستے نیافت	۸۹۹۵
کہ او بود در بدر فرسماں روا	دراں روز بگرفت محمود را	۸۹۹۶
کہ بر قصد او تعبیر کردہ بود	بمحمود پروانہ خاں نمود	۸۹۹۷
ز بے پختہ تدبیر و ہوشیار مرد	بدیں تعبیر بدر را ضبط کرد	۸۹۹۸
شعب از لواجی اتکلم خاست	مراور او ایں تعبیر نہت راست	۸۹۹۹
کہ یک شب دو بر حصن حکم گرفت	جاں ناندراں حیلہ اندر شکفت	۹۰۰۰

## عزیمت کردن علی شہ بقصد سکر

چو بر خویش دید از خلائق هجوم	برو یار شد خلق اعراف بوم	۹۰۰۱
رسیده سر ما ہمیش تا بام	بقصد سکر رانده یکسر سپاہ	۹۰۰۲
دگر احمد آن قلعتائے نہنگ	ہماں پور لاجپت فیروزہ جنگ	۹۰۰۳
بشہر سکر جمع کردہ چشم	و گر چند یار آن احمد شہ ہسم	۹۰۰۴
شدہ مستعد از بے کار زار	ببستند کنگرہ برون حصار	۹۰۰۵
جات دگر کنگرہ استوار	بیک سوے خوش دد گر حصار	۹۰۰۶
شدہ ہر یک مستعد نبرد	چو توج علی شہ نمودار گرد	۹۰۰۷
دلہا و جنگی نہ ہر سوزند	دزاں پس ز کنگرہ برون آمد	۹۰۰۸
پے افشردہ بر ساز اہل دعا	بقلب اندر دل اسعد قلعا	۹۰۰۹
ز درد ازہ تا حوض بستہ پرہ	ہماں پور لاجپت سوے میسرہ	۹۰۱۰
بگردہ سوے میمنہ ایستاد	ہماں احمد جند گلگون راد	۹۰۱۱

## مصا کردن علی شہ با شتم سکر و فیروزی یافتن

بقلب اندر دل خود گرفتہ قرار	دزاں سو علی شاہ چابک سوار	۹۰۱۲
کہ باشد سوے میسرہ نصف گرا	بفرمود اسعد شہ نیوراد	۹۰۱۳
خجوشاں بر آہنگ پیکار خاست	ہماں اختیار الدین از دست راست	۹۰۱۴
کہ شورید اہل سکر ہر طرف	ہمیر اند آہستہ آل ہر صف	۹۰۱۵
بسا زود آویزد آہنگ جنگ	بجنب ہر صف کشے ز درنگ	۹۰۱۶
یکے فاتحہ خواند بر خود رسید	علی شہ چو جنبین خشم دید	۹۰۱۷



بغیر مود تاز یمن دیار	۹۰۱۸
بہاں چیرہ احمد شہ شیر دل	۹۰۱۹
یکے حملہ آورد از مسیرہ	۹۰۲۰
خرد شاں بیفتاد در قلب شاں	۹۰۲۱
ہمی کرد طوفان ز باران تیر	۹۰۲۲
یکایک رہا شد ز شست قضا	۹۰۲۳
قلعتا از آں زخم بے تاب شد	۹۰۲۴
چو شکست قلب سپاہ سکر	۹۰۲۵
گر یزاں خزیند اندر حصار	۹۰۲۶
ز ہر سو سپاہ علی شہ رسید	۹۰۲۷
در افتاد در کشتہ کینہ خواہ	۹۰۲۸
وزاں جا علی شاہ فیروزہ مند	۹۰۲۹
غنیمت بے کرد و پس باز گشت	۹۰۳۰
بکوہے فرو آمد آں سر فر از	۹۰۳۱
ازاں روز آں کوہ را فاضل و عام	۹۰۳۲
علی شہ چو روزے دہ انجا ماند	۹۰۳۳
ببخت سپہ از پے کارزار	
کہ گشتے دش دروغا شتعل	
کہ شد طیرہ فوج سکر کیسہ	
ابا چند شیران دگردن کشاں	
یکے تیر ناگہ در آں دار و گیر	
رہ یافت بر اسمد قلعتا	
سوے کشگر خود عنان تاب شد	
شد افواج شاں جلد زیر و زبر	
چہ فوج بکین دچہ فوج یبار	
نے تا ختن ہر کسے در د وید	
ٹامی گرفتہ رخت سپاہ	
بزد بر سپاہ سکر ریش خند	
یکے تیر بر تاب از اں جا گذشت	
سپاہش ہمگشتہ بابرگ ساز	
بخواند کوہ علی شاہ نام	
بہر روز ہر سو سپہ می دو اند	

## باز گشتن علی شہ از سکر و حیر بر آوردن درد ہار و کست گہر کردن

یکے روز پیکہ شتا باں رسید	۹۰۳۴
بہر آمد آں خان حاتم میر	۹۰۳۵
بگفتا کا سجا سپاہ کشتہ	
کہ فر خندہ روحی است و فیروزہ فر	

سپہ راند بر قارن رزم زن	علی شہ چودر گوش کرد این سخن	۹۰۳۶
بر آورد سر حساب المله	رہا کرد چوں یک دوسہ مرحلہ	۹۰۳۷
بہر دم ہی برگ لشکر بساخت	قریبات آں پر گنہ جلد تاخت	۹۰۳۸
ز افتقارے گلبرگ یکسر گذشت	وز انجا غنیمت کناں برگذشت	۹۰۳۹
چو در بیشہ پیل غتر ندہ شیر	بز دخیمہ در کان کاؤں دلیر	۹۰۴۰
مشورت ہی کرد با مردمان	یکے انجن ساخت از ہمدان	۹۰۴۱
جہاں فتنہ ختم را بشکنیم	یکے گفت دوزنہاں خوں ز نیم	۹۰۴۲
یکایک بتا زیم پر کیسہ خواہ	ملکہ گفت رانیم زان سو سپاہ	۹۰۴۳
شود فتح و نصرت ہو اخواہ را	چو شکستہ باشیم بد خواہ را	۹۰۴۴
سر اسر بگیریم ملک جہاں	بر آریم چیزے بر رسم کیاں	۹۰۴۵
ز ایدر سوے بدر لشکر بریم	و گر گفت ازین گفت و گو بگذریم	۹۰۴۶
چو دشمن رسد از پے کار زار	بہ بندیم کست گہر بروں حصار	۹۰۴۷
دراں جنگ اگر ختم را بشکنیم	برون در خویش جنگے کینیم	۹۰۴۸
جہاں سر بسر زیر فرمان ماست	چہ دہلی چہ دکن نہ زن ماست	۹۰۴۹
بقا رورہ ما ز ند چرخ سنگ	و گر کبتیں قاب غلطہ جنگ	۹۰۵۰
تو اں رفت درخاندان پیش در	شعبہ رجعت ز نیم چنداں خطر	۹۰۵۱
چنین گفت آں صفد تیز ہوش	علی شہ چو ایں قصہا کرد گوش	۹۰۵۲
ز غم کوس دزینجا شوم پیشت	بہ بندم دریں کار از جہاں کمر	۹۰۵۳
کنم سکہ خسروی آشکار	بر آرم سیکے چستہ گوہر نگار	۹۰۵۴
جہاں راند دست ستم و اخرم	نہا اگر بخت و دولت بودیا ورم	۹۰۵۵
بگویند ہر جا کہ کار آگہاں	و گر نہ برم نامے اندر جہاں	۹۰۵۶
گذشت از جہاں ہجوم مردان کار	فلاں مرد اندر فلاں روزگار	۹۰۵۷
رداں کردش از کین سزا تن جدا	شنید از خیسے یکے ناسنرا	۹۰۵۸

۹۲۶

بے برقی راندہ برافواج میخ	پس آنکھ برادر برشاخ میخ	۹۰۵۹
ازیں رہ گذر بھی مردان گذشت	ہم آخر براہ فنا خاک گشت	۹۰۶۰
مشیرے نکو دہ زیادت بریں	چو زوایں سرفراز دای چنیں	۹۰۶۱
بہستند پیشش سرا سر کمر	حرلیان بہ حکش نہادند سر	۹۰۶۲
زرافشا نداز ہر طرف بے درنگ	دگر روز کیں خسرو غارہ جنگ	۹۰۶۳
کفت ہامون دوا من کو ہمار	ٹٹھ شدہ مستعد بیرند رو نشان	۹۰۶۴
لقبیاں بدادند ہر سو نوید	پس این مژدہ فتح بہر شش شنید	۹۰۶۵
کہ بگرفت بر تخت جمشید جا	لقب شد علاء الدین آں شاہ را	۹۰۶۶
نمراوار ہر مرد بڑگے بساخت	سپہ راسر اسر ز احسان نوخت	۹۰۶۷
فرستاد احمد شہ نیو را	سوئے قلعہ بدر فرماں روا	۹۰۶۸
سپہ راند در سمت دہار و رفت	دگر روز از آنجا خرامید لغت	۹۰۶۹
عجب حکمت انگشت آں پختہ مرد	بد ہار و ریک کنت گہرے ساز کرد	۹۰۷۰
بیک سوئی حوض و دگر سو حصار	بیک سوئے کوہ و بیک سوئی غار	۹۰۷۱
کہ چون لشکر آید پے کار زاد	یکتگر ہی بود در انتظار	۹۰۷۲
بتا بدسراز پیشش لشکر کشاں	ہما سجا زندہ دہل چو سر کشاں	۹۰۷۳

F. ۲۶۸

رسیدن خبر بر گشتن علی شہ سلطان محمد بن تغلق شاہ  
و فرستادن افواج از شہر دہلی حرمہا اللہ تعالیٰ

ز دہلی دوسر فوج بیرون کشید	جو این قعدہ در حضرت شہ رسید	۹۰۷۴
ہماں مخلص الملک فیروز جنگ	بفرمان شہ آں نوئے نہنگ	۹۰۷۵
دگر چند کردان و سر لشکر اں	ہماں ٹیک پے با سپاہی گراں	۹۰۷۶

نوٹ کی نشہ کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

دگر بے گم آن مرد پر غاشش گز	بلخستانی آن سبخر نامور	۹۰۷۷
کہ پوں شیر ریزندہ خون بشر	دگر چند غارت گز خیرہ سر	۹۰۷۸
کہ فرمود خسر و خطا بشن ظفر	تر بنطی آن مرد فرزانہ فر	۹۰۷۹
برانند با فوجہائے گراں	بفرمود کیں جملہ سرکشاں	۹۰۸۰
بگویند با خان روشن ضمیر	در آئند در کشور دیوگیر	۹۰۸۱
کہ رانی بقصد علی شہ سپاہ	کہ ای خاں چنین است فرمان شاہ	۹۰۸۲
کنی سرانش خان آزاده را	دلاں لشکرے خان کشور کشا	۹۰۸۳
ملک عالم راد و دیگر سرداں	بخوانی ز اطراف سر لشراں	۹۰۸۴
بروں آمد از شہر بال شکرے	بفرمان صفدار ہر صفدرے	۹۰۸۵
رسیدند ہر سو سران سپاہ	چو بر خان اعظم بفرمان شاہ	۹۰۸۶

## عنایت کردن قتلخ خاں از دیوگیر بقصد علی شہ

### جانب دہار و دیویر بر طریق تازی دین

سر اختر شش سود بر آسماں	بجنید از دولت آباد خاں	۹۰۸۷
ہمی کرد ساز از پے کارزار	بر بیر آمد آن خان پر ہنگار	۹۰۸۸
فغانے بر ایوان خاں بر کشید	کے داد خواہے خود شاں رسید	۹۰۸۹
ز کہتی دہار و آمد فرو	کہ یک فوج برگشتہ دیگفت گو	۹۰۹۰
بر آمد ز اطراف کشور لغیر	رعایائے آن پر گنہ شد اسیر	۹۰۹۱
بجائے ز مردم راد و کشید	یکایک ز شکور سر بر کشید	۹۰۹۲
شنید این سخن را ندانجا سپاہ	چو خان سرافراز داد خواہ	۹۰۹۳
دوم روز در سمت دہار و گشت	ز کہتی شکور یکسر گشت	۹۰۹۴

دگر رذر لشکر نمودار گرد	۹۰۹۵
ہاں خان قتل بقلب سپاہ	۹۰۹۶
الپ خان سر لشکر و دژ گشتائے	۹۰۹۷
ہاں سرد و انداز پیش ستاد	۹۰۹۸
ملک عالم اندر صف میمنہ	۹۰۹۹
ہم بستہ پرچم بدعوائے جنگ	۹۱۰۰
نوائے سراید از آن حسن	۹۱۰۱
ہاں پور بغراداں سوئی بود	۹۱۰۲
وزاں سوعلی شاہ بختہ بنزد	۹۱۰۳
بفرمود آنکہ کہ خضر قتل	۹۱۰۴
برابر برد جندہ پالند سوار	۹۱۰۵
نیار و بردن زان کیں گاہ سر	۹۱۰۶
چو آید تخفیف چیست کیان	۹۱۰۷
خروشاں سراز غار گیر و بردن	۹۱۰۸
نباید فراموش کند این نشان	۹۱۰۹
پس آنکہ رہا گرد چتر سپید	۹۱۱۰
بہت خانہ آنکہ کردش ببار	۹۱۱۱
بفرمود عبداللہ آل کان بود	۹۱۱۲
بگردد بقلب کیانی قرار	۹۱۱۳
خمد شہ اندر صف دست راست	۹۱۱۴
ہاں اختیار الدین از میسرہ	۹۱۱۵
خوداں شتر زہ با چند جندہ سوار	۹۱۱۶
کہ ہر سو کہ افواج شور آورد	۹۱۱۷
بزد کو س داینگ پیکار کرد	
سر را پیش برگزشتہ زماہ	
سپہ را مقدم شد آن کیں گراے	
صفای شنج بابو میانہ فتاد	
بہر دچی برو جملہ سر بہ ہنہ	
مہر سیدہ از تیغ در رخ و خندنگ	
گرفتہ بدست آن ملکان وطن	
کہ در جنگ دایم صفی رہے بود	
سرے را بہر سوے بر راہ کرد	
کند فوج از لشکر جندہ شوق	
کیمنہ کند در یکے ژرف غار	
ہیں جانب چتر دار و خطہ	
شود یکدو بار آشکارا نہاں	
بریزد ز افواج بد خواہ نواں	
نہند دل بریں کار کو شد بجای	
بر آورد و چون اول رذر شد	
گرشے بگردش خستہ گراہی	
کہ ہرگز دریں کار راضی بود	
ابا فوجے از سر کشان دیار	
پے افشرداں گرد بادے بجا ست	
بجخش در آورد گا و برہ	
ز بہر آورد و ز در انتظار	
خروشاں در آل سوئی زور آورد	

۲۲۹

ہم چوں بُدوج فلک سرفراز	بہت خانہ بار چٹا کردہ ساز	۹۱۱۸
کیس کرد ہر سو کند افکنان	بہر برج بہ نشانداوک زمان	۹۱۱۹
درو سر شدہ تہوئے کامیاب	یکے فوج بہ نشاندبر حوض آب	۹۱۲۰
بہ بستہ سپہ رارہ ترک تاز	عجب تعبیه کرد آں سرفراز	۹۱۲۱
ظفر شد ز فوجش نہر بیت نامے	ولیکن چو کم بود عون خداے	۹۱۲۲
رود ہر چہ او پختہ انگینت خام	کے راکہ حق کم رساند لکام	۹۱۲۳
نہر بر آں حرلیت از دوسو خواستند	غرض جوں دوسو لشکر آراستند	۹۱۲۴
گلوائے فرس بستہ در فتنہ بیش	بہر جا کہ کوکال سر بند خویش	۹۱۲۵
سپہ را بفرمود تا سہر	دراں حال خان ملائیک سپہ	۹۱۲۶
سپاہ و عدد را کند یا نکمال	بجہند سوئے کنگہ ہر سنگال	۹۱۲۷
چونزدیک شد با صفت باغیاں	باہستگی حملہ افواج خاں	۹۱۲۸
بہت خانہ چتر زدیک سہرہ	نوازش انگینت از مسیرہ	۹۱۲۹
ہمی رفت خونے دراں دار و گیر	سراں کا بر بارید باران تیر	۹۱۳۰
گرفتہ ہم از اول کار زار	بیک سوئے حوض آں سر آبدار	۹۱۳۱
در آمد بقصدش دراں حو لگاہ	علی شہ چو دیدہ کہ ہر سو سپاہ	۹۱۳۲
بمعا و کردن نشیب و بلند	جاں چتر را گفت آں ہوشمند	۹۱۳۳
بیاری او ہی کس کم رسید	کے از کمین کہ نیامد پدید	۹۱۳۴
چناں خورد ہیبت کہ شد در فرار	شنیدم کہ پور قسطنطنیہ ز غار	۹۱۳۵
بیامد سوئے قلب و خنجر کشید	علی شہ چو سستی اصحاب دید	۹۱۳۶
بہ پیش ہمہ خود شد آں شہنشاہ	موافق برود و پنج شہ سوار	۹۱۳۷
کہ پامال شد ہر کس انتا پیش	یکے حملہ آورد بر قلب خویش	۹۱۳۸
سپہ حملہ زان چیرگی برگرفت	صفت سرد اتدار را برگرفت	۹۱۳۹
مقدم شدہ بہ تیرت یکد و گام	بجہند از ان حملہ لشکر تمام	۹۱۴۰

ہماں تیغ کو قلب خود برکشید	علی شہ خروشاں بفرجے رسید	۹۱۴۱
شنیدم کہ فوجے چناں طہیر دماند	دوسہ بار برفیق فوجے برانند	۹۱۴۲
میمون روز نخے فرو کردہ سر	کہ سولیش نیارکشت کردن نظر	۹۱۴۳
سرش بائن از تیغ آزاد بود	چو خشتان خودش ز پولاد بود	۹۱۴۴
چہ زہرہ کہ باما شوی ہم نبرد	پس آنکہ بگفتش کہ ای سنت مزد	۹۱۴۵
پیادہ شد از پیش او در فرار	فتادست فوجے در اں کارزار	۹۱۴۶
ہمایوں لقب بد مبارک خطاب	چو اں خان فرخ فرو کامیاب	۹۱۴۷
بزد کو کس در قلب شد کیطرت	سپہ دید اتر شد صفت بصف	۹۱۴۸
عنان نگا در ہماں تلخ جا کشید	علی شہ چو جنبیدن عاں بدید	۹۱۴۹
دوسہ پاس اں جنگ قائم بگشت	یہ جنگ تیرہ در آنجا گذشت	۹۱۵۰
بیاد و رپس قلبہا سے سرہ	ہماں اختیار الدین از مسیرہ	۹۱۵۱
زہر سو ہی مرد مردم فروں	ہی رفت ہر سو بے جوئی خوں	۹۱۵۲
سوئے غرب شد شاہ گیتی فروز	چو قائم شد اں جنگ تا نیم روز	۹۱۵۳
سوئے یمینہ آید از مسیرہ	بفرمود عاں تا نو ایک سرہ	۹۱۵۴
چو کار علی شہ در آمد بہ تنگ	بیک پاس دیگر سپہ کرد جنگ	۹۱۵۵
بروں آمد از جانب راستا	طلب کرد یا ران ہم دست را	۹۱۵۶
چو سنگے گراں زد برائے دلالت	بزد بومع پور بغرائے سست	۹۱۵۷
صفش راست و چپ شد ہر میت نا	از اں حملہ بگشت اں سست پا	۹۱۵۸
گذشت اندراں راہ با ہمدان	علی شہ چورہ یافت اندر میاں	۹۱۵۹
یکے اختر پور بغرائے فتاد	شنیدم بدست علی شاہ راد	۹۱۶۰
بیرند نیزہ براہ اگلند	بفرمود تا پرچمش بشکنند	۹۱۶۱
زدست سپہ کنگہش فتح گشت	علی شہ چو ز اں جاگیر برگشت	۹۱۶۲
در افتاد در کنگہر کیسہ خواہ	خروشاں در آمد زہر سو سپاہ	۹۱۶۳

اسیر آمد عبداللہ خیل تماش	گرفتند آن چہرہاں ددر باش	۹۱۶۲
پریشان شدہ جسد خیل و تبار	محمد شہ افتادہ در کارزار	۹۱۶۵
ہمہ رخت بنگاہ شد دستگیر	سپاہی بے زندہ آمد اسیر	۹۱۶۶

شکست افتادن مرعلی شہ را از دہار و

و محاصرہ شدن او در حصار پدار

دگر اختیار الدین آن مرد کار	علی شاہ با چند جندہ سوار	۹۱۴۷
سر اسیر تلف کرد خیل سپاہ	شکستہ ازال لشکر کینہ خواہ	۹۱۴۸
کشیدند درہ فرادان خطر	گروزیان بساوند در بدر سر	۹۱۴۹
سر رایش عالم افزود گشت	جہاں خان قلعہ چو فیروزہ گشت	۹۱۵۰
بماند و شد آسودہ اہل سپاہ	دوسہ روز لشکر در ال بردگاہ	۹۱۵۱
بغیر گنہ کشتہ شد زار زار	ہما نجائے عبداللہ نامدار	۹۱۵۲
خودشان کند قصد اہل فرار	بگفتا تمر بنبطی نامدار	۹۱۵۳
بقصد علی شہ خراسید رفت	دگر روز لشکر سوئی بدر رفت	۹۱۵۴
علی شہ ہر از حسن گنگہر کشید	پس از ہفتہ لشکر آنجا رسید	۹۱۵۵
آنکے گرفتند مردان کار	ہماں روز پیرامن آن حصار	۹۱۵۶
بزیہ حصار از تن خاص و عام	ہمی رفت خونے بہر صبح و شام	۹۱۵۷
سرے سودہ برگنبد نیلگوں	بے سنجینق از درون دیروں	۹۱۵۸
مکر بستہ ہر شام و ہر باداد	ہماں پلہ گیران ثابت کناد	۹۱۵۹
بلوئی سر موسے را می زدند	گروسہ بے بے خطامی زدند	۹۱۶۰
برآمد بہر شب زہر سو نفیر	ببارید مہر روز باران تیر	۹۱۶۱

F. 241



شہزاد تیر ہر کنگرہ چوں ہدف	ثباتی بہ بستند از ہر طرف	۹۱۸۲
بگشتند در رفتند گردِ حصار	سوارے دولت روزی از فتح دہا	۹۱۸۳
علی شاہ یل را شدہ نیکوخواہ	بکروند غارت ز یکسو سپاہ	۹۱۸۴
ہمی رفت خونے بہ بیگاہ و گاہ	محصر ہواں حصن تا پنج ماہ	۹۱۸۵
رو فتح آن حصن در یافتند	ہم آخریکے برج در کافتند	۹۱۸۶
بنوبت ہی کرد لشکر تمام	در اں برج جنگ از سحر تابشام	۹۱۸۷
سپاہی شدہ چیرہ دل ہر زماں	حصاری ز روز بند آمد بجاں	۹۱۸۸

## اماں خواستن علی شاہ از قتلغ خاں

### و فتح شدنِ حصارِ پدر

دز خویش چوں دید اندر نخل	ہمی راند جنگے علی شاہ یل	۹۱۸۹
فدا کرد از بہر شاں خان و ماں	بہ بخشو و بر حالِ در ماندگان	۹۱۹۰
بداوش اماں خان والا تبار	اماں خواست از خاں ملوچام کار	۹۱۹۱
بے گفت بہر اماں گفت و گو	نخست اختیار الدین آمد فرد	۹۱۹۲
علی شاہ در حصن را بر کشاد	دگر روز ہم اول با مداد	۹۱۹۳
ہمہ نام و ناموس شاہی شکست	یکے تیغ برگردن خود بہ بست	۹۱۹۴
چنین عجز بر خویش کرد اختیار	پے رستن عاجزانِ حصار	۹۱۹۵
بصد عجز گفت الاماں الاماں	بروں آمد و گرد پا پوس خاں	۹۱۹۶
درونی بروں زد ہمہ صف پصف	در آمد سپہ در دوازہ طرف	۹۱۹۷
سپاہ بنارت کمر بست چست	حصاری ز اسباب دستی بست	۹۱۹۸
بے شکر می گفت برگرد گار	چو خاں گشت بنغم ز کارِ حصار	۹۱۹۹
چو فارغ شد از اندہ خاص و عام	یکے ہفتہ کرد انتخاب مقام	۹۲۰۰

۹۲۰۱ علی شاہ را با تمامی تسار  
فرستاد در حضرت شہر یار  
۹۲۰۲ خود از بدر در دولت آباد رفت  
بعد فرحت و خاطر شاد رفت

## تاختن خان اعظم اسم النجاں بن قتلغ خاں در چاند گرہ و ما شش دان مفداں دوبار

۹۲۰۳	مہم علی شاہ چون در گذشت	باقطاع خود ہر کسے باز گشت
۹۲۰۴	الب خان یل را بفرمود خاں	کہ تازد سوئے چاند گرہ با سراں
۹۲۰۵	و دہند و از یکے گوشت مال	ستاند ہر صاحب زور مال
۹۲۰۶	کسے گرہ پیغام ندید خراں	بتا بد سرازدادون ساد و باج
۹۲۰۷	ہمہ کشورش را کند بے سپر	بخاک آردش ہم ہمشیر سر
۹۲۰۸	ہمہ مفداں را بد گوش پنج	بکہ پایہ گرد و غنیمت بیج
۹۲۰۹	رواں گشت چون خان فیروزہ جنگ	بر و نامزد با سپہ شد ہشنگ
۹۲۱۰	ابو بکر و دیگر سران را دہم	شدہ ہر یکے نامزد با ششم
۹۲۱۱	چو بہرام لغاں و قلعی مغل	پس ہر یکے نیزہ باد ہل
۹۲۱۲	سپہ راند خاں با سراں سیاہ	بر آمد چو از عزم او یک دو ماہ
۹۲۱۳	بالید بسیار ہامون و دشت	ز سرحد انور یکسر گذشت
۹۲۱۴	چو لشکر با قضا کی کشور رسید	خبر مفداں را سرا سر رسید
۹۲۱۵	فرستاد ہر یک رسولے بجاں	ابا خد میتہا کے قیمت گراں
۹۲۱۶	دزاں پس سرا سر بدادند مال	جز از جا کہ شد کشورش پایاں
۹۲۱۷	پس از چند مہ خان روشن منیر	سپہ راند در جانب دیو گیر
۹۲۱۸	بیاد درد مال از ہمہ مفداں	بعد فخر می کرد با پوس خاں

۵۲۴۲

ہمال و گرنیز شکر کشید ۹۲۱۹  
خروشاں ہاں سوئی سر بر کشید ۹۲۲۰  
خوابے پدا دند بر رسم پار

## رسیدن فرمان سلطان بر قتلخاں بر ارواں کردن خلق دیو گیر در دہلی

چونیں داستان روزگار گزشت ۹۲۲۱	خزانے درآمد ہمارے گزشت
نشیدم کہ چون باز گشت آں سپاہ ۹۲۲۲	الانے بیاورد و فرمان شاہ
پس از ذکر یزدان و پیمبرش ۹۲۲۳	کہ تاریخ شہاں گشتہ خاک درش
بفرمان آں شاہ آفاق گیر ۹۲۲۴	سوئے خان قتلخ نبشتہ دبیر
کہ اسے در جہاں گیری استاؤں ۹۲۲۵	منادی بدہ در دیار و دمن
کہ ہر کو بخواہ خسرو یود ۹۲۲۶	بباید کز ایدر بدھ مصلی رود
کسے گردیں کار غفلت کند ۹۲۲۷	ہمہ خانخان در خطر انگستد
یکے بندہ ہست سر نیز نام ۹۲۲۸	کہ مرغان زیرک در آرد پدام
فرستد در آں جانبش شہر یار ۹۲۲۹	کز اں شہر و کشور بر آرد دمار
کسے را کہ یابد در اں بوم دبر ۹۲۳۰	ہمہ خاننا شش کند بے سپر
سرش را ببرد بفرمان شاہ ۹۲۳۱	بر آرد یزدانکہ بدیوان شاہ
بباید کہ آں خان پر ہیز گار ۹۲۳۲	کند خالی آں شہر و بوم و دیار
کند قتمتے در دوسم قافلہ ۹۲۳۳	بمغلس دہد زاد بار بار حملہ
الہ خان یل را بر آں درست ۹۲۳۴	اباخیل دانتبار اند تخت
یکے قافلہ ہم بدنبال او ۹۲۳۵	بر اند بریں سوئے بے گفت و گو
پس از شش ہمہ خان بہر شرف ۹۲۳۶	باید ابا خاص و عام ایں طرف

سیوم قافلہ طلق از خاص عام  
بر اند بریں سوئے با خاص و عام  
بباید کہ آن خان پر ہنیر گار  
کنز کو شستہ اندرین کار و بار

۹۲۳۷

۹۲۳۸

ذکر عزیمت کردن البخاں جانب دہلی

ورسیدن عالم ملک در دیو گیر

چو حال جملہ مضمون فرماں شنود  
بمضمون فرماں اطاعت نمود  
اب خان یل راسوئے شہر یار  
رواں کرد با جملہ خیل و تبار  
ہمی بود خود منتظر چند گاہ  
کہ آید دگر بارہ فرمان شاہ  
چو زیں ماجرا یک دوسا لگدشت  
اب خاں ببایوس شہ خاص گشت  
ملک عالم آمد بفرمان شاہ  
کہ خانزادہ اور بد آں نیک خواہ  
سپہ از بہر وق آں سپہد کشید  
سوئے دولت آباد یکسر رسید  
بخاں داد فرمان شاہ جہاں  
سراسر جو فرمان شہ خواند خاں  
بگشت اختر سعد از دیو گیر  
شد آں خان قطع عزیمت پذیر  
بگریہ شدہ جملہ شہر و دیار  
ہم از فرقت خان پر ہنیر گار  
بر آمد بغیرے ز دیوار دور  
سعادوت رہودند ازین بوم و بر  
نغمہ خاں چو در حضرت شہ براند  
ہمی کرد کار سے بفرمان شاہ  
ہم کرد ہر مرد در استمناں  
ازاں استمناں لشکر دیو گیر  
شدہ راست چوں تیر در کار تیر  
منزاد ہر یک ہمی داد نال

۹۲۳۹

۹۲۴۰

۹۲۴۱

۹۲۴۲

۹۲۴۳

۹۲۴۴

۹۲۴۵

۹۲۴۶

۹۲۴۷

۹۲۴۸

۹۲۴۹

۹۲۵۰

۹۲۵۱

۹۲۵۲

برگشتن قاضی جلال و مبارک جو رہنباں

## در زمین برودہ از سیدادی

دیار و دین را در گشت حال	ازیں ماجرا چوں برآمد و سال	۹۲۵۳	۹۳۴۱
بہر کشور سے باز شور سے فتاد	یکے فتنہ و رسمت کجرات زاد	۹۲۵۴	۹۳۴۲
نفیر از ہم طاق گردوں گزشت	گروہ سے زبید او خسرو بگشت	۹۲۵۵	۹۳۴۳
جلال ابن لایل با ہم سال	جہاں جو رہنبال و قاضی جلال	۹۲۵۶	۹۳۴۴
کہ نام سے بہر دست در کارزار	ہماں جھکو افغاں میں نامدار	۹۲۵۷	۹۳۴۵
بکار و غاہری کے مستقیم	مشہد ہری کے در برودہ مقیم	۹۲۵۸	۹۳۴۶
بفرمان خسرو در اں بوم دیر	چو دیدند آں مقبل دون سیر	۹۲۵۹	۹۳۴۷
خصوصاً صد و سران سپاہ	یسے مرد رومی کشد بے گناہ	۹۲۶۰	۹۳۴۸
یکے رے در کار غوغا زدند	بیک لہر و زہر چار یکجا شدند	۹۲۶۱	۹۳۴۹
کشاند ز جلا د اہل نسب و	بگفتند کہیں آدمی خوارہ مرد	۹۲۶۲	۹۳۵۰
ز تربت زمین پر شد بر پشتہ شد	جہاں نے زبید او کشتہ شد	۹۲۶۳	۹۳۵۱
شدش خشت بالین و بستر زمین	بہر جا کہ بود ست مرد گزین	۹۲۶۴	۹۳۵۲
بر آوردہ سر در دیار سے دگر	بجست آں کسے کو از وفات سر	۹۲۶۵	۹۳۵۳
بدشمن غایم یکبار دست	چو درایم در کار پیکار دست	۹۲۶۶	۹۳۵۴
رہانیم از ظلم تسلیم را	اگر بخت و دولت بود یا رہا	۹۲۶۷	۹۳۵۵
خانہدما چرخ از یکشیم مہر	و گر خود دگر فتنہ باز و سپہر	۹۲۶۸	۹۳۵۶
سراز تیغ جلا و تفتہ بجاک	بہرستی نگر دیم بائے ہلاک	۹۲۶۹	۹۳۵۷
بہر چار دل یک سخن جا گرفت	چو ایں رائے زد ہری کے تا گرفت	۹۲۷۰	۹۳۵۸
بزد تیغ بر تیغ بر کو ہزار	دگر روز کہیں چرخ تاپا نادر	۹۲۷۱	۹۳۵۹
بخوردند سو گندہائے عظیم	بکروند پس عہد ہا مستقیم	۹۲۷۲	۹۳۶۰

کشیدند شمشیر هر چار مرد  
عوانان که بر قصد شال آمدند  
نشانده شد شال بر ابعین گزند  
بشخص اموال و جان آمدند

۹۲۷۰ ۹۳۶۰  
۹۲۷۰ ۹۳۶۱  
۹۲۷۵ ۹۳۶۲

## یکایک زدن بر دوده بر شکر مقبل و شکسته رفتن مقبل

چو مقبل ازین حال گاه گشت  
سپید اند بر قصد پرکار شال  
که تو می زیداد می شاه گشت  
طلب کرد از هر طرف سر شال  
همه ساز پرکار را آغاز کرد  
بر اندند هر یک خروشان و شیر  
که اعلام او سرنگون ساختند  
سخت شال شکسته را برفتاد و دست  
ز خنجر خنجر بجان یافته  
بجز دزد رفتن گریز نداشت  
با کسبایت آمد پس از ترک تار  
مرا سرکش را اطاعت نمود  
همه ملک و اسباب خود پیش برد  
چلا بود آنجا بفرمان شاه  
برفتاد و بدست پرگشتنگال  
عوض داد و ادراقت داد کلاه  
سرش را اگر دود برافراختند

۹۲۷۶ ۹۳۶۴  
۹۲۷۷ ۹۳۶۵  
۹۲۷۸ ۹۳۶۶  
۹۲۷۹ ۹۳۶۷  
۹۲۸۰ ۹۳۶۸  
۹۲۸۱ ۹۳۶۹  
۹۲۸۲ ۹۳۷۰  
۹۲۸۳ ۹۳۷۱  
۹۲۸۴ ۹۳۷۲  
۹۲۸۵ ۹۳۷۳  
۹۲۸۶ ۹۳۷۴  
۹۲۸۷ ۹۳۷۵  
۹۲۸۸ ۹۳۷۶  
۹۲۸۹ ۹۳۷۷  
۹۲۹۰ ۹۳۷۸

ز کهنایت آنکه بی تین شتافت	طنی روز سوم از ایشان بتافت	۹۲۹۱۹۳۴۹
که بود ست غلامی عین فصول	بر پوست بر مقبل نام قبول	۹۲۹۱۹۳۸۰
بقصد اساول علم بر فراخت	مبارک دیگر روز از آنجا بتافت	۹۲۹۱۹۳۸۱
پس آنکه مبارک یل گمینه توڑ	شد آن حصن فتح از پس نیست روز	۹۲۹۱۹۳۸۲
بر آورد روز مرد بیگانه گرد	لواحق آن حصن را قنبط کرد	۹۲۹۱۹۳۸۳
یکه تعبیه دیگر آغاز گشت	چو زین ماجرایک دو ماهی گذشت	۹۲۹۱۹۳۸۴

## مصا کردن عزیز خمار با شکر بروده و کشته شدن او

چو بگذشت از آن ماجرایک دو ماه	ز هر جانب گد آمد سپاه	۹۲۹۴۹۳۸۵
بفرمان شہ مقطع دہار بود	عزیزے کہ اصلش ز خمار بود	۹۲۹۴۹۳۸۶
ایا فوجے از کشور مالوہ	بجند با شکر مالوہ	۹۲۹۴۹۳۸۷
ز اطراف ہر جانب اہل ہریز	از انشوی مقبل ازین سو عزیز	۹۳۰۰۹۳۸۸
ہمہ ساختہ بہر ہجاستہ نہ	سپاہے بر اند نہ یکجا شدند	۹۳۰۱۹۳۸۹
چو در حد بٹلا و د آد سپاہ	نہاوند روزے دگر سربراہ	۹۳۰۲۹۳۹۰
پے جنگ ہر یک سپاہی کشید	ہاں چاریل ایں حکایت شنید	۹۳۰۳۹۳۹۱
کہ در ذات خود ہر یکے بود مرد	نہاوند ہر چار دل در نہر د	۹۳۰۴۹۳۹۲
بہ ترتیب ہوندر روزے دہے	بگرد نہ ہر چار شکر گے	۹۳۰۵۹۳۹۳
گل سرخ را گردید و ن پوست	دگر روز گیس گنبد نیتہ دوست	۹۳۰۶۹۳۹۴
در آہنگ پیکار و ہجاستہ نہ	دشکر بصر اے یکجا شدند	۹۳۰۷۹۳۹۵
نہد دست زیادت ز ہفصد سوار	شنیدم کہ در فوج اں ہر چار	۹۳۰۸۹۳۹۶

خود شاں چو در حالت خشم شیر	بسوئے دگر شش ہزار دلیہ	۹۳۹۶	۹۳۹۶
کہ بسیار مظلوم را خون فشانہ	خود آں چیرہ خمار در قلب ماند	۹۳۹۸	۹۳۹۸
بجز بستی را کم تواند بکشت	جواں گر چہ باشد مہیب و درشت	۹۳۹۹	۹۳۹۹
سگ عربکہ گر چہ داند شکار	ندانند جواں پیشہ کارزار	۹۴۰۰	۹۴۰۰
کہ بود است غدار کے کم تمیز	طنی شد مقدم بفرج عزیز	۹۴۰۱	۹۴۰۱
خروش دہل از چپ و راست	شدہ فرج مقبل سو و دست راست	۹۴۰۲	۹۴۰۲
پے جنگ ہر یک خود شاں چہ شیر	دگر سوئے آں چہار مرد دلیہ	۹۴۰۳	۹۴۰۳
راہا کرد رسم مہین و یار	ستادند ہر سو پرالگندہ دار	۹۴۰۴	۹۴۰۴
گرفتند شیران مصفر ز پس	غرض چوں دو جانب در آں دشتیں	۹۴۰۵	۹۴۰۵
کر بست ہر یک بتاراج خصم	طنی دید پر گندہ افواج خصم	۹۴۰۶	۹۴۰۶
چو خاں پے فوج دگر گرفت	یکے فوج ناموس شاں برگرفت	۹۴۰۷	۹۴۰۷
خود شاں ہی رفت دنبال شاں	گروہے دوسرہم بہ پامال شاں	۹۴۰۸	۹۴۰۸
یکے دست برے نموداں چیں	غرض چوں طنی اندراں دشتیں	۹۴۰۹	۹۴۰۹
کہ بود دست بازار ہی نامتول	ہماں چیرہ خمار کے بوالفضل	۹۴۱۰	۹۴۱۰
سوئے قلب دشمن لیکایک براند	بزدکوس و بضر فرمکب جہاند	۹۴۱۱	۹۴۱۱
صفت خود بکینہ کر بستہ دید	سرا بر صفت قلب بشکستہ دید	۹۴۱۲	۹۴۱۲
سواران خود را ہی کرد یاد	شنیدم زمانے در آنجا استاد	۹۴۱۳	۹۴۱۳
کہ دشمن نمود از سر خیرگی	حریفان چو دیدند ایں چیرگی	۹۴۱۴	۹۴۱۴
پس ہر یکے ماند معدودہ مرد	سراں روئے بر تافتہ از نبرد	۹۴۱۵	۹۴۱۵
بیکسو مبارک دگر سو جلال	چپ و راست گشتند از ایں پایا	۹۴۱۶	۹۴۱۶
چو دیدند افواج خود در غلل	جلال ابن لالا و جھلے یل	۹۴۱۷	۹۴۱۷
یکے دریا رویے درہ میں	گریزاں چو شتند از ایں دشتیں	۹۴۱۸	۹۴۱۸
ابا چارہ یار قاضی جلال	شنیدم کہ در عین آں قیل و قال	۹۴۱۹	۹۴۱۹



صفتش پنبه از بیم جان گشته بود	بیک پنبه زار و نهال گشته بود	۹۳۴۹۴۲۰
که در فوج دشمن تنگ شد سوار	هم آخر چو دید آن میل نامدار	۹۳۴۹۴۲۱
که بودست غدار و خول ریز نیز	پراکنده شد جمله فوج عزیز	۹۳۴۹۴۲۲
مکر بست بر قصد بدخواه دیں	اباچار ده میل جلال گزین	۹۳۴۹۴۲۳
بزد بر صفت دشمن نالیکار	خروشان برون آمد از پنبه زار	۹۳۴۹۴۲۴
زمینش جلال گزین پنبه گشت	سواران عزیزان در آن پهن دشت	۹۳۴۹۴۲۵
سبارک اپا چند بنده سوار	پس آنکه رسیدند راں مرغزار	۹۳۴۹۴۲۶
عیان گشت چون تارن رزم زن	زدیکر طرف پهلوی صفت شکن	۹۳۴۹۴۲۷
خروشان در آمد ابا کر و فخر	جلال ابن لالاز سوسے دگر	۹۳۴۹۴۲۸
بگردند بر خیم دوزک تاز	بیکبار هر چار گردن فرار	۹۳۴۹۴۲۹
نیاورد تا بے دران کا زار	هم آخر چو خست رک خامکار	۹۳۴۹۴۳۰
رسیدند از پس پلان دشت	عنان را به سجد نمود پشت	۹۳۴۹۴۳۱
وزان جو بگه بیشتر تا فخر	سرے چند بر خال انداختند	۹۳۴۹۴۳۲
ز اصحاب فوجش بر آمد لطف	شد آن چیره خمار زنده اسیر	۹۳۴۹۴۳۳
خروشید هر یک چو پلان مست	چو خمارشان زنده آمد بدست	۹۳۴۹۴۳۴
دران فوج هم زاد آوارگی	بمقبل بر اندید یکبارگی	۹۳۴۹۴۳۵
با فوج عالم شکست افتاد	چو بمقبل سرے در بریمیت نهاد	۹۳۴۹۴۳۶
چه بر زین غنیمت که دشمن شکست	پلان در غنیمت نهادند دست	۹۳۴۹۴۳۷
سے مرغ زارشان در آمد بدام	گرفتند اسباب بنگه تمام	۹۳۵۰۹۴۳۸
دگر چند بدخواه غدار هم را	همان روز گشتند خمار را	۹۳۵۰۹۴۳۹
ازان تا فخر هر چه شان حج گشت	چو آن روز با خرمی برگزیدند	۹۳۵۰۹۴۴۰
بیک خیمه ساختند انجمن	دگر روز گردان لشکر شکن	۹۳۵۰۹۴۴۱
گرفتند هر یک یک حصه را	غنیمت نهادند در چار جا	۹۳۵۰۹۴۴۲

چو گشتند فارغ از ازل کار و بار برایشان بے خلق گشتند یار

۹۳۵۵

## عزیمت کردن لشکر بر وود در کنهائیت و محصر شدن کنهائیت

گزشتند از ازل قریح آرد و گاه	دگر روز راندند ز انجاسپاه	۹۳۵۶	۹۳۴۳
رسیدند از ازل زمره کینه توز	بکنهائیت اندر پس از چند روز	۹۳۵۷	۹۳۴۴
بساط اطاعت گری در نوشت	مگر خلق آن شهر از ایشان گشت	۹۳۵۸	۹۳۴۵
شکستند از سرکشان گزین	گمان بود هر کس که از دشت گزین	۹۳۵۹	۹۳۴۶
شکسته رسیدند از کارزار	بکنهائیت اندر بر رسم فرار	۹۳۶۰	۹۳۴۷
بهر خانه خلقه حصار می شدند	از ازل رود گسسته و رود زدند	۹۳۶۱	۹۳۴۸
بهر دم فردوسی شدند افواج شاه	بروین خیمه زد و فوج برگشتگان	۹۳۶۲	۹۳۴۹
بهر روز سرسوی شاه می نهاد	گرچه کز ایشان پریشان قیاد	۹۳۶۳	۹۳۵۰
که و مه برآورد و شمشیر قهر	دگر روز شوریده سگان شهر	۹۳۶۴	۹۳۵۱
بروین زد و هر خانه هر جا که مرد	بر آهنگ پیکار و ساز نبرد	۹۳۶۵	۹۳۵۲
شتر برآوردیدند و غوغا و شور	کشیده بے خلق صفها چو مور	۹۳۶۶	۹۳۵۳
گرفتند تا شهر و نبال شان	بیک حمله کردند پامال شان	۹۳۶۷	۹۳۵۴
بهر جانغریه سربه ایوان کشید	همه خلق در خانهها در خرید	۹۳۶۸	۹۳۵۵
پای افشرد و در پیشه خود چو شیر	سر کوب گرفت هر جا دلیر	۹۳۶۹	۹۳۵۶
بهر خانه بود حصن دگر	شندیم در ازل شهر سر تا سر	۹۳۷۰	۹۳۵۷
حصاری شد از بیم شور و گزند	همه شهر در خانهها بے بلند	۹۳۷۱	۹۳۵۸
در آمدنی یک شب از راه دشت	دو سه روز ازین قصه چو برگشت	۹۳۷۲	۹۳۵۹

ہمہ شہریاں را بہ نصرت رسید  
 سر اسیمہ بودند لیل و نہار  
 ہو خواہاں مرد مقبل شدند  
 شد از مردان زن شناخوان او  
 ز فرمان او هیچ کس سر نہافت  
 کمر بست ہر یک پے کارزار  
 ہمہ شہر خود را نگہ داشتند  
 بر آورد ہر روز و شب تیغ قہر  
 کہ را نند از وصف دشمنان  
 کہ گیرند شہر از در آورد سخت  
 بشام و سحر خون ہی ریختند  
 دگر گوشت شد گردش روزگار

بلکہ بایات اندر شب خیزید  
 در آن شہر قوسے از کارزار  
 طنی چون در آمد قوی دل شدند  
 کمر بستہ ہر یک بفرمان او  
 ہمہ شہر از ذات او دریافت  
 دل شہریاں چونکہ شد بقرار  
 رہ دشمنان را بر انیا مشند  
 کہ شب بصر اگر دے بشہر  
 نہ ہم شہر یا نہ اچنان بد توان  
 نہ صحر یا نہ اچنان بود بخت  
 شب در روز با ہم در آویختند  
 بریں جملہ چون رفت مایہ چار

۹۳۷۱ ۹۳۷۲  
 ۹۳۷۳ ۹۳۷۴  
 ۹۳۷۵ ۹۳۷۶  
 ۹۳۷۷ ۹۳۷۸  
 ۹۳۷۹ ۹۳۸۰  
 ۹۳۸۱ ۹۳۸۲  
 ۹۳۸۳ ۹۳۸۴  
 ۹۳۸۵ ۹۳۸۶  
 ۹۳۸۷ ۹۳۸۸  
 ۹۳۸۹ ۹۳۹۰  
 ۹۳۹۱ ۹۳۹۲  
 ۹۳۹۳ ۹۳۹۴

## جنید سلطان محمد از دہلی جانب گجرات

شہند آں خدیو فلاسف تمیز  
 در دلش شد از حزن زیر و زبر  
 گزیرے بجز قصد ایشان ندید  
 مگر ماندہ بود بہت اندک سوار  
 ہم از ظلم او گشتہ بودند کم  
 چو شنید از آن شور و غوغا خبر  
 بہر فرسے ہفتہ می بماند  
 چو شیران جمایش در جنگلی

چو از شلو گجرات و قتل عزیز  
 سر اسیمہ شد خاطرش زین خبر  
 ہم آخر خود کردہ دریاں ندید  
 شنیدم در آن وقت بر شہر بار  
 چہ اہل دیار و چہ اہل حشم  
 غرض شاہ خونریز پیدا کرد  
 ز دہلی بہ سمت گجرات راند  
 ہمیر اند شکر با ہستلی

۹۳۸۵ ۹۳۸۶  
 ۹۳۸۷ ۹۳۸۸  
 ۹۳۸۹ ۹۳۹۰  
 ۹۳۹۱ ۹۳۹۲  
 ۹۳۹۳ ۹۳۹۴  
 ۹۳۹۵ ۹۳۹۶  
 ۹۳۹۷ ۹۳۹۸  
 ۹۳۹۹ ۹۴۰۰  
 ۹۴۰۱ ۹۴۰۲  
 ۹۴۰۳ ۹۴۰۴  
 ۹۴۰۵ ۹۴۰۶  
 ۹۴۰۷ ۹۴۰۸  
 ۹۴۰۹ ۹۴۱۰  
 ۹۴۱۱ ۹۴۱۲  
 ۹۴۱۳ ۹۴۱۴  
 ۹۴۱۵ ۹۴۱۶  
 ۹۴۱۷ ۹۴۱۸  
 ۹۴۱۹ ۹۴۲۰  
 ۹۴۲۱ ۹۴۲۲  
 ۹۴۲۳ ۹۴۲۴  
 ۹۴۲۵ ۹۴۲۶  
 ۹۴۲۷ ۹۴۲۸  
 ۹۴۲۹ ۹۴۳۰  
 ۹۴۳۱ ۹۴۳۲  
 ۹۴۳۳ ۹۴۳۴  
 ۹۴۳۵ ۹۴۳۶  
 ۹۴۳۷ ۹۴۳۸  
 ۹۴۳۹ ۹۴۴۰  
 ۹۴۴۱ ۹۴۴۲  
 ۹۴۴۳ ۹۴۴۴  
 ۹۴۴۵ ۹۴۴۶  
 ۹۴۴۷ ۹۴۴۸  
 ۹۴۴۹ ۹۴۵۰  
 ۹۴۵۱ ۹۴۵۲  
 ۹۴۵۳ ۹۴۵۴  
 ۹۴۵۵ ۹۴۵۶  
 ۹۴۵۷ ۹۴۵۸  
 ۹۴۵۹ ۹۴۶۰  
 ۹۴۶۱ ۹۴۶۲  
 ۹۴۶۳ ۹۴۶۴  
 ۹۴۶۵ ۹۴۶۶  
 ۹۴۶۷ ۹۴۶۸  
 ۹۴۶۹ ۹۴۷۰  
 ۹۴۷۱ ۹۴۷۲  
 ۹۴۷۳ ۹۴۷۴  
 ۹۴۷۵ ۹۴۷۶  
 ۹۴۷۷ ۹۴۷۸  
 ۹۴۷۹ ۹۴۸۰  
 ۹۴۸۱ ۹۴۸۲  
 ۹۴۸۳ ۹۴۸۴  
 ۹۴۸۵ ۹۴۸۶  
 ۹۴۸۷ ۹۴۸۸  
 ۹۴۸۹ ۹۴۹۰  
 ۹۴۹۱ ۹۴۹۲  
 ۹۴۹۳ ۹۴۹۴  
 ۹۴۹۵ ۹۴۹۶  
 ۹۴۹۷ ۹۴۹۸  
 ۹۴۹۹ ۹۵۰۰  
 ۹۵۰۱ ۹۵۰۲  
 ۹۵۰۳ ۹۵۰۴  
 ۹۵۰۵ ۹۵۰۶  
 ۹۵۰۷ ۹۵۰۸  
 ۹۵۰۹ ۹۵۱۰  
 ۹۵۱۱ ۹۵۱۲  
 ۹۵۱۳ ۹۵۱۴  
 ۹۵۱۵ ۹۵۱۶  
 ۹۵۱۷ ۹۵۱۸  
 ۹۵۱۹ ۹۵۲۰  
 ۹۵۲۱ ۹۵۲۲  
 ۹۵۲۳ ۹۵۲۴  
 ۹۵۲۵ ۹۵۲۶  
 ۹۵۲۷ ۹۵۲۸  
 ۹۵۲۹ ۹۵۳۰  
 ۹۵۳۱ ۹۵۳۲  
 ۹۵۳۳ ۹۵۳۴  
 ۹۵۳۵ ۹۵۳۶  
 ۹۵۳۷ ۹۵۳۸  
 ۹۵۳۹ ۹۵۴۰  
 ۹۵۴۱ ۹۵۴۲  
 ۹۵۴۳ ۹۵۴۴  
 ۹۵۴۵ ۹۵۴۶  
 ۹۵۴۷ ۹۵۴۸  
 ۹۵۴۹ ۹۵۵۰  
 ۹۵۵۱ ۹۵۵۲  
 ۹۵۵۳ ۹۵۵۴  
 ۹۵۵۵ ۹۵۵۶  
 ۹۵۵۷ ۹۵۵۸  
 ۹۵۵۹ ۹۵۶۰  
 ۹۵۶۱ ۹۵۶۲  
 ۹۵۶۳ ۹۵۶۴  
 ۹۵۶۵ ۹۵۶۶  
 ۹۵۶۷ ۹۵۶۸  
 ۹۵۶۹ ۹۵۷۰  
 ۹۵۷۱ ۹۵۷۲  
 ۹۵۷۳ ۹۵۷۴  
 ۹۵۷۵ ۹۵۷۶  
 ۹۵۷۷ ۹۵۷۸  
 ۹۵۷۹ ۹۵۸۰  
 ۹۵۸۱ ۹۵۸۲  
 ۹۵۸۳ ۹۵۸۴  
 ۹۵۸۵ ۹۵۸۶  
 ۹۵۸۷ ۹۵۸۸  
 ۹۵۸۹ ۹۵۹۰  
 ۹۵۹۱ ۹۵۹۲  
 ۹۵۹۳ ۹۵۹۴  
 ۹۵۹۵ ۹۵۹۶  
 ۹۵۹۷ ۹۵۹۸  
 ۹۵۹۹ ۹۶۰۰  
 ۹۶۰۱ ۹۶۰۲  
 ۹۶۰۳ ۹۶۰۴  
 ۹۶۰۵ ۹۶۰۶  
 ۹۶۰۷ ۹۶۰۸  
 ۹۶۰۹ ۹۶۱۰  
 ۹۶۱۱ ۹۶۱۲  
 ۹۶۱۳ ۹۶۱۴  
 ۹۶۱۵ ۹۶۱۶  
 ۹۶۱۷ ۹۶۱۸  
 ۹۶۱۹ ۹۶۲۰  
 ۹۶۲۱ ۹۶۲۲  
 ۹۶۲۳ ۹۶۲۴  
 ۹۶۲۵ ۹۶۲۶  
 ۹۶۲۷ ۹۶۲۸  
 ۹۶۲۹ ۹۶۳۰  
 ۹۶۳۱ ۹۶۳۲  
 ۹۶۳۳ ۹۶۳۴  
 ۹۶۳۵ ۹۶۳۶  
 ۹۶۳۷ ۹۶۳۸  
 ۹۶۳۹ ۹۶۴۰  
 ۹۶۴۱ ۹۶۴۲  
 ۹۶۴۳ ۹۶۴۴  
 ۹۶۴۵ ۹۶۴۶  
 ۹۶۴۷ ۹۶۴۸  
 ۹۶۴۹ ۹۶۵۰  
 ۹۶۵۱ ۹۶۵۲  
 ۹۶۵۳ ۹۶۵۴  
 ۹۶۵۵ ۹۶۵۶  
 ۹۶۵۷ ۹۶۵۸  
 ۹۶۵۹ ۹۶۶۰  
 ۹۶۶۱ ۹۶۶۲  
 ۹۶۶۳ ۹۶۶۴  
 ۹۶۶۵ ۹۶۶۶  
 ۹۶۶۷ ۹۶۶۸  
 ۹۶۶۹ ۹۶۷۰  
 ۹۶۷۱ ۹۶۷۲  
 ۹۶۷۳ ۹۶۷۴  
 ۹۶۷۵ ۹۶۷۶  
 ۹۶۷۷ ۹۶۷۸  
 ۹۶۷۹ ۹۶۸۰  
 ۹۶۸۱ ۹۶۸۲  
 ۹۶۸۳ ۹۶۸۴  
 ۹۶۸۵ ۹۶۸۶  
 ۹۶۸۷ ۹۶۸۸  
 ۹۶۸۹ ۹۶۹۰  
 ۹۶۹۱ ۹۶۹۲  
 ۹۶۹۳ ۹۶۹۴  
 ۹۶۹۵ ۹۶۹۶  
 ۹۶۹۷ ۹۶۹۸  
 ۹۶۹۹ ۹۷۰۰  
 ۹۷۰۱ ۹۷۰۲  
 ۹۷۰۳ ۹۷۰۴  
 ۹۷۰۵ ۹۷۰۶  
 ۹۷۰۷ ۹۷۰۸  
 ۹۷۰۹ ۹۷۱۰  
 ۹۷۱۱ ۹۷۱۲  
 ۹۷۱۳ ۹۷۱۴  
 ۹۷۱۵ ۹۷۱۶  
 ۹۷۱۷ ۹۷۱۸  
 ۹۷۱۹ ۹۷۲۰  
 ۹۷۲۱ ۹۷۲۲  
 ۹۷۲۳ ۹۷۲۴  
 ۹۷۲۵ ۹۷۲۶  
 ۹۷۲۷ ۹۷۲۸  
 ۹۷۲۹ ۹۷۳۰  
 ۹۷۳۱ ۹۷۳۲  
 ۹۷۳۳ ۹۷۳۴  
 ۹۷۳۵ ۹۷۳۶  
 ۹۷۳۷ ۹۷۳۸  
 ۹۷۳۹ ۹۷۴۰  
 ۹۷۴۱ ۹۷۴۲  
 ۹۷۴۳ ۹۷۴۴  
 ۹۷۴۵ ۹۷۴۶  
 ۹۷۴۷ ۹۷۴۸  
 ۹۷۴۹ ۹۷۵۰  
 ۹۷۵۱ ۹۷۵۲  
 ۹۷۵۳ ۹۷۵۴  
 ۹۷۵۵ ۹۷۵۶  
 ۹۷۵۷ ۹۷۵۸  
 ۹۷۵۹ ۹۷۶۰  
 ۹۷۶۱ ۹۷۶۲  
 ۹۷۶۳ ۹۷۶۴  
 ۹۷۶۵ ۹۷۶۶  
 ۹۷۶۷ ۹۷۶۸  
 ۹۷۶۹ ۹۷۷۰  
 ۹۷۷۱ ۹۷۷۲  
 ۹۷۷۳ ۹۷۷۴  
 ۹۷۷۵ ۹۷۷۶  
 ۹۷۷۷ ۹۷۷۸  
 ۹۷۷۹ ۹۷۸۰  
 ۹۷۸۱ ۹۷۸۲  
 ۹۷۸۳ ۹۷۸۴  
 ۹۷۸۵ ۹۷۸۶  
 ۹۷۸۷ ۹۷۸۸  
 ۹۷۸۹ ۹۷۹۰  
 ۹۷۹۱ ۹۷۹۲  
 ۹۷۹۳ ۹۷۹۴  
 ۹۷۹۵ ۹۷۹۶  
 ۹۷۹۷ ۹۷۹۸  
 ۹۷۹۹ ۹۸۰۰  
 ۹۸۰۱ ۹۸۰۲  
 ۹۸۰۳ ۹۸۰۴  
 ۹۸۰۵ ۹۸۰۶  
 ۹۸۰۷ ۹۸۰۸  
 ۹۸۰۹ ۹۸۱۰  
 ۹۸۱۱ ۹۸۱۲  
 ۹۸۱۳ ۹۸۱۴  
 ۹۸۱۵ ۹۸۱۶  
 ۹۸۱۷ ۹۸۱۸  
 ۹۸۱۹ ۹۸۲۰  
 ۹۸۲۱ ۹۸۲۲  
 ۹۸۲۳ ۹۸۲۴  
 ۹۸۲۵ ۹۸۲۶  
 ۹۸۲۷ ۹۸۲۸  
 ۹۸۲۹ ۹۸۳۰  
 ۹۸۳۱ ۹۸۳۲  
 ۹۸۳۳ ۹۸۳۴  
 ۹۸۳۵ ۹۸۳۶  
 ۹۸۳۷ ۹۸۳۸  
 ۹۸۳۹ ۹۸۴۰  
 ۹۸۴۱ ۹۸۴۲  
 ۹۸۴۳ ۹۸۴۴  
 ۹۸۴۵ ۹۸۴۶  
 ۹۸۴۷ ۹۸۴۸  
 ۹۸۴۹ ۹۸۵۰  
 ۹۸۵۱ ۹۸۵۲  
 ۹۸۵۳ ۹۸۵۴  
 ۹۸۵۵ ۹۸۵۶  
 ۹۸۵۷ ۹۸۵۸  
 ۹۸۵۹ ۹۸۶۰  
 ۹۸۶۱ ۹۸۶۲  
 ۹۸۶۳ ۹۸۶۴  
 ۹۸۶۵ ۹۸۶۶  
 ۹۸۶۷ ۹۸۶۸  
 ۹۸۶۹ ۹۸۷۰  
 ۹۸۷۱ ۹۸۷۲  
 ۹۸۷۳ ۹۸۷۴  
 ۹۸۷۵ ۹۸۷۶  
 ۹۸۷۷ ۹۸۷۸  
 ۹۸۷۹ ۹۸۸۰  
 ۹۸۸۱ ۹۸۸۲  
 ۹۸۸۳ ۹۸۸۴  
 ۹۸۸۵ ۹۸۸۶  
 ۹۸۸۷ ۹۸۸۸  
 ۹۸۸۹ ۹۸۹۰  
 ۹۸۹۱ ۹۸۹۲  
 ۹۸۹۳ ۹۸۹۴  
 ۹۸۹۵ ۹۸۹۶  
 ۹۸۹۷ ۹۸۹۸  
 ۹۸۹۹ ۹۹۰۰  
 ۹۹۰۱ ۹۹۰۲  
 ۹۹۰۳ ۹۹۰۴  
 ۹۹۰۵ ۹۹۰۶  
 ۹۹۰۷ ۹۹۰۸  
 ۹۹۰۹ ۹۹۱۰  
 ۹۹۱۱ ۹۹۱۲  
 ۹۹۱۳ ۹۹۱۴  
 ۹۹۱۵ ۹۹۱۶  
 ۹۹۱۷ ۹۹۱۸  
 ۹۹۱۹ ۹۹۲۰  
 ۹۹۲۱ ۹۹۲۲  
 ۹۹۲۳ ۹۹۲۴  
 ۹۹۲۵ ۹۹۲۶  
 ۹۹۲۷ ۹۹۲۸  
 ۹۹۲۹ ۹۹۳۰  
 ۹۹۳۱ ۹۹۳۲  
 ۹۹۳۳ ۹۹۳۴  
 ۹۹۳۵ ۹۹۳۶  
 ۹۹۳۷ ۹۹۳۸  
 ۹۹۳۹ ۹۹۴۰  
 ۹۹۴۱ ۹۹۴۲  
 ۹۹۴۳ ۹۹۴۴  
 ۹۹۴۵ ۹۹۴۶  
 ۹۹۴۷ ۹۹۴۸  
 ۹۹۴۹ ۹۹۵۰  
 ۹۹۵۱ ۹۹۵۲  
 ۹۹۵۳ ۹۹۵۴  
 ۹۹۵۵ ۹۹۵۶  
 ۹۹۵۷ ۹۹۵۸  
 ۹۹۵۹ ۹۹۶۰  
 ۹۹۶۱ ۹۹۶۲  
 ۹۹۶۳ ۹۹۶۴  
 ۹۹۶۵ ۹۹۶۶  
 ۹۹۶۷ ۹۹۶۸  
 ۹۹۶۹ ۹۹۷۰  
 ۹۹۷۱ ۹۹۷۲  
 ۹۹۷۳ ۹۹۷۴  
 ۹۹۷۵ ۹۹۷۶  
 ۹۹۷۷ ۹۹۷۸  
 ۹۹۷۹ ۹۹۸۰  
 ۹۹۸۱ ۹۹۸۲  
 ۹۹۸۳ ۹۹۸۴  
 ۹۹۸۵ ۹۹۸۶  
 ۹۹۸۷ ۹۹۸۸  
 ۹۹۸۹ ۹۹۹۰  
 ۹۹۹۱ ۹۹۹۲  
 ۹۹۹۳ ۹۹۹۴  
 ۹۹۹۵ ۹۹۹۶  
 ۹۹۹۷ ۹۹۹۸  
 ۹۹۹۹ ۱۰۰۰۰

ز سستی ہمی کرد عطف از بند و  
 بہ تدبیر و تدبیس بوفے براز  
 جز از زرق و تیز ویر ناید بدست  
 بدرماندگی نیم مرده سپاہ  
 بشکر گش بردناری چہار  
 شکستہ رکاب و شکستہ عقال  
 شہش کرد اہل محل خطاب  
 اسیر ہماں فتنہ روزگار  
 ہی گشت شاں گرنی آمدند  
 بہر گام از دیدہ خونایہ ریز  
 بصد آرزو مرگ می خواستند  
 نزد نالہ رکس از ان خستگان  
 ہمیر اند خوں چو دم می زدند  
 بویرانہ شہ مقامے گزید  
 ہی کرد تلبیس چوں رو بہ  
 درو تو تیا غلہ و آب و گاہ  
 بخوردند اسپال ہمہ یال و دم  
 نماندہ ز غم بر کسے جز دے  
 شہ اعظم ملک را بھروچ راند

بجز نیم فرسنگ کو چے نکر د  
 شب و روز در خاطر آن جیلہ ساز  
 لچو کار جہاں زرق و تیز ویرست  
 نشنیدم چو شہ راند از تخت گاہ  
 ز اسپان بجان و پیدل سوار  
 ہمہ عاجز از ظلم شاہ جہاں  
 گر شہے بفرمود بے نان و آب  
 گر شہے دگر خستریان دیار  
 بصد بحر و زاری ہی آمدند  
 نہ دست خلاص و نہ پایہ گریز  
 شب و روز از فاقہ می کا ستند  
 ز ہمیش شدہ چوں زباں بستگان  
 چو مرغان پر کم قدم می زدند  
 چو در حد ناکو رشک رسید  
 چو ناموسیاں کرد لشکر گے  
 سپاہے پرا ز خیمہ و بار گاہ  
 نماند از ستوراں بجز شاخ و سم  
 نخوردہ در و آدے جز دے  
 در آنجا چو لشکر دو ماہ بماند

۹۴۸۱  
 ۹۴۸۲  
 ۹۴۸۳  
 ۹۴۸۴  
 ۹۴۸۵  
 ۹۴۸۶  
 ۹۴۸۷  
 ۹۴۸۸  
 ۹۴۸۹  
 ۹۴۹۰  
 ۹۴۹۱  
 ۹۴۹۲  
 ۹۴۹۳  
 ۹۴۹۴  
 ۹۴۹۵  
 ۹۴۹۶  
 ۹۴۹۷  
 ۹۴۹۸  
 ۹۴۹۹

رسیدن اعظم ملک در بہر و تاج و لشکر  
 در حصن فرو د آوردن

بفرمود آن شاه حیلہ گرای	۹۴۱۲
رود در بہر دوج و بر دھد سوار	۹۴۱۳
قر کو غلام ملک عالم است	۹۴۱۴
دگر ہر کہ از لشکر دیو گیر	۹۴۱۵
بتد بر شاں دارد آنجا نگاہ	۹۴۱۶
اگر فوج باغی رسد ناگہاں	۹۴۱۷
نیارد سپہ را بروں از حصار	۹۴۱۸
بروون حصار را رود و جو خوں	۹۴۱۹
غرض چون خراسانی نیست یا	۹۴۲۰
پس از چند روزی بہر دوج رسید	۹۴۲۱
فرز را سایند فرمان شاہ	۹۴۲۲
تقیں کرد ہر صفدر را النگ	۹۴۲۳
ہی بود ہر یک با وطن خویش	۹۴۲۴
کہ زدو آن خراسانی سست پای	
رود و چون در آن حصن گیر و قرار	
در آن حصن باش کہ سالم است	
در آن حصن باشد سکونت پذیر	
فرود آورد و حملہ در دوز سپاہ	
ابا خرم باشد چو کار آگہاں	
بیاشد بخصن اندرون ہوشیار	
سوارے زد و کم گذارد بروں	
رواں شد بفرمان فرمان روا	
ز فرمان خسر دگر گیرے ندید	
در آورد در دژ تھامی سپاہ	
بہر برج شد نامزد ہر نھنگ	
کے دم نمی زد بفرمان خویش	

## رسیدن لشکر بہ رود در بہر دوج و شکستن ایشان

F. ۲۷۸

چو بشنید افواج برگشتگان	۹۴۲۵
رہا کرد کنبایت آنکہ شتاب	۹۴۲۶
خود شاں بخصن بہر دوج آمدند	۹۴۲۷
نمودار گردند از ہر طرف	۹۴۲۸
ہمہ ساختہ از براے دغا	۹۴۲۹
کہ کے آید از حصن لشکر بروں	۹۴۳۰
شنیدم کہ برگشتگان تاسہ روز	۹۴۳۱
کہ در بہر دوج آمد سپاہ گراں	
برآمدند کردان ثنابت رکاب	
غنیبت کنان فوج فوج آمدند	
ستادند بیرون دژ صفت بہ صفت	
نظر داشتہ سوے دروازہا	
برائیم از ہر طرف جوے خوں	
شدہ گرد و گرد و ز کینہ توڑ	

بهر روز بر حصن می تاختند	۹۴۳۲
دروں بود شکر نزاری سه چار	۹۴۳۳
در دلی اگر چه فزوں آمدند	۹۴۳۴
سیوم روز کا فوج بر گشتگاں	۹۴۳۵
ههال چهلوا فغان ابا فوج خویش	۹۴۳۶
در آمد بدروازه فصد کرد	۹۴۳۷
چو بگذشت از حد بر دستیش	۹۴۳۸
سر چید از لشکر دلو گیر	۹۴۳۹
حمید آنکه آن شیخ زاد و گزین	۹۴۴۰
وگر سر فرزندان و گردن کشان	۹۴۴۱
چو دیدند چهلوز حد بر گذشت	۹۴۴۲
بگفتند با هم که ای چیره مرد	۹۴۴۳
ندانند که شیران این مرغزار	۹۴۴۴
اگر شاه مارا کشد زین گناه	۹۴۴۵
بگفتند ای شان بروں آمدند	۹۴۴۶
دوسه بار چهلو دران شر و شور	۹۴۴۷
حریفان ز پیشش می تافتند	۹۴۴۸
هم آخو چو از روزیاسه بماند	۹۴۴۹
قرچان صفت خویش غالب بدید	۹۴۵۰
چو آورد زور سه زه پو شیار	۹۴۵۱
نشیدم چو مردان سه جنگ کرد	۹۴۵۲
حریفان رسیدند گرواندرش	۹۴۵۳
چو افتاد چهلو دران حربگاه	۹۴۵۴
بهر شب دو سیله وطن ساختند	
زیر گشتگاں بود مقصد سوار	
چو فرمان نه بد کم بروں آمدند	
در آمد بر حصن چالش کناں	
زا فوج اصحاب خود گشت پیش	
همی کرد چوں چیره دستاں نبرد	
کشید آخر از فوج در پستیش	
که بودند در دز سکونت پذیر	
که بود ست شیر به پیکام کین	
که بز نام هر یک ز مردی نشان	
ز کین حکم شاه شان فراموش گشت	
ز بول گسیر آمد بکار نبرد	
بفرمان شاه اندا سیر حصار	
بیریزیم خویش درین حربگاه	
چو شیران بصید ز بول آمدند	
بکوشیده تاب کشند شان بزور	
برو دست هم کم سه یافتند	
صفت دولت آباد اورا براند	
بروں آمد از حصن و مدد رسید	
به عید چهلو در آن حربگاه	
چو افتاد پیش بدشت نبرد	
بریدند بعد از خصومت سرش	
بروں آمد از حصن هر سو سپاه	

چو دیدند از هر طرف پیل مال	بهاں جو رہنبال و قاضی جلال	۹۴۵۵
شکستہ ز بدخواہ بشتافتند	رہا کرد بنگہ عنان تا فتند	۹۴۵۶
ہمہ شکر و رخت دادہ بیاد	چو در شکر شان شکستہ قتاد	۹۴۵۷
دلے پر عسم و ودیدہ در غریو	پناہنہ ز رفتند بر ماندیو	۹۴۵۸
بتر ویر شاں کشد محبت گرا	نشیدم ہماں ہندو کیست یا	۹۴۵۹
ہم آخر از اخلاص شاں سر کشید	بصد زرق و در دام شاں در کشید	۹۴۶۰
چو این قصہ را ستمگر شنود	ہمہ رخت و اسباب از ایشان بود	۹۴۶۱
طلب کرد از دی غریبان خویش	رواں کرد پیکے بر آنست کیش	۹۴۶۲
کہ شانرا فرستد سوے شہر یار	ہمی خواست آن ہندوی نابارگا	۹۴۶۳
کز اس فتنہ مشانرا خلاصی بداد	دراں حال یک تحفہ ایام زاد	۹۴۶۴

F. ۲۷۹

## خروج کردن خلق دیوگیر با سلطان محمد و مملکت کردن اسمعیل

کہ یکسر سر تافت از راہ دیں	شہنشاہ دوس دست بد خواہ دیں	۹۴۶۵
بروگشتہ جایز خروچ دیار	شد آزرده از دے صغار و بیا	۹۴۶۶
طبیعت نسروہ زافسون او	شہریت رضا داد در خون او	۹۴۶۷
قتنا بستہ برو طریق نجات	بخوشش رواں گشتہ علم قنات	۹۴۶۸
ابا زمرہ کفسہ دریا فتنہ	ز آئین اسلام سر تافتنہ	۹۴۶۹
شب و روز از او اہل دیں در گذار	بر انداختہ رسم بانگ نماز	۹۴۷۰
ابا ہست رواں ہوئی بافتہ	جماعت بجمہ در انداختہ	۹۴۷۱
بدل راہ کفار را دادہ جا	ابا جو گلیاں گشتہ خلوت گرا	۹۴۷۲

بر دتفق مفتی کم شدہ	۹۴۷۳
نقیض از بجایش بہر کشورے	۹۴۷۴
ہاں شاہ خونخوار دنیا پاک کیش	۹۴۷۵
بے فوج برگشتگان را شکست	۹۴۷۶
ہمی کرد ضحاک را اتباع	۹۴۷۷
ام آفر بر آئین اہل خداع	

## ذکر شہ شہنشاہ احمد لاجپن و قلات شہ و مملکت گرفتن سلطان ناصر الدین افغان

چو شد فارغ از لشکر گوجرات	۹۴۷۸
براں احمد نا حمیدہ خصال	۹۴۷۹
بگفتار و زد و در دیو گیر	۹۴۸۰
پس آنکھ در پائی سر لشکراں	۹۴۸۱
بیار و سوی حضرت شاں سیر	۹۴۸۲
چو احمد ز رہ سوے مقصد رسید	۹۴۸۳
بعالم ملک داد فرماں نہاں	۹۴۸۴
چو عالم ملک خواند آں نامہ را	۹۴۸۵
کہ ایں نامہ ناہایوں نبشت	۹۴۸۶
ولیکن نظم کش چو چارہ ندید	۹۴۸۷
سران سپہ را پیشترے نداد	۹۴۸۸
بفرمود تا کوخ برہم گشتند	۹۴۸۹
رواں کرد از خون مردم ذرات	
کہ شد نام لاجپن از دور و بال	
بجیلہ کند سر کشاں را اسیر	
بغدرے نہد بندہاے گراں	
کند شور در کشور دیو گسیر	
ہمی چارہ راہ مقصود دید	
کہ لشکر کند سوے حضرت رواں	
ہمی کرد نفیریں مراں خلمہ را	
سر اسر حوثیے از خون نبشت	
سبک لشکر از شہر بیرد کشید	
کسے را بجز عشوہ چیزے نداد	
مقامے بیک نمزے کم کنند	



زبان همه بسته دلسا بشور	۹۴۹۰	ای رفت لشکر بکلیف و زور
زهر دل بتاراج جاں سنگ رفت	۹۴۹۱	چو از شهر خود پنج فرسنگ رفت
شبانگاه در بند غوغا شدند	۹۴۹۲	پس آنکه سران جمله یکجا شدند
که اکنون قتادیم در بسیم جاں	۹۴۹۳	بگفتند هر یک دیگر یک زبان
چو دیدند بر صدر نظام و نسیم	۹۴۹۴	یکے نور دین و دیگر اسمعیل
دریں کار بستند هر یک میاں	۹۴۹۵ F ۲۸۰	ز بهر خلاص خود و مرد ماں
یقین مرد را می کشد بیگناه	۹۴۹۶	بگفتند کین بدگماں بادشاه
همه تیغ بر زیر دستاں زند	۹۴۹۷	همیشه دم از کز دستاں زند
که خونها بسے خورد هم نیست سیر	۹۴۹۸	چنان گشت در خون مردم و لیر
بزرگان دیں را گند خورد خام	۹۴۹۹	یکے را بصورت یکے را بنام
نه نعم از دلبے غم و نه فقیر	۹۵۰۰	نه در ویش ایمن از و نه امیر
مشط ط کند نام اخلاق از غلط	۹۵۰۱	کند خود بے خون خلق مشط
در آتش نیست کس الا که خام	۹۵۰۲	بها نه دهن خون بریزد مدام
که نامرود سست نیا بد ببرد	۹۵۰۳	یکے حیل باید دریں کار کرد
بستی چرا جاں سپاریم زار	۹۵۰۴	چو سختی کشانیم در کار زار
که امشب نشاید دریں کار خفت	۹۵۰۵	چنان رای شاں روی داد از نهفت
بر ابریم نا جمله تیغ از نیام	۹۵۰۶	چو شاه و فلک سر بر آرد زبام
همه یک دل از بهر غوغا شویم	۹۵۰۷	باوّل تبیره چو یکجا شویم
سر احمد اوّل بجاک افکنیم	۹۵۰۸	همه تیغ بر دست دشمن زنیم
دزاں پس حیا م سپه تاش را	۹۵۰۹	پس آنکه بگیریم قلعتاں را
فرستیم بر جنگ دماندو	۹۵۱۰	بجزیم سر با ازیں سه پو
کنیم آنکه عالم ملک را اسیر	۹۵۱۱	سپه پس برانیم در دیو گیر
بقصد شب تیره خنجر کشید	۹۵۱۲	چو از غر نه شاه و فلک کشید

کشیدند شمشیر کت را و راں	۹۵۱۳
گرد و سوسے پور لاپیں شدند	۹۵۱۴
سروش را بگردند از تن جدا	۹۵۱۵
ازاں شور قلاتش بیدار شد	۹۵۱۶
گر بے که بر قصد او تاختند	۹۵۱۷
سروش را بریدند از تیغ تیز	۹۵۱۸
حسام آنکه اندر سر ابرود بود	۹۵۱۹
هما سجا گرفتند اورا فرد	۹۵۲۰
تن بر سر شد چوں مراد اور	۹۵۲۱
بدیو هر چو کردند سر بار و راں	۹۵۲۲
رسیدند در شهر وقت زوال	۹۵۲۳
هماں نور دین دهماں اسمعیل	۹۵۲۴
نصیر تعلیمی و صاحب و راں	۹۵۲۵
ملک عالم آدم مگر خفته بود	۹۵۲۶
بگفتند اورا چه حسی بخیز	۹۵۲۷
چوبش نید از خواب غفلت بجا	۹۵۲۸
بگفتند کاں لشکر بے گناه	۹۵۲۹
سران سپه را هما سجا بگشت	۹۵۳۰
ملک گفت در بابہ نیدند زود	۹۵۳۱
هماں چند که کہود سه کرد او	۹۵۳۲
بنفمود تا زین بر اسپاں نهند	۹۵۳۳
سپه بر در خانه چوں در رسید	۹۵۳۴
دو چارے بخوردند در پیش در	۹۵۳۵
بر اسپاں نشستند یک یک رواں	
بگرد سر ابرودہ پر چیں شدند	
بر آمد کیے شور از اں ماجرا	
رواں بر کیے اسپه ر ہوار شد	
ازاں باد بر خاکش انداختند	
بر آمد ز لشکر کیے رستخیز	
گرد ہے کہ آہنگ او کردہ بود	
سروش را بریدند بے گفت و گو	
ز لشکر فروشت غوغا و شور	
سوی شهر را ندند کند آوراں	
زہر سوشنیدند فر خندہ فال	
سوے دولت آباد را ندند عجیل	
سوے دیو گیر آمدہ باتواں	
زد رواں ہماں دم چو اور فتنہ بود	
کہ بر خاست از ہر طرف رستخیز	
بر سپید کیں رستخیز از کجاست	
کہ گردی رواں باز آمد ز راہ	
کنوں بر تو آور و حملہ درست	
پس از بہر یکار عجلت نمود	
کہ بودست القاب شاں ورد او	
بر پیشش در خانہ جنگی دہند	
ہماں چند کہ کہود سه در دوید	
نشد تیغ کیں بر کسے کارگر	

چو شب شد سپه سوی کیتی براند	دراں روز آن جنگ قایم ماند	۹۵۳۶
بهر روی که فوج شد راه گیر	گرفتند بس کیتی دیو گیر	۹۵۳۷
همان شب بکشک اندرون دیزید	چو عالم ملک اینج راهی ندید	۹۵۳۸
گرفتند حصن بردنی بر دژ	نصیر و در حاجب کیسه توز	۹۵۳۹
شده جمله شهر از سپه پایمال	بقلمه حصاری شده کو تو ال	۹۵۴۰
شده لبست صبح پرده کشای	و گرز کین چرخ لبست نمای	۹۵۴۱
همی شد بزیر و نه بر کارزار	در افتاد لشکر بکشک و حصار	۹۵۴۲
در آرد کار مخالف به تنگ	دراں روز تا شب سپه کرد جنگ	۹۵۴۳
کجا بر کشاید ز مردان کار	چو بود وقت بستند هر کار و بار	۹۵۴۴
دراں شب بماندند در جست و جو	گروپه ببالا گروپه فرو	۹۵۴۵
نیابد عدد و اینج راه گیر	که تا بر کشد آسمان تیغ تیز	۹۵۴۶
سپه سر بسر باز خنجر کشید	خو از حصن فیروزه چوں کشید	۹۵۴۷
دگر کیسه از هر طرف باز شد	همان رسم و روشینه آغاز شد	۹۵۴۸

## فیروزی یافتن لشکر دیو گیر و جلوس ناصرالدین

در فتح بر روی لشکر کشاد	زمانه هم از اول با باداد	۹۵۵۴۶
رواں فتح شد قلعه دیو گیر	چو عالم ملک زنده اند اسیر	۹۵۵۵۰
که از روز بد بود شان گشته حال	پس آن رسم و کیسوی بر گال	۹۵۵۰۱
پئے برده ز خیر آورده بود	همان شیخ زاده که در بند بود	۹۵۵۰۲
بخصن ستاره محصور شدند	بر دژ تختین که ابتر شدند	۹۵۵۰۳
شده نامزد سوی آن قوم زشت	حسام آنکه آن شیر بلبل سرشت	۹۵۵۰۴
ظفر رایتش را با خنجر کشید	چو یک سر بخصن ستاره رسید	۹۵۵۰۵

ستماره چو برت از آن قوم زشت	۹۵۵۶
دل افتاد آن قوم را از نهیب	۹۵۵۷
ملک گفت کاینکه زودتر فرد	۹۵۵۸
چو یک جو علف در ستاره بود	۹۵۵۹
فردورت بخواری فرد داندند	۹۵۶۰
حسام الدین آن قوم را گرد بند	۹۵۶۱
دوسه روز شان بندی داشتند	۹۵۶۲
بزاری سرا ایدو آید صواب	۹۵۶۳
همه سامعیان سیاست گرد	۹۵۶۴
بس آنکه بگفتند سیاف را	۹۵۶۵
چو در گلشن ملک خاکے نماد	۹۵۶۶
بے گنج بردست ایشان فتاد	۹۵۶۷
بگردند آنکه کے انجمن	۹۵۶۸
سراں جمله گفتند یک اتفاق	۹۵۶۹
نبے شہ بود مضبوط هر کشور	۹۵۷۰ ۶۲۸۲
هم از با برگردیدے مرد	۹۵۷۱
پس از مشورت جمله یکدل شدند	۹۵۷۲
چنین آمد از قرعہ شان دلیل	۹۵۷۳
چو در گوشه کش کرد اسمعیل این سخن	۹۵۷۴
حسن نام مرد گت اودر خورست	۹۵۷۵
بکیری بدگانه اقطاع دوست	۹۵۷۶
بهر کار چون نام خود احسن است	۹۵۷۷
بخواهم اودر ادیس تحت گاه	۹۵۷۸
بکارشکس همه جان سپاریم ما	۹۵۷۹
سراں چون شنیدند این قصه را	۹۵۸۰
هم از هیبت آن حصن شد خشت	
امانے بختند چون شد شکیب	
دگر نه بیامدیم بختیخه فرد	
بجز عجز شان بیخ چاره نبود	
بصد عجز و زاری فرد آمدند	
پس آورد از انجا بعین گرد	
هم آخر خرد را چو بگماشتند	
که در خون شان داد فتوی جواب	
همه دشمن دین پیغام بردند	
که سر بادشان کرد ازین جدا	
بگنجینه قلعه مارے نماد	
بے تازی اسبان تازی نژاد	
همه خوب رایان ثابت سخن	
که بے شاه سست است هر اتفاق	
نبے سر بود رونق لشکر	
یر بندیم ما جمله پیشش کمر	
طلب کاریک مرد مقابل شدند	
که دهنیم نه بر سر اسمعیل	
بگفتند ام در خود ملک من	
که جایش بر سر حدای کشور است	
بترتیب ما هر یک از دوی فرد	
چراغ خوش از دوده بهمن است	
که شایان تر است او به تخت و کلاه	
بمویه و بر ملک فرماں روا	
نکردند فیضه دریس ما جبر	

خردمند را این سخن درخورست	بگفتند کس راے فرسخ ترست	۹۵۸۱
که دشمن قریبست و آن مرد دور	و لے زین سخن خلق بنود صبور	۹۵۸۲
بہا دند بر فرق او بے درنگ	پس آنکہ یکے چتر نایخ رنگ	۹۵۸۳
کہ بودست باہوش و ہنگ و ادب	شد آں شاہ را ناصر الدین لقب	۹۵۸۴
مقرر شدہ خواجگی جہاں	ہماں نور دین را زکار آگہاں	۹۵۸۵
سپہ را زربا نژدہ ماہ ہداد	ہماں روز خسرو خزانہ کشاو	۹۵۸۶
سزاوار سر مرد و شغلے تعین	بگرداں کہ اں خسرو دور ہیں	۹۵۸۷
نقیباں گر فتنہ بانگ آنگہے	چو آراستہ شد چنین در گہے	۹۵۸۸
نثارش بگردند سر با کلاہ	سراں جملہ کردند با پوش شاہ	۹۵۸۹
ستاوند در راست و چپ با ادب	پس آنکہ در پیش نشہ با طرب	۹۵۹۰
نزد ہیچ کس گام بر راحی خویش	تجاوز نکردہ کس از جای خویش	۹۵۹۱

## رسیدن قاضی جلال و مبارک مفتی در دولت آباد

فرستاد جنگ سویمان دیو	بجنگ چو آمد سراں دونیو	۹۵۹۲
خلاص دوسر یکسر آمد بسر	رسید و چو بر ماندیو آں دوسر	۹۵۹۳
چو دیدند شد فوج شاں پانہال	مبارک عدو بند و قاضی جلال	۹۵۹۴
بہ پیوست بودند بر ماندیو	پس از گشتن بخت آن ہر دونیو	۹۵۹۵
فرستد سوے خسرو گرم کیں	ہی خواست آں مان و پو تعین	۹۵۹۶
دگر گوئند زو راے دیو پلید	چو بر ماندیو آں دوسر بر رسید	۹۵۹۷
خدا کرد ازاں بند آزاد شاں	فرستاد در دولت آباد شاں	۹۵۹۸
پہد لہسی وادشاں اسپ وزر	چو بر ناصر الدین رسید آں دوسر	۹۵۹۹

قد رخاں شد آنکه خطاب جلال	۹۶۰۰
مبارک ہم از حضرت شہر یار	۹۶۰۱
شب روز در کار شاہ جہاں	۹۶۰۲
کز اں جانب آمد بفرخندہ فال	
بنجانی مشرت شد اندر دیار	
مربستہ ہر یک چو کار آگہاں	

## عنایت کردن نور الدین جانب گلبرگہ بالغ خاں

ہماں نور دیں از پس یک دوماہ	۹۶۰۳
الغ خان دہرام افغان یل	۹۶۰۴
ابا نور دیں آمدہ ہم سپاہ	۹۶۰۵
الغ خاں اگرچہ سرے می نمود	۹۶۰۶
سپہ را تختی بگلبرگ راند	۹۶۰۷
کہ کند ہر استلماں بسے کشتہ بود	۹۶۰۸
ہم از خون سسج زماں عرویں	۹۶۰۹
ہم آخر بدیدم کہ آں چوں نجفت	۹۶۱۰
کسے کو چند با بزرگان دیں	۹۶۱۱
غرض چوں بگلبرگہ لشکر کشید	۹۶۱۲
دگر پایے چند از چیرگی	۹۶۱۳
بیک حملہ پامال لشکر کشند	۹۶۱۴
دگر آمدندے ہونے بروں	۹۶۱۵
چو کند ہر از بیکار آمد بجای	۹۶۱۶
براں دوستائی ناخوش خصال	۹۶۱۷
ہماں کھتری دون حساب گشت	۹۶۱۸
بشد سوے صفا کیاں کینہ خواہ	
حبیبی کہ بد پیشوا بر محل	
موافق برد کشتہ بی گاہ و گاہ	
دلے نور دیں صاحب ضبط بود	
یکے خار در جان کند ہر نشاند	
بجوں خاک گلبرگہ آغشتہ بود	
فراتے رواں کردہ بود آں لعیں	
بزد سیلی دغا نمائش برنت	
ضرورت شود دزد دغام ایجنیں	
محضر شد آں کہترے دیں بتید	
بروں ایستادند از خیرگی	
دگر جملہ در دزد محضر بشدند	
شدے روز شاں شب بخت بملوں	
یکے نامہ نبشت در کیاں	
کہ از دہنی یافت ناش جلال	
دراں نامہ ناہایوں نبشت	

۶۲۸۳

ز دست سپہ گری آدم	۹۶۱۹
بیاید بشے خون بشکر زنی	۹۶۲۰
بر انیم ازدشمنان جوے خوں	۹۶۲۱
ز کلیاں رواں گشت آں بدگال	۹۶۲۲
خبر شد بشکر کہ آں نابکار	۹۶۲۳
ہی ممدو آمد براہل حصار	

## ظفر یافتن حسین ستیہ بر جلال دوہنی

یکے بیلتن مرد باہوش ونگ	۹۶۲۴
سبک راند بر خصم فوج گراں	۹۶۲۵
ز گرمی شدش غوی چکاں برجیں	۹۶۲۶
چو از لشکر خود فرسنگ رفت	۹۶۲۷
زمانے عنان لگا در کشید	۹۶۲۸
کسے کم رسیدہ ست جزوہ سوار	۹۶۲۹
بتناہم گراں پیش بدخواہ روی	۹۶۳۰
چہ رود و انامیم بسر لشکراں	۹۶۳۱
ہماں بیت شہنامہ را باز خواند	۹۶۳۲
بنام نکو کہ بمیرم رواست	۹۶۳۳
ز زیر رکاب از دہا بر کشید	۹۶۳۴
کہ لے خوں گرفتہ گردے نژند	۹۶۳۵
حالات سرش را ہم از کنکرست	۹۶۳۶
و گرنے باید رکجا آمدست	۹۶۳۷
حین سرفراز و فیروز جنگ	
رواں شد بفرمان سر لشکراں	
ہمی رفت آں سرکش گرم کیں	
بقصد عدد خوش میراند لفت	
نشان سواران بیگانہ دید	
نگہ گرد ز صدیل نامدار	
بدل گفت از نیچا سن جنگ جو	
پردل آیم از جنس نام آوراں	
بلغت این و مرگب سوی خصم راند	
مرانام باید کہ تن مرگ راست	
یکایک چو برفوج دشمن رسید	
بزد بانگ برفوج دشمن بلند	
کجاست آں جلالی کہ سر لشکرست	
بیائے خود اندر بلا آمدست	

من آن پلین شمع ز افکنم	۹۶۳۸
بنام حسینم بخلق حسن	۹۶۳۹
جلالین سخن چو در گوش کرد	۹۶۴۰
ضرورت ز شرم سواران خویش	۹۶۴۱
چو دیدش پلین در زماں	۹۶۴۲
بزد چایک آنگه بران هیول	۹۶۴۳
سه زخمی پرا ز خشم برهم براند	۹۶۴۴
نبودے اگر خوشی در برش	۹۶۴۵
هم از یاری و فضل یزدان پاک	۹۶۴۶
از آن فوج تو می که بد چهره دست	۹۶۴۷
یصد حلیه زان سرکش سرخا ز	۹۶۴۸
زیں داد بدخواه را بهر خواب	۹۶۴۹
کران قلب گشتاں برون آورد	۹۶۵۰
همان جیره دستاں خردشاں چو تیغ	۹۶۵۱
پس هکشت بعد جبرگی باز گشت	۹۶۵۲
همان دم سرافراز و شمن شکار	۹۶۵۳
یکایک بران چیره دستاں زدند	۹۶۵۴
از آن ده یکے بر دلی زن رسید	۹۶۵۵
نبر میت در افتاد و فوج بشتاں	۹۶۵۶
بیم رفت هر یک فرزند و نشیب	۹۶۵۷
نزدیم بمرے که از ده سوار	۹۶۵۸
پس هکشت چو زان جنگ فرزند	۹۶۵۹
بدل گفت مر و اں پس ز سنجین	۹۶۶۰
که خواند جهان قلع آهر ستم	
ز غلتم جهان شد پُر از نام من	
رکاب و عنان را فراموش کرد	
جدانش زمانے زیار ان خویش	
خروشید چوب اژدها بر زماں	
دسانید خنجر سر خصم دوی	
عدو طیره زان چیره دستی بماند	
رواں شد بعد بر میدی سرش	
بیفکند آنگه عدو را بجاک	
سر خود بدیدند بر خاک پست	
سر خویشتن را بسردند باز	
دو سه گام شد پستک بے شتاب	
یکے حمله بر خصم دوی آورد	
گذشتند از آن قلب جانی دلیغ	
درایشان قدا و ازایشان گذشت	
که بودند با صفر روزگار	
همه تیغ چو پور دستاں زدند	
سرش هم برید و دای بر درید	
بزد چرخ بر خاک از اوج شاں	
گسته عنان و شکسته رکیب	
در آید نهار و صد اندر فرار	
رواں اخترش عالم افروز شد	
نکردند قصد عدو در گریز	



چہ باید زدن تیغ بر پشت مرد	چو روناقت دشمن زدشت نبرد	۹۶۶۱
سوے لشکر خویش دسازشت	بلغت این داز جنگ جاباز گشت	۹۶۶۲
سہ روز و سہ شب طبل شادی زدند	چو در لشکر آمد مران خوش شدند	۹۶۶۳
بغاغ دلی قصد اہل حصار	گردند آنکہ چو مردان کار	۹۶۶۴

## رسیدن رکاب سعادۂ ظفر خاں در حصار گلبرگہ

کہ نامش شد از نیکو فی آشکار	ہماں مرد سمرقند دار دیار	۹۶۶۵
کہ از شاہ عالم گرے بگشت	چو بشنید از سر کس از سر گذشت	۹۶۶۶
گلے دیگر از باغ دوران شگفت	در اندیشہ با خود نہانی بگفت	۹۶۶۷
برایشاں بود مردم از رم چوے	گر ہے کہ از ظلم تابند روی	۹۶۶۸
بلکہ کہ زینجا نخستین روم	ہماں بہ کہ من نیز محمد و شوم	۹۶۶۹
نیا بند در پنج کاسے صواب	دگر رویش گفت کاہد رشتاب	۹۶۷۰
کہ چون مہر و باید دریں بحث راند	مے یک دو در عین اندیشہ ماند	۹۶۷۱
کہ از ایدر بن غیمہ بیرون شتاب	بیک شب نمودند اورا بختاب	۹۶۷۲
کہین کوہ را در صدا از شکوہ	ردان برو محمد آل گروہ	۹۶۷۳
شد آشکارا پس از چند گاہ	دریں زیر تہمت ز اقبال جاہ	۹۶۷۴
بدل گفت زین مژدہ نعمت	چو بد بار با خوب اورا اثر	۹۶۷۵
دریں روضہ صواب ست پاس زدن	نیا پرد گر گوئد رسلے زدن	۹۶۷۶
رداں آخر شش سرگرد دل کشید	پس آنکہ سراپردہ بیرون کشید	۹۶۷۷
ز تہماکہ با سر کشاں دلیر	بلکہ کہ آمد خود شاں چو شیر	۹۶۷۸
بتعظیم او جملہ بشتافتند	چو سر لشکر ایں خبر یافتند	۹۶۷۹
تو گوے بہر قابے جاں رسید	چو بر تشنگان آب حیواں رسید	۹۶۸۰

۹۶۸۱	ہمہ بید لال آمدہ با تو اں	کہ رستم در آمد بجا زند راں
۹۶۸۲	ز شادی شدہ شکرے درخروش	بجھن اندروں ہر دل آمد بخوش
۹۶۸۳	شنیدند چون سر کشاں میں خبر	چہ اصحاب بدر و چہ اہل سکر
۹۶۸۴	ز سہر دور شد دعوے سروری	نہا دند دہسہا بیاری گری
۹۶۸۵	یکے آمد از بدر در کلیاں	با خلاص اں سرکش کامراں
۹۶۸۶	یکے از سکر سوے لشکر رسید	بگلبرگہ یکسر سپاہ کشید
۹۶۸۷	بلے چوں سکر سردار آمد بکار	بگرد و جہانے در اں کارزار
۹۶۸۸	محققر شد اں حصن ہر چار سو	شدہ اہل دوزخ ز دہ کو بکو
۹۶۸۹	یکے روز وقت نماز دگر	بزواہل دوز و سپاہ سکر
۹۶۹۰	چو فوج سکر بود تا ساختہ	سر ہر یک از غفلت انداختہ
۹۶۹۱	ہماں مرد کاری دسر حد کار	چو بشنید غوغا، اہل حصار
۹۶۹۲	یکایک در اں حوکہ حملہ کرد	بر آورد از فوج بد خواہ گرد
۹۶۹۳	ہماں پختگاں راز جنگ فتن	رہانید اں رستم پسیلتن

## رسیدن ظفر خاں بنا صرا دین فرستادن نیزہ بابند ہا ز روعیت یک ظفر خاں تنبہ دولت آباد

۹۶۹۴	سوے شہ بنشتد سر لشکر اں	کہ آمد حن با سپاہے گراں
۹۶۹۵	شگفتہ دل شہ از اں خوش خبر	چو گل در چین از نسیم سحر
۹۶۹۶	پس آنکہ یکے نیزہ بابندہ زر	طفیلش یکے باز و نیزہ دگر
۹۶۹۷	فرستاد اں خسرو کامیاب	پئے صفکش آمد ظفر خاں خطاب
۹۶۹۸	چو بگذشتہ، ازین قصہ ماہی سہ چار	سر اسیمہ گشتند اہل حصار

دو چار خنہ در حصن ایشان نهاد	۹۶۹۹
که از که امانی نمی خواستند	۹۶۰۰
یک روز ناگه شهاب جلال	۹۶۰۱
رسید از در خسرو کا مراں	۹۶۰۲
پس از نام نیرودان بنشسته دبیر	۹۶۰۳
که جنبید لشکر دریں مرد و بوم	۹۶۰۴
سراں بایاں سوشتاں بشوند	۹۶۰۵
یک مرد با چند کابل سوار	۹۶۰۶
در حمله آیند ایدر شتاب	۹۶۰۷
چو فرماں بخوانید سر لشکر اں	۹۶۰۸
یک گفت چوں فتح کرد حصار	۹۶۰۹
یک گفت اقطاع خود زین سپاه	۹۶۱۰
کجا آنچنان مرد در روزگار	۹۶۱۱
ظفر خاں چو آنکه شاد از شان شان	۹۶۱۲
بگفتا و فانیست اندر ز من	۹۶۱۳
گرفته در آیند و غوغا کنند	۹۶۱۴
نگر و نگر و دشمن بهنگام کار	۹۶۱۵
دفا کیست اندر جہاں	۹۶۱۶
بهر کار اگر یار یکدل شود	۹۶۱۷
یک مرد آفاق را از فسون	۹۶۱۸
اگر خلق یک کشور از جان دول	۹۶۱۹
همی کرد از میو نیال در لعل	۹۶۲۰
ظفر خاں در اں روز تا وقت شام	۹۶۲۱
همه غلبا سر بنقصاں نهاد	
رہائے بجائے نمی خواستند	
که شد کرد در حضرتش کو توان	
سرانید فرماں بسر لشکر اں	
بفرمان آن شاه صاحب سریر	
شتاباں ہی آید اں خصم شوم	
دریں باب بر حکم فرماں روند	
که آرنند پیرامن اں حصار	
ابا چیرہ دستاں ثابت رکاب	
بہانہ گرفتند بعضی سراں	
من آنکہ روم بر در شمشیر	
کنم ضبط و آنکہ روم سوے شاه	
که کاسے بر آمد بہنگام کار	
بے آفرین خواند بر جان شان	
مگر چه فلکدن بریدن رسن	
یکے مرد را کار فرما کنند	
چنین اندا بنا و ایں روزگار	
و گرنے چرا باشد اکنون نہاں	
یقین راہ اں کار حاصل شود	
بکر داز سیاست سر امر زول	
بکوشند کرد و فلک زیر گل	
همی گفت انگشت خایاں در لعل	
بے طعنہ زد بر حریفان خام	

بدولت سوس دولت آباد رفت  
نہ پست برشاہ نیس سپاہ

دگر دزد بشدین را راند  
چو بگشت بودست اختر ز شاہ

۹۶۲۲

۹۶۲۳

## ذکر فتح شدن گلبرگہ

درد دہر کے آمد از قحط تنگ  
ہمہ خلق خاطر بگردم نہاد  
رہائی بجای ہی خواستند  
بجای اہل دز آستین بر نشانند  
نبشے آمد از حصن کند ہر ابرو دل  
بدنبالہ اور ساں شد سوار  
کہ خواند حینش دیار و دوسن  
چو بدخواہ را عاجز و زار دید  
گرفتش زن و بچہ خلیل و تبار  
دگر جملہ اتباعش آمد بدست  
مصافحہ نجفیت نکشتہ ہنوز  
ہی رفت ہر سو عینیت کراے  
کہ بودست دستور شاہ گزین  
مرمت ہی کرد مرزاں حصار

خلل شد چو گلبرگہ از قحط و جنگ  
دوچار خند و حصن ایشان فتاد  
کہ از کہ امانے ہی خواستند  
ہم آخر شنیدم چو طاقت نشانند  
چو دید اختر خویش را سرتنگوں  
گر نیاں ہی رفت آں نابکار  
ہماں مرد شیر افکن و پیلتن  
شنیدم کہ پیش از ہمہ در رسید  
نزد تیغ بر خصم گاہ قرار  
یکے نفس کند ہر اسلامت بخت  
چو از فتح گلبرگہ شد چند روز  
انغ خاں سوس حضرت آدر در آ  
بلکہ کہ ماندہ ہماں نور دیں  
ہمی کرد ترتیب شہر و دیار

۹۶۲۴

۹۶۲۵

۹۶۲۶

۹۶۲۷

۹۶۲۸

۹۶۲۹

۹۶۳۰

۹۶۳۱

۹۶۳۲

۹۶۳۳

۹۶۳۴

۹۶۳۵

۹۶۳۶

۹۶۳۷

## رسیدن خبر خروج لشکر دیوگیر سلطان محمد بن تغلق شاہ و لشکر کشتی کردن جاہ دیوگیر

خبر یافت از لشکر دیوگیر  
ز چو شنیدن آمد دلش دہزدش

چو آں شاہ دہوں پرور خشم گیر  
شنیدم چو آہرین آمد بچو شمشیر

۹۶۳۸

۹۶۳۹

سخن جز بدشنام باکس نگفت	سه روز در شب دین محبت نخت	۹۶۴۰
چو مارے کہ گنجینه بر باد داد	به پیچید از شام تا با مداد	۹۶۴۱
زخون ریختن توبه کرد خام	بر روز چهارم پیے انتقام	۹۶۴۲
چنین گفت هر دم به یزدان پاک	جبین سود بسیار بر تیره خاک	۹۶۴۳
ز سوز دل اندر گداز آمدم	که یارب زخون ریز باز آمدم	۹۶۴۴
اگر بشکنم توبه حیا بموز	تو این بار شمع مرادم فروز	۹۶۴۵
هم از آفت دستنه انیختن	چو شد تاب آب آتش بجون ریختن	۹۶۴۶
سرا از تیر ویران را برد	بتدبیر شک کشتی پیے فشرود	۹۶۴۷
بدست آمدش لشکر بی حسیب	بشش ماه از مکر و زرق و فریب	۹۶۴۸
مهندس در آورد پنجه هزار	شنیدم بد فتر برده سوار	۹۶۴۹
بجنبید بر رسم کند آوراں	پس از شش ماه آن از دهاک و ماں	۹۶۵۰
ندیدے بحر کوچ روزے گزیر	سپه راند در جانب دیو گیر	۹۶۵۱
چو ره بسته بودند چاره ندید	بکشتی الوره چوں در رسید	۹۶۵۲
دوسه روزی در خواب خرگوش ماند	بگشت آنکه دوسه شمار می براند	۹۶۵۳
که آں سوز دے خیمه و بارگاه	که آیں سونودار گرفت سپاه	۹۶۵۴

F. ۲۸۶

## مصا کردن سلطان محمد بن تغلق شاه با سلطان ناصر الدین افغان

بدند ان پیلان به هندوستان	یکه روز فرمود تا پیلان	۹۶۵۵
به اسب جا لاک زین افکنند	به پیل بر گشتوانی کنند	۹۶۵۶
گرفتند هر یک بجای قرار	چو افواج دوسه سر شد سوار	۹۶۵۷
نخستین بیاراست قلب و جناح	در لشکر کشن چو بعد از صبح	۹۶۵۸
رد و فوج مقبول اندر یسار	بگفت اندرون قلب باشد تار	۹۶۵۹

که در شام هیا کند روز چاشت	همان فوج نور و زو ر قلب داشت	۹۷۶۰
کمین کرده با چیره دستاب تمام	خود از میمنه پستک چند گام	۹۷۶۱
که شد نام هر یک بگیتی نشان	و گر سر فرازان و گردن کشان	۹۷۶۲
فلک مانند از آن فوجها در شافت	بفرمان شه هر یک جا گرفت	۹۷۶۳
ستادند هر یک بفرمان شاه	همان هفت فوج گران شد سپاه	۹۷۶۴
مگر هم بفرمان فرمان روا	بفرمود تا کس بخند ز جان	۹۷۶۵
شده ناصر الدین صلابت پذیر	وزیر سوے در شکر دیو گیر	۹۷۶۶
مرد اورا تعین کرده در قلب گاه	خضر خاں که بود دست فرزند شاه	۹۷۶۷
شهنشہ تعین کرد یاری دهاں	بروخاں تا تاروخاں جهاں	۹۷۶۸
همان خان اسکندر گرم خوں	همان خاتم خاں بقلب اندرون	۹۷۶۹
همان خان هیبت زن و کیسه خواه	پس از نگاه بر حکم فرمان شاه	۹۷۷۰
زده طبل سرکوب دشمن شده	ز لشکر مقدم چو قارون شده	۹۷۷۱
بفرمود شه تا خروشاں چو ابر	همان خاص حاجب بهادر بر	۹۷۷۲
کند اهل تقدیم را یاوری	رو در صفت او بیاری گری	۹۷۷۳
بفرمان شه همداں فوج رفت	نصیر تعلیمی فرس راند نفقت	۹۷۷۴
که بودند سر لشکر گوجرات	قدر خاں و خان مبارک صفات	۹۷۷۵
ابا پور بیخوئل شمس دین	سوے میمنه کرد شاں شه تعین	۹۷۷۶
سپه بر سوے میسر شد مدار	ظفر خاں همان مرد سرحد دار	۹۷۷۷
گرفته ته اختر او پستاه	حسام الدین آل خان نصرت سپاه	۹۷۷۸
خروشاں ز پشتی صفدار بود	همان خان صفدر پرویار بود	۹۷۷۹
بر پیوسته در میسر با سپاه	حسام الدین آل پور آرام شاه	۹۷۸۰
کمین کرده شه با سوار می هزار	خود از قلب پستریک آماج داد	۹۷۸۱
چو باد صبا باغ را در صبح	بیار است لشکر ز قلب و جناح	۹۷۸۲
بسی زخم زد با تیج کار می بنود	ولیکن زیزداں چو یار می بنود	۹۷۸۳
ظفر باید از خصل حق خواستن	ظفر ناید از لشکر آراستن	۹۷۸۴

ز بهنم زمین گرد بر خاسته	شده هر دو لشکر آراسته	۹۷۸۵
بشوریده هر سرکش از هر دو سو	دو لشکر سوار آمده دو برو	۹۷۸۶
دو لشکر شده یکدگر کینه تیز	دو یاس زیادت چو بگذشت روز	۹۷۸۷
بگفتند کاس شاه سرشکراں	برفتند بر ناصر الدین سراں	۹۷۸۸
که دشمن زبون گیر و بس حیل ساز	توانی که شد خاطر ت کنج راز	۹۷۸۹
قدم پیشتر یک دو گامه هند	سپهر را اگر شاه فرماں دهد	۹۷۹۰
که مارا نکیر و یکا یک زبوں	یکه حمله آیم بر خصم دویں	۹۷۹۱
که بر قلب دشمن بجنبید زود	شهنشہ سراں را اشارت نمود	۹۷۹۲
بجنبید هر فوج چالاک و چست	مقدم چو در جنبش آمد نخست	۹۷۹۳
که در جنبش افتاد گاو و بره	ظفر خاں سپهر را اندازید سره	۹۷۹۴
همی را انداز خون بدخواه سیل	خود شاں سوئی راستاں کرد نیل	۹۷۹۵
فتاده بقلبش یکے رستخیز	شده خصم را میمنت در گریز	۹۷۹۶
چو در فوجش از تیغ خاں گدخواست	چو بودست مقبول در دست رست	۹۷۹۷
بدست چپ خود عثمان تاب شد	گریزاں تر از تیر بر تاب شد	۹۷۹۸
ظفر خاں چو شیر به پیلان رسید	بصد حیل در قلب لشکر خزید	۹۷۹۹
ز بنگاه دشمن بر آورد گرد	ز پیلان چو بگذشت آن شیر مرد	۹۸۰۰
بے خامی گشت در راه شاں	ظفر خاں چو زو تا بنگاه شاں	۹۸۰۱
بے اسب گرفت از اں کارزار	سواراں بے گشت آن شهسوار	۹۸۰۲
سوی لشکر خود عثمان را کشید	چو با خویش تن هم عثمانی ندید	۹۸۰۳
سوی خسرو خود عثمان تافت	براں فوج گویش خاں تافت	۹۸۰۴
بقلب آمد و دروغای فشرود	چو بدخواه دید این چنین دست برد	۹۸۰۵
چو نوزد تا تا را مقبول هم	شده جمله یگما سراں حشم	۹۸۰۶
به پیچید لشکر بنا چارگی	بر اندند بر قلب یکبارگی	۹۸۰۷
دو لشکر بکیده یکے تیره جنگ	زمانے در اں قلب گریه و زنگ	۹۸۰۸
بصرت سوی قلب خود در رسید	چو این چیره گی ناصر الدین بدید	۹۸۰۹

ہم آخر جو کم دید خون خداے	بے تیغ باز در آن جنگ جاے	۹۸۱۰
کہ غوغاے بدخواہ از حد گذشت	از آنجا با ہستی باز گشت	۹۸۱۱
بہ پیچید یکدم جو مردان کار	نصیر بختی در آن کارزار	۹۸۱۲
شنیدم پیادہ بسے جنگ داد	چو از تیر بدخواہ اسپش قتاد	۹۸۱۳
رسانید بر سرکش جنگ جو	یکے بار کے بار کے داراد	۹۸۱۴
بہر دست نامی نہ کردار خوش	شنیدم کہ آن بار کے دار خوش	۹۸۱۵
ملک را سپہ را سپ آن نیکخواہ	فرد آمد از اسپ در جر بگاہ	۹۸۱۶
براہ دفا بہجو مردان گذشت	خود از ستم افواج پامال گشت	۹۸۱۷
فدا کردہ روز دغا جان خویش	ز بہر خداوند احسان خویش	۹۸۱۸
کہ باز ند جان در رہ مہتران	چنین آید از با و نسا کہتران	۹۸۱۹
چو آبے گذشت از لب جو نیار	غرض ناصر الدین چو زان کارزار	۹۸۲۰
چو اندر لب رود افرا سیاب	غیاں را بہ پیچید بر جو آب	۹۸۲۱
بے افشردہ آن خسرو شوم بے	دگر سوئے جھول چو کاؤس کے	۹۸۲۲
سغے فوج خود می خرامید باز	ظفر خان صفدر پس از ترک و تاز	۹۸۲۳
برایشان بجز حملہ چارہ ندید	بہ پیشش یکے فوج دشمن رسید	۹۸۲۴
رواں فوج خضم از میاں بردرید	یکے حملہ آورد و خنجر کشید	۹۸۲۵
بر انساں کہ بر تنے میان دو کوہ	چو رہ یافت بگذشت با صد شکوہ	۹۸۲۶
سپہ شد قوی دل چو رویش بدید	خود شاں سوئی لشکر خود رسید	۹۸۲۷
ز توراں سپاہی بدیگر طرف	بیک سو ایرانیاں صفت بہ صفت	۹۸۲۸
خروشاں و جوشاں چو ابر سیاہ	بماندہ در آن جوے ہرود سیاہ	۹۸۲۹
کہ عہدہ کند از لب جو نیار	نشد بہ یکس را چنان اختیار	۹۸۳۰
مگر ماندہ گشتند جنگ آوراں	ملک گفت کہ حملہا گراں	۹۸۳۱
جہاں سر بر گشتہ رنگے بزنگ	چو بر لشکر دم زد شاہ زنگ	۹۸۳۲
طلایہ زہر سوئے در حیت و جوی	دو لشکر بماند نہ بر گرد جوے	۹۸۳۳
خروشاں تیتائی ز فرقد گذشت	ہماں میخیز از ہر سپاہی بگشت	۹۸۳۴





۹۹۲۴ (الف) دوشکر یک باره برخاستند سپه را بهر سو بیا راستند

چو شد لشکر انجم اندر گریز	۹۸۳۵
از آنسوے آن ارد پای دژم	۹۸۳۶
تقیں کرد هر فوج را هر طرف	۹۸۳۷
وزین سوے آن خسرو دیو گیر	۹۸۳۸
بجائے که صد بود ده اسم ندید	۹۸۳۹
عجب کرد زان لشکر بے وفا	۹۸۴۰
پس آنکه دل خویش بر جای داشت	۹۸۴۱
دو لشکر ستادند تا نیم روز	۹۸۴۲
هم آخر چو از روز پاسته بماند	۹۸۴۳
رمیندند اسپان ز غوغا پیل	۹۸۴۴
بر آورده گردوں یکے تیغ تیز	
یکے لحظه برگشت گرد حشم	
شده لشکرش ساخته صف صفت	
نظر کرد در فوج خود ناگزیر	
شایب سپاهش عزیمت کرد	
که کردند بخسرو و خود جفا	
علمها بناموس برپای داشت	
یکے دل و آن دگر کینه توز	
صف پیل را شاه دلی براند	
سواران فتادند در پای پیل	

## تافتن سلطان ناصر الدین و حصار می شدن در قلعه دیوگیر

شده دیوگیر از چنان رستخیز	۹۸۴۵
چو کم دیده خود را سر کار زار	۹۸۴۶
چو اقبال از ناصر الدین بتافت	۹۸۴۷
شده لشکر ناصر الدین تمام	۹۸۴۸
گرچه خنیدند در دیوگیر	۹۸۴۹
گرچه شده کشته در کارزار	۹۸۵۰
هواں روز حصن بردنی برفت	۹۸۵۱
بقلعه حصار می شده اسمعیل	۹۸۵۲
چو دیدند بدخواه را با شکوه	۹۸۵۳
پس از چند گاه فرود آمدند	۹۸۵۴
بشد طیر و سید و راه گریز	
عناں را بر پیچید سوے حصار	
هواں فتنه بر مومنان راه یافت	
بیک ره ازین چار ده در خرام	
گرچه دگر زنده آمد اسیر	
گرچه دگر برد جاں از فرار	
نه از روز یک از زبونی برفت	
گرچه بمانند هم در فسیل	
هم آخراں خواستند آن گره	
چو کوراں بجای فرود آمدند	

زبان بران قوم کرد آنخبر کرد ۹۸۵۵  
 نگوید چنان قصه را باز مرد ۹۸۵۶  
 همان قصه فرستد دیو گیر  
 که گشتند برنا حفاظ اسیر

## در دول خاستن سلطان محمد شاه را و اماں یافتن خلق دیو گیر از کشتن و لیستن

شبنم همان شب بوقت عشا ۹۸۵۷  
 بفرمود هر سو ند اردو هشد ۹۸۵۸  
 بدارند دست ز افتادگان ۹۸۵۹  
 و گردن چو در دوش از دل برفت ۹۸۶۰  
 بفرمود پس تا عوانان راز ۹۸۶۱  
 نهانی بهر کنج بسمل کنند ۹۸۶۲  
 چو بشکسته آن عهد کو کرده بود ۹۸۶۳  
 آتش ملک سر در خرابی نهاد ۹۸۶۴  
 مشایخ از درویش بر تافته ۹۸۶۵  
 دعا گفت آن شاه شدت نمانی ۹۸۶۶  
 یک دروغ است از دل باد شا  
 اماں نامه مر غلق مضطر دهند  
 بر دند بندے ز آزادگان  
 شد از خشم چو مرد و ذر و گفت  
 مرا آزادگان را بکسند باز  
 نهان هر سر و رات کگل کنند  
 بصد عجز سو گند پا خورده بود  
 همش در خطر جان ناخوش فتاد  
 وز داهل دستار سر تافته  
 رها کرده هر خانه هر که خداے

## حکایت

همه شهری افتاد در روستا ۹۸۶۷  
 همان شهر دلی که بر داد خواه ۹۸۶۸  
 بصد ظلم و بیداد و جور و عتاب ۹۸۶۹  
 بتر و گشته بشاشت نما ۹۸۷۰  
 بشاشت معین ز بد عهد را ۹۸۷۱  
 بیا تا پوستان جام الست ۹۸۷۲  
 بهر جا سگ گشته فرماں روا  
 یک کعبه بود عابد و نیاز  
 بکرده چنان کعبه را خراب  
 بتدبیر گشته سیاست گرا  
 که زهر نیست هم کاسه مر شهید را  
 زانده دنیا بر آرم دست

سوار ابرخس خرد بگذریم	یکے جو قریب جہاں کم خوریم	۹۸۶۳
ہی رخت خود سوزا اگر آتش	بکش نفس خود را اگر مسکین	۹۸۶۴
گرت دل پسند آیدت دلیند	سخن بشنوا سے مردم ہو شمنند	۹۸۶۵
ہمہ گنجہا ملک خود کردہ گیر	تو عالم ہمہ دست آوردہ گیر	۹۸۶۶
مکن بہر زر قصد جان کس	ہم آخر جو بگذریش چن خساں	۹۸۶۷
سراز کہنہ بادہ پرستاں بگیر	بدور می دوسہ دست متاں بگیر	۹۸۶۸
مکن جان خود را سرے عذاب	مگر بہر جانے جہانے خراب	۹۸۶۹
ہم آخر تنے در نور می بجاک	تو گیرم کہ صد سالہ گردی بجاک	۹۸۷۰
ز ہستی فانی ہی دارد دست	اگر دور تو یک حبہ انصاف هست	۹۸۷۱
چو سودت بیاید پریشاں شوی	و گرنے بفقد ایشیاں شوی	۹۸۷۲
جہاں را بدو شادمانی مدام	چناں زمی کزاں زبستن صبح و شام	۹۸۷۳
دلت خازن راز و طبیعت جو گنج	الا اسے ہنر مند افسانہ سنج	۹۸۷۴
پس از ہر فسادہ فنونے بخواں	نصیحت مکن بعد ہر دستاں	۹۸۷۵
ہماں پس ز بارغ معانیست بر	مگر آبداندر دے کار گر	۹۸۷۶
ز سانی طلب کن شرابے حلال	و گر از فسادہ شوی در ملال	۹۸۷۷
پس از ہر فنوں باز سحر می نمای	پس از پند گرد فسادہ بر آسے	۹۸۷۸
خراب ست مجلس تو آباد کن	بیا ساقیا جان ما شاد کن	۹۸۷۹
سراز کہنہ بادہ پرستاں بگیر	بدور دوسہ دست متاں بگیر	۹۸۸۰

## برگشتن طغی در گھاٹ و بازگشتن سلطان محمد ابن تغلق شاہ

کس از مومناں کشتہ شد کس سیر	چو پامال شد کتکہ و دیو گیر	۹۸۹۱
بہر دم بسے خون مومن شانند	دو ماہے شدہ دہلی آنجا بہانند	۹۸۹۲

۹۸۹۳	کے روز یکے بدارا لمحن	دور آمد بیاں خسرو فستہ فن
۹۸۹۴	بگفتا طغی فستہ کرد آشکار	دگر بارہ گشت از شہ روزگار
۹۸۹۵	بتا زد ہی کشور کو جرات	ہمی راند از تیغ ہر سو فرات
۹۸۹۶	شہ دہلی اس قصہ چوں گوش کرد	مہات دیگر فراخوش کرد
۹۸۹۷	فتادش مکتب از در پیر ہن	بشماراد کردہ کنکال مطن
۹۸۹۸	بدل گفت شیران اس مرغزار	سلامت بر فستہ ازاں کارزار
۹۸۹۹	اگر خود بد اغم سوے کو جرات	بیابند اسیران قلعہ نجات
۹۹۰۰	فرستم اگر بر طغی لشکرے	مردار از بینیم یکے ہمسرے
۹۹۰۱	بے کرد اندیشہاے دراز	زاندیشہ آمد دیش در گرداز
۹۹۰۲	ہم آخر یکے بست را بجزد	کزاں راسے بد آمدش روز بد
۹۹۰۳	بگفتا بجو ہر کہ گرد حصار	بہر روز و ہر شب بود ہوشیار
۹۹۰۴	بدست آورد خلق را از فوں	نہانی بریزد ہر مرد و خوں
۹۹۰۵	پس آن گاہ آں خسرو تند فوی	چو از اخترش تافت اقبال رو
۹۹۰۶	رواں کرد گلبرگہ سیرتیز را	کہ تازہ کند رسم خونریز را
۹۹۰۷	خود از دولت آباد تعجیل راند	بکجرات باشکر و بیل راند

## ذکر اسیران قلعہ دیوگیر و ظلم جوہر و عزیمت سرتیز جانب گلبرگہ

۹۹۰۸	چو در دولت آباد جوہر بماند	زخون سلمان بے جوہر راند
۹۹۰۹	یکے را بکیلے کے را بزدور	سیاست ہی کرد بے شہر و شور
۹۹۱۰	چہ گویم چہ خونہا احوال بخت	برست آنکہ درمست دریا گر بخت
۹۹۱۱	عجب تر کہ از ہم طوفان خوں	بخت آنکہ شد سوی دریا بروں
۹۹۱۲	شدہ خاک آں کشور از خون خمیر	رواں جوے خوں جای ہر آبگیر

توگر بازجویی در آن بوم دیر	۹۹۱۳
سپاه بفرمان آن نابکار	۹۹۱۴
حصار که از چشم مهر آسمان	۹۹۱۵
یک کوه تنها خدا فرزند	۹۹۱۶
تراشید از هر طرف دور باد	۹۹۱۷
کس کنکش را ندیده بهی	۹۹۱۸
چو مردم کند سوسه ادبش نگاه	۹۹۱۹
یک خنده تی زبر آن در آفتاب	۹۹۲۰
در آن روز مختصر شد از سر گشتن	۹۹۲۱
نه راه گز و نه در و نه خلاص	۹۹۲۲
نهم در مناجات سر صبح دشام	۹۹۲۳
کس نذر کرده که گز و دایم	۹۹۲۴
دگر گفته گز جان سلامت برم	۹۹۲۵
هم آخر چو گشتند از آن دزها	۹۹۲۶
اسیر آمدند از ایران زمین	۹۹۲۷
خضر خان سر یاک دغان جهان	۹۹۲۸
قدر دغان و دغان مبارک سیر	۹۹۲۹
همان خان مفدر ابا مہر دار	۹۹۳۰
بہاء الدین آن حاجب خاص شاه	۹۹۳۱
نصیر تنگی و پور تنگی	۹۹۳۲
همه دل باندیشہ بگماشته	۹۹۳۳
هنوز ست در آن خاک از خون نژ	
انگ گرفته بگرد حصار	
گنج کنکش را ندیده نشان	
که تیغش سر از چرخ بالا کشید	
درشس هم نیابد کس از جبت و جو	
نه از باغ و دودیدہ در و سہ	
روانے از بچاک انستد از سر کلاه	
چو در تافتہ قلم از آفتاب	
چو گردان ایران با نذر آن	
ببالا سیری دور و قصاص	
چو آن قریاں در فتادہ بدام	
ہمہ مال خود بر فقیراں دہیم	
کنم تو بہ از معصیت بگذرم	
فراموش کردند آن نذر ہا	
بما نذر آن بایلان گزین	
ہماں خان تاتار روشن روان	
ہماں مرد ہیبت زن و کینہ در	
کہ بود دست فرزند آن نامدار	
کمر بستہ دایم با خلاص شاہ	
در آن دز اسیر آمدہ یک بیک	
سوی راہ رسم نظر داشتہ	

ع ۲۹۲

عطف نمودن خان اعظم ظفر خان از  
دیو گیسر جانب مرج

سوکے کشور خویش تن عطف کرد	خضر خان یل چون بروز نبرد	۹۹۳۴
بدن بال او کم زد دشمن کسے	بہ پیوستہ باد سواراں بیسے	۹۹۳۵
پس آنکھ گاہ و نبال مرداں کند	کر از ہرہ کو نیزہ گرداں کند	۹۹۳۶
پناہش گرفتند سرشکراں	ہمی رفت سالم چون کند آوراں	۹۹۳۷
زہر سو بدوشکراں فرزد رسید	بہ بیچارہ برگزیدہ چوں رسید	۹۹۳۸
گرفتہ یہ رایت خاں پناہ	تخت آمد نور دین با سیاہ	۹۹۳۹
برایات اں خان فرخندہ فر	الغ خاں بہ پیوستہ روز دگر	۹۹۴۰
بہر روز و ہر شب سپہ می فرزد	سپہ سپہ را ہمیر اندزد	۹۹۴۱
کہ خوانند نایک ہندی زباں	بلکہ بل ز مردان ہندوستان	۹۹۴۲
بنو دست مگر ہنچ اسپے ہمیں	بغفلت در افتاد بر نور دین	۹۹۴۳
کہ از بے دلی بود شکستہ	تنے چند را خستہ کرد اں کردہ	۹۹۴۴
شدہ ہندو از ترک خستہ بے	ہم آخر چو بداد شد ہر کسے	۹۹۴۵
سوکے ماسن خویش بشتافتند	چو اں ہندو اں دست کم یافتند	۹۹۴۶
رود بر پے شاں خروشاں چاہر	بفرود خاں تاحسین ہنر بر	۹۹۴۷
سر ہندو از ششم پامال کرد	حسین دلادر چو د نبال کرد	۹۹۴۸
سوی لشکر خویش دسیاز گشت	شب تیرہ بدزد تر باز گشت	۹۹۴۹
خضر خاں سوی مرج آہنگ کرد	چو شد مہر فرشتہ مرصہ نور	۹۹۵۰
بیا سودہ ہر کس ز سختی راہ	جاں روز در مرج آمد سیاہ	۹۹۵۱
شدہ بود سوکے ستلکہ رواں	بیا بوس مادر ہم از راہ خاں	۹۹۵۲
سرے را مگر غفلت داد روے	چو شد غیبت خان فرزانہ قوے	۹۹۵۳
تلاف کرد خود را ز سستی رائے	ہماں نور دین مرد عجلت گراے	۹۹۵۴
یکایک بز خویشتن را بہ تیغ	بجان خود ادا نہ کیا در تیغ	۹۹۵۵
بہ پوریت درد چو دولت بگشت	کسے کو در اقبال گروشن نگشت	۹۹۵۶
بچہ افتاد ز سستی رائے خویش	کسے کو ز نہ تمیز شبہ بر پائے خویش	۹۹۵۷
بود ایلے نزد کارا گہماں	ندارد کسے را غش در جہاں	۹۹۵۸



نوروز نور دیں چونکہ آمد اسیر	۹۹۵۹
بحر اندرون شور و غوغا فتاد	۹۹۶۰
چو بشنید خاں کرد افزدن فوس	۹۹۶۱
در آمد فروشا ندان شور زود	۹۹۶۲
وزال پس ہماں خان روشن ضمیر	۹۹۶۳
بے شاہ دہلی بر سیم شکیب	۹۹۶۴
چو بر خاں بے حوز اقبال بود	۹۹۶۵
رواں کرد سیفش سوے دیو گیسر	
بے رشت کرد عاجزاں شد بباد	
پس آنکہ نزد جانب مرج کوس	
پئے بید لاں دستگیری نمود	
ہمی بود آنجا سکونت پذیر	
فرستاد بر خاں نمون و فریب	
فونے نشد کارگر بر درود	

## مترود یافتن ظفر خاں در خواب بہ تجدید و قصد سرتیز کردن

۵۲۹۳

یکے روز خانرا بجا طر گذشت	۹۹۶۶
بدل گفت بہر عساں تاب من	۹۹۶۷
و گرنے چوادر نہر میت شدم	۹۹۶۸
ہم روز با خویش اندیشہ کرد	۹۹۶۹
چو شب گشت بر چہرہ روزگار	۹۹۷۰
ظفر خاں ز بعد نیایش گری	۹۹۷۱
بہالین عشرت پو بہنہ اومر	۹۹۷۲
کہ اں مترود کہ خواب زادت ترا	۹۹۷۳
اگر اختر ازنا سرال دیں بتافت	۹۹۷۴
ہمی باش ہوا رہ امید دار	۹۹۷۵
کہاں خواب خوش بر مقامے ہی	۹۹۷۶
چو خاں بار دیگر چنین مترود یافت	۹۹۷۷
سران سپہ را سر اسر بخواند	۹۹۷۸
ہماں خواب کاؤل دیش بگشت	
مگر بو شیطانی ایں خواب من	
کہاں خواب خوش در عنایت شدم	
ازاں خواب وزاں تماختن در بند	
کشید آسماں چادر زر نگار	
سوے خواب گشت خوب اختری	
بخوا بش نمودند بار و گر	
میںند از شیطانی ایں خواب را	
کنون نصرت و فتح سویت شنافت	
نظر داد ہر روز در انتظار	
وزال مترود روزے بکامے ہی	
بوقت سحر سوے دیواں مشتافت	
خزانہ گشا دوزرے بر فنا ند	

دگر روز کا دروغ سر بردن	۹۹۷۹
شد از کشور خود عزیمت گرائے	۹۹۸۰
مہر یکدوسہ کرد آنجا مقام	۹۹۸۱
سپہ را پئے قصد سر تیز راند	۹۹۸۲
نیت کرد خاص از برائے خدا	۹۹۸۳
رہا ند سر تیز آں مرز بوم	۹۹۸۴
شتاباں ہمی راند فوجے گراں	۹۹۸۵
نخست آمد اندر حصار سکر	۹۹۸۶
گر ہے کہ دل بسته بد بر فرار	۹۹۸۷
چو دیدند کا تلف خاں بردن	۹۹۸۸
یہ فیر دے خاں حملہ کر دآمدند	۹۹۸۹
چو آں خان اسکندر و قیر خاں	۹۹۹۰
ہماں مرہ شیر افغن و بلیقن	۹۹۹۱
چو در لشکر خاں ز مردان کار	۹۹۹۲
یکے روز خاں سر کشاں را بجاوند	۹۹۹۳
کہ سر تیز با لشکرے پیشاں	۹۹۹۴
گر آنجا بتا زیم بر لشکر کش	۹۹۹۵
چو دانیج کال تمسیر چوں رود	۹۹۹۶
دیکن ز گلبہر گہر گلبذریم	۹۹۹۷
بدیناں ما آید آں نابکار	۹۹۹۸
ضرورت نہد با بکام بلا	۹۹۹۹
رسد چون نزدیک گردیم باز	۱۰۰۰۰
یک حملہ افواج اوبش کہیم	۱۰۰۰۱
اگر چہ دنیا بد نبال ما	۱۰۰۰۲
سوے دولت آباد آریم رود	۱۰۰۰۳
بفرزدی آورد لشکر بردن	
نخستیں سوے ار کہ آورد زائے	
کشید آنکے خنجر انتقام	
خدا را دال کار مند و بجاوند	
کہ نصرت کند خلق مظلوم را	
چو بابل فرید دل ز منہاک شوم	
ظفر خان صفدر چو کند آوردان	
بر دیار شد فوج دار سکر	
گروہے کہ بدر پناہ حصار	
کمر بستہ بر قصد سر تیز دل	
خرد شال پئے کار کر دآمدند	
یہ جو بستہ بردے سر سر براں	
کہ خواند حسینش دیار و دمن	
ہزارے سہ چار آمد اندر شمار	
نہانی برایشاں یکے قصہ راند	
بگلہر گمان دست روز حصار	
بدشواری آید بہ نیزہ سرش	
دگر بشکینش حصار می ستو و	
سوے دولت آباد عزم آریم	
چو آہو پئے شیر در مرغزار	
بیائے خود انستہ بدام بلا	
بیانیم بر لشکرش ترکشتر	
پس آنگہ سرش را بجاں فلکیم	
گزمند خدا از دم اژدہا	
بتا زیم بر جو ہر فستہ نوے	

همه شکرش را برایشان نهادیم	۱۰۰۰۴
بگیریم هم گسترده دیو گیر	۱۰۰۰۵
دزان پس کنیم از غلایین هجوم	۱۰۰۰۶
سراپول شنیدند این را می نغز	۱۰۰۰۷
بفرمانش یکسر نهاده اند سر	۱۰۰۰۸
دگر روز کوفه خود ز رفتن شانند	۱۰۰۰۹
همی رفت افواج ببارگ و ساز	۱۰۰۱۰
چو بشنید سرتیزک کند سم	۱۰۰۱۱
ز کلبه که تجیل تو گونج کرد	۱۰۰۱۲
ایران و ز را خصلای می دهیم	
ز فتنه را با تیسیم خصلت ایست	
روح آریم بر قصد کسرتیز شوم	
ز تقریر آن خان بسید از مغز	
بسککش به بستند هر یک کمر	
سپه جانب دولت آباد را اند	
همی کرد هر منفرده ترک و تاز	
که بگذشت لشکر ز حد برم	
همی را ند هر دم بسمندم نبرد	

## مصاف کردن ظفر خاں با سرتیز

### و فیروزی یافتن ظفر خاں

ظفر خاں بگوید ادری چون رسید	۱۰۰۱۳
بفرمود کابل سپه سر بسر	۱۰۰۱۴
بهر جا که کشتی ست یکجا کنند	۱۰۰۱۵
همی خواست تا بگذرد آب را	۱۰۰۱۶
بر آرد سوسه دولت آباد سر	۱۰۰۱۷
یکه مروجا سوسه آمد ز راه	۱۰۰۱۸
که سرتیز لشکر بر سر رواند	۱۰۰۱۹
بسر آید آن دشمن گرم کین	۱۰۰۲۰
چو بشنید خاں جنبش خصم دول	۱۰۰۲۱
بفرمود تا آن یل پیل تن	۱۰۰۲۲
بر اندیزک بریز کسانند	۱۰۰۲۳
بفرمان خان آن یل نامدار	۱۰۰۲۴
شتابال چو در دام پیکره رسید	۱۰۰۲۵
تو گونی که رستم بیچول رسید	
به بندند مر جاده کلوک سر	
بهر جا سپاه میا کنند	
بحیرت کشد چرخ دولاب را	
کشد کینه از چو هر بد کسر	
خبر داد خوشش گفته اش میگوید	
بر آهنگ پیکار مرکب جانند	
یقین است حکایت که گفت یقین	
گرفت ز الهام ایزد زبون	
حسین عدد بند و فیروزه فن	
بیز کهار بدخواه را بکشند	
سبک را ند با بیت یاسی هزار	
یزک هاس بیگانه آنجا بدید	

مگر بود سرشکر آن نابجو	سبارک که شبر بده تعریف او	۱۰۰۲۶
برو نامزد گرد سیه سوار	چنان چیره سرتیزک نابکار	۱۰۰۲۷
مراد را یک لحظه فرصت نداد	چو دیدش حسین سرافراز داد	۱۰۰۲۸
همی کرد سرها دستان پایمال	یکایک بزود بر صفت بدسگال	۱۰۰۲۹
که دست از عنان بردور یاردم	مبارک چنان دست و پا کردم	۱۰۰۳۰
بسے لشکرش زنده آمد سیر	هم آخر عنان تاب شد نوی بر	۱۰۰۳۱
چو بشت بدخواه رباله درنگ	حسین من خلق و فیروز جنگ	۱۰۰۳۲
گرفته اسیران برابر براند	فرس سوے لشکر که خود جهانند	۱۰۰۳۳
ظفر خاں هماں فال فرخ گزید	چو بانج و نفرت بلشکر رسید	۱۰۰۳۴
ز کبھی مہوہ شتاباں گذشت	پس آنکھ ز گودا درمی بازگشت	۱۰۰۳۵
یکے مرد را دید کا مد ز راه	همی راندهاں تند بر کینہ خواه	۱۰۰۳۶
که اخبار سرتیز ظالم بگوے	پرسید ازاں مرد فرخنده روی	۱۰۰۳۷
که گذشت سرتیز یکسر ز بیر	چنین گفت آن مرد روشن ضمیر	۱۰۰۳۸
یکے کتکے کرد در سندان ہتن	براں سوے مہوہ ز فوج فتن	۱۰۰۳۹
رہے بست خود را بوقت فراہ	ترا شید یکسولب جو بیمار	۱۰۰۴۰
ازاں راہ روتا زہ روایں خبر	چو بشنید خان ملایک سیر	۱۰۰۴۱
چو در سندان ہتن با سعاد رسید	ز مہوہ سپہ راستا ز کشید	۱۰۰۴۲
بر انداز پس پشت بدخواہ خویش	عدو را بانداخت آنکھ بر پیش	۱۰۰۴۳
تو کوئی کہ بیزن بار من رسید	چو در لشکرش روز روشن رسید	۱۰۰۴۴
کہ ہر سو دور آیند لشکر کشاں	بفرموداں خان خسرو نشاں	۱۰۰۴۵
ہماں خان اسکندر دوقی خاں	نخستین مقام شود با تو اں	۱۰۰۴۶
صف حصم را سربو بشکند	انج خاں سوے میمنہ جا کند	۱۰۰۴۷
کز ہست در قلاب مار و ہی	چینش در آید بسیار ہیادی	۱۰۰۴۸
بود جانب میسرہ صف بیصف	علی لاجی و بارے کو شرف	۱۰۰۴۹
پے افشارہ تا نہد پایہ تخت	بلقب اندرون خود بیروی بخت	۱۰۰۵۰

یکے گرد از سم اسپان بجاست	چو شد لشکرش از چپ و راست	۱۰۰۵۱
و رو کم شده آسمان باز من	خبر اے رسیده به چرخ بریں	۱۰۰۵۲
ز آواز پسیلان روئینه سم	ز پروانه مرغان زمیسته دم	۱۰۰۵۳
رسیده بگردوں ز صخره صدا	کشیده یکے ابر اندر هوا	۱۰۰۵۴
کند روز بنگاه طوفاں بچوں	سپاه چو بحرے که جسم دوی	۱۰۰۵۵
نهنگان به پیکار برده فرد	بدیده بے تاهیاں اندر د	۱۰۰۵۶
رخ فتح در آب شمشیر خاں	چو اهی نموده در آبه رواں	۱۰۰۵۷
ز زهر ابل گشته تریاک جوے	دگر سوسه سرتیز ضحاک خوسه	۱۰۰۵۸
یکایک در آمد چو پسیلان سست	بدل گفت کین لشکر جیره دست	۱۰۰۵۹
نباید شود اخترم سر رنگوں	گر اکیم سن از کنگر خود بروں	۱۰۰۶۰
به بر خاشش در معرکه کم روم	هاں به بکنگر حصاری شوم	۱۰۰۶۱
بنزدوشش یکے شد بسوزد گداز	چنان خورد دہشت که شیب فراز	۱۰۰۶۲
که دارند هر یک ایلنگه نگاه	ضرورت بگفتا باہل سپاہ	۱۰۰۶۳
و در جنگ هر کس بکنگر دروں	کس از کنگر خود نیاید بروں	۱۰۰۶۴
بسستی زمین گیر شد کینه خواه	ظفر خاں چو دید اندر اں حربگاه	۱۰۰۶۵
شود سوسه کنگر خصومت گراہے	بفرمود کا فواج جنب ز جلاہے	۱۰۰۶۶
خردشید و جوشید چوں رعد دایر	بجند با فواج خود هر نیز بر	۱۰۰۶۷
بر آہنگ پیکار مرکب جهان د	علی لاجی از میسرہ فرج راند	۱۰۰۶۸
بجزر حمله سرتیز چارہ ندید	خودشاں چو نزدیک کنگر رسید	۱۰۰۶۹
ازاں باد جنبید همچو حساب	چو بر باداں حصن از نذر آب	۱۰۰۷۰
بزد پیچیدہ در سپاہ سکر	چو افواج سرتیز شد حلا کر	۱۰۰۷۱
کزاں حمله تابندہ و از حریف	همی خواستند اں گدہ ضعیف	۱۰۰۷۲
بنام خدا حذر نہ بر خود بخواند	ظفر خاں ز قلب سپہ رخ راند	۱۰۰۷۳
کہ لے سست پایاں متاسد سیر	بتندی بگفتا بفرج سکر	۱۰۰۷۴
زو ستم یکے تا ختن بسنگرید	زمانے تماشای من بسنگرید	۱۰۰۷۵

چو دل دادش پشیر راند خورش	۱۰۰۷۶
یکے حملہ آورد آن شیر تر	۱۰۰۷۷
جہاں حملہ زان حملہ شد در گماں	۱۰۰۷۸
غرض چونکہ خان مظفر حشم	۱۰۰۷۹
خروشاں بنزدیک کتک رسید	۱۰۰۸۰
ہماں خان اسکندر و قتر خاں	۱۰۰۸۱
قتادند در کست گہر بدست گال	۱۰۰۸۲
بیک حملہ آں ہر س شیر و غا	۱۰۰۸۳
علی جز غدی ہمدراں فوج بود	۱۰۰۸۴
علی و قبول چو شد در فرا	۱۰۰۸۵
مظفر خاں بفرمودہ سرکشاں	۱۰۰۸۶
چو خود راند خاں پشیر چند گام	۱۰۰۸۷
چو ہر سو نگہ کرد خوں ریز را	۱۰۰۸۸
فلے در نہر ہیئت مرا در اچہ سود	۱۰۰۸۹
رسید شش بناگہ یکے زخم تیر	۱۰۰۹۰
بعد حیلہ بگذشت از جو تبار	۱۰۰۹۱
برائین شاہان عالی درفش	
کہ عالم بہ تحفیض شد سرسبز	
کہ صورت دیدند اندر جہاں	
در ال دشت چوں غازیان زد قدم	
صفش چوں چنین پیش دست بدید	
چنین سمر فرازان ددیکہ سمران	
بگردند فوج عدد پائے سال	
شکستہ قبولے لاہور را	
سبک با قبول لاہر ہیئت نمود	
گریزان شد از فوج یک یک سوار	
کہ ہر سودر آئند خجبر کشاں	
بکتک در افتاد شکر تمام	
نہر ہیئت بر افتاد سرتیز را	
کہ اول رو خوشیستن بستہ بود	
شد از تشنگی جانب آبگیر	
قتاد از فرس چوں نامدش قرار	

۳۶۹۶

## عزیمت کردن شکر سرتیز و کشتہ شدن سرتیز

یکے یار ادب سرش می گذشت	۱۰۰۹۲
بدل گفت کیں غلام زشت مرد	۱۰۰۹۳
من اکنون سرش گریزم و دست	۱۰۰۹۴
پس آنکہ بدشتہ سرش را برید	۱۰۰۹۵
چو ہر شناخت اورا سبک باز گشت	
بے کشور و شہر دیر اندہ کرد	
کہ وقت جزا دحل سزا مست	
ہزار آفریں بروے از حق رسید	

۱۰۰۹۶	نبا بد چنان زیستن در جہاں	کہ چوں خفنتہ یاد کشد یا سباز
۱۰۰۹۷	چنان ز می برائین آزادگی	کہ خصمت شود یا رافتادگی
۱۰۰۹۸	غرض چوں سرش را برید آں جواں	بیاد در در بخان سرکش رداں
۱۰۰۹۹	سر خصم چوں دید فرمود خاں	بر آمد بر نیزہ خویش چکاں
۱۰۱۰۰	سر خصم جا بر نشاند گرفت	دہل زن رداں شادیا نہ گرفت
۱۰۱۰۱	قرآنکہ داماد سہ تیز بود	شب در روز مملو بخون بریز بود
۱۰۱۰۲	گرفتند باز خیمہ سائے گراں	سرش ہم بریدند کند آدراں
۱۰۱۰۳	سرفستہ انگیز محمود ہستم	بریدند تافستہ بیند کم
۱۰۱۰۴	گرچہ دگر زندہ شد و ستیکر	ز افغان بد ہر یک آمد اسیر
۱۰۱۰۵	چو آن تاج قلفاچ سیف عرب	کہ بودند در قلع دین روز و شب
۱۰۱۰۶	بہتہورا دکن دراد سوار و شوم	کہ بودند مقطع بہر مرز و بوم
۱۰۱۰۷	بفرمود خاں کیں گردہ نر زند	بود بر خواناں ہمین گزند
۱۰۱۰۸	بے فستہ آن روز پامال گشت	کس از سند حقن کم سلاط گزشت
۱۰۱۰۹	سواراں گریزاں قتادہ در آب	کے مست زخم و کس از غم خراب
۱۰۱۱۰	لوگوئی سواراں آیند شاں	کز آسیب بادے سپا زند جاں
۱۰۱۱۱	کے راکہ تقدیر آمد بہر	ز پامال افواج شد بے سپر
۱۰۱۱۲	اماں خواہ شد لشکر تافستہ	بے خلق عاجز اماں یافتہ
۱۰۱۱۳	ملک تاج دین آں غرقہ دست بوی	بفرمان آں خان فرخندہ خوی
۱۰۱۱۴	ز لشکر ہاں بظہر مرکب جہاند	بدہ گیری کہتی بسیر اند
۱۰۱۱۵	سپاہے غفیت گرفتہ بے	بیا سود آراں تا حقن ہر کیے
۱۰۱۱۶	بے اشتربخت واسپ تبار	ازیں صد پیلہ وزاں صد قطار
۱۰۱۱۷	کنیزان ہندی و جشی غلام	بے زیر بختہ بے سیم خام
۱۰۱۱۸	بے جامہا بے ہشتی سلب	چہ خرد و چہ دیباچہ شرد و قعب
۱۰۱۱۹	ہزارے دو صد خیمہ دسانباں	دو گرگاہ و دو پلیر چوں آسمان
۱۰۱۲۰	سراسر کیے بچ آراستہ	دزاں بچ بچور بر خاستہ

خودماند ازان تا حق در شکفت	چو یکسر سپاه طفر خاں گزشت	۱۰۱۲۱
چو شکست سر تیز بے خار شد	چنان که طرب تازه گلزار شد	۱۰۱۲۲
خلل شد همه ملک بدخواه دول	بنفتاد از سقف فتنه ستون	۱۰۱۲۳
ز تیزی کند سقف خود را خواب	ستون که سر تیز باشد شتاب	۱۰۱۲۴
چنین بعثت طرفه کرد آشکار	غرض چونکه بازی گردگار	۱۰۱۲۵
گود بے دگر زار و در هم شدند	گود بے دران روز خرم شدند	۱۰۱۲۶
کزین گویند بس بازی آرد برون	چنان هست بازی گرد پر فنون	۱۰۱۲۷
در آرد بفرمان او بگرد بر	کجی را و د تاج ز زین بس	۱۰۱۲۸
ز اسباب او خا نها پر کند	سهم دیگر بے تاج کنگر کند	۱۰۱۲۹
بهر کس سپاه دویست ستار	عجب یار د آرد آن روزگار	۱۰۱۳۰
هم آخر با یار بسوزد گداز	با دل سپار و بعد عز و ناز	۱۰۱۳۱
دگر ساعد را در آرد بنمیب	پس آنکه ازان یار دلفریب	۱۰۱۳۲
ز خالم ستاند بداور دهر	که از که بالغات گرسنه بد	۱۰۱۳۳
درین جسد که کم به بند و بے	برین یار د عاریت عاقبت	۱۰۱۳۴
بخاتم حریفان ساغر پرست	مرا گر چنین یار د آید بدست	۱۰۱۳۵
بگویم چو شد روز روزی نو	بصبح کم دست نسیم گرو	۱۰۱۳۶
بدست من آن عرق انده بیار	بیاسا قیامای جان بیار	۱۰۱۳۷
بهر جرم کن پاک ایمان من	ز دور فلک دار هاں جان من	۱۰۱۳۸

عزیمت کردن طفر خاں بعد فتح کتک هر جانب  
دو آباد و خلاص دادن سیران قلعه و فرار نمودن بومر

طفر خاں چو بر خصم منصور شد	۱۰۱۳۹
دران روز دشب با تمامی سپاه	۱۰۱۴۰
جیوش فتن جمل مقهور شد	
بجنبه یاران فرخ آرد دگاہ	



۱۰۱۴۱	دگر دوز کر حصن نیلوفری	نشانند میر سوزر جعفری
۱۰۱۴۲	شب خاوری گوم مرکب جهان	سوسے باختر یک سواره براند
۱۰۱۴۳	تبیره برآمد ز درگاه خاں	بر اسپان نشستند کند آوراں
۱۰۱۴۴	عنان جهان از کف ظلم جست	بر خوش سعادت نظر خاں نشست
۱۰۱۴۵	بفرمود تا اختر را همبر	بر انند در جانب باختر
۱۰۱۴۶	یکے کس بگفت با پوشش و عزم	بیار دوسوے دولت آباد عزم
۱۰۱۴۷	همی رفت منزل به منزل سپاه	خبر یافت آن جوہر دویں پناہ
۱۰۱۴۸	کہ سر نیز را کشت آن کاسیاب	کہ آمد ظفر خاں مراد را خطاب
۱۰۱۴۹	کنون راند و دولت آباد خوش	بر آئین شان ز زمین کفش
۱۰۱۵۰	چو این قصہ در گوش جوہر رسید	تو گوئی کہ سنگے بگوہر رسید
۱۰۱۵۱	شکست پنهان گوہر زوراد	کز آشفتگی خانہ شد گوراد
۱۰۱۵۲	کز آن سنگ پوستہ گوہر شکست	ز بے سنگی این بین کہ جوہر شکست
۱۰۱۵۳	زہر حیلہ کا نگینت آن نابکار	صوابش کم ایستاد الا فرار
۱۰۱۵۴	چو بشنید نزدیک تر شد سپاہ	شد اندر گریز آن خس دول تباہ
۱۰۱۵۵	بصدر صدور ارچہ گیر و مقام	گریزد سرانخام ہند و غلام
۱۰۱۵۶	چو جوہر عیاں داد در سمت دیار	خلاصی بجاں یافت اہل حصار
۱۰۱۵۷	ہاں ناصر الدین روشن ضمیر	کہ بود دست در قلعہ پیشش امیر
۱۰۱۵۸	همی آمدہ چوں کہ از دزد بروں	بے شکم حضرت عجیب گوں
۱۰۱۵۹	چو برداخت از شکریہ در دگار	نہانی بدل گفت آن شہر یار
۱۰۱۶۰	کہ من گفتمہ بودم ہم اندر تخت	سران سپہ را برابر ہے درست
۱۰۱۶۱	کہ کس جز من نیست شایان ملک	ہو در خورست تا پوپاں ملک
۱۰۱۶۲	مرا بود یکچند دہہ سیم گاہ	امانت ہم از دست آن کینہ خواہ
۱۰۱۶۳	چو صاحب امانت رسید بر سرم	ہماں بہ کمانت بدو بسرم
۱۰۱۶۴	دگر نے بہ کفران اگر اماد	شوم عاقبت بسے داماد
۱۰۱۶۵	دریں وقت چوں باز را فرید	ز پند ابر بر کشاں سر کشید

۱۰۱۶۶	گر می است اگر محنت و دیهم نیز	۱۰۱۶۶	بقولین جان تاج و تختش دهم
۱۰۱۶۸	پس آنکه سران را بر خود سجود اند	۱۰۱۶۸	همین قفقه در سیم ایشال رساند
۱۰۱۶۹	درین شورت جمله راضی شدند	۱۰۱۶۹	همه بر سر حرف ماضی شدند
۱۰۱۷۰	سیوم روز خان مظفر چشم	۱۰۱۷۰	بشهر اندر آمد سعادت بهرسم
۱۰۱۷۱	پیشش آمدش ناصرالدین براه	۱۰۱۷۱	چو دیدش دعا گفت شد عذر خواه
۱۰۱۷۲	بیک دست چتر و بیک دست تیغ	۱۰۱۷۲	همی گفت اوصاف خاں بود پرین
۱۰۱۷۳	بگفتا که من چتر دار تو ام	۱۰۱۷۳	را نیده ذوالفقار تو ام
۱۰۱۷۴	چو مردان بگزار دی حق تیغ	۱۰۱۷۴	بجز بر سرست چتر باشد در تیغ
۱۰۱۷۵	چو دیدش جان خاں صاحب کرم	۱۰۱۷۵	نکرده بتفلسیم او بیج کم
۱۰۱۷۶	گریانه گفتش که اے نامور	۱۰۱۷۶	به بندم بنامست من از جان کمر
۱۰۱۷۷	تو این چتر خود بر سر خود بدار	۱۰۱۷۷	دله تیغ بردست مردان سپار
۱۰۱۷۸	که مردان براه و فافوشش روند	۱۰۱۷۸	بدرمانگی دستگیری شوند
۱۰۱۷۹	مرامیت مطلوب این تاج و تخت	۱۰۱۷۹	مگر یار می شاه فیروز بخت
۱۰۱۸۰	بداند جهان راسته تازه رو	۱۰۱۸۰	که دانست مردان کم از تار مو
۱۰۱۸۱	بیک تار سودل نه بندد کس	۱۰۱۸۱	بجز تنگ چنجه و سیدل خن
۱۰۱۸۲	چو این قفقه را ناصرالدین شنید	۱۰۱۸۲	دراں کار خاں را بانکار دید
۱۰۱۸۳	بگفتا چرا ز بدادت مظفر	۱۰۱۸۳	سرست در تیر چتر شایسته تر
۱۰۱۸۴	مرا گر بدی روس دیهم و تخت	۱۰۱۸۴	نگیست ز من روز پیر کار بخت
۱۰۱۸۵	کنون از من ای رسم دیوبند	۱۰۱۸۵	بصد لطف این یک سخن را پسند
۱۰۱۸۶	توئی وارث ملک افرا سیاب	۱۰۱۸۶	نخستین زن مرد ثابت رکاب
۱۰۱۸۷	تو بر سر نه این چتر همچون کیاں	۱۰۱۸۷	بدستم بد و خنجر خون فشان
۱۰۱۸۸	دگر خود درین کار ندی رضا	۱۰۱۸۸	پلاسے بپوشم بدرم قبا
۱۰۱۸۹	ز شهر داری ملک بیرون روم	۱۰۱۸۹	ز چتر و ز خنجر سبزه شوم
۱۰۱۹۰	بیاماد و شمشیر یکدم ز نسیم	۱۰۱۹۰	مگر نشسته را سر بختاک افکنیم

دگر نقش بندیم اوراق را	ربانیم از سلم آفاق را	۱۰۱۹۱
خدا را بہر لحظہ میکرد یاد	بگفت این دودست و عابر کشاد	۱۰۱۹۲
ہماں تیغ از بہر خود مایہ کرد	پس آن بہر برفق شہ سایہ کرد	۱۰۱۹۳
بعد خرمی پیش شہ ایستاد	بہ پست شد و بوسہ بر خاک داد	۱۰۱۹۴
سپارد فلک یک زمان را کلید	بلے چون بود دور عشرت پدید	۱۰۱۹۵
نمایان بد از عیش اصل بشر	جہاں سر بسر تازہ گرد و ز سر	۱۰۱۹۶
جہاں تازہ شد باد رمت و وزید	بیاساقیا دور عشرت رسید	۱۰۱۹۷
غم دور ماننی فراموش کنیم	میم و کہ کو سس سعادت ز نیم	۱۰۱۹۸

## جلوس سلطان علاء الدین والدینا ابوالمنظر بہمن شاہ السلطان ایدہ ملکہ و سلطانہ

زیادت دگر بر چہل رفت ہشت	ز تانچہ چوں ہفصد و چل گذشت	۱۰۱۹۹
جہاں گشتہ خرم ز فصل بہار	گذشت از ربیع دوم بہست و چار	۱۰۲۰۰
نہم ساعت از روز آدینہ بود	دراں روز گشتہ قرآن سعود	۱۰۲۰۱
بفرمان دادار دوراں فروز	دراں ساعت خوب و فرخندہ روز	۱۰۲۰۲
سراں را دراں بار گخواستند	یکے تخت زین بیا راستند	۱۰۲۰۳
زین را سرا سر پر از مایہ کرد	چہ تختے کہ افلاک را سایہ کرد	۱۰۲۰۴
یکے شاہ دیں پرورد وں شکار	بر آمد براں تخت گوہر نگار	۱۰۲۰۵
چو سوری سر سرور اسائبان	یکے چتر لعل اندراں گلستان	۱۰۲۰۶
علا دیں لقب آمد از سپہر	براں شاہ میمون و فرخندہ چہر	۱۰۲۰۷
شدہ کنیتش بوالمنظر مدام	بسیرت فریدون و بہمن بنام	۱۰۲۰۸
شدہ عالم پیر از سر جواں	ستادہ چپ و راست او طہواں	۱۰۲۰۹
کر بستہ در حضرت شہریار	سپہر و کواکب پئے اختار	۱۰۲۱۰

بیکتن مدار زمین و زمان ست  
 ظفر خانش خواندند خیل و سپاه  
 بیار است اقبال پیش سر پر  
 که نورست از دیده عین دین  
 شده ضابطه خواجگی جهان  
 شده باریک اندر ایل بارگاه  
 خبر داده از عالم بے غمی  
 عمر نایشش تا سرا انجام شد  
 که تپو بده نام آن شیر گشت  
 بے تیغ راندند در کارزار  
 تعین کردند هر یک را خطاب  
 بفرمان شد گشت نایب وزیر  
 عباد ممالک شد از حکم شاه  
 که شیران گشت روز پیکار رسید  
 کریم الخصال و صحیح النسب  
 گرفت آسمان از درشتن افتخار  
 که شمس رشقیش خواند دیار  
 شد از حکم شاه نایب باریک  
 ز هفت و نه و چار صیتش گذشت  
 کردند توئی قلب شاه سره  
 سوے میمنه شد قریب تعین  
 هر کلاکش از تیر گردن گذشت  
 که شد خورشید و ستار چرخش  
 یکے میمنه دکان دگر مسیر  
 علاء الدین از میمنه کام یافت

محمد که فرزند شاه جهان ست  
 خطاب قدیم خودش داد شاه  
 یکے چار باشش ز خرد و حریر  
 محمد جهان سر فراز گزین  
 بران چار باشش چو کار آگاهان  
 جهان خان اسکند زین پناه  
 بر آورد بانگے بصد خرمنی  
 وکیل و در شاه بهرام شد  
 سیرخان آن صفدر چهره دست  
 هزاران دیگر که باشش یار  
 بادراک کامل بر لے صواب  
 حسام دول الچی دل پذیر  
 ملک هندو آن ترک صاحب سپاه  
 شده قطب ملک آن شه پور زید  
 رضی الدین آن سید با ادب  
 شده فتح ملک جهان افتخار  
 شده حاجب خاص آن مرد کار  
 ملک شادی آن شهسوار بزرگ  
 حسین سرفراز گشت شایسته  
 قریبک هموشد سوے میره  
 جهان پور بنو یل شمس دین  
 شرف پارسى عمده الملک گشت  
 شد الیاس سرکش ظہیر جوش  
 دو نایب قریبک شده یکسر  
 ملک بیرم از میره نام یافت

۱۰۲۱۱

۱۰۲۱۲

۱۰۲۱۳

۱۰۲۱۴

۱۰۲۱۵

۱۰۲۱۶

۱۰۲۱۷

۱۰۲۱۸

۱۰۲۱۹

۱۰۲۲۰

۱۰۲۲۱

۱۰۲۲۲

۱۰۲۲۳

۱۰۲۲۴

F. ۳۰۰

۱۰۲۲۵

۱۰۲۲۶

۱۰۲۲۷

۱۰۲۲۸

۱۰۲۲۹

۱۰۲۳۰

۱۰۲۳۱

۱۰۲۳۲

۱۰۲۳۳

۱۰۲۳۴

۱۰۲۳۵

۱۰۲۳۶	شده تاج ملک شد آن تلج دیں	که ذہنش نیست در ایش میتس
۱۰۲۳۷	همان نجم دیں کاہ از حد ہار	نصیر مالک شد آن نامدار
۱۰۲۳۸	نصیر تغلجی ز نیروے بخت	شده عمد ملک و نگہبان تخت
۱۰۲۳۹	حسین ابن توران کریم امیں	شده خازن شاہ روی زمین
۱۰۲۴۰	محمد پور قدر خان بالیقین	شده اثر در ملک کز راستیں
۱۰۲۴۱	همان پور خان مبارک قدم	شده شمع پیل شاہ عجم
۱۰۲۴۲	بدو کرده پرویز خسرو خطاب	که طفلت واقف تراز شیخ و شاب
۱۰۲۴۳	ابوطالب آن مرد فرخنده خو	شده سرو و اتداریے گفت و گو
۱۰۲۴۴	ملک شادی آن پور نصیر عطا	خریطه کش شاہ شد بے خطا
۱۰۲۴۵	دو جاندار غامس شہ گنج باش	گرفتند در راست چپ و در پاش
۱۰۲۴۶	یکے احمد حرب شیر غز میں	دوم پور دہشیر مل تاج دیں
۱۰۲۴۷	سرافراز بہرام صاحب سپاہ	شده نایب عارض میش شاہ
۱۰۲۴۸	ملک چٹوآں شاہ رانیک خواہ	شده سید جملہ تجاب شاہ
۱۰۲۴۹	شده حاجب قصہ قاضی بہا	کہ دُر سخن راستیاد بہا
۱۰۲۵۰	شد آن رجب شمعہ بارگاہ	خضر نابش گشت از لطف شاہ
۱۰۲۵۱	یل چیرہ قیاس فیروز جنگ	شد آخر یک میسر و بید رنگ
۱۰۲۵۲	خلاصہ شد آخر یک میسنہ	کہ صد فرج را بشکند یک تنہ
۱۰۲۵۳	ہماں ویرہ محمود مرد سلیم	شده شمعہ خوان شاہ کریم
۱۰۲۵۴	شہاب گوہر پال مرد امیں	سمر آباد راں ہمو شد تعین
۱۰۲۵۵	شد آن شیر جالور بمیم حشم	کہ از بیم او شیر نز شد و ژم
۱۰۲۵۶	حلی شاہ یل گشتہ سر پرده دار	دگر شد تعین جملہ اصحاب با
۱۰۲۵۷	کہ قمتہ باندازہ قدر خویش	مقام ہر آزادہ بر صدر خویش
۱۰۲۵۸	دگر جملہ خانان عہد قدیم	بماندہ بالقباب خود مستقیم
۱۰۲۵۹	فشانند ہر یک برسم نثار	فراوان گہر بر سر شہر بیار
۱۰۲۶۰	ستادند ہر یک بنیر و بخت	باندازہ قدر خود پیش تخت

۱۰۲۶۱	ہمہ دست بستہ کشادہ جبین	۱۰۲۶۱	بہ نزدیک آں خسرو دور ہیں
۱۰۲۶۲	چو خلاص شاں دید شاہ جہاں	۱۰۲۶۲	کہ بستند در کار خسرو میاں
۱۰۲۶۳	بہر یک یکے کشورے داد شاہ	۱۰۲۶۳	بہ پفرود در خیل ہر یک سپاہ
۱۰۲۶۴	بفرمان آں خسرو سادہ پیش	۱۰۲۶۴	برفتند ہر یک در اقطاع خویش
۱۰۲۶۵	ہاں مرد ممت از کار آگہاں	۱۰۲۶۵	کہ شد در خور خواہی جہاں
۱۰۲۶۶	بفرمان آں آفتاب عجبم	۱۰۲۶۶	بگلہ کہ از مرجہ اندہ چشم
۱۰۲۶۷	ہاں خان اسکندر و قیرغاں	۱۰۲۶۷	سوئے کہ بود بر گشتہ رواں
۱۰۲۶۸	حسین دلاور بکھنڈار راند	۱۰۲۶۸	بسے خون اہل تہود نشانہ
۱۰۲۶۹	ہاں قلب ملک شہ راستین	۱۰۲۶۹	سوئے مہندری گشتہ مرکب نیش
۱۰۲۷۰	ہاں خاص صفدر بہمت سکر	۱۰۲۷۰	سپہ راند از مرگ خود بے خبر
۱۰۲۷۱	شنیدم کہ در قلعہ عہدے کہ بست	۱۰۲۷۱	چو زان تہلکہ نیروں آمد شکست
۱۰۲۷۲	ولی نعمتاں را فراموشش کرد	۱۰۲۷۲	ہم آخو قفا سے زنا یام خورد
۱۰۲۷۳	کے کہ حوادث نہ شد منبتہ	۱۰۲۷۳	سرکش را ادب ہم نہ بخشیر بہ

متفکر شدن خداوند عالم از بے وفائی سران

سپاہ وقوی دل شدن از مردہ خواب

۱۰۲۷۴	چو لشکر ہمہ در اقالیم راند	۱۰۲۷۴	شہنشاہ در دولت آباد ماند
۱۰۲۷۵	یکے روز شہ با خود اندیشہ کرد	۱۰۲۷۵	کہ کم شد ز گیتی و فساد مرد
۱۰۲۷۶	دگر نے چو اندریں روزگار	۱۰۲۷۶	کے مر کے را نیاید بکار
۱۰۲۷۷	ہمہ جاں سپارند اندر حضور	۱۰۲۷۷	نگیرند نامے چو رفتند دور
۱۰۲۷۸	من اید رہماندم بہ نیرے نعت	۱۰۲۷۸	بکرم بسے گم بہ بن تاج تخت
۱۰۲۷۹	سراں باواشی و اتناغ خویش	۱۰۲۷۹	بمانند مشغول اتناغ خویش
۱۰۲۸۰	چپ و راست من و نمنان و کیں	۱۰۲۸۰	من ایمن نشستہ بہ نیرے دیں

ازینہا ہی گفت با خود نہاں	دراں روز تا شام شاہ جہاں	۱۰۲۸۶
مے نعل در جام مینا نکلند	شب با نگہ کہ ایں ساقی صبح خند	۱۰۲۸۲
بجلوت چو خورشید شد بزم ساز	لک باقیان طبیبیت نواز	۱۰۲۸۳
بجواب خوش آن شاہ بیدار بخت	پس از قری شد بغیر دز بخت	۱۰۲۸۴
ببالین ادبخت شد پاسبان	سعادت بپایش گرفتہ بجای	۱۰۲۸۵
ولے بر سرش بخت بیدار بود	بجواب خوشش آن شاہ ہیار بود	۱۰۲۸۶
برخس مراد آن مشہ کامگار	بجواب اندروں دید خود را سوار	۱۰۲۸۷
ہمی کرد جو لال با یوان دکان	نکوہ و نہ صحرا نہ سنگ لال	۱۰۲۸۸
ہمی راند گرم آتش را چو باد	ہمی تا بخت آن رخس را بر مراد	۱۰۲۸۹
پدید آمد از جانب صید گاہ	یکے شیر گوی کہ در پیش شاہ	۱۰۲۹۰
بغیر دم را بزد بر زمین	چو شہ را دید آن لک گرم کیں	۱۰۲۹۱
یکے حملہ آورد گستاخ وار	بسوی جہانگیر شد زہ شکار	۱۰۲۹۲
کہ بنمایدش بیگماں دست برد	شہ شیر دل در کماں دست برد	۱۰۲۹۳
میان شہ و شیر شد آشکار	یکے مادر وے درال کار و بار	۱۰۲۹۴
بدست شہ اندر یکے تیغ داو	بتفخیم شہ بر زمین سر نہاد	۱۰۲۹۵
دو کرد از سیاں طرفہ شمشیر راند	شہ از وے شد تیغ و بر شیر راند	۱۰۲۹۶
جد اگر دامن شیر را بند بند	بفرمود پس شاہ فروز مند	۱۰۲۹۷
فرستاد از بہر ہر معذرے	پس آنکہ یگانہ عضو ہر کشتورے	۱۰۲۹۸ ۴۳۲
گرفتند قوت مطیعان شاہ	دراں خواب از شاہ گیتی پناہ	۱۰۲۹۹
ازاں زور بازوے شیراں شکست	یکے یافت بر پنجے شیر دست	۱۰۳۰۰
ازاں سینہ دشت شیراں تنگست	یکے سینہ و آن دگر پشت یافت	۱۰۳۰۱
یکے راں دگر پہاں یا فتنہ	یکے کام و دگر زباں یا فتنہ	۱۰۳۰۲
بمالید از اں گوشش شیراں دلیر	یکے را نصیب آمدہ گوشش شیر	۱۰۳۰۳
کشت از دل خویش بقبر خواب	چو بیدار شد خسر و کامیاب	۱۰۳۰۴
مرادم رود ابلق روز نگار	بگفت آنکہ بودم ہر سپہ سوار	۱۰۳۰۵

بر آنگہ سوے کاخ راندنم فرس	۱۰۳۰۶
ہماں حملہ کن شیر بے بال و بیم	۱۰۳۰۷
وزاں شیر ہر عضو کاں راز پیش	۱۰۳۰۸
یقین ملک دشمن بدست آورم	۱۰۳۰۹
چنین خواب خوش دید شاہ جہاں	۱۰۳۱۰
ہم آخر بتا مید فضل الہ	۱۰۳۱۱
بکاخ کیا نم بود دست رس	
عدو بود کرا تیغ من شد دو نیم	
فرستادم از ہر خامان خویش	
بخاصان خود قسمتے بسپر م	
وزاں خوشتر کہ کرد تعبیر آن	
چنان شد کہ تعبیر سیکر و شاہ	

## عزیمت عماد الملک و مبارک خاں در حد و آب تاوی و بر انداختن تاہتہاے دشمن

ازاں مرزہ کن خواب داووش خدایے	۱۰۳۱۲
بفرمود تا سر کشان سپاہ	۱۰۳۱۳
ز کہتی سا کون چوں بگذرند	۱۰۳۱۴
عماد ممالک بفرمان شاہ	۱۰۳۱۵
ہمی تاخت تا حد تاوی چشم	۱۰۳۱۶
نخستین سپہ راند و در آنگری	۱۰۳۱۷
ز دہ کسنگر و انگری بر زمیں	۱۰۳۱۸
وزاں پس سپہ راند و بر چوخال	۱۰۳۱۹
بے پروہ خام ز اں دز کشید	۱۰۳۲۰
دوسہ بار تا آب تاوی بتاخت	۱۰۳۲۱
توسی دل شدہ شاہ فرخندہ رائے	
بتا ز ند در سرحد کینہ خواہ	
سر نیکو خاں بان دشمن بر بند	
رواں کرد در حد دشمن سپاہ	
نہ تنہا کہ خان مبارک بہسم	
بیا سود ازاں تاختن لشکری	
بریدہ سر را مناسقہ لیس	
رواں کردہ اں حصن را با کمال	
سر دہاں ہلائے منفذ برید	
عدو گشت بے آب تاوی بتاخت	

## عزیمت کردن ارکان دست در اقطاع خویشتن و فتح آں گوید



بغزان شہ راند در کوت گیر	چو گر شاسب شیر افکن از دیو گیر	۱۰۳۲۲
شمتا بال ہی رفت ہر صبح و شام	ز رہ جامہ دغور را کردہ جام	۱۰۳۲۳
ہمی راند لشت کہ بغیرے دست	کر بستہ بر عزم ہیکا بجست	۱۰۳۲۴
در آید چو شیراں دراں مرغزار	دراں بیش کاں صفت کش وں شکار	۱۰۳۲۵
بالراج نیستنہ سہر یار بود	یکے فوج مسلم بکھن دار بود	۱۰۳۲۶
یکایک گرفتند آں دگر بزد	یکے روز کردند آغوش و شور	۱۰۳۲۷
پیادہ بروں شد زوز نیم شب	بخر گشت الراج را زان شعب	۱۰۳۲۸
نمودند قصہ بگر شاسب باز	چو کردند تر کاں چنیں ترک تاز	۱۰۳۲۹
بے آفریں کرد بر حال شاں	چو گر شاسب کشادہ حال شاں	۱۰۳۳۰
چو بشنید قوسے کہ انکار کرد	پس آنگاہ آہنگ بکند ار کرد	۱۰۳۳۱
مطمینانہ گشتند خدمت پذیر	بیابوس آں سرکش قلعہ گیر	۱۰۳۳۲
شدہ شاہ دو نگر دراں دنا سیر	از این پس بیامد سوسے کو تگیر	۱۰۳۳۳
بے خار در مجلس خارہ ماند	گر گہے زندد دراں بارہ ماند	۱۰۳۳۴
در آورده بر بندواں کار تنگ	بروین سو گر شاسب فیروز جنگ	۱۰۳۳۵
ہمہ آہنیں جنگ و پولاد پوش	یکے فوج باد بجوشش و خروش	۱۰۳۳۶
کہ حملہ چون کوہ آہن جہاں	ز سرتا قدم زیر آہن نہاں	۱۰۳۳۷
در مرگ در فتنہ کیشاں کشاد	خدیجے کہ از شست ایشاں کشاد	۱۰۳۳۸
زہر کان سر موسے بشکا فتنہ	چو شیراں ہمہ پرورشش یافتہ	۱۰۳۳۹
کس از کنگرہ کم بر آورده سر	چو از تیر شاں دیدہ ہند و خطر	۱۰۳۴۰
گر گہے بجائ خواستہ زمینہار	ہم آفروشنیدم کز اہل حصار	۱۰۳۴۱
براں بارہ بر رفت یکسر سپاہ	سپہ را دریاں بارہ دادند راہ	۱۰۳۴۲
بعد جیلہ زان تا مخن برد جہاں	ہاں شاہ دو تگیر چو آشفتنکاں	۱۰۳۴۳
الائے رواں کرد در دیو گیر	چو در ضبط گر شاسب شد کو تگیر	۱۰۳۴۴
دراں فتح مر شاہ را مژدہ داد	یکے نامہ بنوشت بر شاہ براد	۱۰۳۴۵
بے شکر مر از د پاک گفت	دل شاہ از اں مژدہ چوں گل شفت	۱۰۳۴۶

۱۰۳۴۷ بشہر اندروں شادیانہ زدند ہمہ شہریاں شادمانہ شدند

## عزیمت قطب الملک در سید آباد

### عرف مہندری

۱۰۳۴۸	پس آنگاہ آن قطب ارکان ملک	کز دست اثبات بنیان ملک
۱۰۳۴۹	بقرمان شہر انداز شہسوار	یکے فوج بااد ز مردان کار
۱۰۳۵۰	ہی راند از ہم آل کفر کلمہ	بہر دشت شیرال نہادند زہ
۱۰۳۵۱	چو اندر مرع آمد آن سر فراز	ہی کرد در ہر طرف ترک تار
۱۰۳۵۲	مرم را گرفت داکل کوت ہم	بر انداز گئے در مہندری چشم
۱۰۳۵۳	چو شد در مہندری اسات نہاد	بہر مفسدے گوشمالی بداد
۱۰۳۵۴	ہر اس مرزبانے کہ باد چغید	بعزم عدم رخت بیرون کشید
۱۰۳۵۵	کسے کو طبعانہ آمد بہ پیشش	ماں یانت با جملہ اقطار غوشش
۱۰۳۵۶	یکے را باہن یکے را بنزر	ہی کرد ضبط سراں سر بسر
۱۰۳۵۷	ز نیروئے دولت باندک سوار	بدست آمد اور احصا کہ چار
۱۰۳۵۸	سپا و گزین گرچہ اندک بو	منظف بہ پیکار بیشک بود

## عزیمت کردن قیر خاں بقصد کلیان

### وفیروزی یافتن

۱۰۳۵۹	یوراند از در شہاہ توقیر خاں	خردشاں در آمد سوے کلیان
۱۰۳۶۰	یکے فوج بااد ز مردان کار	ہمہ شیر مردان دشمن شکار
۱۰۳۶۱	ہمہ چہرہ دستان قلمہ کشاکش	تہر یکے مر کبے باذپاے

بدشمن کشی خون نشان آمدند	نخستین که در کلیان آمدند	۱۰۳۶۲
جهنم مشده خانه بر خاکیاں	مختصر شد آن سخن ضحاکیاں	۱۰۳۶۳
بزند آن غم پائے بند آمدند	چو صید زبوں در کند آمدند	۱۰۳۶۴
شدند همه مغرم بید رنگ	بروں گز دند بآهنگ جنگ	۱۰۳۶۵
دگر مغربها بکے چوں از دها	بروں سو نها دند عسرا دها	۱۰۳۶۶
شب در دز بارنده باران نیر	زهر سوراں خالمان اسیر	۱۰۳۶۷
میان دو کسگر سمر انداخته	پئے مرگ هر یک شده ساخته	۱۰۳۶۸ ۵۳۳
ز سختی بلب جان هر یک رسید	پس از پنج نه در عذلبه شدید	۱۰۳۶۹
اماں خواه گشتند از هر طرف	چو کم ماندیک جو برایشان علف	۱۰۳۷۰
بصد بحر دزاری فرود آمدند	وزاں پس بخواری فرود آمدند	۱۰۳۷۱
کسے کم ازاں دز پیشینے ربود	چو مخلق را خاں اماں داده بود	۱۰۳۷۲
در لطف یخلق مضطر کشاد	خود آمد به پیش دزد و رستاد	۱۰۳۷۳
ایمناں بهر چار سو بر گماشت	سپه را ز غارت گوی باز داشت	۱۰۳۷۴
ابارخت و اشیا و خیل و تبار	بروں می فرستاد خلق از حصار	۱۰۳۷۵
کسے راتلف کم شده حبه هم	ز زنبیل درویش تاد به هم	۱۰۳۷۶
در حصن را کرد وار الا اماں	شنیدیم براں خلق چوں قیر خاں	۱۰۳۷۷
بدار الا اماں کرد هر یک قرار	سلامت بروں آمد اهل حصار	۱۰۳۷۸
که خونها بنوشند در کارزار	بلے شیر مردان شرزه شکار	۱۰۳۷۹
بلطف از سر عاجزاں بگذازند	چو عاجز شود خصم رسم آوردند	۱۰۳۸۰
گه کان کیں بست که کان مهر	بدانند کاین لا جور دی پهر	۱۰۳۸۱
گه شرزه را کشد در کند	گه ر دبه را با ندر زبند	۱۰۳۸۲
که یک حال نبود که جز خدا	بدانند مردان فرخنده راے	۱۰۳۸۳
الاسخ بشرفت از قیر خاں	غرض فتح شد چوں دز کلیاں	۱۰۳۸۴
بدست دبیران خسرو سپرد	یکے فتحنامه سخته شاه برد	۱۰۳۸۵
که فوجش در آل قلعه منصور شد	ل شاه ازاں فتح مسر در شد	۱۰۳۸۶

۱۰۳۸۷ بفرمود تا طبل شادی زنت یک هفته در شهر شادی کنند

## عزیمت کردن سکندر خان بدر و تاختن در ملکیمیر

۱۰۳۸۸ چو خان سکندر ز درگاه شاه  
 ۱۰۳۸۹ به بدر آمد و جمله افغان خویش  
 ۱۰۳۹۰ بر آئین انصاف تقسیم کرد  
 ۱۰۳۹۱ بمقدار خود هر یک ده گز رفت  
 ۱۰۳۹۲ بفرمود خان پس که اهل و غا  
 ۱۰۳۹۳ چو شد لشکرش سر بسر ساخته  
 ۱۰۳۹۴ یک روز بیرون زد و بارگاه  
 ۱۰۳۹۵ دگر روز در تاختن کرد راه  
 ۱۰۳۹۶ چو اندر ملکیمیر فوجش رسید  
 ۱۰۳۹۷ چو هندو بدیدند ترکان مست  
 ۱۰۳۹۸ یکایک بر او قوم بر کوفتند  
 ۱۰۳۹۹ سوئے دگر گریزان شده هندو  
 ۱۰۴۰۰ گروے که مانند بیرون در  
 ۱۰۴۰۱ دگر جمله بازخم رفتند درون  
 ۱۰۴۰۲ چو هندو چنان حیره دستی بدید  
 ۱۰۴۰۳ رعیت شد و مال و اسباب بداد  
 ۱۰۴۰۴ پس آنکه از آنجا سپه باز گشت  
 ۱۰۴۰۵ رسیدند هر یک با وطن خویش

سوی بدر زد خیمه و بارگاه  
 بنام حواشی و اتباع خویش  
 بهر کس ز قریات تسلیم کرد  
 چو همو در راه که و مه گرفت  
 بازند نو سازهای غرا  
 همه بهر پیکار تیغ آخته  
 بز دخیمه برگرد دگر دشمن پناه  
 بسمت ملکیمیر آورد راه  
 یک فوج هندو بقصدش دوید  
 به تیغ و بگ پال بردند دست  
 بے هندو او را که سر کوفتند  
 هزار بر او بدنبال خنجر زنان  
 ز ستم هونا شده بے سپر  
 چکان از تن هر یک تازه خون  
 در خویش را از خلل و اخید  
 دل خویش را در اطاعت نهاد  
 سوئے کشور خویش و ساز گشت  
 همه دل بستند بر جان خویش

مکتوب فرستادن سکندر خان بکامیابند و در خور پسران خلایق

کہ دار و ہمہ چیز شاہ جہاں	یکے روز خاں گفت با خود نہاں	۱۰۴۰۶
بہنگام ہیجا قومی در خود ست	مگر پیل کارایش شکر ست	۱۰۴۰۷
ندیدند دے چنیں جہاں نور	دگر آنکہ اسپان میں بوم و بر	۱۰۴۰۸
شہ خویش را خدمتے بسپریم	اگر چند پیلے بدست آوریم	۱۰۴۰۹
گر یزید و از پیلے کمتر شوند	ہیوان چوں پیلے خوگر شوند	۱۰۴۱۰
بکا با فستاد خاں در تلنگ	پس آنکہ یکے مرد با پوش و ہنگ	۱۰۴۱۱
ہمہ بر شکیب و تہی از عینب	نوشته بر وقتہ و لفریب	۱۰۴۱۲
قلم جعد کردہ و ہر تبول	پس از نام یزدان و نام رسول	۱۰۴۱۳
بر بطلے گوارا دختے خوشے	بکا با نوشته ز خاں پرستے	۱۰۴۱۴
خوش ست مرد را با تو ہم دوستی	کہ لے مرد شایستہ در دوستی	۱۰۴۱۵
کہ بہنگام پیکار کار آیدم	بہمائیگی چوں قوی بایدم	۱۰۴۱۶
کہ چہ دو بہ ہم خانگی در خوریم	بیاتاز ہمسائیگاں نگذریم	۱۰۴۱۷
کہ از یک دگر کم بتا بیسم سر	یکے عہد بندیم بایک دگر	۱۰۴۱۸
تو کارم بر آری و من کار تو	تو یارم بباشی و من یار تو	۱۰۴۱۹

## جواب مکتوب خان اعظم سکندر خاں

### از کابا بند بر سیل اخلاص

بعنوان انقش اخلاص دید	چنین نامہ چوں بکا رسید	۱۰۴۲۰
دلش گشت خرم از اں خوش کلام	چو پیشش بخواندند منعموں تمام	۱۰۴۲۱
کہ دیر ست مرا و دل میں راز بود	بگفتا جوابے نویسند زود	۱۰۴۲۲
بدے رسد زور اسکندرے	شود دگر مرا یار چوں تو سرے	۱۰۴۲۳
دو صاحب کلمہ خوش بود ہم قبائے	بیاکر ترادہ سر نیست رائے	۱۰۴۲۴
نویسیم میں قصہ بر شہر یار	بگیریم مرکیدگر را کسار	۱۰۴۲۵

فرستیم پس خدمتے سو شاه	۱۰۴۲۶
بلات و منات و مرہ آفتاب	۱۰۴۲۷
بزنا رکز ریسماں تافتند	۱۰۴۲۸
بنگ بتان و بجاگ کنشت	۱۰۴۲۹
کہ تا جاں بگیتی بود در تنم	۱۰۴۳۰
تو باید کہ ایدر در آئی شتاب	۱۰۴۳۱
برسم مطیعان حضرت پناہ	
برخندہ آتش بلر زندہ آب	
بحرفے کہ از موبدان یافتند	
بروز و عید و بار دی بہشت	
دل خویش را خلاص خاں نشکنم	
مرا منتظر دانی اے کامیاب	

عزیمت کند رخاں در حد و دلتنگ و برد

آوردن دوزخیر پیل و حضرت فرستادن

ز کا با چو باخ سوے خاں رسید	۱۰۴۳۲
رواں کرد لشکر بسوے تلنگ	۱۰۴۳۳
ہمی رفت خوش چوں بسر حد رسید	۱۰۴۳۴
خبر چوں ازیں حال کا بابیانفت	۱۰۴۳۵
چو افواج کا با نمودار گرد	۱۰۴۳۶
ہمہ لشکر خویش کردہ رہا	۱۰۴۳۷
چو ہشتاخت اُن مرد را مرد کار	۱۰۴۳۸
ہمی داشت بر جادل خویش را	۱۰۴۳۹
بدودا د کینت رہ آور دیم	۱۰۴۴۰
چو کا بار خوش دید حیراں بماند	۱۰۴۴۱
بدل گفت کایں شتر زہ خوش خرام	۱۰۴۴۲
ندانم چہ دل دارد ایں شیر مست	۱۰۴۴۳
بگفت این داوردش اندر کنار	۱۰۴۴۴
نشستند پس یک دگر روبرو	۱۰۴۴۵
سبک لشکر از بد بیرون کشید	
دش ماندہ با صلح و مکرہ جنگ	
سپہ را ند و نزدیک مقصد رسید	
بتعظیم خاں چنہ فرسخ شافت	
جدا شد ز فوج خود اُن شیر مرد	
بیکسر در آمد در اں فوجا	
بنا گاہ از پس گرفتیش کنار	
پس آنگہ کشاد از کمر پیش را	
لمن عیب چوں زان خود کردیم	
بے آفریں بر جالش بخواند	
بیک فن کشد لشکر را امداد	
کہ ہم زور مندست دم چہرہ دست	
ہمی بر سرش کرد خود را نشان	
سپہ گردشاں خمیہ زد سو بسو	

حکایت ز احوال ہر کشورے	۱۰۴۴۶
بے خدمتے خاں پریش کشید	۱۰۴۴۷
چہ ترکش چہ قرباں چہ تیغ و چہ تیر	۱۰۴۴۸
پذیرفت ازو پیشکشہا تمام	۱۰۴۴۹
بیشکر گزولیش آورد راسے	۱۰۴۵۰
سیوم روز آں خان بدخواہ سوز	۱۰۴۵۱
برینرہاں رفت اجازت بخواست	۱۰۴۵۲
سیاہت عدد بند و کشور کشائے	۱۰۴۵۳
پے پیشکشہائے شاہاں بود	۱۰۴۵۴
سزدگر ز گفتار سن نگذری	۱۰۴۵۵
کالی پچیشان بدخواہ نیل	۱۰۴۵۶
مرا مخلص خویش دیگر خواں	۱۰۴۵۷
بگفتا کہ لے شیر شمشیر زن	۱۰۴۵۸
در لیت ندادم کہ جان منی	۱۰۴۵۹
ہمیں بود در دل کہ فرمود خاں	۱۰۴۶۰
بربر در شاہ صاحب شکوہ	۱۰۴۶۱
ز ہجرت کن جان مارا خواش	۱۰۴۶۲
کہ داری تن و دل چو پیل و چو شیر	۱۰۴۶۳
دل و جانیش با عیش و دساز گشت	۱۰۴۶۴
ہمی بود ہماں برائے تلنگ	۱۰۴۶۵
ز سر حد مشرق بر آورد سر	۱۰۴۶۶
دزاں پس بیکبار گے شد سوار	۱۰۴۶۷
بعزم و دوا عش سپردہ عنان	۱۰۴۶۸
در آمد ز بہر و دوا عش چو شیر	۱۰۴۶۹
بے رفتی کردہ بر میہاں	۱۰۴۷۰
شہنشاہ دگفتند از ہر دورے	۱۰۴۷۱
چو گشتند فارغ ز گفت و شنید	۱۰۴۷۲
چہ اسب و چہ اشتر چہ خرد و چہ یر	۱۰۴۷۳
بخاں کرد کا با بے احترام	۱۰۴۷۴
پس از نگاہ خان تواضع نمک	۱۰۴۷۵
ہما بخاد و لشکر بماندہ سر روز	۱۰۴۷۶
سوے مرز خود عزم را کرد راست	۱۰۴۷۷
بدو گفت کا لے لے فرخندہ رے	۱۰۴۷۸
متاعے کہ بر نیکیو اہاں بود	۱۰۴۷۹
و خود نیکیو خواہ شہ دادوری	۱۰۴۸۰
سوے شہ فرستی دوزخ پیل	۱۰۴۸۱
تراگر ازین کار آید زیاں	۱۰۴۸۲
چو بشنید کا باز خاں اپن سخن	۱۰۴۸۳
تو گریستیم بر خان و مانم کنی	۱۰۴۸۴
مرا خدمتے بہر شاہ جہاں	۱۰۴۸۵
ترا می سپارم دو پیلے چو کوہ	۱۰۴۸۶
دیکن دوسہ روز بر ما بیا تنش	۱۰۴۸۷
رہا کن کہ بنیم رودے تو سپیر	۱۰۴۸۸
بقولش در اں روز خاں باز گشت	۱۰۴۸۹
دوسہ روز آں خان با ہوش و ہنگ	۱۰۴۹۰
سحر کہ کہ گنبد کزاں گوے زر	۱۰۴۹۱
بفرمود خاں تا ہمیندند بار	۱۰۴۹۲
بسوے سراپردہ میز باں	۱۰۴۹۳
چو بشنید کا با کہ خان دیکر	۱۰۴۹۴
در دواں سراپردہ خواندش رداں	۱۰۴۹۵

نشاید بهر کار تعجیل کرد	پس آنکه بغیر مودکای شیر مرد	۱۰۴۶۱
کنی از حضور خودم کامگار	گر ایدر کنی صبر روزی سه چار	۱۰۴۶۲
کنم دوستت شاد و دشمن خجل	بگردانمت باز با کام دل	۱۰۴۶۳
پیریشان است بی من همه بدم دور	چو بشنید خاں گفت کای نامور	۱۰۴۶۴
بهمان خود کرده با شتی جفا	تو گرداری امروز ایدر مرا	۱۰۴۶۵
رہا کن که بیدل تانم سنم	ولم هست آنجا که اینجا سنم	۱۰۴۶۶ F ۳۰۶
سوی کنور خویش دار و مشتاق	چو کا با شد آنکه که آن کامیاب	۱۰۴۶۷
بدست مطیعان خاں بسپرد	بگفتا دوزنجیر پس ادرند	۱۰۴۶۸
همی گفت خاں را شنایا بے	دگر داد خاں را بدایا بے	۱۰۴۶۹
دگر باره بستند پیمان و عهد	نشستند آنگاه هر دو بمهد	۱۰۴۷۰
گرفتند هر یک دگر را کینار	چو شد عهد و پیمان شال استوار	۱۰۴۷۱
سوی مرز خود راند یکبارگی	نشست آنکس خاں بیکبارگی	۱۰۴۷۲
که باشد پسر خوانده شهریار	چو باز آمد آن خاں دشمن شکار	۱۰۴۷۳
فرستاد پسر شاه صاحب شکوه	به بدر آمد و هر دو پیله چو کوه	۱۰۴۷۴
گرفت بغیر دزدی خود و لیل	چو بے سسی شد ملک خود دید پیل	۱۰۴۷۵
که بدخواه را بکشند پیل بند	یکے فال زد شاه فیروز مست	۱۰۴۷۶
چو بد خوانده شایسته مشفق پدر	فرستاد پس چترے آن نامور	۱۰۴۷۷
بایرج دهد کادیانی در نقش	بلے گر فریدون ز زین کفش	۱۰۴۷۸
مگر آنکه اصحاب را کم رسد	درین باب کس را سخن کم رسد	۱۰۴۷۹

عزیمت کردن ناصرالدین در اکار

واسیر شدن بر دست نرالدین

چو شد دید کاں ناصرالدین بدم گزارد همی شکر شه صبح و شام ۱۰۴۹۰



که راند درویش خود بر مراد	اکارشش نه شرق انعام داد	۱۰۴۹۱
مقرر پرو نام شاهی نداشت	بر و مال و خیش تمامی گذاشت	۱۰۴۹۲
بد و گاه و بیگه گرم می نمود	سپهر سپاهش فراوان فرود	۱۰۴۹۳
باقطاع خود شد در وای با سپاه	چو آن ناصر الدین بفرمان شاه	۱۰۴۹۴
بفرمان خسرو همی راند کار	در آمد بصدور سر می در آکار	۱۰۴۹۵
هولے دگر گشت اندر سرکش	سعادت چو برگشت از آخرشش	۱۰۴۹۶
بدست عوانان انده سپرد	شنیدم که از راه غولش برود	۱۰۴۹۷
بر و آمد از زمره عاقبان	فریب جهان خورد چون غافل	۱۰۴۹۸
که نزدش یکی شد فرزند و شیب	چنان داد او را از کن فریب	۱۰۴۹۹
یکایک در فتنه بر خود کشاد	چو کوران کم عقل در چه فتناد	۱۰۵۰۰
بسه خورد و سوگند ز بهار خویشش	شنیدم که آن هندوی مست کشش	۱۰۵۰۱
هم آخوچوستان ناخوش خصال	اماں داد او را بجان و مال	۱۰۵۰۲
بصد عذر دتزد ویر کردش بچاد	بصد مکر و حیلہ برودش ز راه	۱۰۵۰۳
دترم کرده حال پریشان او	بریده سر حبله خویشش او	۱۰۵۰۴
چو بر زیر دستمان خود کد خدای	نهادش یکی بند برد و پای	۱۰۵۰۵
ز هر باد جنبند بر روی آب	سراں را نشاید که بچوں حباب	۱۰۵۰۶
نباشند یکنو خط جز هوشیار	نیارند غفلت بهر کار و بار	۱۰۵۰۷
دو صدمد بخزد بد اندیشش	خرد را بسازند دستور خویشش	۱۰۵۰۸
پس آنکه در آن کار دست ز نند	بهر کار کاغذ مشورت کنند	۱۰۵۰۹
چه سود ار چه آخو پشیاں شوند	و گرنه ز غفلت پریشان شوند	۱۰۵۰۱۰

عزیمت خواجہ جہاں بشہر گلبرگہ  
وفیروز می یافتن

کہ دادش خدا خواجگی جہاں	۱۰۵۱۱
پے ضبط آن بوم مرکب جہانڈ	۱۰۵۱۲
ہماں بہ بیا دوزم اندر چہسار	۱۰۵۱۳
بدست آدرم کشور کینہ خواہ	۱۰۵۱۴
ضرورت فتنہ خصم در دامن	۱۰۵۱۵
ہم آخر ازیں راے شد کامیاب	۱۰۵۱۶
رسید از ہندری بیاری دہی	۱۰۵۱۷
باقطار گلبرگہ در ترکستان	۱۰۵۱۸
سپہ راند بر قصد بوجاے شوم	۱۰۵۱۹
ہی دید سر رشتہ چارہ را	۱۰۵۲۰
سپاہ عدد چوں تواند شکست	۱۰۵۲۱
کہ سنگش براں روئے گردوں فتاد	۱۰۵۲۲
یکے برج اذان حصن سنگش شکست	۱۰۵۲۳
شدہ سر بسر پستہ کوہسار	۱۰۵۲۴
کلیدش مجرب پے قعیاب	۱۰۵۲۵
چو کردہ سر آں لشکرے جنگجو	۱۰۵۲۶
بداں حصن سنگ بلا میزدند	۱۰۵۲۷
رسانید ہر کسنگے را گزند	۱۰۵۲۸
کم آدر وہ کس سرز کسنگے بردوں	۱۰۵۲۹
عدو را بہر خطہ سر کو فتنہ	۱۰۵۳۰
کہ نزد حصن گلبرگہ کو کس رحیل	۱۰۵۳۱
کہ برگشت سلطان محمد ز دہار	۱۰۵۳۲
نداداد بے اندر حصار وژم	۱۰۵۳۳
مباشید غمگین کہ سلطان رسید	۱۰۵۳۴
علمہاے عشود بپاداشتی	۱۰۵۳۵
ہماں در مختار کار آگہاں	
بگلبرگہ از مریج لشکر چو راند	
بدل گفت آن صاحب ہوشیار	
نخست با قطار تازم سپاہ	
چو در ضبط آید دیار و دامن	
چنین داد رویش برائے صواب	
ہماں قطب ملکش بصد روہی	
ہی بود یکچند آن سہ فراز	
چو در ضبطش آمد ہمہ مرز و بوم	
محصہ بگرد آن کہن بارہ را	
کہ چون آید آن حصن اور ابدست	
بیکسود و منجیقہ نہ ہار	
ہر آں سنگ کو پندہ ادبجست	
ز سنگش دو فرسنگ کردہ حصار	
ز جبل متین گشتہ اور اطناب	
دوسہ چار عرادہ بر گرد او	
سر موئے رائے خطامی زدند	
ہماں قطب ملک شہ بخت مند	
ز بیم خدنگش کہ مسیکردنوں	
بہر سو کہ اور خش بر کو فتنہ	
چو بوجاے ریزی بدید آن دلیل	
کہ آوازہ انداختے در حصار	
بہ بیستہ گہ کاغذے بر علم	
کہ ز اینک دہم روز فرماں رسید	
بناووس دلہا بپاداشتی	

تیش گشته تیر بلارا ہدف	ہم آخر چوک ماند در دژ علف	۱۰۵۳۹
بجاں خواستند از سپہ زینہار	گروہے ز در ماندگان حصار	۱۰۵۳۷
فردو آمدند از حصار بلند	بہ بستند بر کنگر دژ کمند	۱۰۵۳۸
کہ کار مخالف بہستی کشید	بشورید لشکر چو ایں حال دید	۱۰۵۳۹
طلسمات ضحیٰ کیاں شد بباد	زہر چار سو خلق در دژ فستاد	۱۰۵۴۰
دواں گشته و دنبال جنگ آوردان	بہر سو کمر بستہ غارت گراں	۱۰۵۴۱
یکے در نہر میت یکے در ستیز	یکے در غنیمت یکے در گریز	۱۰۵۴۲
یکے گشتہ خنداں یکے در نفیر	یکے گشتہ بیجاں یکے خانہ گیر	۱۰۵۴۳
حصاری زدہ نالہ جاں گداز	سپاہے بیاسود از ایں ترک تاز	۱۰۵۴۴
حصاری بجاں خواستہ زینہار	در آمد سپہ جملہ اندر حصار	۱۰۵۴۵
ہمہ رخت و اشیائے اہل گناہ	غنیمت گرفتند اہل سپاہ	۱۰۵۴۶
چہ ماند ز اسباب بر بحرماں	چو در غارت آید سپاہے گراں	۱۰۵۴۷
ہمی لالہ کردند بر مکرماں	برہنہ شدہ ہر نفس بحرماں	۱۰۵۴۸۴۳۰۹
سر خویش بر خاک زد بیدریغ	کسے کو بیفکند از دست تیغ	۱۰۵۴۹
گرفتند و بستند و کشتند ہم	بسے ہند دواں زور اہل مشم	۱۰۵۵۰
مشدہ کا سیاب آں جہستہ وزیر	چو گلبرگہ شد فتح وریزی اسیر	۱۰۵۵۱
کہ داند نکو دژ قشور سفت	پس آنکہ دبیر گزین را بگفت	۱۰۵۵۲
فرستد سوے خسرو نیک نام	نویسد یکے نامہ با احترام	۱۰۵۵۳

## مجلس کردن اسلم ہمایوں خواجہ جہاں بعد فتح گلبرگہ

شرائے بر آورد و ناگہ زدود	دگر دوز کاں آسمان کبود	۱۰۵۵۴
نی و رود را مشکراں خواستند	بفرمود تا مجلس آراستند	۱۰۵۵۵
وزیر نکو خلق فرخ سیر	ز بالیں عشرت بر آورد و سر	۱۰۵۵۶

ندیمان خوش طبع و مرموز گوے	۱۰۵۵۷
شرابے کہ روشن کند روح را	۱۰۵۵۸
ہماں ساقیان طبیعت نواز	۱۰۵۵۹
ملازم در آں بزم آراستہ	۱۰۵۶۰
یکے ہفتہ داوند داد طرب	۱۰۵۶۱
حریفان روشن دل و عیش جوے	
کبابے کہ دارد دست مجروح را	
ہماں سطر بان مزا میر ساز	
حریفان دما دم قدح خواستہ	
چہ صبح و چہ شام و چہ روز و چہ شب	

## مرمت کردن اعظم ہمایوں خواجہ جہاں ویار گلبرگہ

دگر روز کاین لاجورد می بہر	۱۰۵۶۲
جہاں جملہ از جورد و در آں برست	۱۰۵۶۳
جہاں را با قفاح ترغیب کرد	۱۰۵۶۴
زہ عدل اندر ولایت کشاد	۱۰۵۶۵
یکے را بزد و یکے را بزر	۱۰۵۶۶
مطیعش شدہ کمرکش از گوشمال	۱۰۵۶۷
معین بہر با جیاں کردہ باج	۱۰۵۶۸
سزاوار ہر مرتعے کرد کار	۱۰۵۶۹
ہر کہ کشور خصم را ضبط کرد	۱۰۵۷۰
چنین ست کار جہاں تا جہانست	۱۰۵۷۱
ندارد و جہاں را کسے استوار	۱۰۵۷۲
بکوی یکے پاسبانی کند	۱۰۵۷۳
تہی دست دایم دریں کارواں	۱۰۵۷۴
خدا یا مرا ہم تہی دست کن	۱۰۵۷۵
کہ ہر گنج بزم شراب ہم بود	۱۰۵۷۶
کنم دست کوتاہ از کل شے	۱۰۵۷۷
بعد گرم مہری بر آورد مہر	
وزیر مالک پسند نشست	
کہاں را پے زرع تنبیب کرد	
براعلی درے از رعایت کشاد	
سراں را بخدمت در آورد سر	
عبیدش شدہ زبردستان بال	
مقرر بہر خط کردہ سراج	
بمیلند کارے بو قمر و قار	
شد آں بوم و بولک آں پختہ مرد	
کہ کہ دزد و حیار و گہ پاسباںست	
گر بے تمیزان و نا ہو مشیار	
بدزدی در دیگرے بشکند	
بود فارغ از دزد و از پاسباں	
ز صہبای عشق خیاں مست کن	
دل خستہ جاے کہ با ہم بود	
بہر صبح گویم چو مخمورے	

بیاسا قیا پر کن از بادہ جام ۱۰۵۷۸  
بدست ہمہ جام عشرت سپار ۱۰۵۷۹  
صلوات بده در ہمہ خاص دعای  
چو دورم رسد جام عبرت بیار

## ذکر شتم شدن صفدر خاں از شکر سکر

چون غمسم ہایوں در اں روزگار ۱۰۵۸۰  
در اقطاع گلبرگہ میر اندکام ۱۰۵۸۱  
یکے روز پیکے در آمد شتاب ۱۰۵۸۲  
بلقنا کہ اندر سپاہ سکر ۱۰۵۸۳  
ہماں خاں صفدر کہ با نین خویش ۱۰۵۸۴  
تیر حصن کینا بچھن سیدہ بود ۱۰۵۸۵  
بنہ او آں بارہ رالستہ در ۱۰۵۸۶  
نہم ماہ تنگ آمد اہل حصار ۱۰۵۸۷  
بحصن اندرون غلہ شد تو تیا ۱۰۵۸۸  
شنیدم کہ از فاقہ اہل حصار ۱۰۵۸۹  
کبیر شش نہادہ دل اندر گریز ۱۰۵۹۰  
محمّد کہ از صلب عالم چکید ۱۰۵۹۱  
علی بیگ ہماں نھوے مرد سکار ۱۰۵۹۲  
بگردند بلخا کے اندر سپاہ ۱۰۵۹۳  
سرخاں صفدر بہ تیغ جفتا ۱۰۵۹۴  
علی لاپین و مخزن دین مہر دار ۱۰۵۹۵  
ز کینا سپہ رفت اندر سکر ۱۰۵۹۶  
چو در گوش او این حکایت رسید ۱۰۵۹۷  
مثل زد کہ گراہواں شیر جست ۱۰۵۹۸  
شکار کے کہ سزا کندے بتافت ۱۰۵۹۹  
بشد فارغ از کار شہر و دیار  
می عیش میخورد ہر صبح و شام  
چو در خورگہ ماہ پیک شہاب  
یکے فتنہ زاد از نہاد بشر  
چو بابے بہنگام سر بابے خویش  
بے فتح آں کو ششے می نمود  
یکسے کم ز کینا بر آورد سر  
چو ماہ نہیم عورت باردار  
شد از خط ہر روز در دزد با  
بمردند افزوں تر از صد ہزار  
سپہ روز و شب گرد در دزیتز  
یکایک ز کین کرد خدرے پدید  
برو شد موافق در اں کارزار  
کشیدند تیغے بیک صبح گاہ  
بریدند چوں مردم بے وقا  
بحیلہ گرفتند راہ فرار  
یقین است این قصہ نامور  
دے با خود آمد بگفت و شنید  
ذکر شیرے آورد ادرا بدست  
بتدبیر ہوتاں برو دست یافت

بجیلہ زشاخ تو اس خورد بر	ہر آن میوہ کر زور ناپید بر	۱۰۶۰۷
بر آہنگ این قوم لشکر کشم	گر اید دنگہ از خشم خشم کشم	۱۰۶۰۸
شود مائے خلیق را کو بکو	سلسل تلف گرد از ہر دو سو	۱۰۶۰۹
بریں قوم سگیں دل بو الفصول	ہاں بہ فرستم بعشہ رسول	۱۰۶۱۰
بیاید مرادست بے شور و شمر	بجیلہ مگر گنہائے سکر	۱۰۶۱۱

## بہر دانہ خواجہ جہاں جانب لشکر سکر

کہ داند ہوا ز ہائے نہاں	پس از نام پروردگار جہاں	۱۰۶۰۵
در دوسلام از زبان وزیر	سوے پور عالم نوشتہ دیر	۱۰۶۰۶
سراسر در عشوہ با حسترام	حدیث رقم کردہ بعد از سلام	۱۰۶۰۷
ضمیرت بہر کار مشکل کشائے	کہ لے مرد دانا در فرخندہ رای	۱۰۶۰۸
بریدری چونکہ آدریں بیدریغ	شنیدم سر ہو فائے بہ تیغ	۱۰۶۰۹
کہ بکنے گرفتگی و بخور مرد	مراد ز خور افتادیں دست برد	۱۰۶۱۰
کہ کارت سر اسر بر آمد تمام	کنوں بادل فارغ اید ز خرام	۱۰۶۱۱
بیاید کہ ایدر کشتی بید رنگ	ازاں تا صفتن ہر جہت آید بچنگ	۱۰۶۱۲
سباری بدستش کلید حصار	گذاری در آن سو کیے مرد کار	۱۰۶۱۳
نہ گوہر بدست تو ماند نہ سنگ	و گر خود دریں کار کردی درنگ	۱۰۶۱۴
احادیث آن نامہ یک یک پدید	چو این نامہ پر پور عالم رسید	۱۰۶۱۵
در آن نامہ کرد از تکیہ نظر	قریب جہاں خورد از زور زور	۱۰۶۱۶
کہ گشتند یا ریش بغوغا و شور	بزدور رفیقان بے عقل و زور	۱۰۶۱۷
کہ ہوارہ اندر سرے سپنج	چہ خوش گفت آن حساب چرخ گنج	۱۰۶۱۸
دلے کار داناں مشوش شوند	بغوغا و شور ابلہاں خوش بوند	۱۰۶۱۹
کراں رے بد تیشہ بر پائے زو	غرض پور عالم کیے لے زو	۱۰۶۲۰
کہ با خود بردلاش اپنے رہے	بہ ہنمو علی بیگ گفت آہنگے	۱۰۶۲۱

صاحب نماید فرازد نشیب	۱۰۶۲۲	رود سوے گلبرگ بہر فریب
بکوی شب در دوز بر با جفا	۱۰۶۲۳	بگوید کہ آں صفدر بنوفا
تنش لاجرم در رخ گور گشت	۱۰۶۲۴	جفا ہے او چون کہ از حد گذشت
کہ گنجے گرفتیم با پای گاہ	۱۰۶۲۵	کنون بدگماں گشت دستور شاہ
سخن راست این ست دیگر بہت	۱۰۶۲۶	یقین نہ آن جن حساب خطا ست
سر انجام جام نہ امت چشت	۱۰۶۲۷	اگر صاحب این کشور از ما کشد
سطیعیم ما اوست فرماں روا	۱۰۶۲۸	اگر کشور ما گذارد بمسا
بفرمان کشہ جان سپاری کنیم	۱۰۶۲۹	با شغال دستور یاری کنیم
ہمہ آہنیں چنگ پولاد خاے	۱۰۶۳۰	یکے فوج داریم حملہ گراے
بر درخت مرداں بچو غا و شور	۱۰۶۳۱	کہ از ہرہ کاہد در آید بدور
وزد قصہ حال صاحب شہنید	۱۰۶۳۲	چون متوکلگیر کہ کیسر رسید
بفرمود تا شہر بندش کنند	۱۰۶۳۳	عواماں کہ ہر یک چو آہر مند
نویدے رواں کرد بر شہر یار	۱۰۶۳۴	پس آن گاہ آل صاحب ہوشیار
درد قصہ حال یکسر بشت	۱۰۶۳۵	حدیثے سوے شاہ کشور بشت
ز افعال آل قوم غدار خوے	۱۰۶۳۶	چو آگہ شد آل شاہ آرزوے
نوشہ براں صاحب سادہ کیش	۱۰۶۳۷	رواں کرد فرماں بدستور خویش
یکے کو حیے صلح دارد نگاہ	۱۰۶۳۸	کہ باید ز گلبرگہ راند سپاہ
براں سوے یک گام کم نہ سپرد	۱۰۶۳۹	شتابندہ از جنوری بگذرد
ہما نجا بود روز و شب ہوشیار	۱۰۶۴۰	بدار دسپہ برب جو تبار
رسانید فرماں بدستور شاہ	۱۰۶۴۱	فرستادہ شد چو آمد ز راہ
ز اقصائے گلبرگہ سمت سکر	۱۰۶۴۲	سپہ راند دستور با کرد فر
نہنگان ز ہمیش گرفتند دشت	۱۰۶۴۳	بفرمان شد آب جنوری گذشت
فرستاد افواج را سو بہ سو	۱۰۶۴۴	ہمی بود در موضع گل کبر و
در اہل سکر بہت انداختے	۱۰۶۴۵	قربات بیگانہ را تا سختے
کہ دستور از آب جنوری گذشت	۱۰۶۴۶	محمد چو زین گونہ آگاہ گشت

گے جنگ جسے دگہ آشتی	۱۰۶۴۷
فرستاد افواج گاہے برون	۱۰۶۴۸
بر آند بریں جملہ چوں یک دوام	۱۰۶۴۹
گے نرمی و گاہ ناداشت	
نہشت گے نایب یوسفوں	
شهنشہ بجنید از تخت گاہ	

## خواب خوش دیدن خداوند عالم و عزیمت رایات بسمت سکر

نخست اندر و اس عادت دهند	۱۰۶۵۰
کند کو ششے تیار ساند بداد	۱۰۶۵۱
بود تار سد دست لغت رساں	۱۰۶۵۲
رنگ تاج بجنبد بود ہوشیار	۱۰۶۵۳
رواں را تیش سر با ختر کشد	۱۰۶۵۴
بہ فیروزیش محمد آئند زود	۱۰۶۵۵
مگر خزاں اولاد اسفند یار	۱۰۶۵۶
کہ نامش ہایونست و میوں لقب	۱۰۶۵۷
بشے بود بر تخت زرین خواب	۱۰۶۵۸
کز ان خواب دادش بشارت ظفر	۱۰۶۵۹
شب دروز دیوان کن راہ دست	۱۰۶۶۰
زہر شہر و کشور بر آورد گود	۱۰۶۶۱
بد ششے کہ مردم در دم رسید	۱۰۶۶۲
سر و چشم او پر ز گرد و مفاک	۱۰۶۶۳
شدہ بر تیش جامہ ہموں کفن	۱۰۶۶۴
بصد عجز و زاری شدہ آب خواہ	۱۰۶۶۵
بہر سو شدہ ہر یکے آب جو	۱۰۶۶۶
شے را کہ ملک سعادت دهند	
یکے آنکہ مظلوم را در بلاد	
دوم آنکہ ہوارہ با مفلساں	
سیوم آنکہ در طاعت کردگار	
پس آنکہ بہر سو کہ شکر کشد	
ہماں بہر پوشان چرخ بود	
چنین شہ نہ دیدم دریں روزگار	
علاء الدین آن شاہ عالی نسب	
شنیدم کہ آن شاہ مالک رقاہ	
یکے خواب خوش دید آن امور	
ہماں پور تعلق کہ بد خواہ دست	
ہماں رسم حجاج را تازہ کرد	
بجواب اندر شش شاہ دیندار دید	
تو گوئی نہاد دست تشہ بنجاک	
قتادہ ز بالمش بروں از دہن	
نہ دستارے اندر سرش و کلاہ	
بگردش گرد ہے ز اصحاب او	



پے آب ہر سو کہ بشتا فتد	۱۰۶۶۷
چو بشتا فتنش خسرو پاک دیں	۱۰۶۶۸
نہاید بایدر شناسد مرا	۱۰۶۶۹
یگفت این دژاں خو گلکہ عطف کرد	۱۰۶۷۰
در آں ناحیہ بود دیسے خواب	۱۰۶۷۱
فرود آمد از پور دوراں نبرد	۱۰۶۷۲
عجب پیر نورانی خوشش لقا	۱۰۶۷۳
بدستے دو گوہر و ہانش ہتی	۱۰۶۷۴
چو آن پیرا گفست خسرو سلام	۱۰۶۷۵
چرا عطف کردی از اں نابکار	۱۰۶۷۶
چو خاص خدا فی کہ ترسی ز خس	۱۰۶۷۷
بہر بوم و کشور کہ خواہی بتاز	۱۰۶۷۸
چو شہر روئے آں پیر آزادہ دید	۱۰۶۷۹
ہمی گفست با خویششن ہم خواب	۱۰۶۸۰
کہ گوی اویس ست آں مرد پیر	۱۰۶۸۱
چو خسرو از اں خواب بیدار شد	۱۰۶۸۲
بفرمود تا کوس میوں زنند	۱۰۶۸۳
بدادند و ہلیر سمت سکر	۱۰۶۸۴
پس آنگہ بفرمود در دیو گیر	۱۰۶۸۵
تدرخان و گر شاسب فیر و جنگ	۱۰۶۸۶
ہماں خان ہیت زن باشکوه	۱۰۶۸۷
عماد ممالک یل نامدار	۱۰۶۸۸
قوام ہمہ ملک نایب وزیر	۱۰۶۸۹
ہماں پور پیو یل دشمن دیں	۱۰۶۹۰
چو در شہر ماندند ایں سرکشاں	۱۰۶۹۱
یکے قطرہ آب کم یافتند	
بدل گفست کاین ناگس گرم کیں	
دل از شر اومی ہراسد مرا	
ہمی گفست لا حولے آں شیر مرد	
چو خسرو در اں دہ درآمد شتاب	
بہ پیشش درآمد یکے پیر مرد	
رخش پر ز سیماے صدق و صدا	
برویش عیاں مایہ رو بہی	
بشہ گفست آں پیر کاے نیک نام	
کہ در کار تو مہلدست کرد نگار	
شدی محرم شہر سس از عسس	
کہ یار تو شد از دلبے نیاز	
بسے مژدہ در خواب از وی شنید	
یا لہام حق آں شہ کا سیاب	
کہ فرخندہ رویت و روشن ضمیر	
قوی دل از اں خواب ابرار شد	
سران سپہ خیمہ بیروں زنند	
فلک را بسایہ در آرند سر	
یباشند شیران آفاق رگیر	
دگر سر فرازاں با ہوش و ہنگ	
کہ شد گرد از ستم یکرانش کوه	
جہاں عقد ملک شہ کا مگار	
ملک اژدر آں صفدر و شیر گیر	
ہماں کجک آں سر فراز گزن	
ہمہ سر فرازان و شکر کشاں	

۱۰۶۹۲  
۱۰۶۹۳

دگر روز شاہ جہاں کوچ کرد  
ز نہ طارم سبز بگذشت گرد  
ہمی راند خسرو نہایت سکر  
ظفر ہمسرو نصرتش را بہر

۴۳۱۳

رسیدن رایات اعلیٰ در گلبرگہ استقبال دن  
عظم ہمایوں خواجہ جہاں نیر ممالک

یکے روز پیکے درآمد چو باد	۱۰۶۹۴
کہ شہ لشکر از دولت آباد راند	۱۰۶۹۵
بگلبرگہ با فتح و نصرت رسید	۱۰۶۹۶
جہاں روز دستور شاہ جہاں	۱۰۶۹۷
بلغتنا کہ با شہنشاہ پوش و حرم	۱۰۶۹۸
من و شہ دوم روز ایدر رسم	۱۰۶۹۹
جریہ شد آن گاہ دستور شاہ	۱۰۷۰۰
جہاں روز در حضرت شہ رسید	۱۰۷۰۱
و دیدند و دادند دست را خبر	۱۰۷۰۲
چو بشنید شاہ جہاں بار داد	۱۰۷۰۳
در آمد ز در صاحب با ادب	۱۰۷۰۴
چو بوسید شاہ جہاں بار داد	۱۰۷۰۵
چو بوسید پادشہ آن ہوشیار	۱۰۷۰۶
پس آن گاہ بفرمود پیش سریر	۱۰۷۰۷
رفتے کہ پرسید فرزند را	۱۰۷۰۸
نوازشش بے کرد شاہ جہاں	۱۰۷۰۹
پس آن گاہ بپرسید حال دیار	۱۰۷۱۰
ہمی گفت دستور یک یک بشاہ	۱۰۷۱۱

بصاحب ز رایات شہ فرودہ داد  
خود شاہ دریں سمت مرکب جہاند  
فلک رایتش را با ختر کشید  
ز شکر طلب کرد کار آگاہاں  
نموشند ساغر نسا ز ند بزم  
نہ تنہا کہ با پیل و شکر رسم  
رداں گشت بے خیمہ و بار گاہ  
خیر چوں کجآب در گہ رسید  
کہ آمد شہ صاحب با خبر  
شگفت از طرب چوں گل بامداد  
زمین را بے بوسید با صد طرب  
شگفت از طرب چوں گل بامداد  
سرش را در آرد دشتہ در کنار  
بکمری نشیند خجستہ وزیر  
بہ پرسید شہ آن فرودمند را  
برائین اعیان و رسم شہاں  
ز ضبط بلاد و ز فتح حصار  
فتوحے کہ روداد در ہفت ماہ

نوٹ کی تشریح کیلئے مینمہ ملاحظہ ہو۔

چو یکایس ازان روز اندر گذشت	۱۰۶۱۲
ملک آشوب را بفرمود شاه	۱۰۶۱۳
صلوات بده در همه خاص و عام	۱۰۶۱۴
بفرمان شد آشوب در دودید	۱۰۶۱۵
لقیبان گرفتند بانگ بلند	۱۰۶۱۶
گرفته بسرویک خوالی گراں	۱۰۶۱۷
کشیدند خولے چو خوان بهشت	۱۰۶۱۸
نگاهند هر سو بفرشش حریر	۱۰۶۱۹
بے قرص بریانها ریختند	۱۰۶۲۰
بهر قرص سپینوس انداختند	۱۰۶۲۱
زرب و زر گشته اطراف خواں	۱۰۶۲۲
پس آنکه بے صحنه شفاف	۱۰۶۲۳
نهادند در سیمت میسر	۱۰۶۲۴
چه بوزینه ز جیوه خشک	۱۰۶۲۵
بے قلیه بے طبیعت کشاکش	۱۰۶۲۶
زایوان نعمت همه چیز بود	۱۰۶۲۷
هر آن نعمتی کماں بخاطر گذشت	۱۰۶۲۸
ملک گریز است از آب و ناں	۱۰۶۲۹
چو آراستندش زیر تاباک	۱۰۶۳۰
بر آن خواں جهان جمله بشناختند	۱۰۶۳۱
چو ز مایه دست هر کس کشید	۱۰۶۳۲
همی گشت هر یک بتولیف آب	۱۰۶۳۳
در آید پس آنگاه تنبول در	۱۰۶۳۴
ز خوان و خورش چو پیرداختند	۱۰۶۳۵
دور و پیستاند در پیش شاه	۱۰۶۳۶
بپروا خند از همه سرگذشت	
که دستور ما مانده آمد ز راه	
بسالار خواں گو که آورد طعام	
اطاعت نمود آنچه از شہ سفید	
بگوشش فلک و هر غلغل فکند	
رسیدند با بارهای گراں	
خورشید در و مشک از فرسشت	
بے ناینها از خمیر و نظیر	
از آن مید کش بارها ریختند	
همه رنج مسکون چو خواں ساختند	
سر اسر مروح راز بوسه ستاں	
که هر یک بود شکر راکفان	
پیر از و ج و در آج و مرغ و پره	
بپروده هر یک بکا فور و مشک	
بے ناں خورشید رغبت فرا	
که بر هر یک طبع رغبت نمود	
چو مردم لطف کرد و موجود گشت	
نگس گشته برگرداں ساده خواں	
سر اسر و اسر خواں بدادند جائے	
همه انس و جان پرورش یافتند	
نواله خوراں را نواله رسید	
فقال بدادند هر شیخ و شاب	
همی داد تنبول نعمت گوار	
سر اسر کرد و سخن ساختند	
چه ارکان دولت چه اهل سپاه	

# عنایت کردن ریات اعلیٰ در گلبرگہ جانب سکر واسیر شدن محمد عالم با سران دیگر بطریق مختصار

دوسہ روز خسرو بگلبرگہ ماند	۱۰۶۳۷
ہماں روز از آب ہنور می گذشت	۱۰۶۳۸
سیوم روز نزد یک مقصد رسید	۱۰۶۳۹
سرخس گشت از دعوے کشتی	۱۰۶۴۰
گروہے کہ بودند بر انمنش	۱۰۶۴۱
بگفتند کاے غافل مست را	۱۰۶۴۲
چنان غول اغوات از راہ برد	۱۰۶۴۳
ندانستہ بودی کہ شاہ دلیر	۱۰۶۴۴
کنون خیزد بشتاب چون بحر ماں	۱۰۶۴۵
سرخویش در راہ شہ گرد ساد	۱۰۶۴۶
محمد چو گفتار یا راں شنید	۱۰۶۴۷
بر پیوست بر شاہ چون خستگان	۱۰۶۴۸
سرخویش بر پائے خسرو نہاد	۱۰۶۴۹
کہ لے شاہ جاں بخش کشور تاں	۱۰۶۵۰
گرایں بار بخش گنہاں من	۱۰۶۵۱
مرا تا بود جاں بقالب دروں	۱۰۶۵۲
چو دیدش بعد بحر چون بحر ماں	۱۰۶۵۳
پس آنکہ بگفتا کہ بندش کنند	۱۰۶۵۴
ستائند از دلفقد و جنبے کہ ہست	۱۰۶۵۵
بگفت این دسو سکر راند رخس	۱۰۶۵۶
دگر روز سوے سکر رخس راند	
بر پیشش چہ کوہ و چہ دریا چہ دشت	
چو این قصہ را پور عالم شنید	
گرفتہ دشتش پیش بے شہی	
گرفتند از ہم جاں دا مننش	
شدی غرہ از بانگ کوس و دراک	
کہ یکسر بدست بلایت سپرد	
در آمد بقصد و خروشاں چو شیر	
مگر یابی از تیغ خسرو راں	
ہمی ریزا شکے بسوزد گداز	
بجز حکم شاں اینچ چارہ ندید	
شکستہ ترازد دست و پا بستگان	
زباں را بعد بحر و زار می کشاد	
جہاں را درت گشتہ دار الا ماں	
اماں یا بد از تیغ تو جان من	
ہمرا از خط حکمت نیارم پردوں	
شہش جاں بہر بشید چو بحر ماں	
چو صید زبوں در کندش کنند	
ولیکن ز جانش بدر اندوست	
بعد خرمی آن شہ تاج بخش	

۱۰۷۵۷ ازیں مرده شہر و چو گلبن شگفت ز شترگاں سر کو چھا خلق رفت  
 ذکر مرمت کردن شہر سکر و عزیمت مبارخان  
 در حد و دہریب و فیروزی یافتن

مرمت ہی کر در دزے دہے	سرخوش نہ کر دشکر گہے	۱۰۷۵۸
عمارت ہی کر دآں بوم را	ہمی داد انصاف مظلوم را	۱۰۷۵۹
ستد از ضعیفان تکلیف و زور	متاع کہ ہر کس بنو غا و شور	۱۰۷۶۰
سکر از فتنہ نہا نید باز	ہمہ شاہ داد رد ہا نید باز	۱۰۷۶۱
ہمیں مدعی در غرامت بماند	ہمہ شہر و کشور سلامت بماند	۱۰۷۶۲
گرفتہ رہ معرفت ہر کسے	دراں شہر و دیم عزیزیں بے	۱۰۷۶۳
نباشد در و فتنہ را مدخلے	بشہرے کہ باشند باکاں بیلے	۱۰۷۶۴ ۵۳۱۵
گروہے ز مشکل کشایان دین	گروہے ز ان گوشہ نشین	۱۰۷۶۵
سر اسر دراں شہر کام غریب	شدہ ساکن آن مقام غریب	۱۰۷۶۶
بقدر ہنر ہر یکے را خواست	چو شہر بزرگ اصحاب آن شہر خست	۱۰۷۶۷
کہ تا زند در حد ترہست سپاہ	سراں رایکے روز فر بود شاہ	۱۰۷۶۸
بود ہم بہ نیزے اقبال سر	دراں فوج خان مبارک سیر	۱۰۷۶۹
مقدم شد از حضرت شہر یار	ہماں قطب ملک شد کامگار	۱۰۷۷۰
گہے کام دگہ پویہ گہے پاشنا	ہمی راند لشکر غنیمت گرا	۱۰۷۷۱
کہ خوانند آں را دز گری - چور	حصارے بدیدند نا کہ ز دور	۱۰۷۷۲
کشیدند شمشیر ہاے دراز	رسیدند چوں گروان دز فراز	۱۰۷۷۳
کہ در لرزہ افتاد اہل حصار	یکے حملہ کردند مردان کار	۱۰۷۷۴
چو شب شد گرفتہ ہر یک انگ	دراں روز تماشام گردند جنگ	۱۰۷۷۵
اماں خواست و از حصن آمد فرو	شبا نگاہ دزباں پس از گف و گو	۱۰۷۷۶

سپه شد از آن حصن آسوده طال	رعیت شد و داد اسپان و مال	۱۰۶۷۷
ز اونج هوا گرد بگذشت باز	دیگر روز سوسه سرگشت باز	۱۰۶۷۸
رسیدند بر خسر و کامراں	ابا نصرت و فتح سرشکراں	۱۰۶۷۹
غنایم کشیدند در باں بهم	برایوان آن شاه دریا ششم	۱۰۶۸۰
سبک دستی سرکشان سپاه	نظر کرد چون شاه گیتی پناه	۱۰۶۸۱
بهریک جدا گانه لطف نمود	سران سپه را فراوان ستود	۱۰۶۸۲

## رواں شدن خداوند عالم از سر جانب مند بول و مال گذاری کردن که میرس و مفسدان دیگر

براد از دهن مهره زر بردون	دیگر روز کاین گنبد نیلگون	۱۰۶۸۳
ز کم کم گردون رسانید گرد	شهنش ز شهر سر کوچ کرد	۱۰۶۸۴
به فیروز می بخت مرکب جهان	سپه را بر آهنگ کیسر بران	۱۰۶۸۵
چو مرے که یکبار جست از قفس	چو بشنید این ماجرا که میرس	۱۰۶۸۶
وز خویش را و اخرد از گرد	به ترسید کا فتد و گرباره بن	۱۰۶۸۷
سر خود را نید از پلر نال	رسولان فرستاد با اسپ و مال	۱۰۶۸۸
قسم راند در وے بلات و نشت	یکے نامے چوں زبوان نشت	۱۰۶۸۹
ز فیروزی تیغ شنه آگم	که من بنده از بندگان شنه ام	۱۰۶۹۰
کزین پیش کردم فراوان گناه	از ان می نیایم بپا پس شاه	۱۰۶۹۱
در آتش مرا ننگند چوں سپند	به ترسم که خشم شنه دیو بند	۱۰۶۹۲
خواجه دو ساله فرستم بشاه	گرم شنه به بخشد تمامی گناه	۱۰۶۹۳
پس آنگاه پا پس خسر و کنم	هر اس دل از لطف شنه بشنم	۱۰۶۹۴
دران نامه بالا به وجود رکی	چو شنه دید از ان گونہ عذر رکی	۱۰۶۹۵
نیارند بر عا جزاں کار تنگ	پدل گفت شاهان فیروز جنگ	۱۰۶۹۶

کجا قصد پیکار رو بہ کنند	بہر براس کہ در صید پیل افکنند	۱۰۶۹۶
بہر کہ خواہم شکار کنند	گر و ہست کہ گردیار منند	۱۰۶۹۸
طرح دادش آں حساب تحت مہج	پس آنکہ پذیرفت از وسع خراج	۱۰۶۹۹
دویم روز در مال کوتہ رسید	سپہ را بہ سمت نرائن کشید	۱۰۷۰۰ F. ۳۱۶
فردو آمد از دز بپا پوس شاہ	شد از غدر زبیا نکش عذر خواہ	۱۰۸۰۱
فدا کرد بر شہ دیار و دمن	بیای شہ افکنند فرزند وزن	۱۰۸۰۲
دران مرز فرماں روا ساختش	شہ از راہ اکرام بنواختش	۱۰۸۰۳
بگفتا کنندش بہ پیشے سوار	بفرمود چون خلعتش شہر یار	۱۰۸۰۴
کہ بہ بخش رفیق ست و دولت پیل	بگرد حصارش برانند پیل	۱۰۸۰۵

## رسیدن قاصد قاضی سیف و عرضداشت

### اطاعت آوردن

بقصد نرائن سپاہ گراں	دگر روز را ندان شہ کامراں	۱۰۸۰۶
در آنجا یکے مرده خوش شنید	بیک روز در منزلے خوش رسید	۱۰۸۰۷
خبر داد مر شاہ روئے زمینا	یکے قاصد آمد ز سیف گردن	۱۰۸۰۸
بگفتا کہ اسے ہجاو آدمی	دعا گفت شہ را بعد خرمی	۱۰۸۰۹
بگفتا کہ اسے شاہ گیتی پناہ	فرستاد سیفم بدر گاہ شاہ	۱۰۸۱۰
ببد عہدی دظلم گشتہ فرو	چو دیدیم شہ دہلی و اہل او	۱۰۸۱۱
سوے مان عدل بشتا فتم	سرا ز خدمت غالماں تا فتم	۱۰۸۱۲
فرستادم این بیک ز اثنای راہ	ہمی تہم اینک بپا پوس شاہ	۱۰۸۱۳
وزان بیک خوش مرده خوش شنید	چو بر شاہ شرق این بشارت رسید	۱۰۸۱۴
زباں را چو طوطی شکر بار کرد	بداں بیک شہ لطف بسیار کرد	۱۰۸۱۵
سوے حساب خویش و ساز کرد	بگفتا کنز ایدر سبک باز کرد	۱۰۸۱۶

۱۰۸۱۷	بدو گوئی بعد از درود و سلام	کہ لے مرد دانا و ثابت کلام
۱۰۸۱۸	چو با نشدی یار از جان و دل	دل و جان بدخواہ کردی محفل
۱۰۸۱۹	دل و جان مارا چو کردی تو شاد	دل و جان تو نیز در عیش باد
۱۰۸۲۰	ہمہ کار ما اندرین خسروی	بباز دست بے ذات تو ملتوی
۱۰۸۲۱	بیازد و تاشا دو خرم شویم	ز غنچاری ملک بنیم شویم
۱۰۸۲۲	تو در ملک با کار سازی کنی	غم از خاطر ما بدر آفکنی
۱۰۸۲۳	چو ہوا رہ لے مرد صاحب وفا	نکر دی تو تقصیر در کار ما
۱۰۸۲۴	درین وقت حیف است صد بار	کہ با ملک را نیم بے لے سیف
۱۰۸۲۵	چو ایں قصہ را قاصد از شہ شنود	و عا گفت و سر بر سر خاک سود
۱۰۸۲۶	ز حضرت بصد خرمی گشت باز	ہمی رفت بر سیف گردن فراز
۱۰۸۲۷	چو بر صاحب خود شتاباں رسید	مراد را بگفت آنچه از شہ شنید

## پیوستن قاضی سیف در حضرت جہاں پناہ

۱۰۸۲۸	جہاں سیف کو مقطع ار کہ بود	سوے شاہ دہلی مددی نمود
۱۰۸۲۹	موافق شاہ با نرائن ہدام	بکارش بکوشیدہ ہر صبح و شام
۱۰۸۳۰	چو بشنید کاں مہند و مستیش	ز سستی دین گشت از عہد خویش
۱۰۸۳۱	نیکے عہد با ناصر الدین بست	چو رام خودش دید چہاں شکست
۱۰۸۳۲	بساطے کہ گستر در نوش جام	بیا لودش از خون تہاں تمام
۱۰۸۳۳	مے عیش در جام و کاش فلند	نہانی در روز ہر ناخوش فلند
۱۰۸۳۴	چو بد عہدیش بوی سیف گردن	بدل گفت مہرش سرا سر ز کین
۱۰۸۳۵	بدو کرد پیغام کاے نا بکار	بر آرم کنوں از دیارت دمار
۱۰۸۳۶	مراتا ز غدر تو روشن نہ بود	صفایت بعکس آئینہ می نمود
۱۰۸۳۷	کنوں غدر تو گشت آگہ مرا	کہ کردی جفا و نمودی وفا
۱۰۸۳۸	چنین کس نشاید ہم پستی	کہ ز ہر افلند درئے دوستی



فستاد کیسے عتابے چنیں	بسوے نرین چوسیف گزینیں	۱۰۸۴۹
بیگانہ از باغ دل خار خار	وزاں پس سپہ را ندان برکار	۱۰۸۴۰
ہر پیوست بر خسر دیو گیر	در اثناے رہ ایں یل شیر گیر	۱۰۸۴۱
تن خود بر اخلاص دل کرد ال	الف را بتبظیم شہ کرد ال	۱۰۸۴۲
بگفت از طرب مر حیا مر حیا	رخش دید چون شاہ کشور کشا	۱۰۸۴۳
سر اسر بزر از نثارش گرفت	بصد آرزو در کنارش گرفت	۱۰۸۴۴
بر و مرحت کرد ز اندازہ بیش	بفرمود پس خلعت خاص خویش	۱۰۸۴۵
چنین ست آئین اہل دفا	بدو گفت کاسے سیف حسب صفا	۱۰۸۴۶
بہر سو کہ باشد تیغے ز نسد	کہ در کار مخدوم کو کشش کند	۱۰۸۴۷
ز خالم بیاری عادل روند	چو از داد و سید ادا گہ شوند	۱۰۸۴۸
سزو کرد لیل خطر نامدی	تو بر ناصر الدین اگر نامدی	۱۰۸۴۹
شد رہبر ت بخت بیدار تو	چو تو فیض الکنوں شدہ یار تو	۱۰۸۵۰
چنین آید از مردم باخسرد	سوے اہل اسلام کردی مدد	۱۰۸۵۱
کہ جانت یکے گشت با جان سن	ازیں پس یکے جاں بود در و تن	۱۰۸۵۲
بگیریم اقصاے عالم تمام	بیاتا بر آریم تیغ از نیام	۱۰۸۵۳
بہر رزم تیغ دو دستی ز نیم	دو دل را بہر کار یک دل گنیم	۱۰۸۵۴
ز بہستان داد و ہش بر غوریم	سر دشمن دیں بجاک آوریم	۱۰۸۵۵
برست آنکہ از حد مالکش گر بخت	یکے مرد خون جہانے بر بخت	۱۰۸۵۶
موافق با بیٹال باطل شوند	اگر خلق ایں ملک یکدل شوند	۱۰۸۵۷
رہانند شیران ز بخیر را	بگیرند کیسر زبوں گیر را	۱۰۸۵۸
سزل عذابست ز شومی گناہ	دلے چوں ہنوز ایں کردہ تباہ	۱۰۸۵۹
فرزاید ہی بر ہمہ خاص و عام	زبوں گیر سی فتنہ ہر صبح و شام	۱۰۸۶۰
بدہ خلق را تو بہاے نصوح	خدا یا تو بکشا درے از فتوح	۱۰۸۶۱
ز شومی گناہان خود و را ہند	کہ از راستی سر بطاعت نہند	۱۰۸۶۲

# عبرہ کردن رایا اعلیٰ از آب کرثہ و رسیدن عرائض زرائع و محصر شدن حصار مستدھول

شد از دوی غورشید پرده کس	دگر روز کاین گنبد ویر پائے	۱۰۸۶۳
بشد لشکر انجم اندر گریز	برآوردش و فلک تیغ تیز	۱۰۸۶۴
پئے دفع هر فتنه لاجول خواند	شهنشہ سپہ سوسندھول راند	۱۰۸۶۵
ہمی کہ صید بہر صید گاہ	ہمیر اند منزل بہ منزل سپاہ	۱۰۸۶۶
ہتی از نہنگان و شیراں بگشت	ز افواج شہ جملہ دریا و دشت	۱۰۸۶۷
دیار عدد و شد سراسر خراب	چو بگذشت اندر کرثہ مانند آب	۱۰۸۶۸
چو مو شاں بسورخ سرور کشید	ہمہ خلق در چار و زور خزید	۱۰۸۶۹
کہ اقطاع او جملہ پامال شد	زرائع ازین حال بے حال شد	۱۰۸۷۰
فرستاد بر شاہ کشور کشتے	پس آنکہ یکے مرد با پوش درکے	۱۰۸۷۱ ۳۱۸
کہ می خواہم از تیغ شہ باز داشت	نوشته بعد عاجز می عرض داشت	۱۰۸۷۲
بپا پوش شہ می نیام ز بیم	منم بندہ بستگان قدیم	۱۰۸۷۳
کنون در ہر اسم ز شمشیر شاہ	کزین پیش بسیار کردم گناہ	۱۰۸۷۴
فرستد برین بندہ پر گناہ	یکے مرد دانا گر از لطف شاہ	۱۰۸۷۵
دہم پیش او شرح احوال خویش	نمایم برو قصہ حال خویش	۱۰۸۷۶
بفرموداں شاہ پر ہنر گار	چو خواندند این قصہ بر شہ بیار	۱۰۸۷۷
رو دوسوے آں ہندو کے وفا	کہ آں حاجب قصہ قاضی بہا	۱۰۸۷۸
مرا بہت با تو فراواں عیب	بگوید کہے ہندو کے پر فریب	۱۰۸۷۹
سلامت بری خانہ با جملہ رخت	تو گر ایرائی بد نیز کے بخت	۱۰۸۸۰
حصارت زند کو بس براسماں	بود جان تو در حصار اماں	۱۰۸۸۱
حصارت کنم جلد بر خاک پست	و گرنے بر آرم ز آرم دست	۱۰۸۸۲

روان ترا گرد باد کے کسبم	تے خاکسار تہ بخاک انگنم	۱۰۸۸۳
برم آب از گوہر شدم تو	زخم آتشے در برو بوم تو	۱۰۸۸۴
سرت را کنم در دم از تن جدا	برآرم یکے تیغ چوں اثر دہا	۱۰۸۸۵
صلیب و تباں را فراغوش کرد	نراین چو ایں قصہ در گوش کرد	۱۰۸۸۶
گنہ گار را عطف ازیشان خوش	بدل گفت خشم شہاں تش است	۱۰۸۸۷
مرا زندہ کمتر گذارد کے	ازیں پیش کردم گناہاں بے	۱۰۸۸۸
بیاسے خود اندر بلا کم روم	ہماں یہ کہ در دز حصار ی شوم	۱۰۸۸۹
بیابا بوس خسرو موابے ندید	غرض چوں نرائن ز خسرو رسید	۱۰۸۹۰
سہ بہر حفظ سے قلعہ را ند	پس آنگاہ در جام کہنہ ڈی باند	۱۰۸۹۱
برو تا مژدہ کرد بسیار مرد	بمندی ہول گوپال را عہدہ کرد	۱۰۸۹۲
دو ہند و فرستاد لشکر بہم	پس آنگہ بترول بیکوت ہسم	۱۰۸۹۳
نہی آید از بہر پابوس من	چوشہ دید کاں ہندفہ فتنہ من	۱۰۸۹۴
ز مند ہول نام نرائن بسر	بدل گفت چوں شد بہر بوم دبر	۱۰۸۹۵
ز ہیبت دل ہندواں بشکنم	خفتیں ہماں دز زبن بر کسبم	۱۰۸۹۶
سرکش را بترم بگیسرم حصار	پس آنگہ کسبم قصہ آں نابکار	۱۰۸۹۷
کہ بودست در اں قلعہ بسیار مرد	چوشاہ جہاں عزم مند ہول کرد	۱۰۸۹۸
چو باغے گذشت از لب جو آب	برآمد دگر روز چوں آفتاب	۱۰۸۹۹
بر آورد ہلینری و خسرو گہے	براں سوے چوں گرد شکر گہے	۱۰۹۰۰
کہ گذشت صیبتش ز چرخ بریں	بدل گفت کاہیں خسرو گرم کیں	۱۰۹۰۱
کند اخترم را چو با خاک پست	بر میناں کہ بر قصد من درختست	۱۰۹۰۲
ز شمشیر کیم رساند گذرند	ہماں بہ ازاں پیش کاہیں بوند	۱۰۹۰۳
گر عطفے افتد ازیں کشورش	شہینچوں فرستم سے لشکرش	۱۰۹۰۴
بیفتد ز افواج ادبے سپر	و گرنے ہر سہم کہ ایں بوم دبر	۱۰۹۰۵

شہینچوں زدن لشکر نرائن در شکر منصو

# و منہم زندہ شدن لشکر زائن

سیوم روز آن ہند کینہ خواہ	۱۰۹۰۶
زہند و از سلم نابکار	۱۰۹۰۷
بلشکر بشے ہوئے انداختند	۱۰۹۰۸
حصاری چو آن شور و غوغا شنید	۱۰۹۰۹
شہنشاہ چو بشنید غوغا و شور	۱۰۹۱۰
بزدلیک سوارہ ز لشکر بدول	۱۰۹۱۱
سران سپہ نیز بیرون زدند	۱۰۹۱۲
چو خان مبارک چو سیف گزین	۱۰۹۱۳
ولیکن در شاہ نایب بہم	۱۰۹۱۴
سواران بسے ز اسب انداختند	۱۰۹۱۵
چو اہل سپہ در ستیز آمدند	۱۰۹۱۶
گروہ خدیند اندر حصار	۱۰۹۱۷
ز باران تیر بیان سپاہ	۱۰۹۱۸
در آن شب بسے ہندہ آمد اسیر	۱۰۹۱۹
سلامت ز شیران رستم نبرد	۱۰۹۲۰
سپہ پرے آں گروہ پیہ	۱۰۹۲۱
پس آنکہ ز دروازہ گشتند باز	۱۰۹۲۲
بہ فتراک لبستہ سر ہندواں	۱۰۹۲۳
بسے زندہ پہلوئے اہل فاد	۱۰۹۲۴
بہ پیش مشاہدہ دہر سرکشے	۱۰۹۲۵
کھر جم از آن خندہ در خندہ شد	۱۰۹۲۶
شہ شرق بہ تخت ز بار داد	۱۰۹۲۷
شہنشاہ فرستاد سوئے سپاہ	
سوائے دولیت و پیادہ ہزار	
بسے شور ہر سوئے انداختند	
گردے بخو نیز ز لشکر دوید	
ہماں لحظہ بہشت بہشت پور	
ز اہل شہنشاہ ہمیر بخت خون	
یکایک بر اہل شہنشاہ زدند	
کمر بستہ ہر یک بر انگ کیں	
ملک احمد رب و دیگر چشم	
پیادہ بسے بسے سپہ ساختند	
شہنشاہ نیاں در گریز آمدند	
گروہ نہادند سر در فرار	
شدہ خار بہشت ایں گروہ تباہ	
دگر جس گشتند آماج تیر	
ہماں نایب رفت بالست مرد	
بدروازہ جام گندمی رسید	
سوئے لشکر خویش از تو گناہ	
بلشکر بہ پیوست ہر پہلو	
بسے ہندی اسبان تازی نژاد	
بخندید شہ ز اہل شہنشاہ خوشے	
کو اکب چو ہند و پراگندہ شد	
در عیش و برونے لشکر شاد	

۱۰۹۲۸	اسیران شب را بفرمود شاه	که آرنده بسته بخونریز گاه
۱۰۹۲۹	بر اجماع یعنی برانند بیل	بر انداز خون شان ز رو نیل
۱۰۹۳۰	گروته دگر را بگرد حصار	بفرمان خسرو نهادند دار
۱۰۹۳۱	اسیر آمدن شب زهند و سرے	که دانستد نانش بهر کشتورے
۱۰۹۳۲	مراد را چو شد روز بشتافتند	به بسته به پیش شته انداختند
۱۰۹۳۳	بگفتا چو دیکش شته کامگار	بدارش بر آند گرد حصار
۱۰۹۳۴	وزیر پس زهر و سران سپاه	کشیدند اسپان بدرگاه شاه
۱۰۹۳۵	چو شته وید اسپان گیتی نورد	به کس که آورد آرام کرد
۱۰۹۳۶	چو شته را برین گونه دودید	بافقاص عالم خبر در رسید
۱۰۹۳۷	دراں روز زور زان شکست	بے لشکر خود با تم نشست
۱۰۹۳۸	چنان خود دہشت که بار دگر	تواریش بخونش نقشه بسر

## رسیدن شاهزاده معظم خفاں پایه بس شاه

۱۰۹۳۹	ظفر خاں که شهنزاده را پیش است	یقین دارش ملک رنج زمین است
۱۰۹۴۰	چو بشنید رایات شاه جہاں	بمندیول آمد شکار افگناں
۱۰۹۴۱	سوار و پیاده بے جمع کرد	ہمہ نامہ داران روز نبرد
۱۰۹۴۲	زمرج آن سپہکش عربیت نمود	کہ مشتاق پایہ بس سفدر بود
۱۰۹۴۳	رداں شد بر آئین آزادگان	سپہ را ند برسم شہزادگان
۱۰۹۴۴	رداں کرد عسارہ و منجنیق	شدہ رہبر پیش بخت و دولت رفیق
۱۰۹۴۵	چو شهنزادہ نزدیک لشکر رسید	بشارت بشاہ مظفر رسید
۱۰۹۴۶	بقیمود کارکان دولت تمام	براسیاں بہ بندند زین تمام
۱۰۹۴۷	بہ تعظیم خان مظفر رودند	دو فرستگ از حد لشکر روند

برو سوئے شہزادہ سرفراز	ملک شیک خان جہاں نواز	۱۰۹۴۸
چپ دراشتش بخت و دولت ستاد	باغت امین و شاہ جہاں بار داد	۱۰۹۴۹
دیدند حجاب در بار گاہ	چو شہزادہ آمد بر ایوان شاہ	۱۰۹۵۰
کہ شہزادہ آمد چو کار آگہاں	یداوند مرزودہ بشاد جہاں	۱۰۹۵۱
تن از پیر بن پیر بن از قبا	ہمی خواست بروں قد شاہ را	۱۰۹۵۲
کہ در خوکہ آرنند قمر خندہ ماہ	بصد خرمی آنکھے گفت شاہ	۱۰۹۵۳
درون سراپردہ خان کلیم	در آمد بہ فرمان شاہ سلیم	۱۰۹۵۴
چو پاویس شہ کرد پیش ایستاد	سہ جام پیش شہ بر زین سر نہاد	۱۰۹۵۵
نوگوئی بگل باد صبحی رسید	بہ خندید شہ چونکہ پیش بدید	۱۰۹۵۶
کہ بگرفت آداب انوار کمال	عجب کرد از ان گوہر خورد سال	۱۰۹۵۷
در آورد شہزادہ را در کناہ	وز این پس بصد خرمی شہریار	۱۰۹۵۸
جہاں گشتہ خرم بخوب اختر ی	بخور شہید گردہ قرال شتری	۱۰۹۵۹
بسے خدستہ پیش خسرو کشید	محلے چنین چوں کہ شہزادہ دید	۱۰۹۶۰
سپہ شذر و سدر آراستہ	شہش داد پس خلعت و خواستہ	۱۰۹۶۱

## ذکر در آویختن لشکر منصور در حصار

### منہ ہول

ہمہ سرفرازان و کار آگہاں	یکے روز از حکم شاہ جہاں	۱۰۹۶۲
بر آہنگ دژ بے مدارا شدند	ز روداب کہتہ گذارا شدند	۱۰۹۶۳
کز ان حملہ در لڑہ آمد حصار	یکے حملہ کردند مردان کار	۱۰۹۶۴
بر آمد ز ہر کنگرہ ز نفیس	نہیستال شدہ دژ باران تیر	۱۰۹۶۵
چو دست بہر کنگرہ یافتند	ز بنیاد برجہ دوسہ کا فتند	۱۰۹۶۶
شدہ تیغ انداز و نیزہ گذار	ہز بران لشکر براہل حصار	۱۰۹۶۷

بدل گفت شہ چون چہیں دید حال	جو افتاد روز عدد در زوال	۱۰۹۶۸
نباید کہ چہے ز سب بر سپاہ	ز جاں خاستہ ہندوان تباہ	۱۰۹۶۹
کہ در دژ شود کشتہ مرد از زنی	شود خستہ ناگاہ شیر افکنی	۱۰۹۷۰
بسوزم ز ہند اگر صد ہزار	بہر مے یون پس از کار زار	۱۰۹۷۱
کہ گرد مسلمانے ایدر ہلاک	چہ کار آیدم چار ذوار خاک	۱۰۹۷۲
بقائے مسلمان ہی با یدم	ہمہ ملک عالم چہ کار آیدم	۱۰۹۷۳
کشایم من اس کار از ہستکی	جہاں یہ تبدیر و آہستکی	۱۰۹۷۴
کہ لشکر ہمہ گردد از حصن باز	پس آنکہ بغفتا شہ سرفراز	۱۰۹۷۵
انکے بگیرند گرد حصار	ہمہ سرفرازان دشمن شکار	۱۰۹۷۶
بسے کشتہ باقی مختصر شدند	دراں روز اہل دژ ابر شدند	۱۰۹۷۷
بسے بقلمہ کشائی کمر	بفرمان شہ سرکشان سربسیر	۱۰۹۷۸
بہر صبح دہر شام غول می فساند	مے چار لشکر دراں حصن ماند	۱۰۹۷۹
رسولان فرستاد و شد عذر خواہ	ہم آخر زائن بر ایوان شاہ	۱۰۹۸۰
مرا کردہ شد وہ بجائ زینہار	بگفتا کہ شاہ باگنا ہے سہ چار	۱۰۹۸۱
تتم در خواش ست سینہ بربیش	دلم در ہر اس ست از ہرم خویش	۱۰۹۸۲
ز شتر من گئی گنہب نامدم	ازاں رو بر ایوان شہ نامدم	۱۰۹۸۳
من و آستان شہ نامجو	چشم شہنشاہ نشیند فرو	۱۰۹۸۴
بسے سعذرت کرد شتر مندہ وار	زائن چو در حضرت شہریار	۱۰۹۸۵
پذیرفت آئندہ را ساد و باج	فرستاد آنکہ دو سالہ خراج	۱۰۹۸۶
فرستاد از بہر شاہ جہاں	بسے خدمتیا سرائے شہاں	۱۰۹۸۷
دگر روزاں شاہ روشن ضمیر	چو ہندو شد از شاہ جز یہ پذیر	۱۰۹۸۸
سہمے یک دو در قلمہ مرج ماند	زندہ بول در جانب مرج ماند	۱۰۹۸۹

عزیمت رایا اعلیٰ در سمت پتن بعزم شکار

دگر روز کا فوج ہند کے شہر	۱۰۹۹۰
سپہ راند از مرج شاہ جهان	۱۰۹۹۱
شکار افغان شاہ فرخندہ گیش	۱۰۹۹۲
ہتی گشت از صید صحرا و کوہ	۱۰۹۹۳
شد از جنبش خسرو کا مگار	۱۰۹۹۴
خرد شاہ از بہتی پتن در گذشت	۱۰۹۹۵
دہاکو د پتن بکوہے خستید	۱۰۹۹۶
گرفتند توکان ہاموں قوام	۱۰۹۹۷
یہ دو ہفتہ لشکر در آن ہوم دہر	۱۰۹۹۸
ہمہ دشمن از ہم بگرفت کوہ	۱۰۹۹۹
دگر روز خسرو پیش از توکتاز	۱۱۰۰۰
بمرج آمد آب شاہ دریا سپاہ	۱۱۰۰۱
دراں قلعه شہ یکدومہ عیش راند	۱۱۰۰۲
شکست از یزکباہی صبح طرب	
سوے کوکن آدر دوش ناگہان	
گذشت از مصافات اقطاع خویش	
قتاد آسمان وز میں در شکوہ	
چو برگ کہے ہر کجا کوہسار	
یلاں از سپاہش چو آگاہ گشت	
دگر روز لشکر بہ پتن رسید	
اذاں شہر اسباب دشمن تمام	
ہمہ کرد در دے زمین بے سپر	
سپہ از غنیمت کشتی شہر ستوہ	
سوے کشور خود بک گشت باز	
بپا سود لشکر ز سختی راہ	
دگر روز سوے سکر جیش راند	

## عزیمت ریاات اعلیٰ جانب سکر و گلبرگ

چو شاہ فلک قدر و اختر سعید	۱۱۰۰۳
بہر جاز میں دار آمد بہ پیش	۱۱۰۰۴
با خلاص شہ سرکشاں تا خستد	۱۱۰۰۵
نہنشتہ با کرام شاں می نوشت	۱۱۰۰۶
دگر روز آن خسرو نیک نام	۱۱۰۰۷
بزد بارگاہ بکہنہ سکر	۱۱۰۰۸
ز سر داد نو مقطاع را مثال	۱۱۰۰۹
دوسہ ہفتہ از حاصل پرگنات	۱۱۰۱۰
چو ترتیب اقطاع و افواج کرد	۱۱۰۱۱
یہ نزدیک مرز سکر در رسید	
پے کار سازی اقطاع خویش	
ہمہ جان خود پیشکش ساختند	
ہمچہ برگ ہر یک باندازہ ساخت	
کہ شہ نام ادر دہر خاص دعاء	
رساں نو بنو شد ہاشم از ظفر	
وزیشاں گذشتہ طلب کرداں	
سپہ راہی کرد ہر سو برات	
شد آسودہ دہقان داہل نبرد	



دگر روز از آبِ بهنوری گذشت	۱۱۰۱۲
در اقطاع گلبرگه دمساز گشت	۱۱۰۱۳
سند از بلیکه میر سیرم خراج	۱۱۰۱۴
وزیر پس بر دوش سر زده بارگاه	
فرستاد سورا برد ساد و باج	
شکاسته می کرد تا یک دو ماه	

## آمدن قیر خاں از کوبه به نیت عذر و منهزم شدن او

شنیدم هان قیر خاں تژند	۱۱۰۱۵
به تزدیر یک روزی آن لیک	۱۱۰۱۶
ششش کرد تعظیم و خلعت بداد	۱۱۰۱۷
چو شد روز چون روزگار شایه	۱۱۰۱۸
یکایک از آن بردگه کوچ کرد	۱۱۰۱۹
شنیدم بیکارگی برنشست	۱۱۰۲۰
رداں شد شتابانده از برگاه	۱۱۰۲۱
همه بنگه قیر خاں شد اسیر	۱۱۰۲۲
صفت قیر خاں شد فراوان تلف	۱۱۰۲۳
نگنده یلان سپه سوبسو	۱۱۰۲۴
هان قیر خاں مرد ز بهار خواہ	۱۱۰۲۵
چو بوسی عمر آن شہ کماراں	۱۱۰۲۶
شنیدم بفرمان دارلے دهر	۱۱۰۲۷
یکے سیلے از غیب ناگہ رسید	۱۱۰۲۸
بسے لشکر قیر خاں غرق گشت	۱۱۰۲۹
همه بنگه ذخیل داده بباد	۱۱۰۳۰
وزیر پس هان شاه اخضر سعید	۱۱۰۳۱
که از ظلم و سبید ادشدر سر بلند	
بر پیوست در حضرت شهریار	
سیوم روز آن پیرکان فساد	
باغرا واد بار بے امر شاه	
چو بشنید آن شاه فرسخ نبرد	
یدنبال آن آہوسے دام جست	
ایا سر فرزان حضرت پناه	
بر آمد ز ہر جانبے گسید گیر	
بر و تاخته لشکر از ہر طرف	
گر یزند گاں را کساں در گلو	
قتادہ گریزاں بیک جویبار	
بدنبال فرعون آخر زمان	
کہ بر ناخفا خاں زند بانگ قہر	
گر یزند گاں را در آفت کشید	
بصد حیلہ آن پیراں چو گذشت	
باو بر آشفتنکی سمر ہند	
چو بدخواہ راجاں تنگ برده دید	

عنان را سو برد خود بر کشید	۱۱۰۳۲
اماں دادا سیران بنگاه را	۱۱۰۳۳
چنین آید از خسروان کریم	۱۱۰۳۴
ہماں دم بہر وسعت رسید	
رہا کرد یاران بدخواہ را	
کہ باشند بر پرگناہاں حسیم	

## جنبش رايات اعلیٰ جانب کلیان و پیوستن سکندر خاں بحضرت شاہ جہاں پناہ

دگر روز آن شاہ فیر دزدند	۱۱۰۳۵
رُخ آورد در جانب کلیان	۱۱۰۳۶
چو در کلیان با سعادت رسید	۱۱۰۳۷
ہمی بود آنجا شہ کامگار	۱۱۰۳۸
پس از چند روز ہماں خان کرد	۱۱۰۳۹
پسر خواندہ اورا شہ کامیاب	۱۱۰۴۰
بیامد بہ پای بوس شاہ جہاں	۱۱۰۴۱
چو پای بوس نہ کرد آن نامور	۱۱۰۴۲
بگفتش کہ کس فخر شہزادگان	۱۱۰۴۳
بقصد ہماں پیر بد عہد شو	۱۱۰۴۴
و گرو روز آن خان فرخندہ بود	۱۱۰۴۵
ہماں خان اسکندر دوس شکار	۱۱۰۴۶
بگفتا بجاک در بادشا	۱۱۰۴۷
یہ زنجیر بستہ چو اہل گناہ	۱۱۰۴۸
رداں شد بقصد ہماں پیر خام	۱۱۰۴۹
کہ نانش شد از عدل و حسن بلند	
سپر راند بر رسم و ساز کلیان	
یکے دایرہ گرد حفش کشید	
بقصد ہماں پیرک خامکار	
کہ دست از دلیران آفاق برد	
شدہ خان اسکندر اورا خطاب	
بر آئین و آہنگ کار آگہاں	
شہش داد یک چتر لعلی دگر	
سپہکش بر آئین آزادگان	
کہ در دامن آرمی دران جہد شو	
بفرمان آن خسرو نامجوے	
چو بشنید فرمانش شہسایہ	
کہ آن پیر بد عہد بطل را	
اسیرانہ آرم برالوان شاہ	
کہ آمد ضعیف ابن فیر دزد نام	

## مصاف دادن سکندر خاں با قیر خاں

# واسیر شدن قیصر بدست او

ز درگاه صفدر چو گشت باز	هماں خان اسکندر سرفراز	۱۱۰۵۰۳۲۳
وزاں پس بفرمان شاه جہاں	خرا مید و بدر از کلیان	۱۱۰۵۱
بر آسنگ پیکار شک کشید	سوئے کو براں خان اختر سعید	۱۱۰۵۲
بزد یار گاہے دو فرسنگ دار	چو از بدر آں صفدر دول شکار	۱۱۰۵۳
نکویندگان چو شنید این خبر	ہماں پیر بد عہد و ظالم سیر	۱۱۰۵۴
سپہ راکہ یک ز کوبہ بر اند	ز اغوائے دشت قرارش نماند	۱۱۰۵۵
چو بود دست ناساختہ پہلوان	بالشکر گہ بدر زد ناگہاں	۱۱۰۵۶
بر آمد بیک مرکب خوش رکاب	بروں آمد از خر کہ خود شتاب	۱۱۰۵۷
یکے حملہ کرد آں یل نامدار	خود شاں چو کردان شتر زہ نیکار	۱۱۰۵۸
شد از حملہ او جہاں در گرفت	وزاں حملہ قلب عدو بر گرفت	۱۱۰۵۹
ہمچہ گشت پس ماندہ زار زار	ہمچہ رفت دنبال اہل فرار	۱۱۰۶۰
دراں حو بہ بود اندر کیس	شنیدم ہماں بیک گرم کیس	۱۱۰۶۱
عنان سوئے قلب مخالف کشید	چو قلب خود از خضم شکستہ دید	۱۱۰۶۲
ہمہ بنگہ بدش آمد بدست	بیک حملہ قلب مخالف شکست	۱۱۰۶۳
برو تاخت با چند جندہ سوار	ہماں فخر شہباں یل نامدار	۱۱۰۶۴
کہ دنبال او بود فوجے گراں	برو حملہ آورد آں قہر خاں	۱۱۰۶۵
چو فوجش بیک بود ناورد تاب	پس آں فخر شہباں ثابت رکاب	۱۱۰۶۶
بہ پست شد آں سرکش نامدار	ز پیشش شنیدم دو ایلج دار	۱۱۰۶۷
بہ پیوست برینت ساز جنگ	ہم آفرید و چند سرکش تہنگ	۱۱۰۶۸
کہ افکند در زور شیراں خلل	یکے جو دنبال دبو بکمر یل	۱۱۰۶۹
کہ ہر بیک بے صف ہیجا شکست	و گر چند جنگ آورد بیریہ دست	۱۱۰۷۰
کز ایدر کہ امر و تاہم سر	شنیدم کہ گفتند با بیک دل	۱۱۰۷۱

چو رود و ناگیم فردا بخاں	۱۱۰۶۲
هناں به که خاطر بهی انہیم	۱۱۰۶۳
چو این قصه گفتند با ہم دیگر	۱۱۰۶۴
ازاں پس چو شیراں برآشوفتند	۱۱۰۶۵
چو آن قیرخاں دید آن چیرگی	۱۱۰۶۶
ندیش دلیراں غناں تا گشت	۱۱۰۶۷
هناں فخر شعبانش از پس رسید	۱۱۰۶۸
فتادند از آب هر دو نسوار	۱۱۰۶۹
بکوشید پس لشکر قیرخاں	۱۱۰۷۰
ز پس چو تکیه کردند راجا گشت	۱۱۰۷۱
صفت بدیریاں چیره دستی نمود	۱۱۰۷۲
گرفته همن قیرخاں رشتاب	۱۱۰۷۳
چو آن خان سکندر سادہ کیش	۱۱۰۷۴
بخندید چو غنچه در صبح دم	۱۱۰۷۵
که با شاه خود هر که عهد و شکست	۱۱۰۷۶
وزاں پس همن خان کشور خدیو	۱۱۰۷۷
بر دقتنامه بر ایوان شاه	۱۱۰۷۸
خود از هر بگه سوسه کو بر رفت	۱۱۰۷۹
محضر بگرداں حصار بلند	۱۱۰۸۰
بمانیم شمرنده از همناس	
یک امروز داد شجاعت ہمیم	
دریں کار هر یک نهادند سر	
بیکبارگی جملہ بر کو فتنند	
رفت از سرش دعو تکی خیرگی	
چو راجا یک آماج دایه گشت	
رواں جعد گرفت و یکسر کشید	
خودش برآمد ازاں کارزار	
که یا بد خلاصی سپهبد ارشاش	
ازاں خاک کو بر همه سرخ گشت	
ز پیش جریفان خود کور بود	
بر دند برخان مالک خطاب	
عدو را بکام عدد دید پیش	
مثل زو بر پیش سران چشم	
بگردو سرش زود در خاک پست	
بفرمود تا فخر شعبان بنو	
دہد مرزہ مر خسرو دیں پناه	
خرامید بر قصد آن حصن تفت	
بفریدی آن خان فیر دزدند	

## عزیمت ریاات اعلیٰ از کلیان و فتح کردن حصار

چو ریاات اعلیٰ بکو بر رسید	۱۱۰۹۱
بر آن سال که قلع بشه کرده بود	۱۱۰۹۲
بفرنجی رسته همن پیر را	۱۱۰۹۳
همن قصه خان سکندر شنید	
قسم ہم بجاک در شش کرده بود	
بیاورد بر شاه کشور کشا	

بصد خرمی کرد پایوس شاه	۱۱۰۹۴
بگفتار شایسته شهرادگان	۱۱۰۹۵
چنین آید که خان فرخنده خود	۱۱۰۹۶
وز این پس بفرمود شاه جهان	۱۱۰۹۷
سزاوار آنست که گردن زنند	۱۱۰۹۸
بهان خان لشکرکش و دیوبند	۱۱۰۹۹
بگفتا که شاهان جهان سرور ا	۱۱۱۰۰
بکن جان این مجرم انعام من	۱۱۱۰۱
گر آید و نکه سرور اطاعت نهند	۱۱۱۰۲
امانش دهد شاه در نه به تیغ	۱۱۱۰۳
چو بشنید این قصه شاه که میم	۱۱۱۰۴
نه حصن کو بر بزدیمه را	۱۱۱۰۵
شهنش سر بسوید و شد عذر خواه	
که با شنید بر رسم آزادگان	
که از گفته خود نتا بسند و روست	
که این پیر بطل را در زمان	
وز این بوم و بر شهر او کم کنند	
چو بشنید این قصه دلپسند	
چو جان بخش شاهی و کشور کشا	
وز این پس نه حصن او خیمه زن	
کند توبه از ظلم و جبریه دهد	
بتریم از تن سرکش بید ریغ	
رخداد او برگشت خان حلیم	
بر این شاهان کشور کشا	

## ذکر در تسبیح این کتاب متضمن حدیث عظیم سکندر خان دام علیاً

قلم چون درین نامه آسوده گشت	۱۱۱-۶
که این نامه در حضرت شهریار	۱۱۱-۷
که دار دجیان قبیله پیش شاه	۱۱۱-۸
ز قبیله که شه رست فرخنده فال	۱۱۱-۹
که بتواند این قصه را پیش برد	۱۱۱-۱۰
درین بوده ام که پس چند گاه	۱۱۱-۱۱
بهاء الدین آل مرد فرزند فر	۱۱۱-۱۲
مرا گفت کاسه صاحب گنج را از	۱۱۱-۱۳
نهای خامه زن را بنیاط گذشت	
که خوشتر رساند درین روزگار	
که است این محل اندراں بارگاه	
که داد او شده در مراتب کمال	
که بروست خسرو تواند سپرد	
همان نایب حاجب خاص شاه	
که بد حاجب قصه زین پیشتر	
ضمیمت در معرفت کرده باز	

۱۱۱۴	ہاں بہ چین پیر و در دفترے	رساں سکندر با سکندرے
۱۱۱۵	ہاں خان اسکندر کارگار	پسر خواندہ شاہ والا تبار
۱۱۱۶	ہر روز و این دفتر دلکشے	کہ عرض کن پیش فرماں رواے
۱۱۱۷	چراں مرد نادور دشمن ضمیر	شنیدم من ایں قصہ دلپذیر
۱۱۱۸	بہ تسیب ایں نامہ رو یافتہ	بفرماں شہزادہ بشتافتم
۱۱۱۹	نظر حق کشادہ ببال و پیش	ندیدم کسے در جہاں ہمسر شتم
۱۱۲۰	بگفتم مگر رستم دیگر نیست	کہ یقین تو گوئی دوصد شکر ست
۱۱۲۱	یکے سر نورستہ از بارغ عیش	بروق برویش گلستان عیش
۱۱۲۲ ۵۳۲۵	ز تمشہ او لرزہ در آفتاب	زیرش سراپیم گشتہ شہاب
۱۱۲۳	ز چند آئکہ بشنیدم اوصاف او	دوصد چند دیدم در آں تاجو

## صفت ملک ہندوستان متضمن حد سلطان االدین

### خلجی نور الدین مرقدہ و مذمت محمد شاہ بن تغلق شاہ

۱۱۲۴	خوشا رونق ملک ہندوستان	کہ جنت بر در شک این بوستان
۱۱۲۵	سوادش شدہ زیب روی زمین	چو خالے بر خار ہرنا زمین
۱۱۲۶	چو کبریت احمد در و خاک گشت	بہر چار فصلش ہوئے بہشت
۱۱۲۷	در و پوستیں کس پوشد برے	کہ کس در تموز اندر و کردہ خوں
۱۱۲۸	رواں ہر قدم اندر و جو سبار	بکیواں ہمہ آب اوسا زوار
۱۱۲۹	شدہ آب او آبکیواں تمام	ولیکن ز غلبات بیرون مدام
۱۱۳۰	بفضل خزانق در آید بہار	و مد گل پروگر بکار ندخار
۱۱۳۱	سر شدہ ہمہ خاک او با گلاب	در دہ سبجے دادہ نفع سحاب
۱۱۳۲	سوم اندرین بارغ کرد و صبا	ز قوم اندرین گل شود گستا
۱۱۳۳	چہ در صبح گاہ و چہ در شام گاہ	در دہادی را خوش آرام گاہ

کشايش همه گلبن و میوه دار	۱۱۱۳۴
معطر شده خاکش از بوی گل	۱۱۱۳۵
چو آبش خورد پیر که در جوان	۱۱۱۳۶
ز خاکش قوی گشته اصل بشر	۱۱۱۳۷
کسے کا ندیریں بوستان طرب	۱۱۱۳۸
چناں بست دل اندرین خوش بلا	۱۱۱۳۹
چناں دید گانے که گرد جهان	۱۱۱۴۰
نه بندند خاطر بهیج دیار	۱۱۱۴۱
هم آخر چو در ملک هندوستان	۱۱۱۴۲
سیاحت گذارند و ساکن نشوند	۱۱۱۴۳
چناں دل درین کشور خوش نهند	۱۱۱۴۴
دو همنام در باں درین مرغزار	۱۱۱۴۵
گرشش کرد معمور پور شهاب	۱۱۱۴۶
محمد اگر هر دور انکشت نام	۱۱۱۴۷
چو داد آبخیواں بدایین تشست	۱۱۱۴۸
که اندر عرب وضع اهل کمال	۱۱۱۴۹
گراو گشت ریحاں درین مرز بوم	۱۱۱۵۰
گراو هند تا آب دریا گرفت	۱۱۱۵۱
ز عدش دیارے که معمور گشت	۱۱۱۵۲
دیارے که ز بود اطاعت کرے	۱۱۱۵۳
حصائے که در عهد او پست بود	۱۱۱۵۴
گراو کرد اسلام را آشکار	۱۱۱۵۵
کنند کرم را که داد و تاب	۱۱۱۵۶
گراو کرد در شرع احمد شروع	۱۱۱۵۷
زمین سایه در سایه از شاخسار	
معطر شده آبش از روی گل	
وز و مرده را زنده کردن توان	
زیادش شده خوش هوا که سحر	
رسید از عراقین و سندی و عرب	
که از مولد خود کم آورد یا و	
بگردند و ایم سیاحت کنان	
نگیرند ما به بشهرے قرا	
در آینه ناگه سیاحت کنان	
بر و ل زین دیار و دمن کم روند	
که دل بر نگیرند اگر جاں دهند	
بگردند کار خزان و بهار	
شد از پور تعلق سرا سر خراب	
یکے از لیام ست یکے از کرام	
هماں لفظا شتان اینی خوش است	
حق دو همنام ضد الحفصال	
بر آورد این جاک ریحاں ز قوم	
شد از دست در عهد این نا گرفت	
شد از ظلم این مارها مون و دشت	
شد از وحشت این قرد نماے	
بدوران این سر با فلک سود	
ازین کفر بگرفت یکسر دیار	
سان ستم را هم این داد آب	
شد این خوف از اصول و فروع	

بگشت این جہاں را بہ تنگی حال	اگر بوسے از بوسے فراخی مال	۱۱۱۵۸۴۳۶
بہ نسکے آیں سستگر زوند	گر از نام او سکے بر زر زوند	۱۱۱۵۹
بفرود دہد ایزدش اجر آں	براں گویند کا سود از بوسے جہاں	۱۱۱۶۰
ندامت بایزد چہ گوید جواب	برینساں کرین گشت گیتی خراب	۱۱۱۶۱
بر آورد و ایناے کف را	بر انداخت از ہند اسرار را	۱۱۱۶۲
خدا گشتہ زندو تا خوش و خلق ہسم	بسے سید را بگشت از ستم	۱۱۱۶۳
ہمہ گفتن و کردنش ناپسند	یزید و دیگر گشتہ در ملک ہند	۱۱۱۶۴
کہ عہدش نشد با کسے پایدار	ہمہ ہند در عہد ایں نابکار	۱۱۱۶۵
بہر جانے خاست غوغا و شور	گر فتنہ اہل تغلب بزور	۱۱۱۶۶
بہر کشورے گشت شاہ دگر	بہر سود لیرے بر آورد و سر	۱۱۱۶۷
شد آں جای کے سید بادشاہ	بمعبر جد اگانہ شد تخت گاہ	۱۱۱۶۸
شد از دست ترکان حصار تلنگ	تہر دگر دیدہ دیار تلنگ	۱۱۱۶۹
ز کوئی و تاحد معبر گرفت	کے مرتدا قلم دیگر گرفت	۱۱۱۷۰
شد اتھوائے لاہور و ملتان خراب	ز گہرام و سامانہ تا پنج آب	۱۱۱۷۱
دراں کشور آزدہ شد از ستم	تبار فقیران ثابت قدم	۱۱۱۷۲
بر آورد و چتر و بر آمد بگاہ	بلکھنونی اندر یکے بادشاہ	۱۱۱۷۳
زدہ موج بنی و تہر و بناس	ہمہ تہمت و گور گشتہ مواس	۱۱۱۷۴
گرفتہ ز سر کفر جو چند جاے	ہمہ مالوہ شد تہر دگر اے	۱۱۱۷۵
مسلمان جو ہند و خزان در حصار	شدہ ضبط ہند و سر اسر دیار	۱۱۱۷۶
در و کفر افزوں و اسلام کم	بگشتہ ہمہ ملک کجرات ہم	۱۱۱۷۷
ہمہ ملک مرہٹہ از و نیز گشت	ہم آخر ظلم شدہ از حد گشت	۱۱۱۷۸
کہ در کفر دیدند میلش فروں	خروجے بکردند بادشاہ دون	۱۱۱۷۹
بہ پیچیدہ زد سر سر اسر سرال	خلل گشتہ ملکش کراں تا کراں	۱۱۱۸۰



نمانده درو قدرت کارزار	۱۱۸۱
گر چہ زبوان بہ پیرانش	۱۱۸۲
برایشان ہی راند تیغ ستم	۱۱۸۳
ز بس شدت و ظلم و قحط و قضا	۱۱۸۴
چو شیران گر گیس شدہ غوک خوار	
کہ خونہائے شان گشتہ در گردنش	
سپاہش شب و روز می گشت کم	
گر فتنہ نفرت ازو عام و خاص	

ذکر بر شش طغی شخمہ بارگاہ و عابر گشتن سلطان محمد  
بن تغلق شاہ از دست طغی سال و زوال ملک او

طغی نام ترکے ز خاصان شاہ	۱۱۸۵
بے سال با شاہ کردہ وفا	۱۱۸۶
بے تیغ باد شمنانش زودہ	۱۱۸۷
کشیدہ جفا بے شہ بے شمار	۱۱۸۸
ہم آخر چو ظلمش ز حد برگشت	۱۱۸۹
ہماں ناسب شخمہ بارگاہ	۱۱۹۰
در اقصائے کجرات بود آن لیر	۱۱۹۱
بہ مرزنتہ چو آمدشہ از گوجرات	۱۱۹۲
دراں کشور ادرار ہا کردہ بود	۱۱۹۳
بروں داد شعلہ ز آذایہ دل	۱۱۹۴ F. ۳۲۷
ز شہ گشت و دل در خصومت نہاد	۱۱۹۵
چو شکست شہ لشکر دیو گیر	۱۱۹۶
در آمد چو در کشور گوجرات	۱۱۹۷
فرا ہم بگردان پے کارزار	۱۱۹۸
کہ بد نایب شخمہ بارگاہ	
بکارش ہم عمر کردہ ہما	
ہمیشہ دم از آستانش زودہ	
وفا کردہ بادے سے روزگار	
ز سنجی دیش مال کفر گشت	
شد آزرده از شاہ آزار خواہ	
دراں ہمیشہ می بود جوں زہ شیر	
کہ راند ز خون مسلمان فرات	
دیش بس کہ از شاہ آزرده بود	
دیش شد ز سوز نہال مشتعل	
بر و جمع شد لشکر از ہر بلاد	
رواں شد بقصد طغی ناگزیر	
طغی فوجے از لشکر گوجرات	
بر و جمع آمد سوارے ہزار	

۱۱۹۹	گے روز روشن کشیدے سیاہ	یکایک زدے رصف قلب شاہ
۱۱۲۰۰	بسے سرکشاں را سر انداختے	صف شاہ پر آگندہ می ساختے
۱۱۲۰۱	چو بر قتل شد دست کم یافتے	سوے بنگہ خویش بشناختے
۱۱۲۰۲	شندیم بہر ہفتہ آں شیر ز	زدے خیمہ بر کوہ دوشے تو گز
۱۱۲۰۳	بیک برداک نماذے مقیم	نمی کرد جانے سپہ یقیم
۱۱۲۰۴	شب و روز آں مرد ثبات رکاب	دل شاہ را دوشے در عذاب
۱۱۲۰۵	بر آمد چو زین قصہ کمال سے سال	ز شاہ ستر گارہ برگشت حال

## Blank Space<sup>۱</sup>

۱۱۲۰۶

۱۱۲۰۷

۱۱۲۰۸

۱۱۲۰۹

۱۱۲۱۰

۱۱۲۱۱

۱۱۲۱۲

۱۱۲۱۳

۱۱۲۱۴

۱۱۲۱۵

۱۱۲۱۶

۱۱۲۱۷

۱۱۲۱۸

## Blank Space

۱۱۲۱۹

۱۱۲۲۰

۱۱۲۲۱

۱۱۲۲۲

۱۱۲۲۳

۱۱۲۲۴

۱۱۲۲۵

## دعائے دولت خلیفہ برحق علاء الدین والدینیا ابوالمظفر بہمن شاہ السلطان

وہا گویدت روز و شب تاج و تخت	الا اے جہانگیر فیروز بخت	۱۱۲۲۶
ترا دید در کوشش عدل و داد	کہ بعد از فریدون فرخ نژاد	۱۱۲۲۷
کہ برتر شدی از شہاں در نسب	ترا زان علاء الدین آید لقب	۱۱۲۲۸
بشکرت شب و روز طرب اللسان	شدہ خلق اقصائے ہند و تال	۱۱۲۲۹
رہا نیدی این ملک را از ستم	زدی ہجو مرداں بہ میدان قدم	۱۱۲۳۰
بر آمد ز بیداد ہر سو نفیر	خصوصاً چو در کشور دیو گیسر	۱۱۲۳۱
سیرت یکے تیغ چون ذوالفقار	ترا داد تو فیق پر در دگار	۱۱۲۳۲
ملک نامزد شد بہ خیل تمام	کشیدی ہاں تیغ فتح از نیام	۱۱۲۳۳
سراسر شکستی صفت مدبراں	زدی تیغ برفرق بد گویاں	۱۱۲۳۴
فلندی ہمہ ملک اودیر خلل	شکستی عدو را ستون دول	۱۱۲۳۵
مسلم شدت کشور دیو گیسر	نشانیدی فروزین نواحی نفیر	۱۱۲۳۶

۱۔ اصل نسخہ میں یہ شعر ٹٹ ہوئے ہیں۔

پراگندہی افواج پیراں چو گیو	ر بودی چو چم خاتم از دست دیو	۱۱۲۳۷
زہ فتنہ بستی ازین خوش بلاد	وز این بسین کشادی در عدل داد	۱۱۲۳۸
چو یاد بہساری سواد چمن	ز سمر تازہ گردی دیار و دمن	۱۱۲۳۹
بر دلق در آردی اقسام را	شدی ممد و اصحاب اسلام را	۱۱۲۴۰
کہ من بندہ در رحمت از شنو می	چنان دادی از دلاویں را نوی	۱۱۲۴۱
ر بودند گوی کمال از جہاں	دو ساغر دین فن چو کار آگہاں	۱۱۲۴۲
چو فردوس آراست مرطوس را	یکے جلوہ داد طاؤس را	۱۱۲۴۳
شرت داد مر گلشن گنہ را	دوم بلبل آرد و اندر نو	۱۱۲۴۴
شدم پیرو ہر دو در شنو می	بگردم من آن ہر دو را یکے روی	۱۱۲۴۵
کز اقبال این ہر دو شاہ سخن	چنان شاد شد روک ایشان من	۱۱۲۴۶
یکے طوے زاوشکر فشاں	ز طاؤس و بلبل ز ہندوستان	۱۱۲۴۷
بہ نقمن درین نامہ کردم رسم	بے بیت شہنامہ خمسہ ہسم	۱۱۲۴۸
بگیتی قبول افتد این داستان	براں تا بتا شیر اقبال شاں	۱۱۲۴۹
بے گفت افانہائے شگفت	اگر پیر طوسی ز آدم گرفت	۱۱۲۵۰
کہ حق ملک دنیا و عقبیش داد	رسانید ختمش بہ محمود و راو	۱۱۲۵۱
کہ بود دست در ملک غنیں خدیو	من از آدم و تا بہ محمودینو	۱۱۲۵۲
بدی با چہ آردہ ام مختصر	نخستین نامہ ابازیب و فر	۱۱۲۵۳
نبشتم ہمہ قصہ سال و ماہ	پس از عہد محمود تا عہد شاہ	۱۱۲۵۴
بنامت من این نامہ دل پسند	شہا چون توئی ختم شہان ہند	۱۱۲۵۵
براں تا چو نامت بگرد جہاں	کنم ختم لے ختم جملہ شہاں	۱۱۲۵۶
شے بودے لے شاہ گردن فرزد	اگر جز تو شایان این گنج راز	۱۱۲۵۷
بر آمد فرو شد درین بوم و بر	بے شاہ و شاعر ازین پیشتر	۱۱۲۵۸
چنین نامہ از بہر شاہے انجام	نگردے یکے مرد صاحب کلام	۱۱۲۵۹

سزاوار این نامہ ساز دار	لے چوں تو بودی دریں خوش دیار	۱۱۲۶۰
پدید آمدن شاه فرخنده فن	بعهدت یکے شاعر سے محوسن	۱۱۲۶۱
شہ از من چنین گوهرے آشکار	دز این پس بہ توفیق پرور و کار	۱۱۲۶۲
بتاج چو تو صاحب افسرے	ہم آخر رسید این چنین گوہرے	۱۱۲۶۳
کہ موجود از و شد زمین و زمان	بجی خداوند کون و مکان	۱۱۲۶۴
بود تا سپہر و کواکب بکار	زمین و زمان تا بود بر قراء	۱۱۲۶۵
فرزندہ باد این خجستہ گہر	بنام تو کے سر و نامور	۱۱۲۶۶
گیر و شود سوسن خام و عام	چون نام تو انصاف عالم تمام	۱۱۲۶۷
بر اندک کام لے شہ کامراں	نشانے کہ در ملک ہند و کمال	۱۱۲۶۸ ج ۳۲۹
ہم آخر چو آمد ادان سفیر	گرفتند انصافے این یوم دہر	۱۱۲۶۹
وزیشان بجز نام نیکو نماند	ازیں کو چنگہ بریکے ناقہ راند	۱۱۲۷۰
ہمیں نام نیکو بود یادگار	نہ شاہان کرم بے در و دیار	۱۱۲۷۱
کہ نام نیکو بہ ز ملک جہاں	باند ز گفتند کار آگہاں	۱۱۲۷۲
بر آرمی دے اندرں بارگاہ	بہ انصاف و احسان کسے مژدہ	۱۱۲۷۳
برانی دریں دہر مضحک وار	اذاں بہ کہ ملکہ بساے ہزار	۱۱۲۷۴
بجانشن خود کو چہ ہر خسرت	چو این ملک عالم نیز دجوسے	۱۱۲۷۵
چہ شاہاک شد خاک بہر ادراج	چہ سر ہاک بہر باد شد بہر تاج	۱۱۲۷۶
بہر صبح دم ملک اسرار گیر	تو گر عاقلی ملک ابرار گیر	۱۱۲۷۷
بیک دم شد ہر دو عالم شوی	چو یک دم دران ملک محرم شوی	۱۱۲۷۸
دراں ملک چوبک زنی می کنند	نشانے کہ ملک جہاں ہدا ہند	۱۱۲۷۹
دریں راہ چوں پورا دہسم زند	گر شے کراں ملک آگہ شوند	۱۱۲۸۰
کہ باغے پیشین ست خوشتر ازیں	تو این رونق بارغ فانی بیس	۱۱۲۸۱
بدیں جیفہ ہر دم میالائے دست	ترا وعدہ نعمت خلد ہست	۱۱۲۸۲

گرت بختی هست ای هو شمند	۱۱۲۸۳
در ای دو عالم مقایه طلب	۱۱۲۸۴
رسد تا که هنگام دور وصال	۱۱۲۸۵
بیا ساقیا هم ز جام امید	۱۱۲۸۶
چنان در ده امروز مارا شراب	۱۱۲۸۷
بجند بریں نیز همت بسند	
ز خجانه عشق جامی طلب	
دادم ہی دو به بزم خیال	
بد تشنگان را به شربت نوید	
که فردا بخیلیم مست و خراب	

## ذکر در کیفیت تصنیف و مشقت مصنف

به نزدیک روینا دلاں روشن است	۱۱۲۸۸
بهانی چه فونا به باید چشید	۱۱۲۸۹
ز وزن معانی و لفظ فصیح	۱۱۲۹۰
وز این پس سلاست بیاید درو	۱۱۲۹۱
چو کیافرا هم شد این چند چیز	۱۱۲۹۲
پس آنکه یک بیت گردد تمام	۱۱۲۹۳
چو درے به چندین خراش جگر	۱۱۲۹۴
ز باں درج دل را بسازد کلید	۱۱۲۹۵
بداں تا ازاں رنج گنجی برد	۱۱۲۹۶
هم آخر گرد حق نیاید قبول	۱۱۲۹۷
بگرد همه ز حمتش در بدر	۱۱۲۹۸
بناشد جزا فیسرگی حاصلش	۱۱۲۹۹
بصد سحر محتاج محسین شود	۱۱۳۰۰
خصوصاً دریں دور آخر زماں	۱۱۳۰۱
نداند فرق از گهر تا شبه	۱۱۳۰۲
که غص معانی چه مشکل فن است	
که سنجیده یک گوهر آید پدید	
بصد فکر یک نکته گردد صحیح	
قوافی شائسته شاید درو	
بباید درو صنعتی چند نیز	
شود مایه مرد صاحب کلام	
بدست آورد مرد صاحب هنر	
کشد گوهر خویش در من مزید	
ز شاخ هنر باغی خود بر خورد	
به هنریش کشد هر کجا بو الفصول	
رو در رخ او در هب سیر سیر	
وزاں مایه نوید گردد دلش	
چو آن نیز ندهند غمگین شود	
که گشتند ازین فن تپی مرد ماں	
یک گشت شاں هر دو در مرتبه	

ز داناگر یزند چوں ابلہاں  
یکے خواندہ کذاب دیگر گدا  
چنیں درے افتاد برکت نفس  
تہی ہم نباشد زکارا گہاں  
بہستم نکر تادیرین کار و بار  
کہ یا ہم حریفے دیں گفت و گو  
یکے لحظہ باوے شوم ہمیش  
ز جام طرب داد و عشرت دہم  
کہ بازندہ طبعے کسہم التفا

نگیرند از نام شاع جہاں  
ز بجے ہمتی خازن عرش را  
مراد چنیں روز گاہے خسیں  
اگرچہ جہاں پڑشد از ابلہاں  
مرانیت بابا بلہاں ہیج کار  
شب دروز رنم وراں جست و ج  
چو پیش من آید حریفے گزیں  
ہمیں نقل خوش در میانہ نہم  
جزایں یک نفس کے شمارم بقا

۱۱۳۰۳  
۱۱۳۰۴  
۱۱۳۰۵  
۱۱۳۰۶  
۱۱۳۰۷  
۱۱۳۰۸  
۱۱۳۰۹  
۱۱۳۱۰  
۱۱۳۱۱

## ذکر در استیضاف تصنیف و غرض مصنف

کہ پاشیدہ گوہر بقیاس  
ز شاخ تصانیف بر خوردہ  
اگر جائے انصاف انصاف دہ  
بیفتاد و سودے بایع بسر  
شروع نمودم بہ بیگاہ و گاہ  
ہمہ آب کردم پائے آیں چمن  
ریاحیں بکشم درو بے قیاس  
کہ تازہ بود ہر صباح و مسا  
گلے نوشگفت اندرین بوستان  
رباطے دریں رہ بہ پروا ختم  
چو گلزار ہر یک بوقت بہار

الائے خردمند گوہر شناس  
بباغ معانی گذر کردہ  
دے گوش بر قصہ من بہنہ  
کہ در پنجین خشک سال ہنر  
بنہ روز روشن عت و پنج ماہ  
شب دروز خون دل خوشین  
نہا دم یکے بوستانے اسکا  
نکہ کن گزیں گلشن دل کشا  
برونق شد انصاف ہندوستان  
پے خلق نہشت ہے ساختم  
دروغہ کردم دہ و دہ ہزار

۱۱۳۱۲  
۱۱۳۱۳  
۱۱۳۱۴  
۱۱۳۱۵  
۱۱۳۱۶  
۱۱۳۱۷  
۱۱۳۱۸  
۱۱۳۱۹  
۱۱۳۲۰  
۱۱۳۲۱  
۱۱۳۲۲

۱۱۳۲۳	بدان تا بہر غنہ صاحب دلے	بائس معانی کست منز لے
۱۱۳۲۴	مگر میہانے بیک غنہ در	در آمد ز مردان صاحب ہنر
۱۱۳۲۵	ز نزل معانی دریں خوش رباط	زمانے دلش آید اندر نشاط
۱۱۳۲۶	عجب نے از اقبال آں میہاں	قبول دو عالم شود سیہاں

## ذکر دروب جو ہر معانی و خطا ایں کتاب

۱۱۳۲۷	شنیدم چہ فردوسی تیز بوش	بر ایوان محمود شد در خروش
۱۱۳۲۸	یہ محمود گنجے ز گوہر سپرد	شہش نیز پیلے پر از زر سپرد
۱۱۳۲۹	دریں باب طوسی ز شہ بہتر ست	کہ گنج گہر بہ ز پیشل زرت
۱۱۳۳۰	ز رشاد غزنیں اگر کافی ست	ز رمادشش نیز نمائی ست
۱۱۳۳۱	اگرست بخوں ریزی آورد زر	بخون دل آورد شاعر کسر
۱۱۳۳۲	دلے ہم با سید اکرام شاہ	کہ بدند و طبع بیگاہ و گاہ
۱۱۳۳۳	بگیتی چنان نامہ شد تمام	کہ شد موش ناقلاں صبح و شام
۱۱۳۳۴	رہے نیز در دعوے بی روی	ز سر داد ملک سخن را نوی
۱۱۳۳۵	نسب نامہ جلد شاہان ہند	نہشت اندرین نامہ شہ پسند
۱۱۳۳۶	اگر بیر طوسی با فسانہ ور	کنند وصف بد مذہب باں بیشتر
۱۱۳۳۷	گنہ گن کہ اکثر دریں بوستان	رود و ذکر مرغان تو حید خواں
۱۱۳۳۸	بدوران سن گر حبسہ ہر صبح و شام	با مید ایوان خواں کرام
۱۱۳۳۹	ہمی سخت ہر مرد و یک نیاز	ببازار نعمت فردشان راز
۱۱۳۴۰	ہم آخو دریں چار سوے فنا	طفیل یکے مرد صاحب صفا
۱۱۳۴۱	مراد نبیہ فربہ آفتاد دست	کہ باز از لاغر فردشان شکست
۱۱۳۴۲	فردوم برد پرہد فلفلے	کہ گیرد از و ذوق صاحب دلے



کہ سیر آید از خوان من میہاں  
 کہ لذت دہد بچنگاں را بکام  
 ز لغت برد لذت و فوق ہسم  
 حوائج باندا زہ اندا حشتم  
 کہ ز درد معنی شود جملہ سیر  
 ضمیر زد بہ جیش گریزے ندید  
 کشیدم بہ نظمیں دریں داستان  
 سر از درج آن نیز کم تا ہشتم  
 کشیدم دریں سلک چل ناقداں  
 پردہ بے رنج در ہر سخن  
 طلب کردم از باخود دوستاں  
 چو دیدم موافق اصول و فروع  
 بجایے کہ دیدم سزاوار تر  
 چو دیگر گہر گہر ہا ندیدم خوش آب  
 وزیں پس دریں سلک دادم قرار  
 بگوید مرا آفریں بے قیاس  
 مرا خواہد آمرزشے از خدا  
 بنائش ز دم رسکے خسروی  
 اقام عالم گر فستہ تمام  
 در دوام ز کثورت یاں رسید  
 مبارک گر گفتند این نامہ را  
 فتوح السلاطین کردم خطاب  
 کہ لازم بود چشم بد را حید  
 کہ ہر حا صوابے بنزدش خطاست

ولیکن حوائج ندادم چہاں  
 حوائج باندا زہ باید مرام  
 و گر خود حوائج بود بیش و کم  
 از ان رد چو این دیگر برد ختم  
 چو مردوں کے دیگ چختہ بدیر  
 ہر ان نقہ کز راو یا غم رسید  
 حدیثے کہ بشنیدم از پاستیل  
 و گر آن سخن اندر کتب یافتہ  
 پرانہ و ہنس در قیمت گراں  
 بہ تحقیق افسانہا کہن  
 حکایات شاہان ہندوستان  
 ہمہ با تواریخ کردم رجوع  
 کشیدم دریں سلک ہر یک گہر  
 و گر گوہرے ز ان گہرے ناب  
 ز فین ہنر کردش آبدار  
 بدان تا بہر جا کہ گوہر شناس  
 پس از آفرینسم بگوید دعا  
 چو کردم شہ گنجہ را پیروی  
 ہم از قوت منتفیان گرام  
 چو این نامہ خوش خوش بیایں رسید  
 سلاطین عالم صلیح و مسا  
 شہاں را چو دیدم از و فحیاب  
 خدا بیش نگہ دار و از چشم بد  
 ز کز ضعیف تر شش نگہاں خداست

۱۱۳۴۳  
 ۱۱۳۴۴  
 ۱۱۳۴۵  
 ۱۱۳۴۶  
 ۱۱۳۴۷  
 ۱۱۳۴۸  
 ۱۱۳۴۹  
 ۱۱۳۵۰  
 ۱۱۳۵۱  
 ۱۱۳۵۲  
 ۱۱۳۵۳  
 ۱۱۳۵۴  
 ۱۱۳۵۵  
 ۱۱۳۵۶  
 ۱۱۳۵۷  
 ۱۱۳۵۸  
 ۱۱۳۵۹  
 ۱۱۳۶۰  
 ۱۱۳۶۱  
 ۱۱۳۶۲  
 ۱۱۳۶۳  
 ۱۱۳۶۴  
 ۱۱۳۶۵  
 ۱۱۳۶۶

صواب ہے کہ از جہل روشن نگردد	خطا گیر دشمن تا خداوند مرد	۱۱۳۶۶
امیدست از حضرت کردگار	کز آن قوم ناخوش به لیل و نہار	۱۱۳۶۸
کے کم گار و بریں داستان	مگر خوشنویسان سنجیدہ خواں	۱۱۳۶۹

## مختتم این کتاب متضمن نکویش نفس و امیداری از حضرت کردگار

عصای عجیب مرد ناداشتی	کہ یک کوہ صلح نگذاشتی	۱۱۳۶۰
در یغایمہ عمر دادی بباد	بہزل و بغیبت بہ فسق و فساد	۱۱۳۶۱
بے توبہ کردی سخت از گناہ	بدر گاہ ایندو شدی غم خواہ	۱۱۳۶۲
ہم آخر شکستی ہمہ توبہا	بوخت رہ صلح کردی رہا	۱۱۳۶۳
کنون وقت صلحت بگذر جنگ	مکن خانہ بر خویش کیبارہ تنگ	۱۱۳۶۴
زبان را فرو بند ازین گفت و گوئی	رہ را ز در ہر دل شب بجوئی	۱۱۳۶۵
دل خویش را راست گردان سخت	زبان بادل آنگہ بگردان درست	۱۱۳۶۶
بدین راستی دوستی ترا	دلیل رو راست گردد قضا	۱۱۳۶۷ F. ۳۳۲
چو عمرت ز سی خیمہ زدو رہیل	یکے پردہ در رو کھچیاں بہیل	۱۱۳۶۸
باہ ندانست معاصی بسوز	کہ بازست در باے توبہ ہنوز	۱۱۳۶۹
دین رہ چو مردان رہ میگردد	دین کارواں رخت بیرون بر	۱۱۳۷۰
ز مشکت کنوں بوکا فورخت	ز ظلمات تو چہ تہ تو رخاست	۱۱۳۷۱
تراداد اثبت نوری نوید	کہ نوید کہم شوز نوے سفید	۱۱۳۷۲
بہ پیری بود آدمی را کمال	بہ پیری دہد نور کامل ہلال	۱۱۳۷۳
ز نوے سپید آبرو در مرغ	کہ در روشنی بہ توان دید گنج	۱۱۳۷۴

۱۱۳۸۵

شب دروز دیدم کہ پیرو خواں

۱۱۳۸۶

ہر اں دم کہ چون طبع دم می زنند

۱۱۳۸۷

کسے نیست آگہ ز پایان راہ

۱۱۳۸۸

ہے مشکل ورہ رواں در سفر

۱۱۳۸۹

دریں رہ من امشب جو دیدم براز

۱۱۳۹۰

در افسانہ گشتم جو کارا گہاں

۱۱۳۹۱

بے گفتم افسانہائے دراز

۱۱۳۹۲

پئے رہ رواں تو شہ پر دا ختم

۱۱۳۹۳

عجب مجلسے اندرین کو چکاہ

۱۱۳۹۴

کہ دروئے مہیا بود جامہ چیز

۱۱۳۹۵

ز بے خوانی انکوں حریفان من

۱۱۳۹۶

شب آخر شد افسانہ کو تہ کنیم

۱۱۳۹۷

چو یاراں ملول اند و مخمور ہسم

۱۱۳۹۸

مے ذکر در کام جاں افگنم

۱۱۳۹۹

خدا یا! الہا! جہاں داد را!

۱۱۴۰۰

ہم اول تو بودی ہم آخر توئی

۱۱۴۰۱

شہانے کہ لات شہی می زنند

۱۱۴۰۲

بہر جا کہ شہنامہ در جہا نست

۱۱۴۰۳

بہ مدوح و مادی تو کردی رواں

۱۱۴۰۴

چو از نست بنیاد خلقت درست

۱۱۴۰۵

ہر اں وصف کا یہ نقش مجاز

۱۱۴۰۶

نکردے کسے وصف یکمشت خا

۱۱۴۰۷

چو جاں نیز جزوے ز فرمان تست

قدم می زنند اندرین کارواں

درین راہ چندین قدم می زنند

کہ در پیش کوہست با ژرف چاہ

شب تیرہ واژ دھا برگذر

کہ ہم شب درازست دہم رہ دراز

کہ آساں شود راہ بر ہمر ہاں

چہ اندر حقیقت چہ اندر محاز

پئے ہمر ہاں مرے کے سا ختم

مراشد میسر در اثنائے راہ

مے و مطرب و نقل و معشوق نیز

ہمہ سر گرانش و مجروح تن

مدد در نشا ط سحر کہ کنیم

ہماں بہ چوستان صبح قدم

خمار حریفان خود بشکنم

جواج نوازا! و جاں پرورا!

بدست تو درویشی و خسروی

بکوئے تو چو بک زنی می کنند

نسب نامہ بند گانت ہما نست

کفے ہمچو دریا و طبعے چو کاں

ہمہ مدح مخلوق تو حید تست

حقیقت کشد سر بنقاش باز

بنودے گرش زینت از جان پاک

سخن جز ثنایت نباشد درست

لیکن کجا خاکیاں درخوردند	۱۱۴۰۸
دریں باب اگر مردم سادہ کیش	۱۱۴۰۹
سرانجام کارشیں بسا ماں کشد	۱۱۴۱۰
چو آغاز کردم من این نامہ را	۱۱۴۱۱
بداں نام بہ ختم این نامہ ہم	۱۱۴۱۲
چو اول ہجو ہست و آخر ہجو ست	۱۱۴۱۳
شدہ نام او زیور نامہا	۱۱۴۱۴
کتے کاؤل این را ز در دل نہاد	۱۱۴۱۵
چو این نامہ خوش بیا یاں رسید	۱۱۴۱۶
بے نسبت از شکر افزوں شود	۱۱۴۱۷
بشکر خدای قدیم وجود	۱۱۴۱۸
چنان شکر گفتم صبح و مسا	۱۱۴۱۹
محمد اندر چنین روزگار	۱۱۴۲۰
چنین خوش کتابے بکردم تمام	۱۱۴۲۱
ز ہر قصہ فزوں را ست پہناہ بود	۱۱۴۲۲
شد آغاز در میت و ہفت صیاء	۱۱۴۲۳
بہ فضل خدا صبح دولت رسید	۱۱۴۲۴
من افسانہ خویش کردم تمام	۱۱۴۲۵
کنون نوبت بزم خاموشی است	۱۱۴۲۶
کہ حق ثنایت یحسا آوردند	
ہند سر با قتر از تقصیر خویش	
دریں بزم کہ دہد بداں کشد	
بنامے کہ اول زدوم خامہ را	
کہ آسودہ گردد بنامش تلم	
در آغاز دا انجام نامش نکوست	
ہاں نام شد تاج سر نامہا	
ہمو آفرال امر تو فین داد	
کنون نوبت شکر یزداں رسید	
یکے قطرہ از شکر جھجھوں شود	
ز ہر مو ہزاراں ز باغ کشاد	
کہ عالم گرفت از ضمیر صفا	
بشکر خداوند پروردگار	
کنون باد مقبول ہر خاص و عام	
کہ طبع بہ گفتن شر و عیش نمود	
ربیع گشتیں ششم شد تمام	
بخشد ید گل باد رحمت وزید	
چو فارغ شدم از رموز کلام	
چو آخر پس از گریہ شادی ست	

نوٹ :- شعر نمبر (۱۳۵۹) سے اور بعد کے اشعار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی یہ خاص  
 ڈھانچی کہ اس کتاب کا کاتب جابل نہ ہو لیکن جہاں تک ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوا عصامی کی  
 یہ دعا پوری نہیں ہوئی۔ اور اسے کاتب صاحب نے کچھ سے کچھ کر دیا۔

۱۱۴۲۷ بیاسا تیا تازہ کن بل غریب غنیمت شروقت عیش صبح

۱۱۴۲۸ دوسرے زانے بکام چکان  
کہ برستہ دازگنت و گویم زباں

تمت ہذا کتاب فتوح السلاطین تصنیف مولانا عصامی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ۔ ضمیمہ مع انگریزی ترجمہ کے علیحدہ شائع ہوگا۔

(اگرہ اخبار برقی پریس آلہ میں چھپا)



محرم

صفحہ	شعر	خلط	صحیح
۴	۶۴	حلقاں	خافلاں
۸	۱۴۹	کلاں	کاں
۱۶	۳۱۱	شجر	شجر
۱۶	۳۱۴	خوشگوار	زیند
۱۸	۳۴۹	کڑم	کڑم
۲۳	۴۶۹	درخش	درخش
۲۵	۵۰۴	ششیر	بششیر
۲۸	۵۶۱	جام	زجام
۳۴	۶۸۳	ریم	ریم
۳۴	۶۸۵	ند	در
۴۰	۷۹۵	اند	واند
۴۱	۸۱۲	کادر	کادر
۴۱	۸۲۱	رنگ	درنگ
۴۲	۸۲۶	نہ بنیم	بہ بنیم
۴۹	۹۷۲	برد	سرد
۵۷	۱۱۳۶	ندائے	زرائے
۵۷	۱۱۳۱	چشمکش	چشمکش
۵۹	۱۱۶۳	خاک	خاک
۵۹	۱۱۶۳	پاک	پاک
۶۱	۱۲۰۲	نہ	نہ
۷۰	۱۳۸۴	ندائے	ندائی
۷۲	۱۴۲۰	اقصائے ہند	اقصائے سند
۷۴	۱۴۶۴	کہیں گردہ	کہیں گردہ
۷۵	۱۴۸۲	کشید	سپرد
۷۵	۱۴۸۸	دولت	دولیت
۸۲	۱۶۲۷	برودستان	برودستان
۸۴	۱۶۲۷	تست	گشت



صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۸۲	۱۶۲۹	راست	راست
۸۴	۱۶۵۶	زر	دژ
۹۸	۱۹۴۰	ہم	ہم آخر
۱۰۱	۲۰۰۱	زچولگاشش	زچولگانش
۱۰۳	۲۰۵۵	اور اقصائے	اور ادر اقصائے
۱۰۴	۲۰۶۲	بیلے	بیلے
۱۰۵	۲۰۷۸	فرہنگ	فرہنگ
۱۰۷	۲۱۲۰	دیں	دیں
۱۱۳	۲۲۵۴	جاں	جاں
۱۱۵	۲۲۹۱	سرور	سرور
۱۲۵	۲۴۶۸	در	در
۱۲۵	۲۴۶۹	فرنش	فرنش
۱۲۶	۲۴۸۹	سرا	سرا
۱۲۶	۲۵۰۱	مزد	مزد
۱۲۷	۲۵۱۶	لراں	لراں
۱۲۹	۲۵۵۸	یینہ	یینہ
۱۳۳	۲۶۲۳	مہ	مہ
۱۳۷	۲۷۰۳	خود	خود
۱۳۷	۲۷۰۴	دامی	دامی
۱۴۰	۲۷۶۴	داماد شد	داماد شد
۱۴۲	۲۷۹۱	چیز	چیز
۱۴۳	۲۸۲۳	جہاں	جہاں
۱۵۱	۲۹۶۳	زار	زار
۱۵۳	۳۰۰۴	ونام	ونام
۱۵۴	۳۰۲۸	جالفرا	جالفرا
۱۵۵	۳۰۳۶	بخو	بخو
۱۵۹	۳۱۱۶	جہاں را راہ	جہاں راہ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۱۶۷	۳۲۵۶	بدہند	بداندر
۱۷۵	۳۲۱۴	سردری	سردوبے
۱۷۸	۳۲۷۷	سیا و خوش	سیا و بخش
۱۸۳	۳۵۷۶	نبشت	نہ نبشت
۱۸۳	۳۵۷۷	بخواست	بخواست
۱۸۴	۳۵۸۴		چم
۲۰۱	۳۹۲۶	کوشک (اصل نسخہ میں کوشک ہے - ہماری رائے میں کوشک "ہونا چاہیے")	
۲۰۶	۴۰۲۲	چوداد	چودل داد
۲۰۷	۴۰۳۸	منغیر (اصل نسخہ میں منغیر ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے - شاید مغری "ہو")	
۲۱۰	۴۱۱۰	زرتن	نون
۲۱۵	۴۱۹۶	اربند (اصل نسخہ میں غلط معلوم ہوتا ہے - اربند "ہونا چاہیے")	
۲۱۵	۴۱۹۹	باروبر	باربر (اصل نسخہ میں غلط ہے)
۲۷۹	۵۳۷۹	مشد (اصل نسخہ میں غلط ہے - "سشتم" ہونا چاہیے)	
۲۸۶	۵۵۰۴	خیم	خیم
۲۸۶	۵۵۰۵	خوبس	خوبس
۳۱۰	۵۹۶۲	بہر جا	بہر جا کہ
۳۱۰	"	بدور	و
۳۱۳	۶۰۱۲	عز	غز
۳۳۱	۶۳۶۳	دور دے	دور وزے
۳۶۵	۶۹۶۲	کننے	کے
۳۸۴	۷۲۷۷	بجبار (اصل نسخہ میں غلط ہے - "بجبار" ہونا چاہیے)	
۴۴۵	۸۶۰۵	قفص	قفص
۵۰۵	۹۸۴۶	ر (اصل نسخہ میں معروف دل غلط لکھا ہے - یوں ہو سکتا ہے کہ درل شکر کش بعد از صبا ہے)	
۵۰۹	۹۹۳۶	دہ	رہ
۵۶۷	۱۱۱۹۶	قربے	قربے
۵۶۸	۱۱۲۰۹	بروق	بروق
۵۷۳	۱۱۲۹۱	ر (اصل نسخہ میں معروف دل غلط لکھا ہے - یوں ہو سکتا ہے کہ بریک یو ایک جانماند مقیم)	
۵۷۵	۱۱۳۶۷	را	را
۵۷۹	۱۱۴۵۴	حا	جا

۲۱، تقریظ کتاب قلم قدس رقم العلیٰ بن خاں سجاد نواب ریاحی  
مولانا مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شیرانی۔ سابق وزیر دینیات  
سرکار دکن و رئیس اعظم حبیب گنج (علی گڑھ)

حبیب گنج علی گڑھ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء

مکرمی۔ السلام علیکم

میں نے ”محمد شاہ بن تغلق“ آپ کی تصنیف کو ابتداءً بادلِ ناخواستہ ہاتھ میں لیا تھا۔ پڑھا بھی تکلف  
سے تھا۔ تصور میرا نہیں اور باب زمانہ کا بے متواتر اور مسلسل جس طرح تاریخیں لکھی جا رہی ہیں وہ اسی  
غیر مقدم کی مستحق ہیں جس کا حالہ میں نے ادھر لکھا۔ عین اسی زمانے میں جب آپ کی تالیف پہنچی ایک اور ڈاکٹر  
نے اپنے مقالے کا مسودہ دیا جو ایک مہتمم بالشان اسلامی دور کی تاریخ سے تعلق رکھتا تھا۔ کیا کہوں  
کس تکلیف سے میں نے اُسکو پڑھا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے اہل قلم کے پس خوردہ نوائے ہیں۔  
صاف کر کے جمع کئے ہیں اور دوسروں کی ضیافت کا سامان بہمنیچا یا ہے اور وہیں لکھتے ہیں  
”امام غزالی کتاب ہے“

اسی قسم کی تصانیف کو مجبوراً پڑھتے پڑھتے طبیعت بدگمانی کی عادی ہو گئی ہے۔  
جس نے ”محمد شاہ بن تغلق“ کا غیر مقدم کیا۔

مگر حقیقت کی کشش تھی کہ کتاب بار بار ہاتھ میں آکر جاذب نگاہ ہوتی رہی۔ بالآخر  
اُس کی اصلی صورت نمایاں ہوئی۔ اب دلی شوق سے پڑھا اور اپنی لیاقت کے مطابق  
سمجھا۔ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ مسرت ہوئی۔ حیرت اس پر کہ آپ نے کس طرح عام اور  
غلط پامال راستے کو چھوڑ کر جادہ تحقیق اختیار کیا۔ مسرت آپ کی کامیابی پر۔

اپنے نفع پر۔ بے شائبہ مکلف۔ محمد شاہ بن غفلت میری نگاہ ذہن میں ایک کہرے کی شکل  
 تھا۔ برسوں کے غور کے بعد بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا تھا۔ اُس کی متضاد صفات کوئی  
 نقش خاص ذہن نشین نہ ہونے دیتی تھیں۔

آپ کی تصنیف سے تحقیق کی روشنی پڑی۔ کہ کافور ہوا اہلی صورت جلوہ افروز  
 ہو گئی۔

میں اس تصنیف پر آپ کو مبارک دیتا ہوں۔ اور اپنے مکرم مولوی عمامی  
 صاحب کے ان الفاظ کی کہ ”ہندوستان نے تاریخ ہند میں دو صدیوں کے اندر  
 جو کاوشیں کی ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں ان سب میں شاید یہی کتاب (محمد شاہ غفلت)  
 ہے جسے کتاب کہہ سکتے ہیں اور تاریخی تحقیق کا فاتحہ الباب“ دل سے تصدیق  
 کرتا ہوں۔

مکرر آپ کو اس کامیابی پر مبارک دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ دوسرے  
 آپ کی جرات تحقیق اور تلاش حق کی کوشش کی پیروی کریں۔

حبیب الرحمن



I may be permitted to add that some of the above matter has been incorporated in the preface to my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq*.

It may also be mentioned that an English translation of the *Futuh-us-Salatin* is in the course of preparation and will be published under the title of the *Shahnama of Medieval India*.

*Agra College,*  
*Agra,*  
*May, 1938.*

MAHDI HUSAIN.

gusted with life that he resolved to leave India, his native country, so that he could spend the remainder of his life at Mecca. But he desired to leave a souvenir in the form of an epic, which might challenge comparison with the *Shahnama* of Firdausi. Thus originated the *Futuh-us-Salatin* which may legitimately be called the *Shahnama of Medieval India*.

'Isami began to write the *Futuh-us-Salatin* on the 10th\* of December 1349 and finished it on the 14th† of May 1350. It took him "five months and nine days" to complete the book.

Previously, Isami had produced several works, but as they were not appreciated they fell into oblivion. They were, however, followed by the *Futuh-us-Salatin* which survived because it was written under the royal patronage of Sultan 'Ala-ud-din Hasan Bahmani.

It should be noted that although 'Isami was the contemporary of Ziya-ud-din Barani neither makes any reference to the other. Perhaps each was unaware of the other's existence ; for while Barani lived most of his life in the north (Hindustan), 'Isami resided for many years in the south (Deccan). 'Isami wrote his *Futuh-us-Salatin* some 8 years before Barani produced his *Tarikh-i-Firoz Shahi*.

Nothing is known about 'Isami after the completion of the *Futuh-us-Salatin* (May, 1350). Perhaps he then left India for good. He proceeded on a pilgrimage to Mecca and did not return.

'Isami's style is simple and unostentatious ; his expressions are lucid ; he is free from that magniloquence or rhetoric which was then considered beautiful. He is much clearer than Badr Chach and might be called the best epic writer of the age.

Here I tender my sincere thanks to Dr. H. N. Randle, the Librarian, India Office Library for his kindly lending the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* to the Agra College for my use. My thanks are also due to my worthy colleagues, Dr. Y. Prasad, Head of the department of History and Politics, and Prof. M. T. Faruqi, Head of the department of Persian who took keen interest in the publication of this Ms. I am grateful to my sister Bua Jan who read with me the photographic copy of the Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which I had brought with me from London. She also wrote to the Professor of Indian History at the Madras University who kindly sent her a copy of the *'Isaminama* of Mr. U'sha published by the Madras University in March 1937. While I agree with Mr. U'sha's appreciation of 'Isami's work and style I cannot concur with the views expressed in the *Isaminama* about 'Isami's portraiture of Muhammad bin Tughluq.

---

\* 27, Ramazan A. H. 750.

++ 6, Rabi-ul-Awwal A. H. 751.

object of the forced migration from Delhi to Daulatabad, as well as of the token currency. Occasionally, Isami speaks of universal destruction, but his language is not free from exaggeration. One day, he tells us, the Sultan rode up to the gardens along the banks of the Jumna, and found the streets thronged with vendors and customers. He was so annoyed to see the prosperous condition of the town and the general affluence that he resolved immediately to destroy it. With this object in view he sent out the Qarachil expedition. Another measure which he later adopted for the destruction of the people was to order the evacuation of Deogir. All its inhabitants were consequently sent off to Delhi. Finally under a heading "Applause for Sultan 'Ala-ud-din Khalji and Censures for Muhammad Shah bin Tughluq Shah," Isami vehemently denounces Sultan Muhammad for his revolt against Islam. All these points have been thoroughly discussed in my thesis.

Isami's *Futuh-us-Salatin* does not exhaust with the reign of Muhammad bin Tughluq. It presents in tolerably accurate chronological order events of the political history of India for over three hundred years, and it also throws light on the beginnings of the Bahmani rule in the Deccan; on the psychology of the 14th century India; on the principal towns and their respective distances; on the nature of punishments then inflicted; on the Hindu amirs and princes; and on the Hindi words and idioms then in Muslim usage. The *Futuh-us-Salatin* further illustrates (1) the personal history of its author, Isami, (2) the military history of the period *i. e.* the administration of the army and the armament then in use, and (3) the social history of Medieval India. Illustrations are also afforded of the fusion of the Hindu-Muslim culture and its consequent reaction on the relations between the Hindus and Muslims—a topic of outstanding importance in the political life of modern India.

It is much to be regretted that the real name of Isami is nowhere mentioned in the book. An attempt\* has, however, been made to identify him with Khwaja' Abd Malik' Isami on the authority of the *Khazina-i-Ganj-i-Ilahi* (Ilahi's treasury), a biographical account of the poets of the 9th and 10th centuries Hijra including also some of those of the 8th. The *Khazina-i-Ganj-i-Ilahi* is not available now as far as I know.

Isami tells us that on finishing his book—the *Futuh-us-Salatin*—he was about 40 years of age. This enables us to fix 1311 as the date of his birth. He was 16 years of age when in 1327 he was forced to leave Delhi for Daulatabad in the company of his aged grandfather, 'Aizz-ud-din' Isami. Perhaps his father had already died.

Isami remained for some time in Daulatabad; and in the course of the next 24 years—a period in which he witnessed the "outrages" of Muhammad bin Tughluq in the Deccan—he was so much weighed with grief that he became grey. He was so dis-

---

\* The Catalogue of Persian Mss. in the India Office Library.



Sultan 'Ala-ud-din Hasan, the first king and founder of the Bahmani dynasty. 'Ala-ud-din Hasan was a rebel against and an enemy of Muhammad bin Tughluq—a fact which throws light on the objective of the *Futuh-us-Salatīn*.

When studied side by side with the *Rihla* of Ibn Battuta, the *Futuh-us-Salatīn* enables us to discover in part the sources of information utilized by the Moorish traveller. It reveals the latter's bias against the emperor and informs us that the Qazis of the empire "had declared war on him and approved of his execution."

It should be recalled that Ibn Battuta was one of the most important Qazis of the Delhi empire. He was posted at the metropolis where he remained about 8 years (1334—42). What must have been his attitude to the emperor? Did he remain altogether unaffected and untouched by the spirit of revolt which was in the air? Was he indifferent to the cause of his fellow-Qazis, and the fate of the 'Ulama, Fuqaha and the Mashaikh (Aṣḥab-i-Din) with whom the emperor was at war? These are problems which have been fully discussed in my thesis on the *Rise and Fall of Muhammad bin Tughluq*.

Here it may be noted that the discovery of the *Futuh-us-Salatīn* has made easier to understand the cause and source of the charges levelled by Ibn Battuta at the Sultan—for instance, the plot Sultan Muhammad then known as Jauna Khan is said to have formed with Ahmad bin Aiyaz to murder his royal father Ghiyas-ud-din Tughluq. The *Futuh-us-Salatīn* gives practically the same tale as is found in the *Rihla*. Again, the story of the inhuman treatment meted out by the Sultan to Baha-ud-din Gushtasp as related in the *Rihla* is found with minor differences in the *Futuh-us-Salatīn*. Both tell us that the flesh of Baha-ud-din Gushtasp was cooked with rice and given to elephants. Both join in telling us stories about the forced exile of all the inhabitants of Delhi and about the punishments inflicted upon a blind man and a cripple for having failed to leave the city.

Isami calls Sultan Muhammad a wretch, and denounces him as insincere. He tells us that Muhammad, while pretending to mourn the loss of his father, really rejoiced at heart. Under the heading "delusion practised by Sultan Muhammad Shah bin Tughluq on the inhabitants of India," the *Futuh-us-Salatīn* informs us that on his accession, Muhammad bin Tughluq made lavish promises to the people to give them sound and sympathetic administration, and captivated their hearts by profuse largesse. Before long, his character almost completely changed, and the Sultan became distrustful and oppressive. It was on account of this that Baha-ud-din Gushtasp, the governor of Sagar, subsequently revolted.

Isami makes it clear that the so-called oppressive measures adopted by the Sultan were mainly directed against the *aṣḥab-i-din* (people of religion), the Hindus being exempted. Such was the

## PREFACE

*THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA*, namely, the *Futuh-us-Salatin* is a poetical history of India or of the Sultans of India for about 350 years (A. D. 1000-1349). As far as I know there is only one\* authentic Ms. of the *Futuh-us-Salatin* which belongs to the India Office Library, London. But for the period I carried on my research work at the School of Oriental Studies, London, this Ms. was not available. It had been loaned from the India Office Library to the University of Madras and had not been returned at the time I submitted my thesis (June 1935).

Before leaving England, however, I was fortunate enough to obtain the aforesaid manuscript. I found it so useful that I incorporated many relevant parts in my work on Muhammad bin Tughluq now in press. Then, I desired to edit and translate the Ms. ; and with this object I applied to the India Office. Dr. H. N. Randle, the librarian, kindly enabled me to obtain a photographic copy of the Ms. But the photograph being not quite successful I further applied for the Ms. being loaned to the Agra College. The librarian very kindly acceded to my request by lending the Ms. to the Agra College for my use.

Since October 1936 when I resumed my duties in India I have been working on this Ms. in my spare hours and holidays. I am of opinion that the *Futuh-us-Salatin* is the veritable *Shahnama of Medieval India*. It contains the versified history of the period covered by the works of Minhaj-us-Siraj and Barani—the *Tabaqat-i-Nasiri*, the *Tarikh-i-Firoz Shahi* and the *Futawa-i-Jahandari*. It is decidedly more interesting though not perhaps more useful than all the prose works on Indian history including the *Tarikh-i-Firishta*. Originally the *Futuh-us-Salatin* embodied 12000 verses. But many have since been lost, and the present Ms. contains about 11524.

There are, however, two drawbacks in the *Futuh-us-Salatin*. First, its statements are not always free from exaggeration. Secondly, the author, 'Isami, does not mention his sources and authorities. That is, perhaps, why Col. Briggs† was misled. He was in no way justified in declaring the *Futuh-us-Salatin* an unimportant book of historical romances.

The *Futuh-us-Salatin* was composed by 'Isami during the lifetime of the emperor Muhammad bin Tughluq and dedicated to

---

\*Mr. A. S. U'sha of the Madras University who has recently published his *'Isaminama*—an appreciation of the *Futuh-us-Salatin*—draws attention to the existence of another copy of the *Futuh-us-Salatin* in the private library of Maulvi Muhammad Ghaus of Hyderabad. (*'Isaminama* ; preface, Madras 1937)

†Briggs: J. History of the Rise of the Mahomedan Power I, 406.



THE  
FUTUH-US-SALATIN

OR  
THE SHAHNAMA OF MEDIEVAL INDIA  
OF  
ISAMI

EDITED BY

A. MAHDI HUSAIN

M. A., PH. D. [ LONDON ], D. LITT. [ PARIS ], M. R. A. S. [ LONDON ].

LECTURER IN HISTORY AND POLITICS

AGRA COLLEGE, AGRA.



CAN BE HAD OF  
THE EDUCATIONAL PRESS,  
CITY STATION ROAD, AGRA

1938











